مفاتیح الجنان اردو

PART-2
صفحہ 297 سے 624

(مولّفہ)

المحدث البارع العالم العامل الشیخ عبّاس القمّی النجفی اعلی اللہ مقامہ

(مترجمہ)

جناب شیخ الجامعہ حجّۃ الاسلام مولیٰنا اختر عبّاس مؤسّس وسرپرست جامع المنتظر لاہور

(ناشر)

امامیہ کتب خانہ لاہور

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

اپنے ذاتی استعمال کے لئے الیکٹرونک کاپی بنائی ہے
سید نذر عباس
31.5.2003

فہرست کتاب مفاتیح الجنان یا توضیح الوظائف

فہرست باقیات الصالحات

(برحاشیہ مفاتیح الجنان)

آٹھویں یہ وہ مطلب ہے کہ جس کی سفر میں رعایت کرنی بہت اہم ہے اور وہ مسافر کا اپنی نماز فریضہ کا بمع شرائط اور حدود کے اوّل وقت میں بجا لانا ہے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زائرین اور حاجی حضرات راستے میں نماز کو نہیں پڑھتے یا شرائط کا خیال نہیں کرتے اور اسی گاڑی اور موٹر وغیرہ پر تیمم کر کے نجس کپڑے میں پڑھ لیتے ہیں حالانکہ یہ ان کے لئے جائز نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اس واسطے کرتے ہیں کہ انہیں مسائل سے واقفیت نہیں ہوتی ہے یا نماز سے بے اعتنائی کرتے ہیں حالانکہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ فریضہ نماز بیس حج سے بہتر ہے اور ایک حج ایک مکان کو سونے سے پُر کر کے تمام کو اللہ کے راستہ میں صدقہ دے دیئے جانے سے بہتر ہے۔ اور سفر میں نماز کو قصر پڑھنا چاہیئے اور نماز قصر کے بعد تیس مرتبہ اس تسبیح کو ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی بہت تاکید کی گئی ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پہلی فصل زیارات ائمہ علیہم السلام کے آداب میں ہے

آداب بہت زیادہ ہیں ہم یہاں پر چند ایک کو ذکر کرتے ہیں۔ پہلے زیارت کے سفر جانے سے پہلے غسل کرے۔ دوسرے راستے میں بے ہودہ ولغو کلام اور لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ کو چھوڑے رکھے تیسرے ہر امام علیہ السلام کی زیارت پڑھنے سے پہلے غسل کرے اور اس کا ذکر زیارت وارث سے پہلے آئے گا چوتھے حدث اکبر اور اصغر سے باطہارت ہو یعنی غسل اور وضو کے ساتھ رہے۔ پانچویں پاک اور پاکیزہ نیا اور سفید لباس پہنے۔ چھٹے روضہ مبارک پر جانے کے وقت چھوٹے چھوٹے قدم رکھے اور بہت وقار اور آرام اور خضوع اور خشوع، سر نیچے کئے ہوئے اور ادھر ادھر نہ دیکھتے ہوئے جائے۔ ساتویں سوائے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باقی زیارتوں کے لئے خوشبو لگا کر جائے۔ آٹھویں حرم مطہر کی طرف جانے کے وقت اللہ کا ذکر تکبیر اور حمد اور تسبیح اور تہلیل اور تمجید اور محمد و آل محمد پر درود وصلوات پڑھتا جائے۔ نویں حرم مبارک کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور کوشش کرے کہ اسے رقت قلب اور خضوع اور خشوع ہو اور فروتنی اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا تصور حاصل ہو۔ اور اس بزرگوار کی جلالت قدر کہ جس کے سامنے کھڑا تصور کرے اور یوں سمجھے کہ وہ بزرگوار اسے دیکھ رہے ہیں اور اس کے کلام کو سن رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس مطلب کی تائید وہ اذن دخول کرتا ہے جو اس وقت زائر کو پڑھنا ہوتا ہے اور ان کی

ہے تو آپ نے یہ فرمایا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِاللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَعُوْذُ بِالْاَئِمَّۃِ اور اس کے بعد ہر ایک ائمہ کا اسم گرامی لیا اور اس کے بعد یہ فرمایا عَلٰی مَا نَشَآءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمُطِیْعِیْنَ نیز آنکھوں کے درد کے لئے وارد ہوا ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھے اور دل میں نیت آنکھوں کے اچھے ہونے کی کرے اور آیۃ الکرسی کے پڑھنے سے پہلے ہاتھ کو آنکھوں پر رکھے اور یہ پڑھے۔ اُعِیْذُ نُوْرَ بَصَرِیْ بِنُوْرِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یُطْفَاءُ تو کھا ہے۔ کہ آنکھوں کے ضعف کے لئے فائدہ مند ہے۔ آنکھوں کے ضعف اور شب کوری کے لئے وارد

محبت اور لطف بھی یہی بتلاتا ہے جو اپنے شیعوں سے کرتے اور رکھتے ہیں اور زائر کو اپنے حالات میں غور و فکر کرنا چاہیئے اور اپنی خرابیوں اور ان مخالفتوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ جو اس نے ان ذوات مقدسہ کی کی ہیں اور ان اذیتوں اور تکالیف کو نگاہ میں لائے جو اس نے ان حضرات اور اللہ کے پاک باز انسانوں اور ان کے شیعوں کے حق میں کی ہیں کیونکہ ان کے دوستوں کو تکالیف پہنچانا حقیقت میں ان ذوات مقدسہ کو آزار پہنچاتا ہے۔ واقعاً اگر انسان ان چیزوں کا خیال کرے تو اس کے قدم آگے بڑھنے سے رکیں گے اور اس کا دل خوفزدہ اور آنکھیں اشکبار ہوں گی اور یہی تمام آداب کی حقیقی روح ہے زائر کو ملتفت رہنا چاہیئے کہ وہ امام علیہ السلام کی زیارت کے جانے کے وقت فعل حرام نہ کرے جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ زائر حرم کے جانے سے پہلے ڈاڑھی منڈاتے ہیں حالانکہ یہ وہ فعل ہے کہ جس سے امام کے دل پر ضرب کاری لگتی ہے جیسا کہ کسی نے امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا کہ اس سے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اپنے وطن ڈاڑھی منڈاتے ہو تو ہمارے دل پہ ضرب کاری اور زخم لگاتے ہو کیا تم مجھے کربلا معلیٰ آ کر میرے دل پر وار کرنے اور زخم لگانے آئے ہو لہٰذا انسان ڈاڑھی منڈوا کر بجائے امام علیہ السلام کے سلام کے جواب کے یہ جواب نہ لے کہ حضور فرمائیں نکل جا اور تیرے اوپر لعنت ہو اور زائر کو تاش وغیرہ ریڈیو کے راگ و دیگر لغویات کو سفر زیارت میں ترک کرنا چاہیئے۔ (التماس دعا مترجم) اور کتنا ہی اچھا لگتا ہے سخاوی کے عربی اشعار یہاں نقل کر دیئے جائیں۔

قَالُوا غَدًا نَاتِي دِيَارَ الحِمیٰ ۔ وَيَنْزِلُ الرَّكْبُ بِمَغْنَاهُمُ

فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُطِيعًا لَهُمْ ۔ أَصْبَحَ مَسْرُورًا بِلُقْيَاهُمُ

قُلْتُ فَلِي ذَنْبٌ فَمَا حِيلَتِي ۔ بِأَيِّ وَجْهٍ أَتَلَقَّاهُمُ

قَالُوا أَلَيْسَ الْعَفْوُ مِنْ شَأْنِهِمْ ۔ لَاسِيَّمَا عَمَّنْ تَرَجَّاهُمُ

فَجِئْتُهُمْ أَسْعَى إِلَى بَابِهِمْ ۔ أَرْجُوهُمُ طَوْرًا وَأَخْشَاهُمُ

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں ایک روایت عیون المعجزات سے نقل کی ہے کہ ابراہیم جمال جو شیعان علی امیر المومنین علیہ السلام سے تھے اس نے چاہا کہ علی بن یقطین رضی اللہ عنہ جو ہارون رشید کا وزیر تھا ان سے ملاقات کرے، چونکہ ابراہیم ساربان تھا اور وہ وزیر تھے اور اس کی ظاہری شان اتنی نہ تھی کہ وہ وزیر کے دربار میں حاضر ہو تو اسے کسی نے علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے نہ دیا، اسی

ہوا ہے کہ آیت نور کو کسی کاسہ پر مکرر لکھ کر پانی سے دھو دے اور کسی بوتل وغیرہ میں بند کر کے محفوظ کرے اور پھر میل (یعنی سرمچھوں) سے آنکھ میں لگاتا رہے روایت میں ہے کہ جو شخص قرآن کو دیکھ کر پڑھے اپنی آنکھوں سے فائدہ اٹھاتا رہے گا۔ اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جو شخص ہر روز فجعلناہ سمیعا بصیرا پڑھے آنکھوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ شیخ کفعمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آنکھوں کے درد اور دوسرے اعضائے کے درد کے لئے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے توسل پکڑنا مجرب ہے

نکسیر کیلئے برف کا پانی سر اور ماتھے پر ڈالے

بطلان سحر کا تعویذ

جناب امیر المومنین

سال علی بن یقطین حج کرنے کے لئے گئے اور بعد میں مدینہ منورہ بھی آئے تو اس نے چاہا کہ اپنے امام جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھی حاضر ہو۔ اجازت طلب کی تو امام علیہ السلام نے اسے اجازت نہ دی۔ دوسرے دن اس کی ملاقات حضرت سے دروازے پر ہو گئی تو عرض کرنے لگے کہ اے میرے آقا مجھ سے کونسا قصور ہو گیا ہے کہ مجھے آپ نے اپنے پاس آنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ تو نے اپنے ایک بھائی ابراہیم جمال کو اپنے پاس نہیں آنے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ تیری سعی اور کوشش کو قبول کرنے سے انکار فرماتا ہے جب تک تجھے ابراہیم معاف نہ کرے۔ علی بن یقطین عرض کرنے لگے۔ اے میرے آقا میں ابراہیم سے اس وقت کہاں مل سکتا ہوں۔ میں اب مدینہ میں ہوں اور وہ کوفہ میں ہے آپ نے فرمایا کہ جب رات ہو جائے تو تو اکیلا بقیع چلا جا اور تیرے جانے کا تیرے غلام اور رفقاء کو پتہ نہ چلے۔ وہاں تجھے ایک اونٹ مع پلان کے نظر آئے گا اس اونٹ پر سوار ہو جانا اور کوفہ چلے جانا علی بن یقطین رات کو تنہا بقیع گئے اور وہاں اسی طرح کا اونٹ دیکھا اس پر سوار ہوئا اور ذراسی دیر میں کوفہ ابراہیم جمال کے دروازے پر پہنچ گئے اونٹ کو بٹھلایا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ ابراہیم نے کہا کون ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں علی بن یقطین ہوں وہ کہنے لگے کہ علی بن یقطین کو میرے دروازے پر کیا کام ہے تو آپ کہنے لگے تو باہر تو آ کہ میرا معاملہ بہت بڑا ہے اور اسے قسم دینے لگے کہ تو مجھے اندر آنے کی اجازت دے، جب اندر گئے تو کہنے لگے اے ابراہیم میرے مولیٰ اور آقا نے مجھے حکم دیا ہے کہ تیرا عمل قبول نہیں ہوگا جب تک تجھ سے ابراہیم راضی نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگا کہ خدا تجھ سے عفو فرمائے یعنی میں نے تجھے معاف کیا (لیکن علی ابن ابراہیم نے اس پر اکتفا نہیں کی) بلکہ اپنے چہرے کو خاک پر رکھ دیا اور ابراہیم کو قسم دی کہ اپنے پاؤں کو میرے چہرے پر رکھ کر خوب ملے اور دبائے (یعنی تاکہ میرے تکبر کا نتیجہ معلوم ہو) ابراہیم نے اس کام کو کرنے سے انکار کیا اور علی بن یقطین اسے قسم دیتے تھے کہ وہ ایسے ہی کرے۔ ابراہیم نے اپنے پاؤں کو علی بن یقطین کے چہرے پر رکھ کر اسے ملا اور علی بن یقطین اس وقت کہہ رہا تھا کہ اے میرے اللہ تو گواہ رہنا۔ اس کے بعد وہاں سے آیا اور اونٹ پر سوار ہو کر اسی رات مدینہ واپس پہنچا اور اونٹ کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دروازے پر بٹھایا تو اس وقت آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تو اس کے بعد حضرت نے ان چیزوں کو قبول کیا جو وہ آپ کو دینا چاہتا تھا۔ اس خبر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن بھائیوں کے کتنے حقوق

علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہرن کی پوست پر یہ لکھ کر اپنے ساتھ رکھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ

دفع شیاطین اور جادوگران

کے لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہے کہ آیت سخرہ کو جو یہ ہے پڑھے إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا

ہیں لیکن آجکل زمانے کے شیعوں کے حالات دیکھئے کہ وہ مومن بھائیوں سے کیا معاملہ کر رہے ہیں کیا ہم سے ائمہ علیہ السلام ہمارے اسی کردار پر راضی ہونگے، دسویں روضہ مبارکہ کی عتبہ بوسی کرے یعنی چوکھٹ کو فقط بوسہ دے شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر زائر اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کا سجدہ کرے کہ اس ذات نے اسے اس مقام پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائی تو بہتر ہے لیکن یہ سجدہ شکر خدا کا ہونا چاہیئے نہ کہ سجدہ امام کو تعظیمی کیونکہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا نہ تعظیمی نہ غیر تعظیمی بعض جاہلوں نے جو یہ مسلک بنا کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں کہ امام علیہ السلام کا سجدہ تعظیمی جائز ہے وہ کفر ہے مذہب شیعہ ان چیزوں سے پاک و مبرا ہے گیارہویں حرم مبارک کے داخل ہونے کے وقت پہلے دائیں پاؤں کو اندر رکھے اور نکلنے کے وقت پہلے بائیں پاؤں کو باہر نکالے جیسا کہ مسجد کا حکم ہے۔ بارہویں ضریح مبارک کے پاس اتنا قریب جائے کہ اپنے آپ کو اس سے لپٹا سکے اور یہ گمان کرنا کہ ضریح سے دور کھڑا ہونے میں ادب ہے یہ باطل ہے کیونکہ ضریح مبارک کو بوسہ دینا اور اس پر سہارہ لینا وارد ہوا ہے۔ تیرہویں زیارت پڑھنے کے وقت قبلہ کی طرف پشت کرکے اپنا منہ قبر مبارک کی طرف کرکے زیارت پڑھے اور بظاہر یہ ادب صرف معصوم علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کے ساتھ خاص ہے اور جب زیارت سے فارغ ہو جائے تو دائیں حصّہ کو ضریح سے لگا کر تضرع اور زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور اسی طرح پھر بائیں حصہ کرکے دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ کو صاحب قبر کا واسطہ دے کر دعا مانگے کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس قبر کے معصوم علیہ السلام کو اس کی شفاعت کرنے والا قرار دے دعا کرنے میں خوب ہمت سے کام لے اور دیر تک توجہ کے ساتھ دعا کرتا رہے اور جب اس سے فارغ ہو جائے تو پھر سر مبارک کی طرف جا کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے۔ چودہویں اگر کوئی عذر زیارت کو کھڑے ہو کر پڑھنے سے مثل کمر کے درد یا پاؤں کا درد یا ضعف وغیرہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ پندرہویں جب قبر مطہر کو دیکھے تو تکبیر یعنی اللہ اکبر زیارت کے پڑھنے سے پہلے کہے کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھے تو اس کے لئے اللہ کی بڑی رضوان لکھی جائے گی۔ سولہویں وہ زیارتیں پڑھے جو ائمہ علیہم السلام سے روایت ہوئی ہیں اور اپنی بنائی یا کسی کی بنائی ہوئی زیارتوں کے پڑھنے سے اجتناب کرے جو بعض بیوقوفوں نے زیارتوں سے کچھ کچھ کر اختراع کی ہیں اور بیوقوفوں کو اسی کے پڑھنے میں مشغول رکھتے

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ بعض روایات میں ہے۔ کہ تبارک اللہ رب العالمین تک پڑھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ اصفند کے ہر درخت اور پتوں اور دانوں پر ایک فرشتہ موکل ہے جو اس پر رہتا ہے جب تک وہ بوسیدہ نہیں ہو جاتا اس درخت کی جڑیں اور ٹہنیاں غم اور سحر کو دور کرتی ہیں اور اس کے دانوں میں ستر

ہیں رجیسا کہ بعض خدّاموں نے زائروں سے جلدی نذرو نیاز و روپیہ بٹورنے کی غرض سے مختصر زیارتیں غلط ملط اعراب سے بنا رکھی ہیں زائر کو سوائے زیارت پڑھانے کی اجرت کے اور کوئی مال نذرو نیاز و خمس وغیرہ کا خداموں کو دینے سے اجتناب کرنا چاہیئے اور اس سے پہلے مجتہد جامع الشرائط سے مسئلہ پوچھ لے جیسے وہ فرمائے ویسے مال کو وہیں پر ہی خرچ کرے اور خدّام کے جھانسے میں نہ آئے۔ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے میرے آقا میں نے اپنی طرف سے ایک دعا بنائی ہوئی ہے تو آپ نے فرمایا مجھے اپنی بنائی ہوئی دعاؤں کو چھوڑ یعنی یہ فضول ہیں، جب تجھے کوئی حاجت درپیش ہو تو رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ اور دو رکعت نماز پڑھکر جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدیہ کر۔ سترہویں۔ زیارت کے بعد نماز زیارت بجا لائے اور وہ کم از کم دو رکعت نماز ہوتی ہے۔ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر زیارت جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو تو نماز زیارت کو آپ کے روضہ قدس میں بجا لائے اور اگر کسی دوسرے امام علیہ السلام کی ہو تو پھر نماز زیارت کو بالائے سر مبارک بجا لائے اور اس دو رکعت نمازِ زیارت کو مسجد میں بجا لانا بھی جائز ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میرے گمان میں نماز زیارت کو اور دوسری نمازوں کو بالائے سر بجا لانا بہتر ہے اور اور علامہ بحر العلوم نے بھی درہ میں اسی مطلب کو نظم کیا ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ كَرْبَلَا وَالْكَعْبَةِ ‖ لِكَرْبَلَا بَانَ عُلُوُّ الرُّتْبَةِ ‖ وَغَيْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْمَشَاهِدِ
أَمْثَالُهَا بِالنَّقْلِ ذِي الشَّوَاهِدِ ‖ وَمَا عُرِفْهِنَّ اقْتِرَابُ الرَّمْسِ ‖ وَأَثَرُ الصَّلوٰةِ عِنْدَ الرَّأْسِ
وَصَلِّ خَلْفَ الْقَبْرِ فَالصَّحِيحُ ‖ كَغَيْرِهِ فِي نَدْبِهَا صَرِيحٌ ‖ وَالْفَرْقُ بَيْنَ هٰذِهِ الْقُبُورِ
وَغَيْرِهَا كَالنُّورِ فَوْقَ الطُّورِ ‖ فَالسَّعْيُ لِلصَّلوٰةِ عِنْدَهَا نُدِبْ ‖ وَقُرْبُهَا بِالْلُّصُوقِ قَدْ طُلِبَ

اٹھارہویں اگر کسی نمازِ زیارت کی مخصوص کیفیت موجود نہ ہو تو پھر نماز زیارت کی دو رکعت میں پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرّحمٰن پڑھے اور نمازِ زیارت کے بعد جو دعا وارد ہوئی ہے اسے بھی پڑھے یا جو دل میں اپنی دنیا اور آخرت کے لئے چاہتا ہو دعا کرے اور بہتر ہے کہ عوام مومنین کے لئے دعا مانگے کیونکہ اس کا قبول ہونا زیادہ یقینی ہے۔

دردوں کی شفا ہے پس تمہیں اسفند کندر کے ساتھ دوا کرنی چاہیئے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ایک اسیب زدہ کو دیکھا اور ایک کاسہ پانی کا طلب فرما کر اس پر الحمد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس پڑھا اور اسے اس کے منہ اور سر پر ڈالنے کو فرمایا اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ تجھے پھر کبھی نہ ہوگا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب جن پتھر مارے تو اسی پتھر کو لے کر ادھر پھینکیں جہاں سے وہ آیا ہو اور یہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى وَسَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى جنوں کے شر سے

(لہٰذا بندہ مترجم کے خاتمہ بالخیر اور اہلبیت علیہ السلام کے ساتھ محشور ہونے کی دعا ضرور طلب فرمایئے خداوند عالم آپکی دعاؤں کو قبول کرے آمین) انیسویں شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تو حرم مبارک میں داخل ہو اور وہاں پر نماز جماعت پڑھی جارہی ہو تو پہلے نماز جماعت کے ساتھ شریک ہو کر نماز فریضہ پڑھے اور اس کے بعد نماز زیارت بجالائے اسی طرح نماز جماعت کے لئے زیارت پڑھنے کو بھی ترک کرے اور پھر جماعت سے فارغ ہونے کے بعد زیارت بجالائے خواہ نماز جماعت اس کے زیارت پڑھنے کے وسط میں بھی برپا ہو جائے کیونکہ زیارت پڑھنے والے کو زیارت کا نماز جماعت کے لئے چھوڑ دینا مستحب ہے، حرم کے متولی اور منتظم کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو نماز جماعت کا حکم دے، بیسویں، شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے آداب زیارت سے قرآن مجید کا ضریح مقدس کے قریب تلاوت کرنے کو بھی شمار کیا ہے اور پھر اس کو اس روح مقدس کے لئے ہدیہ کرے کہ جس کی زیارت کر رہا ہے کیونکہ اس کا فائدہ خود زائر کو پہنچتا ہے اور پھر اس کی تعظیم بھی ہے کہ جس کی زیارت کر رہا ہے، اکیسویں زائر کو نازیبا بات اور لغو و بیہودہ کلام اور دنیاوی باتوں کو ترک کر دینا چاہیئے، کیونکہ یہ چیزیں عام حالات میں بھی مکروہ ہیں اور رزق سے مانع اور قساوت قلب کا موجب ہوتی ہیں خصوصاً ان مطہر اور پاکیزہ مقامات اور روضوں میں خداوند عالم نے ان حضرات طاہرین کی تعظیم اور بزرگی کی خبر سورہ نور میں بیان فرمائی ہے کہ اذن اللہ ان ترفع الخ بائیسویں زیارت پڑھنے کے وقت اپنی آواز کو بلند نہ کرے تیسویں جب اس شہر سے کہ جس امام علیہ السلام کی زیارت کو گیا ہے باہر وطن کو یا کسی دوسری جگہ جانا چاہیئے تو امام علیہ السلام کو وداع کرے اور زیارت وداع جو نقل ہوئی ہیں اسے پڑھے، چوبیسویں اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کرے اور زیارت سے واپس آنے کے بعد اپنے کردار اور اخلاق اور اعمال کو سدھارے اور بہتر بنائے تاکہ زیارت سے پہلے اور بعد نمایاں فرق معلوم ہو جائے پچیسویں استان مقدس کے خداموں کی اپنے وسعت کے مطابق خدمت بجالائے لیکن اس مال سے جن کے وہ مستحق نہیں ہیں انہیں کچھ نہ دے بلکہ اپنی طرف سے جو ہو سکے ان کی خدمت کرے اور استان مقدس کے خداموں کے لئے سزاوار بھی ہے کہ وہ صالح اور دیندار اور صاحب مروت و اخلاق بنیں اور زائرین سے جو کچھ تکالیف انہیں پہنچیں انہیں تحمل کریں اور ان سے غم و غصہ کا اظہار نہ کریں اور ان پر سختی و درشتی نہ کریں اور ان کی حاجت کے پورا کرنے میں کوشش کریں اور غریبوں کی راہ نمائی کریں اور

محفوظ رہنے کے لئے گھر میں مرغی اور مرغ اور کبوتر اور بھیڑ کا رکھنا مفید ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سفر اور بیابان اور خطرناک مقامات میں جنات کے خطرے کے لئے اپنے ہاتھ کو سر پر رکھکر بلند آواز سے یہ پڑھے

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ اور با آواز بلند آذان کا پڑھنا بیابان اور ڈراونے مقامات میں بھی وارد ہوا ہے

زخم چشم یعنی نظر کیلئے

وان یکاد الذین تا آخر پڑھنا وارد ہوا ہے، نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تجھے ڈر ہو کہ

ان کی حفاظت کریں. خلاصہ خادموں کو حقیقی معنی میں خادم ہونا چاہیئے نہ کہ لوگوں کے لئے موجب نفرت اور حقارت بنیں شریعت کی پابندی کریں اور قوانین کا احترام بجا لائیں چھپیسویں وہاں پر جو مجاور فقراء موجود ہوں ان پر احسان کریں بالخصوص سادات کرام و علمائے اعلام وطلبہ دین متین جنہوں نے حقیقت میں ان مقامات کو آباد کیا ہوا ہے اور خدمت علم و دین میں مشغول ہیں ان کو اپنے حقوق و دیگر احسانات سے نوازیں ستائیسویں یہ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب زیارت کر چکے تو واپس لوٹنے کی اور وہاں سے چلے جانے میں جلدی کرے اور پھر دوبارہ آنے کا شوق دل میں لے کر جائے۔ اور جب عورتیں زیارت کر رہی ہوں تو مردوں کو ان سے علیحدہ ہو کر زیارت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور عورتوں کو بھی مردوں سے علیحدہ ہو کر زیارت کرنی چاہیئے اور اگر عورتیں رات کو زیارت کریں تو زیادہ بہتر ہے اور عورتوں کو عمدہ اور اچھا لباس پہن کر حرم میں نہیں جانا چاہیئے تاکہ لوگ انہیں پہچان نہ سکیں اور مخفی طور پر باہر آئیں تاکہ کوئی انہیں بہت بڑا تصوّر نہ کرے بلکہ اپنی ہیئت بزرگی کو پستی والا لباس پہن کر تبدیل کریں. مؤلف کہتا ہے کہ ان کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو موجودہ زمانہ میں رواج ہو گیا ہے کہ عورتیں بناوٹ اور سجاوٹ کر کے اور عمدہ لباس پہن کر زیارت کے عنوان سے گھر سے باہر آتی ہیں اور حرم میں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ نامحرموں میں گھل مل کر زیارت کرتی ہیں اور بعض اوقات مردوں کے آگے بیٹھ کر ان لوگوں کی عبادت میں موجب خلل اور بدحواسی ہوتی ہیں اور ان کے گریہ وبکا اور تضرع اور زاری سے مانع ہوتی ہیں بلکہ ان لوگوں میں داخل ہوتی ہیں جو اللہ کے راستے سے مانع ہوتے ہیں یہ بہت قبیح اور برا فعل ہے بلکہ اس قسم کی زیارت شرعاً ناپسندیدہ ہے عبادت و ثواب کا موجب نہیں ہے. لہٰذا بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ ثواب کی بجائے عقاب لیکر نہ آئیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السّلام عراق والوں سے فرماتے تھے. کہ اے عراقیو۔ مجھے یہ بتلایا گیا ہے کہ تمہاری عورتیں راستوں میں مردوں سے ملتی اور مصادف ہوتی رہتی ہیں کیا اس حرکت سے تمہیں حیا اور شرم نہیں آتی خدا اس شخص پر لعنت کرتا ہے جسے غیرت نہ آئے۔ من لا یحضرہ الفقیہ میں اصبغ بن نباتہ نے جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمان میں قیامت کے قریب جو سب زمانوں سے بدتر ہو گا عورتیں ننگی کھلے منہ، دین سے بے بہرہ فتنہ و فساد میں دخیل، شہوات کی طرف مائل لذتوں کی طرف

تیری نظر کسی کو لگے گی یا کسی کی نظر تجھے لگے گی تو تین دفعہ یہ پڑھے مَاشَآءَاللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وارد ہوا ہے کہ جب کوئی اپنے آپ کو زیب وزینت دے تو جب اپنے گھر سے باہر آئے تو دو قل یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس پڑھے تاکہ اسے کوئی چیز اللہ کے اذن سے ضرر نہ پہنچا سکے. نیز زخم چشم کے لئے وارد ہوا ہے کہ ہاتھوں کو منہ کے سامنے کر کے سورہ الحمد اور توحید اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس پڑھے اور پھر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے اوپر کی طرف کھینچے. نیز زخم چشم

جلد جانے والی اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنی والی ہونگیں اور جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گی۔ اٹھائیسویں جب زوار بہت زیادہ ہوں تو جو لوگ ضریح کے پاس پہلے پہنچے ہوئے ہوں انہیں زیارت سے جلدی فارغ ہو جانا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ بھی زیارت ضریح مقدس کے ثواب پر فائز ہو سکیں، مؤلف کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں کچھ اور آداب بھی ذکر کئے جائیں گے کہ جنہیں زائر کو بجا لانا چاہیئے۔

دُوسری فصل تمام حرم مُبارک کے اذن دخول میں ہے

یہاں پر وہ اذن دخول یعنی حرم کے اندر جانے سے جسے پہلے　　پڑھنا چاہیئے ذکر کئے جاتے ہیں پہلے شیخ کفعمی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اندر یا ائمہ میں سے کسی امام علیہ السلام کے حرم کے اندر جانے کا ارادہ کرے تو پہلے یعنی دروازے پر کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَاءَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ وَیَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ یَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِیًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِیْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُهٗ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور لفظ فلان کی جگہ اس امام علیہ السلام کے بمع والد ماجد کے اسم گرامی کا ذکر کرے کہ جس کی زیارت کے لئے اندر جا رہا ہے مثل اگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے حرم میں جا رہا ہے تو لفظ فلاں کی جگہ یوں کہے حسین بن علی علیہما السلام اسی طرح دوسرے اماموں کی زیارت کے وقت اس امام کا بمع والد ماجد کے مثلاً علی بن موسی الرضا علیہما السلام وغیرہ ذکر کرے اور پھر یہ پڑھے وَالْمَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِیْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَاَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فَاْذَنْ لِیْ یَا مَوْلَایَ فِی الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ

نظر کا تعویذ کا یہ تعویذ بھی ہے، اَللّٰهُمَّ رَبَّ مَطَرٍ حَابِسٍ وَحَجَرٍ یَابِسٍ وَلَیْلٍ دَامِسٍ وَرَطْبٍ وَیَابِسٍ رُدَّ عَیْنَ الْعَائِنِ عَلَیْهِ فِیْ كَبِدِهٖ وَنَحْرِهٖ وَمَالِهٖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِیْرٌ

ایک اور تعویذ

اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِیْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِیْمِ ذَا الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ فُلَانَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ

یہ وہ تعویذ ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین علیہم السلام کے لئے

مِنْ اَوْلِيَائِكَ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلاً لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ اس کے بعد چوکھٹ کا بوسہ لیکر اندر داخل ہونے وقت یہ پڑھتا جائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ دوسرا اذنِ دخول یہ ہے کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علمائے کرام کی قدیم کتابوں سے سرداب مقدس یا کسی امام علیہ السّلام کے حرم کے اندر داخل ہونے کے لئے فرمایا ہے کہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا وَعَقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا وَمَعَالِمُ زَكَّيْتَهَا حَيْثُ اَظْهَرْتَ فِيْهَا اَدِلَّةَ التَّوْحِيْدِ وَاَشْبَاحَ الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْتَهُمْ مُلُوْكًا لِحِفْظِ النِّظَامِ وَاخْتَرْتَهُمْ رُؤَسَاءَ لِجَمِيْعِ الْاَنَامِ وَبَعَثْتَهُمْ لِقِيَامِ الْقِسْطِ فِي ابْتِدَاءِ الْوُجُوْدِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ مَنَنْتَ عَلَيْهِمْ بِاسْتِنَابَةِ اَنْبِيَائِكَ لِحِفْظِ شَرَائِعِكَ وَاَحْكَامِكَ فَاَكْمَلْتَ بِاسْتِخْلَافِهِمْ رِسَالَةَ الْمُنْذِرِيْنَ كَمَا اَوْجَبْتَ رِيَاسَتَهُمْ فِيْ فِطَرِ الْمُكَلَّفِيْنَ فَسُبْحَانَكَ مِنْ اِلٰهٍ مَا اَرْاَفَكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مِنْ مَلِكٍ مَا اَعْدَلَكَ حَيْثُ طَابَقَ صُنْعُكَ مَا فَطَرْتَ عَلَيْهِ الْعُقُوْلَ وَوَافَقَ حُكْمُكَ مَا قَرَّرْتَهُ فِي الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَقْدِيْرِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلٰى قَضَائِكَ الْمُعَلَّلِ بِاَكْمَلِ التَّعْلِيْلِ فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يُسْئَلُ عَنْ فِعْلِهٖ وَلَا يُنَازَعُ فِيْ اَمْرِهٖ وَسُبْحَانَ مَنْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ خَلْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا بِحُكَّامٍ يَقُوْمُوْنَ مَقَامَهٗ لَوْ كَانَ حَاضِرًا فِي الْمَكَانِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الَّذِيْ شَرَّفَنَا بِاَوْصِيَاءَ يَحْفَظُوْنَ الشَّرَائِعَ فِيْ كُلِّ الْاَزْمَانِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ الَّذِيْ اَظْهَرَهُمْ لَنَا بِمُعْجِزَاتٍ يَعْجِزُ عَنْهَا الثَّقَلَانِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَجْرَانَا عَلٰى عَوَائِدِهِ الْجَمِيْلَةِ فِي الْاُمَمِ السَّالِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ الْعَلِيُّ كَمَا وَجَبَ لِوَجْهِكَ الْبَقَاءُ السَّرْمَدِيُّ وَكَمَا جَعَلْتَ نَبِيَّنَا خَيْرَ النَّبِيِّيْنَ وَمُلُوْكَنَا اَفْضَلَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاخْتَرْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَفِّقْنَا لِلسَّعْيِ اِلٰى اَبْوَابِهِمُ الْعَامِرَةِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَاجْعَلْ اَرْوَاحَنَا تَحِنُّ اِلٰى مَوْطِئِ اَقْدَامِهِمْ وَنُفُوْسَنَا تَهْوِي النَّظَرَ اِلٰى مَجَالِسِهِمْ وَعَرَصَاتِهِمْ حَتّٰى كَاَنَّنَا نُخَاطِبُهُمْ فِيْ حُضُوْرِ اَشْخَاصِهِمْ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سَادَةٍ غَائِبِيْنَ وَمِنْ سُلَالَةٍ طَاهِرِيْنَ وَمِنْ اَئِمَّةٍ مَعْصُوْمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَاْذَنْ لَنَا بِدُخُوْلِ هٰذِهِ الْعَرَصَاتِ الَّتِي اسْتَعْبَدْتَ بِزِيَارَتِهَا اَهْلَ

پڑھا تھا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ عورتوں کو اپنے بچوں کے لئے یہ تعویذ کرنا چاہیئے۔

زخم چشم حیوانات وغیرہ کیلئے

امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ تعویذ حیوانات کی نظر کے لئے کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ عَبَسَ عَابِسٌ وَشِهَابٌ قَابِسٌ وَحَجَرٌ يَابِسٌ رَدَدْتُ عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ مِنْ رَاْسِهٖ اِلٰى قَدَمَيْهِ اَخَذَ عَيْنَاهُ قَابِضٌ بِكُلَاهُ وَعَلٰى جَارِهٖ وَاَقَارِبِهٖ جِلْدٌ دَقِيْقٌ وَدَمٌ رَقِيْقٌ وَبَابٌ الْمَكْرُوْهِ تَلِيْقُ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ

الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ وَاَرْسِلْ دُمُوْعَنَا بِخُشُوْعِ اَلْهَابَةِ وَذَلِّلْ جَوَارِحَنَا بِذُلِّ الْعُبُوْدِيَّةِ وَفَرْضِ الطَّاعَةِ حَتّٰى نُقِرَّ بِمَا يَجِبُ لَهُمْ مِنَ الْاَوْصَافِ وَنَعْتَرِفَ بِاَنَّهُمْ شُفَعَآءُ الْخَلَائِقِ اِذَا نُصِبَتِ الْمَوَازِيْنُ فِيْ يَوْمِ الْاَعْرَافِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد چوکھٹ کا بوسہ لیکر خضوع اور خشوع کی حالت میں اندر داخل ہو جائے اور تیرا خشوع اور گریہ آجانا ان بزرگواروں کی طرف سے اندر جانے کا اذن ہی دینا ہو جائے گا۔

تیسری فصل

تیسری فصل جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاطمہ زہراء اور جنت البقیع میں مدفون ائمہ اربعہ علیہ السلام کی زیارت میں ہے) معلوم رہے کہ تمام لوگوں پر اور علی الخصوص حاجیوں کے لئے روضہ مبارکہ ختم المرسلین فخر دو جہاں سید المرسلین حضرت محمد بن عبداللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہا کی زیارت کرنا سنّت مؤکدہ ہے اور آپ کی زیارت کا نہ کرنا آپ پر ظلم قیامت کے دن شمار ہوگا۔ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چھوڑ دیں تو اس کے بعد ان کے حقیقی وارث امام معصوم پر ضروری ہو گا کہ لوگوں کو آپ کی زیارت جانے پر مجبور کریں کیونکہ آپ کی زیارت کا چھوڑ دینا آپ پر جفا حرام ہے۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تم میں سے جب بھی کوئی حج کرے تو اسے اپنا حج جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پر ختم کرنا چاہیئے کیوں کہ اس کے ساتھ ہی حج تمام ہوتا ہے، نیز حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے حجوں کو جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پر ختم کرو کیونکہ حج کے بعد جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کا نہ کرنا جفا اور ظلم اور خلافِ ادب ہے اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ تم لوگ ان چند قبور پر جاؤ کہ جن کا تم لوگوں پر حق ہے یعنی اہلبیت علیہم السلام کیونکہ ان کی مودت تمام امّت اسلامی پر واجب ہے) اور ان کی قبروں پر جا کر اللہ تعالی سے رزق طلب کرو ابو صلت ہروی نے بھی روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو نقل کی جاتی ہے کہ مؤمنین اپنے ٹھکانوں سے اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے

خَاسِئًا وَّحَسِيْرٌ شیطانی وسوسہ کے لئے اعوذ باللہ پڑھے اور اس کے بعد یہ پڑھے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنی شیطان ہے جو اس کے پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور ایک شیطان انسانی ہے جو محمد وآل محمد پر درود بھیجنے سے دور ہو جاتا ہے، مؤلف کہتا ہے کہ نماز کے باب میں ایک نماز حدیث

سائل کی مراد یہ ہے کہ بظاہر روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس سے تو خدا کا جسم ہونا معلوم ہوتا ہے جو عقل کے خلاف ہے اور اگر اس کا کوئی ایسا صحیح معنی ہو سکتا ہے جو توحید کے منافی نہیں تو وہ بیان فرمایئے تو آپ نے اس کا جواب یوں فرمایا کہ اے ابو صلت خداوند عالم نے پیغمبر آخر زمان کو اپنی تمام مخلوق سے اور تمام پیغمبروں اور ملائکہ سے افضل قرار دیا ہے اور ان کی اطاعت کو خداوند عالم نے اپنی اطاعت اور انکی بیعت کو اپنی بیعت اور ان کی زیارت کو اپنی زیارت فرمایا ہے اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری زیارت میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے (لہٰذا اس روایت کے معنی جناب رسول خدا کی زیارت مراد ہے نہ خود خداوند عالم کی کیونکہ وہ جسم جسمانیات سے اس دنیا اور آخرت میں مبری اور پاک ہے) حمیری نے قرب الاسناد میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری زندگی میں یا اس کے بعد میں زیارت کی تو میں اس کی قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام عید کے دن مدینہ منورہ موجود تھے اور آپ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کے لئے گئے اور جناب رسول خدا پر سلام کیا اور فرمایا کہ ہم تمام شہر والوں پر خواہ مکہ میں ہوں یا کسی اور جگہ بسبب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کرنے کی فضیلت رکھتے ہیں شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں یزید بن عبد الملک سے روایت کی ہے اور اس نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک دفعہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خدمت میں مشرف ہوا تو خود آنجناب نے پہلے مجھ پر سلام کیا اور پوچھا کہ کس کام کے لئے آیا ہے تو میں نے عرض کی کہ ثواب اور برکت کی طلب و خواہش کے لئے تو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ مجھے والد بزرگوار جو ابھی بھی حاضر ہیں یعنی علم رکھتے ہیں) نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر یا آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ پر تین روز سلام کرے تو خداوند عالم اس کے لئے بہشت کو واجب کر دے گا تو میں نے عرض کی کہ آپ اور آنجناب کی زندگی میں تو آپ نے فرمایا ہے کہ ہاں زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عباس سے بسند معتبر منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام حسن علیہ السلام کی زیارت جنت البقیع میں کرے تو اس کے قدم صراط پر

بچھو کے لئے تعویذ

نفس یعنی وسوسہ کے لئے گذر چکی ہے۔ چوری سے محفوظ رہنے کے لئے دروازے کے قفل اور حلقہ پر یہ پڑھے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ آخر سورہ تک

بچھو کا تعویذ

روایت میں ہے کہ سہی ستارے کو جو نبات النعش کے وسطی ستارے کے قریب ہوتا ہے کی طرف خوب نگاہ کر کے تین دفعہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ اَسْلَمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ بعض روایات میں ہے کہ اس ستارے کو دیکھ کر تین دفعہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هُوَدَ ابْنِ اُسِیَّةَ اَمِنِّیْ شَرَّ کُلِّ عَقْرَبٍ وَحَیَّةٍ

اس وقت جمے رہیں گے جب کہ لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے مقنعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص میری زیارت کرے گا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور اسے فقر اور پریشانی لاحق نہ ہوگی۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص امام جعفر صادق علیہ السلام اور ان کے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کی زیارت کرے تو اسے آنکھ کا درد لاحق نہ ہوگا اور کوئی بیماری اور درد اسے عارض نہ ہوگا اور مبتلا ہو کر نہیں مرے گا ابن قولویہ نے کامل میں ایک طولانی حدیث ہشام بن سالم کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ جس کا یہ فقرہ ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ کیا آپ کے والد ماجد کی زیارت ضرور کی جائے تو آپ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا کہ آنجناب کے زائر کے لئے کیا چیز ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے بہشت ہوگی اگر وہ شخص آپ کی امامت کا قائل اور اعتقاد رکھتا ہو اور آپ کی پیروی کرتا ہو اس نے عرض کی کہ جو شخص ان کی زیارت کو نہ جائے تو اس کے لئے کیا ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ ندامت اور حسرت قیامت کے دن۔ اس باب میں احادیث بہت کافی ہیں۔ ہمارے لئے یہی احادیث جو نقل ہوئی ہیں کافی اور واضح ہیں۔ (جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی کیفیت) جب تو مدینہ منورہ وارد ہو تو غسل زیارت کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی مسجد میں داخل ہو تو در مسجد پر ٹھہر کر پہلا اذن دخول جو گذر چکا ہے پڑھے اور اس کے بعد در جبرائیل علیہ السلام سے داخل ہو۔ پہلے اپنا داہنا قدم اندر رکھے اور داخل ہونے کے وقت سو دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ اور اس کے بعد تحیۃ مسجد کی دو رکعت بجا لائے اور پھر حجرہ شریف کی طرف جائے اور اپنے ہاتھ کو اس پر ملکر بوسہ دے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ پھر اس ستون کے قریب جو قبر مبارک کے دائیں پہلو ہے قبلہ کی طرف منہ کر کے در انحالیکہ بایاں کندھا قبر مبارک طرف اور داہنا کندھا ممبر کی طرف ہو اور وہی جناب رسول خدا صلی اللہ

بچھو کے لئے تعویذ

اور اگر ہر رات یوں کرے تو سانپ اور بچھو سے محفوظ رہے گا۔ نیز سانپ اور بچھو کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ رات ہونے کے قریب یہ پڑھے بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَخَذْتُ الْعَقَارِبَ وَ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا بِاِذْنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بِاَفْوَاهِهَا وَ اَذْنَابِهَا وَ اَسْمَاعِهَا وَ اَبْصَارِهَا وَ قُوَاهَا عَنِّيْ وَ عَمَّنْ اَحْبَبْتُ اِلٰى ضَحْوَةِ النَّهَارِ انشاء اللہ تعالٰی نیز بچھو کے شر کے لئے یہ پڑھے سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ

علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کا مقام ہے کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكْرَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِّنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اس کے بعد روبقبلہ ہو کر کہ قبر مبارک کندھے کے پیچھے ہو جائے گی اپنی حاجت کو طلب کرے انشاء اللہ پوری ہو جائے گی ابن قولویہ نے بسند معتبر محمد بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ قبر مبارک پر رکھکر یہ پڑھا۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدٰى بِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْكَ پھر آپنے یہ کہا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ جب آپ کی قبر مبارک کے پاس دعا وغیرہ سے فارغ ہو جائے تو ممبر کے پاس جائے اور اپنا ہاتھ اس سے ملکر اور منبر کے آخر میں جو دو چھوٹے قبہ کی طرح ہیں انہیں بھی اپنی آنکھوں اور منہ سے ملے کیونکہ اس سے آنکھوں کو شفا حاصل ہوتی ہے اور منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالائے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر

عِبَادُنَا الْمُؤْمِنِيْنَ روایت میں ہے۔ کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو بچھو کو کشتی پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ بچھو نے کہا کہ میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اس شخص کو نہیں ڈسوں گا جو یہ پڑھے سَلَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ کئی ایک روایات میں آیا ہے کہ نمک کا ملنا بچھو کی زہر کو دور کر دیتا ہے

چوتھا باب

ان دعاؤں میں ہے

جو کافی سے انتخاب کی گئی ہیں اور اس میں کئی ایک فصلیں ہیں پہلی فصل ان دعاؤں میں ہے جو صبح اور شام کے وقت پڑھی جاتی ہیں اور یہ دعائیں جو پہلے گذر چکی ہیں انکے علاوہ ہیں اور وہ دس دعائیں ہیں جو ان اوقات میں پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی دعا

کے درمیان جنّت کے باغوں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر بہشت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے اس کے بعد مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس جائے اور وہاں پر جتنی نمازیں پڑھ سکے پڑھے اور اور مسجد نبوی صلعم میں زیادہ نمازیں بجالائے کیونکہ وہاں پر ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور جب بھی مسجد کے اندر جائے یا اس سے باہر نکلے تو صلوات پڑھے اور جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر میں بھی نماز پڑھے اور مقام جبرائیل جو میر نالہ کے نیچے ہے وہاں جائے اور وہی حضرت جبرائیل کے ٹھہر کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں مشرف ہونے کے لئے اجازت لینے کی جگہ ہے اور وہاں یہ پڑھے اَسْئَلُكَ اَیْ جَوَادُ اَیْ كَرِیْمُ اَیْ قَرِیْبُ اَیْ بَعِیْدُ اَنْ تَرُدَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ اور پھر جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کی زیارت آپ کے روضہ مبارکہ میں بجا لائے اور آپ کی قبر مبارک میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ نے یہ کہا کہ آپ کی قبر مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک اور منبر کے درمیان ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کی قبر مبارک خود جناب کے گھر میں ہے اور ایک تیسرے گروہ نے یہ کہا ہے کہ آپ کی قبر مبارک جنّتُ البقیع میں ہے اور ہمارے اکثر علما نے یہ کہا ہے کہ آپ کی زیارت رَوضہ مبارکہ کے قریب کی جائے لیکن آپ کی زیارت ان تینوں جگہ پڑھنا افضل ہے اور جب آپ کی زیارت کے لئے کھڑا ہو تو یوں پڑھے یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَّ زَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِیَآءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهٖ اَبُوْكِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَتٰی بِهٖ وَصِیُّهٗ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِیْقِنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَایَتِكِ اور اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ وَلِیِّ اللّٰهِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے روایت کی ہے کہ جب صبح داخل ہوتی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے اَبْتَدِئُ یَوْمِیْ هٰذَا بَیْنَ یَدَیْ نِسْیَانِیْ وَعَجَلَتِیْ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ

دوسری دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین مرتبہ جب رات داخل ہو یہ کلمات پڑھے تو جبرائیل علیہ السلام کے بالوں میں سے صبح ہونے تک ڈھانپا جائے گا۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَلِیَّ الْاَعْلَی الْجَلِیْلَ الْعَظِیْمَ نَفْسِیْ وَمَنْ یَّعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ نَفْسِیَ الْمَرْهُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلُّ شَیْءٍ

اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَغْصُوبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُورَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ لِاَنَّكِ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ اُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلٰٓئِكَتَهُ اَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَكَفٰى بِاللهِ شَهِيدًا وَحَسِيبًا وَجَازِيًا وَمُثِيبًا اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین پر صلوات پڑھے، مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے جناب زہرا علیہا السّلام کی ایک اور زیارت تیسری جمادی الثانی کے اعمال میں صـ۲۸۶ پر ذکر کی ہے علما نے ایک طویل زیارت آنجناب کی ذکر کی ہے اور وہ بعینہ وہی زیارت ہے کہ جو ہم نے ابھی نقل کی ہے لیکن اسمیں اُشْهِدُ اللهَ ورسلہ وملائکتہ کے بعد یہ موجود ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ سے لیکر اُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلٰٓئِكَتَهُ تک جیسے پہلے ذکر ہوا اور اسکے بعد موجود ہے اُشْهِدُ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ اَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكِ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكِ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكِ اَنَا يَا مَوْلَاتِي بِكِ وَبِاَبِيكِ وَبَعْلِكِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكِ مُوقِنٌ وَبِوَلَايَتِهِمْ مُؤْمِنٌ وَلِطَاعَتِهِمْ مُلْتَزِمٌ اَشْهَدُ اَنَّ الدِّينَ دِينُهُمْ وَالْحُكْمَ حُكْمُهُمْ وَهُمْ قَدْ بَلَّغُوا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَوْا اِلٰى سَبِيلِ اللهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لَا تَاْخُذُهُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيكِ وَبَعْلِكِ وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلَى الْبَتُولِ الطَّاهِرَةِ الصِّدِّيقَةِ الْمَعْصُومَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ الرَّشِيدَةِ الْمَظْلُومَةِ الْمَقْهُورَةِ الْمَغْصُوبَةِ حَقُّهَا

تیسری دعا نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رات داخل ہو تو یہ پڑھے اور اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ چوتھی دعا امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار جب صبح داخل ہوتی تھی تو یہ پڑھا کرتے تھے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِي وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْاِيمَانِ مِنْ بَيْنِ

اَلْمَمْنُوْعَةِ اِرْثُهَا الْمَكْسُوْرِ ضِلْعُهَا الْمَظْلُوْمِ بَعْلُهَا الْمَقْتُوْلِ وَلَدُهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِكَ وَبَضْعَةِ لَحْمِهٖ وَصَمِيْمِ قَلْبِهٖ وَفِلْذَةِ كَبِدِهٖ وَالنُّخْبَةِ مِنْكَ لَهٗ وَالتُّحْفَةِ خَصَصْتَ بِهَا وَصِيَّهٗ وَحَبِيْبَةِ الْمُصْطَفٰى وَقَرِيْنَةِ الْمُرْتَضٰى وَسَيِّدَةِ النِّسَآءِ وَمُبَشِّرَةِ الْاَوْلِيَآءِ حَلِيْفَةِ الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ وَتُفَّاحَةِ الْفِرْدَوْسِ وَالْخُلْدِ الَّتِيْ شَرَّفْتَ مَوْلِدَهَا بِنِسَآءِ الْجَنَّةِ وَسَلَلْتَ مِنْهَا اَنْوَارَ الْاَئِمَّةِ وَاَرْخَيْتَ دُوْنَهَا حِجَابَ النُّبُوَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهَا صَلٰوةً تَزِيْدُ فِيْ مَحَلِّهَا عِنْدَكَ وَشَرَفِهَا لَدَيْكَ وَمَنْزِلَتِهَا مِنْ رِضَاكَ وَبَلِّغْهَا مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ حُبِّهَا فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّرَحْمَةً وَّغُفْرَانًا اِنَّكَ ذُو الْعَفْوِ الْكَرِيْمِ شیخ نے تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت کی فضیلت شمار سے باہر نقل ہوئی ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الانوار سے نقل کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے والد ماجد نے فرمایا کہ جو شخص تجھ پر صلوات بھیجے تو خداوند عالم اسے بخش دے گا اور وہ میرے ساتھ جہاں میں بہشت میں ہوں گا رہے گا

جنابِ رسولِ خدا کی دور سے زیارت

علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں عید مولود کے اعمال میں جو سترہ ربیع الاول ہے فرمایا کہ شیخ اور شہید اور سید طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب مدینہ منورہ کے علاوہ کہیں سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے تو غسل کرکے ایک قبر کی مثل اپنے سامنے مٹی وغیرہ سے بنا کر اس پر آنجناب کا اسم گرامی لکھے اور اپنے دل کو آنحضرت کی طرف متوجہ کرکے یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَمِنْ قِبَلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّشَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ اَبْلِغْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ عَنِّي السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِدِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِكَ اَنْ تُمِيْتَنِيْ غَرَقًا اَوْ حَرَقًا اَوْ شَرَقًا اَوْ قَوَدًا اَوْ صَبْرًا اَوْ مَسْمُوْمًا اَوْ تَرَدِّيًا فِيْ بِئْرٍ اَوْ اَكِيْلَ السَّبُعِ اَوْ مَوْتَ الْفُجَاءَةِ اَوْ بِشَيْءٍ مِّنْ مِّيْتَاتِ

يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِمًا بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْخَيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَعْدِنَ الْوَحْيِ وَالتَّنْزِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَلِّغًا عَنِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ
الْمُنِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَشِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُنْذِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نُورَ اللهِ الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى اَبِيكَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى اُمِّكَ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلسَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ وَكَفِيلِكَ اَبِي طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ
جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي جِنَانِ الْخُلْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَالسَّابِقَ اِلَى طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى رُسُلِهِ
وَالْخَاتَمَ لِاَنْبِيَائِهِ وَالشَّاهِدَ عَلَى خَلْقِهِ وَالشَّفِيعَ اِلَيْهِ وَالْمَكِينَ لَدَيْهِ وَالْمُطَاعَ فِي مَلَكُوتِهِ
الْاَحْمَدَ مِنَ الْاَوْصَافِ الْمُحَمَّدَ لِسَائِرِ الْاَشْرَافِ الْكَرِيمَ عِنْدَ الرَّبِّ وَالْمُكَلَّمَ مِنْ وَرَاءِ
الْحُجُبِ الْفَائِزَ بِالسِّبَاقِ وَالْفَائِتَ عَنِ اللِّحَاقِ تَسْلِيمَ عَارِفٍ بِحَقِّكَ مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِيرِ
فِي قِيَامِهِ بِوَاجِبِكَ غَيْرَ مُنْكِرٍ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ مُوقِنٍ بِالْمَزِيدَاتِ مِنْ رَبِّكَ
مُؤْمِنٍ بِالْكِتَابِ الْمُنْزَلِ عَلَيْكَ مُحَلِّلٍ حَلَالَكَ مُحَرِّمٍ حَرَامَكَ اَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللهِ مَعَ كُلِّ
شَاهِدٍ وَاَتَحَمَّلُهَا عَنْ كُلِّ جَاحِدٍ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَصَدَعْتَ بِاَمْرِهِ وَاحْتَمَلْتَ الْاَذَى فِي جَنْبِهِ وَدَعَوْتَ اِلَى
سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيلَةِ وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ وَاَنَّكَ
قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ
فَبَلَغَ اللهُ بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ وَاَعْلَى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِينَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ
حَيْثُ لَا يَلْحَقُكَ لَاحِقٌ وَلَا يَفُوقُكَ فَائِقٌ وَلَا يَسْبِقُكَ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِي اِدْرَاكِكَ طَامِعٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْهَلَكَةِ وَهَدَانَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَنَوَّرَنَا بِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ
فَجَزَاكَ اللهُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ مَبْعُوثٍ اَفْضَلَ مَا جَازَى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ وَرَسُولًا عَمَّنْ اُرْسِلَ

السُّوءِ وَلٰكِنْ اٰمِنِّي عَلٰى
فِرَاشِي فِي طَاعَتِكَ وَ
طَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ مُصِيبًا لِلْحَقِّ
غَيْرَ مُخْطِئٍ اَوْ فِي الصَّفِّ
الَّذِينَ نَعَتَّهُمْ فِي كِتَابِكَ
كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ
اُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي
وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ
اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ وَاُعِيذُ نَفْسِي
وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي
رَبِّي بِقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ
اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۔
الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ
النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اور پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ اللهُ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ

إليه بأبي أنت وأمي يا رسول الله زرتك عارفاً بحقك مقراً بفضلك مستبصراً بضلالة
من خالفك وخالف أهل بيتك عارفاً بالهدى الذي أنت عليه بأبي أنت وأمي ونفسي
وأهلي ومالي وولدي أنا أصلي عليك كما صلى الله عليك وصلى عليك ملائكته
وأنبياؤه ورسله صلوة متتابعة وافرة متواصلة لا انقطاع لها ولا أمد ولا أجل صلى
الله عليك وعلى أهل بيتك الطيبين الطاهرين كما أنتم أهله اس کے بعد اپنے ہاتھوں
کو کھول کر یہ کہے اللهم اجعل جوامع صلواتك ونوامي بركاتك وفواضل خيراتك و
شرائف تحياتك وتسليماتك وكراماتك ورحماتك وصلوات ملائكتك المقربين
وأنبيائك المرسلين وأئمتك المنتجبين وعبادك الصالحين وأهل السموات والأرضين
ومن سبح لك يا رب العالمين من الأولين والآخرين على محمد عبدك ورسولك وشاهدك
ونبيك ونذيرك وأمينك ومكينك ونجيك ونجيبك وحبيبك وخليلك وصفيك
وصفوتك وخاصتك وخالصتك ورحمتك وخير خيرتك من خلقك نبي الرحمة
وخازن المغفرة وقائد الخير والبركة ومنقذ العباد من الهلكة بإذنك وداعيهم
إلى دينك القيم بأمرك أول النبيين ميثاقاً وآخرهم مبعثاً الذي غمسته في بحر الفضيلة
والمنزلة الجليلة والدرجة الرفيعة والمرتبة الخطيرة وأودعته الأصلاب الطاهرة
ونقلته منها إلى الأرحام المطهرة لطفاً منك له وتحنناً منك عليه إذ وكلت لصونه
وحراسته وحفظه وحياطته من قدرتك عيناً عاصمة حجبت بها عنه مدانس العهر
ومعائب السفاح حتى رفعت به نواظر العباد وأحييت به ميت البلاد بأن كشفت
عن نور ولادته ظلم الأستار وألبست حرمك به حلل الأنوار اللهم فكما خصصته
بشرف هذه المرتبة الكريمة وذخر هذه المنقبة العظيمة صل عليه كما وفى
بعهدك وبلغ رسالاتك وقاتل أهل الجحود على توحيدك وقطع رحم الكفر في إعزاز
دينك ولبس ثوب البلوى في مجاهدة أعدائك وأوجبت له بكل أذى مسه أو كيد
أحس به من الفئة التي حاولت قتله فضيلة تفوق الفضائل ويملك بها الجزيل

صبح اور شام کی دعائیں

والحمد لله ملء ما خلق والحمد لله مداد كلماته والحمد لله زنة عرشه والحمد لله رضا نفسه ولا إله إلا الله الحليم الكريم ولا إله إلا الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات والأرضين وما بينهما ورب العرش العظيم اللهم إني أعوذ بك من درك الشقاء ومن شماتة الأعداء وأعوذ بك من الفقر والوقر وأعوذ بك من سوء المنظر في الأهل والمال والولد اور اس کے بعد محمد و آل محمد پر دس دفعہ درود بھیجیے پانچویں دعا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب صبح اور مغرب کی نماز بجا لائے تو سات دفعہ یہ پڑھے بسم الله الرحمن الرحيم

مِنْ نَوَالِكَ وَقَدْ اَسَرَّ الْحَسْرَةَ وَاَخْفَى الزَّفْرَةَ وَتَجَرَّعَ الْغُصَّةَ وَلَمْ يَتَخَطَّ مَا مُثِّلَ لَهُ وَحْيُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ صَلٰوةً تَرْضَاهَا لَهُمْ وَبَلِّغْهُمْ مِنَّا تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهِمْ فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّرَحْمَةً وَّغُفْرَانًا اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اس کے بعد چار رکعت نماز زیارت دو دو کر کے بجا لائے اور اس کے بعد تسبیح جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَلَمْ اَحْضُرْ زَمَانَ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ زُرْتُهٗ رَاغِبًا تَائِبًا مِنْ سَيِّئِ عَمَلِيْ وَمُسْتَغْفِرًا لَكَ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَمُقِرًّا لَكَ بِهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنِّيْ وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا سَيِّدَ خَلْقِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَيَتَقَبَّلَ مِنِّيْ عَمَلِيْ وَيَقْضِيَ لِيْ حَوَائِجِيْ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّيْ فَنِعْمَ الْمَسْئُوْلُ الْمَوْلٰى رَبِّيْ وَنِعْمَ الشَّفِيْعُ اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَاَوْجِبْ لِيْ مِنْكَ الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالرِّزْقَ الْوَاسِعَ الطَّيِّبَ النَّافِعَ كَمَا اَوْجَبْتَ لِمَنْ اَتٰى نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَهُوَ حَيٌّ فَاَقَرَّ لَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ رَسُوْلُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ فَغَفَرْتَ لَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ اَمَّلْتُكَ وَرَجَوْتُكَ وَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَرَغِبْتُ اِلَيْكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَقَدْ اَمَّلْتُ جَزِيْلَ ثَوَابِكَ وَاِنِّيْ لَمُقِرٌّ غَيْرُ مُنْكِرٍ وَّتَائِبٌ اِلَيْكَ مِمَّا اقْتَرَفْتُ وَعَائِذٌ بِكَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ مِمَّا قَدَّمْتُ مِنَ الْاَعْمَالِ الَّتِيْ قَدَّمْتَ اِلَيَّ فِيْهَا وَنَهَيْتَنِيْ عَنْهَا وَاَوْعَدْتَ عَلَيْهَا الْعِقَابَ وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ وَجْهِكَ اَنْ تُقِيْمَنِيْ مَقَامَ الْخِزْيِ وَالذُّلِّ يَوْمَ تُهْتَكُ فِيْهِ الْاَسْتَارُ وَتَبْدُوْ فِيْهِ الْاَسْرَارُ وَالْفَضَائِحُ وَتَرْعَدُ فِيْهِ الْفَرَائِصُ يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَوْمَ الْاٰفِكَةِ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ يَوْمَ التَّغَابُنِ يَوْمَ الْفَصْلِ يَوْمَ الْجَزَآءِ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ يَوْمَ النَّفْخَةِ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ يَوْمَ النَّشْرِ يَوْمَ الْعَرْضِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تحقیق جو شخص اسے پڑھے گا اسے جذام اور برص اور دیوانہ پن لاحق نہیں ہوگا اور ستر قسم کی بلائیں اس سے ٹل جائیں گی اور نیز جب صبح اور شام میں داخل ہو تو دو دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِرَبِّ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ لِفَالِقِ الْاِصْبَاحِ دو دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ اللَّيْلَ بِقُدْرَتِهٖ وَجَآءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهٖ وَنَحْنُ فِيْ عَافِيَةٍ اور پھر آیت الکرسی اور سورہ حشر کا آخر اور صافات کی دس آیتیں پڑھے اور یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ

لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ
وَاَكْنَافُ السَّمَآءِ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ
هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰيهُمُ الْحَقِّ
يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ وَكَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ
مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْوَاقِعَةِ يَوْمَ تُرَجُّ الْاَرْضُ رَجًّا يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ
كَالْمُهْلِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ وَلَا يُسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا يَوْمَ الشَّاهِدِ وَالْمَشْهُوْدِ يَوْمَ
تَكُوْنُ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا صَفًّا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِمَوْقِفِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَلَا تُخْزِنِيْ
فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَعَ اَوْلِيَآئِكَ مُنْطَلَقِيْ
وَفِيْ زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَحْشَرِيْ وَاجْعَلْ حَوْضَهٗ مَوْرِدِيْ وَفِي الْغُرِّ
الْكِرَامِ مَصْدَرِيْ وَاَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ حَتّٰى اَفُوْزَ بِحَسَنَاتِيْ وَتُبَيِّضَ بِهٖ وَجْهِيْ وَتُيَسِّرَ بِهٖ
حِسَابِيْ وَتُرَجِّحَ بِهٖ مِيْزَانِيْ وَاَمْضِيْ مَعَ الْفَائِزِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اِلٰى رِضْوَانِكَ وَجِنَانِكَ
اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَفْضَحَنِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَيْنَ يَدَيِ الْخَلَائِقِ بِجَرِيْرَتِيْ
اَوْ اَنْ اَلْقَى الْخِزْيَ وَالنَّدَامَةَ بِخَطِيْئَتِيْ اَوْ اَنْ تُظْهِرَ فِيْهِ سَيِّئَاتِيْ عَلٰى حَسَنَاتِيْ اَوْ اَنْ تُنَوِّهَ بَيْنَ
الْخَلَائِقِ بِاسْمِيْ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ الْعَفْوَ الْعَفْوَ السَّتْرَ السَّتْرَ اَللّٰهُمَّ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ
يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ مَوَاقِفِ الْاَشْرَارِ مَوْقِفِيْ اَوْ فِيْ مَقَامِ الْاَشْقِيَآءِ مَقَامِيْ وَاِذَا مَيَّزْتَ
بَيْنَ خَلْقِكَ فَسُقْتَ كُلًّا بِاَعْمَالِهِمْ زُمَرًا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ فَسُقْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ
الصَّالِحِيْنَ وَفِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَآئِكَ الْمُتَّقِيْنَ اِلٰى جَنَّاتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد آنحضرت سے
وداع کرے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّفِيْرُ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهٖ اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ
بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُّدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ مُؤْمِنٌ بِكَ

تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ
وَالرُّوْحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ
غَضَبَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ عَمِلْتُ
سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
امام جعفر صادق علیہ السلام
سے صبح کے وقت یہ دعا
روایت کی گئی ہے اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ اَحْمَدُكَ
وَاَسْتَعِيْنُكَ وَاَنْتَ
رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ اَصْبَحْتُ
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
وَاُوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُوْفِيْ
بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ مُوقِنٌ بِجَمِيعِ مَا أَتَيْتَ بِهِ رَاضٍ مُؤْمِنٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا أَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيٰوتِي أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَوْلِيَاؤُكَ وَأَنْصَارُكَ وَحُجَجُكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَاؤُكَ فِي عِبَادِكَ وَأَعْلَامُكَ فِي بِلَادِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي سَاعَتِي هٰذِهِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً مِنِّي وَسَلَاماً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ شیخ نے مصباح میں اور سیّد نے جمال الاسبوع میں جمعہ کے اعمال میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت جمعہ کے دن مستحبّ ہے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر المؤمنین علیہ السّلام اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور دوسرے آئمہ طاہرین علیہم السّلام کی زیارت اپنے شہروں میں کرنا چاہیے تو اسے جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیئے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر بیابان میں چلا جانا چاہیئے اور ایک اور روایت میں ہے کہ مکان کے چھت پر جانا چاہیئے اور وہاں چار رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجالائے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ وَالْوَصِيُّ الْمُرْتَضٰى وَالسَّيِّدَةُ الْكُبْرٰى وَالسَّيِّدَةُ الزَّهْرَاءُ وَالسِّبْطَانِ الْمُنْتَجَبَانِ وَالْأَوْلَادُ الْأَعْلَامُ وَالْأُمَنَاءُ الْمُنْتَجَبُونَ جِئْتُ انْقِطَاعاً إِلَيْكُمْ وَإِلٰى آبَائِكُمْ وَوَلَدِكُمُ الْخَلَفِ عَلٰى بَرَكَةِ الْحَقِّ فَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بِدِينِهِ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ إِنِّي لَمِنَ الْقَائِلِينَ بِفَضْلِكُمْ مُقِرٌّ بِرَجْعَتِكُمْ لَا أُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا أَزْعُمُ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ بِأَسْمَائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مؤلّف کہتا ہے کہ بہت کافی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہاں سے بھی

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَصْبَحْتُ عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَمِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا عَلٰى ذٰلِكَ أَحْيٰى وَأَمُوتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي وَأَمِتْنِي إِذَا أَمَتَّنِي عَلٰى ذٰلِكَ وَابْعَثْنِي إِذَا بَعَثْتَنِي عَلٰى ذٰلِكَ أَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضْوَانَكَ وَاتِّبَاعَ سَبِيلِكَ إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتِي لَيْسَ لِي أَئِمَّةٌ غَيْرُهُمْ أَتَوَلّٰى بِهِمْ أَقْتَدِي اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ أَوْلِيَائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أُوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ وَأُعَادِي أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَآبَائِي مَعَهُمْ

ساتویں دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسے

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات اور سلام بھیجے آپ کو پہنچتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرشتہ موکّل ہے کہ جب کوئی صلّی اللہ علی محمّد وآلہ وسلّم کہے تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ تجھ پر بھی خدا کی رحمت وسلام ہو اس کے بعد وہ فرشتہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ فلاں شخص نے آپ پر سلام بھیجا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اس پر بھی سلام ہو روایت معتبر میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری زیارت میری زندگی کے بعد کی وہ ایسے ہے کہ جس نے میرے ساتھ میری زندگی میں ہجرت کی۔ اور اگر میری قبر پر آنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو تم میری طرف سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام بھی مجھے پہنچتا ہے اس مطلب پر بہت کافی روایات موجود ہیں، ہم نے ایّام ہفتہ میں جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو زیارتیں ہفتہ کے دن میں صـ پر ذکر کی ہیں، سزاوار اور لائق ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر وہ صلوات پڑھی جائے جو جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام نے جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھی تھی جیسا کہ روضہ کافی میں ہے اور وہ یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الْكَرِيْمَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ شَرَفًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْكَ مَقْعَدًا وَّاَوْجَهَهُمْ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَاهًا وَّاَفْضَلَهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَّنَصِيْبًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اَشْرَفَ الْمَقَامِ وَحِبَاءَ السَّلَامِ وَشَفَاعَةَ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ وَاَلْحِقْنَا بِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِيْنَ وَلَا نَادِمِيْنَ وَلَا مُبَدِّلِيْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ باب زیارات کے آخر میں صلوات محمّد وآل محمّد علیہ السلام کا ذکر صـ ۵۵۸ پر آئے گا۔

ائمۂ بقیع یعنی امام حسن مجتبیٰؑ اور امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کی زیارت

جب ان بزرگواروں کی زیارت کا قصد کرے تو آداب زیارت جو گذر چکے ہیں بجا لائے اور غسل کرے اور

چاہے تو چھوڑ دے لیکن ہر صبح و شام اس دعا کو نہ چھوڑا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَصْبَحْتُ اَسْتَغْفِرُكَ فِيْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ لِاَهْلِ رَحْمَتِكَ وَاَبْرَءُ اِلَيْكَ مِنْ اَهْلِ لَعْنَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَصْبَحْتُ اَبْرَءُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَمِمَّا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَاۤ اَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلٰۤى اَوْلِيَآئِكَ وَعِقَابًا عَلٰۤى اَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لِيْ بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

پاک اور پاکیزہ لباس پہنکر اور خوشبو لگاکر اذنِ دخول یوں طلب کرے یَا مَوَالِیَّ یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
عَبْدُکُمْ وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَالْمُضْعَفُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّکُمْ
جَآئَکُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی مَقَامِکُمْ مُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
بِکُمْ ءَاَدْخُلُ یَا مَوَالِیَّ ءَاَدْخُلُ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَةَ اللّٰہِ الْمُحْدِقِیْنَ بِھٰذَا
الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ بِھٰذَا الْمَشْھَدِ اس کے بعد خضوع اور خشوع رقت دل کے ساتھ اندر پہلے دائیں پاؤں
رکھکر یہ پڑھتے ہوئے داخل ہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَةً
وَّاَصِیْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِیْ مَنَّ
بِطَوْلِهٖ وَسَھَّلَ زِیَارَةَ سَادَاتِیْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ عَنْ زِیَارَتِھِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ
اس کے بعد قبر مبارک کے نزدیک جاکر قبر مبارک کی طرف منہ کرکے قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور زیارت
پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ التَّقْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا
الْحُجَجُ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الْقُوَّامُ فِی الْبَرِیَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ
الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ النَّجْوٰی اَشْھَدُ اَنَّکُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ
وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ وَکُذِّبْتُمْ وَاُسِیْئَ اِلَیْکُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمُ الْاَئِمَّةُ
الرَّاشِدُوْنَ الْمُھْتَدُوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَکُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَکُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّکُمْ دَعَوْتُمْ
فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّکُمْ دَعَآئِمُ الدِّیْنِ وَاَرْکَانُ الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوْا بِعَیْنِ اللّٰہِ
یَنْسَخُکُمْ مِنْ اَصْلَابِ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَیَنْقُلُکُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَھَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْکُمُ الْجَاھِلِیَّةُ
الْجَھْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَکْ فِیْکُمْ فِتَنُ الْاَھْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُکُمْ مَنَّ بِکُمْ عَلَیْنَا دَیَّانُ الدِّیْنِ فَجَعَلَکُمْ
فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا عَلَیْکُمْ رَحْمَةً لَّنَا وَکَفَّارَةً
لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَکُمُ اللّٰہُ لَنَا وَطَیَّبَ خَلْقَنَا بِمَا مَنَّ عَلَیْنَا مِنْ وِلَایَتِکُمْ وَکُنَّا عِنْدَهٗ مُسَمِّیْنَ
بِعِلْمِکُمْ مُعْتَرِفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنَا اِیَّاکُمْ وَھٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَکَانَ وَاَقَرَّ بِمَا
جَنٰی وَرَجٰی بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ یَّسْتَنْقِذَهٗ بِکُمْ مُسْتَنْقِذُ الْھَلْکٰی مِنَ الرَّدٰی فَکُوْنُوْا لِیْ شُفَعَاءَ
فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَیْکُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْکُمْ اَھْلُ الدُّنْیَا وَاتَّخَذُوْا اٰیَاتِ اللّٰہِ ھُزُوًا وَّاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا

وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا
کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ
مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ
اِنَّکَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَھُمْ
وَمَثْوٰھُمْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ
اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ بِحِفْظِ
الْاِیْمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا
عَزِیْزًا وَافْتَحْ لَهٗ فَتْحًا
یَسِیْرًا وَاجْعَلْ لَهٗ
وَلَنَا مِنْ لَّدُنْکَ
سُلْطَانًا نَّصِیْرًا اَللّٰھُمَّ
الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا
وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ
عَلٰی رَسُوْلِکَ وَوُلَاةِ
الْاَمْرِ بَعْدَ رَسُوْلِکَ
وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ
وَشِیْعَتِھِمْ وَاَسْئَلُکَ
الزِّیَادَةَ مِنْ فَضْلِکَ
وَالْاِقْرَارَ بِمَا جَآءَ
بِهٖ مِنْ عِنْدِکَ وَالتَّسْلِیْمَ
لِاَمْرِکَ وَالْمُحَافَظَةَ
عَلٰی مَا اَمَرْتَ بِهٖ

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي
عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ
مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هٰذَا
مَذْكُوراً مَكْتُوباً فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد جو اپنے لئے چاہے دعا مانگے اس کے بعد آٹھ رکعت نماز زیارت
ہر ایک امام کے لئے دو دو رکعت بجا لائے جیسا کہ شیخ نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے شیخ طوسی رحمتہ
اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے کہ جب ان سے وداع کرنا چاہے تو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
أَئِمَّةَ الْهُدَى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهِ وَدَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اس کے بعد دعا کرے
اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ تجھے پھر زیارت کے لئے موفق کرے اور یہ تیری آخری زیارت اور
عہد نہ ہو علامہ مجلسی رحمتہ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں ایک طویل زیارت نقل کی ہے لیکن سب سے بہتر زیارت
جیسا کہ خود علامہ مجلسی رحمتہ اللہ علیہ نے اور دوسرے علمائے ذکر فرمایا ہے زیارت جامعہ ہے لہٰذا ہم بھی انہیں
زیارتوں کے ذکر پر اکتفا کر لیتے ہیں اور ہم نے ایام ہفتہ میں ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت ص
نقل کی ہے ان سے غفلت نہ کی جائے اور ائمہ طاہرین پر صلوات جو آخر باب زیارت میں ذکر ہونگے
بھی پڑھے جو نامہ اعمال کو بھاری کرنے کے موجب ہیں ہم یہاں پر وہ اشعار جو صاحب جواہر نے
مداح آل محمد جناب شیخ ازری رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں اور فرماتے تھے کہ یہ اشعار میرے نامہ
اعمال میں لکھے جائیں اور میری تصنیف جواہر الکلام جو علم فقہ کی استدلالی کتابوں سے ایک عظیم الشان کتاب
ہے جناب شیخ ازری کے نامہ اعمال میں لکھی جائے۔ ان کے اشعار میں سے چند ایک شعر جو یہاں
مناسب ہیں نقل کرتے ہیں

إِنَّ تِلْكَ الْقُلُوبَ أَقْلَقَهَا الْوَجْدُ ॥ وَأَدْمَى تِلْكَ الْعُيُونَ بُكَاهَا ॥ كَانَ أَنْكَى الْخُطُوبِ لَمْ يُبْكِ مِنِّي
مُقْلَةً لَكِنِ الْهَوَى أَبْكَاهَا ॥ كُلَّ يَوْمٍ لِلْحَادِثَاتِ عَوَادٍ ॥ لَيْسَ يَقْوَى رَضْوَى عَلَى مُلْتَقَاهَا
كَيْفَ يُرْجَى الْخَلَاصُ مِنْهُنَّ إِلَّا ॥ بِذِمَامٍ مِنْ سَيِّدِ الرُّسْلِ طٰهٰ ॥ مَعْقِلُ الْخَائِفِينَ مِنْ كُلِّ خَوْفٍ

لَا أَبْتَغِي بِهِ بَدَلاً
وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً
قَلِيلاً اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي
فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي
شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ
تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ
وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ
تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ
تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا
تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ
مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفْهُ
لِي أَضْعَافاً كَثِيرَةً
وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ
أَجْراً عَظِيماً رَبِّ مَا
أَحْسَنَ مَا أَبْلَيْتَنِي وَ
أَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَ
أَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ
مَا سَتَرْتَ عَلَيَّ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا إِلٰهِي كَثِيراً
طَيِّباً مُبَارَكاً عَلَيْهِ
مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ
وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا
شَاءَ رَبِّي وَرَضِيَ وَكَمَا
يَنْبَغِي لِوَجْهِ رَبِّي ذِي

اَوْ فَرُ الْعُرْبِ ذِمَّـةً اَوْ فَاهَا | مَصْدَرُ الْعِلْمِ لَيْسَ اِلَّا لَدَيْهِ | خَيْرُ الْكَائِنَاتِ مِنْ مُبْتَدَاهَا
فَاضَ لِلْخَلْقِ مِنْهُ عِلْمٌ وَحِلْمٌ | اَخَذَتْ مِنْهُمَا الْعُقُوْلُ نُهَاهَا | نَوَّهَتْ بِاسْمِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَ
رْضُ كَمَا نَوَّهَتْ بِصُبْحٍ ذُكَاهَا | وَغَدَتْ تَنْشُرُ الْفَضَائِلَ عَنْهُ | كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى اخْتِلَافِ لُغَاهَا
طَرِبَتْ لِاسْمِهِ الثَّرٰى فَاسْتَطَالَتْ | فَوْقَ عُلْوِيَّةِ السَّمَاءِ سُفْلَاهَا | جَازَ مِنْ جَوْهَرِ التَّقَدُّسِ ذَاتًا
تَاهَتِ الْاَنْبِيَاءُ فِيْ مَعْنَاهَا | لَا تَجُلْ فِيْ صِفَاتِ اَحْمَدَ فِكْرًا | فَهِيَ الصُّوْرَةُ الَّتِيْ لَنْ تَرَاهَا
اَيُّ خَلْقٍ لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْهُ | وَهُوَ الْغَايَةُ الَّتِي اسْتَقْصَاهَا | قَلَّبَ الْخَافِقَيْنِ ظَهْرًا لِبَطْنٍ
فَرَاٰى ذَاتَ اَحْمَدٍ فَاجْتَبَاهَا | لَسْتُ اَنْسٰى لَهُ مَنَازِلَ قُدْسٍ | قَدْ بَنَاهَا التُّقٰى فَاَعْلٰى بِنَاهَا
وَرِجَالًا اَعِزَّةً فِيْ بُيُوْتٍ | اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ يُعِزَّ حِمَاهَا | سَادَةٌ لَا تُرِيْدُ اِلَّا رِضَى اللّٰهِ
كَمَا لَا يُرِيْدُ اِلَّا رِضَاهَا | خَصَّهَا مِنْ كَمَالِهِ بِالْمَعَانِيْ | وَبِاَعْلٰى اَسْمَائِهِ سَمَّاهَا
لَمْ يَكُوْنُوْا لِلْعَرْشِ اِلَّا كُنُوْزًا | خَافِيَاتٍ سُبْحَانَ مَنْ اَبْدَاهَا | كَمْ لَهُمْ اَلْسُنٌ عَنِ اللّٰهِ تُنْبِيْ
هِيَ اَقْلَامُ حِكْمَةٍ قَدْ بَرَاهَا | وَهُمُ الْاَعْيُنُ الصَّحِيْحَاتُ هَدْيٌ | كُلُّ عَيْنٍ مَكْفُوْفَةٍ عَيْنَاهَا
عُلَمَاءُ اَئِمَّةٌ حُكَمَاءُ | يَهْتَدِي النَّجْمُ بِاتِّبَاعِ هُدَاهَا | قَادَةٌ عِلْمُهُمْ وَرَاْيُ حِجَاهُمْ
مَسْمَعَا كُلِّ حِكْمَةٍ مَنْظَرَاهَا | مَا اُبَالِيْ وَلَوْ اُهِيْلَتْ عَلَى الْاَرْ | ضِ السَّمٰوٰتُ بَعْدَ نَيْلِ وِلَاهَا

مدینہ منوّرہ کی اور زیارتوں میں

جناب ابراہیم فرزند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے آنجناب کی قبر مبارک کے قریب ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَجِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخِيَرَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ فِيْ اَرْضِهِ وَسَمَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ وَالسُّعَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الرُّوْحُ الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الشَّرِيْفَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا السُّلَالَةُ الطَّاهِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا النَّسَمَةُ الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَيْرِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَلْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

آٹھویں دعا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کو دس دفعہ اور اور صلوات کو دس دفعہ اور پینتیس دفعہ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پینتیس دفعہ اور پینتیس دفعہ الحمد للہ پڑھے تو وہ اس دن غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور اگر یہ چیز رات کو پڑھے اس رات غافلین سے نہیں لکھا جائے گا نانویں دعا محمد بن فضیل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور آنحضرت سے دعا بتلانے کی خواہش کی تو آنحضرت نے میرے جواب میں

يَا بْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْمَبْعُوثِ اِلٰى كَافَّةِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ صَاحِبِ الرَّايَةِ وَالْعَلَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الشَّفِيْعِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مَنْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكِ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَكِ دَارَ اِنْعَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكِ اَحْكَامَهٗ اَوْ يُكَلِّفَكِ حَلَالَهٗ وَحَرَامَهٗ فَنَقَلَكِ اِلَيْهِ طَيِّبًا زَاكِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدَّسًا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَبَوَّاَكِ جَنَّةَ الْمَاْوٰى وَرَفَعَكِ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا عَيْنُ رَسُوْلِهٖ وَتُبَلِّغُهٗ اَكْبَرَ مَاْمُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَزْكَاهَا وَاَنْمٰى بَرَكَاتِكَ وَاَوْفَاهَا عَلٰى رَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى مَنْ نَسَلَ مِنْ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى مَنْ خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَاِبْرَاهِيْمَ نَجْلِ نَبِيِّكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِيْ بِهِمْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَحَيٰوتِيْ بِهِمْ سَعِيْدَةً وَعَاقِبَتِيْ بِهِمْ حَمِيْدَةً وَحَوَائِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَاَفْعَالِيْ بِهِمْ مَرْضِيَّةً وَاُمُوْرِيْ بِهِمْ مَسْعُوْدَةً وَشُؤُوْنِيْ بِهِمْ مَحْمُوْدَةً اَللّٰهُمَّ وَاَحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيْقَ وَنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ هَمٍّ وَضِيْقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابَكَ وَامْنَحْنِيْ ثَوَابَكَ وَاَسْكِنِّيْ جِنَانَكَ وَارْزُقْنِيْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ وَاَشْرِكْ لِيْ فِيْ صَالِحِ دُعَائِيْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ وَلِيُّ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد جو اپنی حاجت رکھتا ہو اسے طلب کرے اور دو رکعت نماز زیارت بجا لائے۔

جناب فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت

آپ کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

لکھا کہ صبح اور شام کے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اور پھر اس کے بعد اپنی حاجات کے لئے دعا کرے کیونکہ یہ کلمات اللہ کے اذن سے ہر سوال کے لئے مقدمہ ہیں دسویں دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے داود رقی سے فرمایا کہ صبح تین دفعہ اور شام تین دفعہ اس دعا کو ترک مت کرو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ دِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ الَّتِيْ تَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ تُرِيْدُ کیونکہ میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ یہ مخزون دعاؤں میں سے ہے

دوسری فصل

سونے اور بیدار ہونے کے وقت کی دعاؤں میں ہے اور وہ سات ہیں پہلی دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ جب کوئی اپنے

سَيِّدِ الْآخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ الْهَاشِمِيَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا
الصِّدِّيْقَةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْكَرِيْمَةُ الرَّضِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا كَافِلَةَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ ظَهَرَتْ شَفَقَتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ
تَرْبِيَتُهَا لِوَلِيِّ اللّٰهِ الْاَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى
وَلَدِكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكِ اَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَاَدَّيْتِ الْاَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ
فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَبَالَغْتِ فِيْ حِفْظِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهٖ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهٖ مُعْتَرِفَةً
بِنُبُوَّتِهٖ مُسْتَبْصِرَةً بِنِعْمَتِهٖ كَافِلَةً بِتَرْبِيَتِهٖ مُشْفِقَةً عَلٰى نَفْسِهٖ وَاقِفَةً عَلٰى خِدْمَتِهٖ مُخْتَارَةً
رِضَاهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَالتَّمَسُّكِ بِاَشْرَفِ الْاَدْيَانِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً
طَاهِرَةً زَكِيَّةً تَقِيَّةً نَقِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَاَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَاْوٰيكِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهَا وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِيْ شَفَاعَتَهَا
وَشَفَاعَةَ الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَارْزُقْنِيْ مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِيْ مَعَهَا وَمَعَ اَوْلَادِهَا الطَّاهِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاِذَا
تَوَفَّيْتَنِيْ فَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهَا وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
بِحَقِّهَا عِنْدَكَ وَمَنْزِلَتِهَا لَدَيْكَ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجا لائے
اور جو دعا چاہے طلب کرے

جناب حضرت حمزہؓ کی اُحد میں زیارت

آپ کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ

سونے کے وقت تین دفعہ یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَيُمِيْتُ الْاَحْيَآءَ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اپنے گناہوں سے ایسا خارج ہو جائے گا جس طرح کہ وہ ماں کے پیٹ سے خارج ہوا تھا اور اس روایت کو شیخ اور صدوق نے بھی نقل کیا ہے عدۃ الداعی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یہ اللہ کی حمد کا معمولی فرد ہے جو مجزی ہو جاتا ہے اور اسی روایت میں دوسری حمد کو تیسری حمد کے بعد ذکر کیا ہے دوسری دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے سونے کی جگہ پر جب

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنْتَ
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ بِزِيَارَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِيْ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارٍ
اسْتَحَقَّهَا مِثْلِيْ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ هَارِبًا مِنْ ذُنُوْبِيَ الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا
اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ طَالِبًا فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَدْ اَوْ
قَرَتْ ظَهْرِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَتَيْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِيْ مِنْكُمْ اَهْلَ
بَيْتِ الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ فَقْرِيْ وَحَاجَتِيْ فَقَدْ سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُوْنًا وَاَتَيْتُكَ
مَكْرُوْبًا وَسَكَبْتُ عَبْرَتِيْ عِنْدَكَ بَاكِيًا وَصِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَدًا وَاَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ
بِصِلَتِهٖ وَحَثَّنِيْ عَلٰى بِرِّهٖ وَدَلَّنِيْ عَلٰى فَضْلِهٖ وَهَدَانِيْ لِحُبِّهٖ وَرَغَّبَنِيْ فِي الْوِفَادَةِ اِلَيْهِ وَاَلْهَمَنِيْ
طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهٗ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقٰى مَنْ تَوَلَّاكُمْ وَلَا يَخِيْبُ مَنْ اَتَاكُمْ وَلَا يَخْسَرُ
مَنْ يَهْوَيْكُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ اس کے بعد رو بقبلہ ہو کر دو رکعت نماز زیارت بجا لائے
اور فارغ ہونے کے بعد قبر سے اپنے آپ کو چمٹا کر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُوْمِيْ لِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِيُجِيْرَنِيْ مِنْ نِقْمَتِكَ فِيْ يَوْمٍ
تَكْثُرُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَتَشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا قَدَّمَتْ وَتُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا فَاِنْ تَرْحَمْنِي
الْيَوْمَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلَا حُزْنٌ وَاِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلًى لَهُ الْقُدْرَةُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ بَعْدَ
الْيَوْمِ وَلَا تَصْرِفْنِيْ بِغَيْرِ حَاجَتِيْ فَقَدْ لَصِقْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ وَتَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ وَرَجَاءَ رَحْمَتِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلٰى جَهْلِيْ وَبِرَاْفَتِكَ عَلٰى جِنَايَةِ
نَفْسِيْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِيْ وَمَا اَخَافُ اَنْ تَظْلِمَنِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ سُوْءَ الْحِسَابِ فَانْظُرِ الْيَوْمَ
تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ فَبِهِمَا فُكَّنِيْ مِنَ النَّارِ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيِيْ وَلَا يَهُوْنَنَّ عَلَيْكَ ابْتِهَالِيْ
وَلَا تَحْجُبَنَّ عَنْكَ صَوْتِيْ وَلَا تَقْلِبْنِيْ بِغَيْرِ حَوَائِجِيْ يَا غِيَاثَ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَمَحْزُوْنٍ وَيَا
مُفَرِّجًا عَنِ الْمَلْهُوْفِ الْحَيْرَانِ الْغَرِيْقِ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَانْظُرْ اِلَيَّ نَظْرَةً لَا اَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَعَبْرَتِيْ وَانْفِرَادِيْ فَقَدْ رَجَوْتُ

تشریف لے جاتے تھے تو آیت الکرسی پڑھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَفِيْ يَقْظَتِيْ

تیسری دعا مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اگر کر سکے تو کوئی رات بھی سوائے ان بارہ حروف کے تعویذ کئے کے بسر نہ کرے تو ضرور ایسے کیجئے میں نے عرض کی کہ وہ بارہ حروف فرمائیے تو آپ نے یہ فرمایا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِدَفْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَنْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمُلْكِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مِنْ شَرِّ مَا

رِضَاكَ وَتَحَرَّيْتُ الْخَيْرَ الَّذِي لَا يُعْطِيهِ أَحَدٌ سِوَاكَ فَلَا تَرُدَّ أَمَلِي اَللّٰهُمَّ إِنْ تُعَاقِبْ فَمَوْلًى لَهُ الْقُدْرَةُ عَلَى عَبْدِهِ وَجَزَائِهِ بِسُوءِ فِعْلِهِ فَلَا أَخِيبَنَّ الْيَوْمَ وَلَا تَصْرِفْنِي بِغَيْرِ حَاجَتِي وَلَا تُخَيِّبَنَّ شُخُوصِي وَوِفَادَتِي فَقَدْ أَنْفَدْتُ نَفَقَتِي وَأَتْعَبْتُ بَدَنِي وَقَطَعْتُ الْمَفَازَاتِ وَخَلَّفْتُ الْأَهْلَ وَالْمَالَ وَمَا خَوَّلْتَنِي وَآثَرْتُ مَا عِنْدَكَ عَلَى نَفْسِي وَلُذْتُ بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَقَرَّبْتُ بِهِ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِي وَبِرَأْفَتِكَ عَلَى ذَنْبِي فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ مؤلّف کہتا ہے کہ جناب حمزہ علیہ السّلام کی مدح اور فضیلتِ زیارت شمار سے باہر ہے فخر محققین نے رسالہ فخریہ میں فرمایا ہے کہ شہداء احد کی زیارت کرنا مستحب ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میری زیارت کرے اور میرے چچا حضرت حمزہ کی زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور میں نے بیت الاحزان جو جناب سیّدہ کے حالات میں لکھی ہے میں نقل کیا ہے کہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام ہر ہفتہ دو دن جمعرات اور منگل حضرت حمزہ اور دوسرے شہداء کی زیارت کے لئے احد جایا کرتی تھیں اور وہاں دعا اور نماز بجالاتی تھیں اور یہ آپ کا طریقہ جب تک آپ کی وفات نہیں ہوتی ہمیشہ رہا محمود بن لبیدؒ نے فرمایا کہ جناب فاطمہ زہراء علیہا السّلام جناب حمزہ علیہ السلام کی قبر پر جا کر رویا کرتی تھیں، میں ایک دفعہ جناب حمزہ علیہ السّلام کی زیارت کے لئے گیا تو دیکھا کہ آپ جناب حمزہ کی قبر کے نزدیک بیٹھ کر رو رہی تھیں، میں ٹھہر گیا یہاں تک کہ آپ گریہ سے فارغ ہو چکیں اس کے بعد میں نزدیک گیا اور سلام کیا اور عرض کی کہ قسم بخدا کہ آپ نے اس رونے سے میرے دل کی رگوں کو کاٹ دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے ابا عمر، مجھے رونا سزاوار اور لائق ہے کیونکہ مجھ پر عالم سے بہتر والد ماجد کی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس کے بعد فوراً کہا کہ واشوقاہ یعنی ملاقات یعنی ملاقات کا شوق میری مدد کو پہنچ، اور پھر یہ فرمایا

إِذَا مَاتَ يَوْمًا مَيِّتٌ قَلَّ ذِكْرُهُ ۞ وَذِكْرُ أَبِي مُذْ مَاتَ وَاللّٰهِ أَكْثَرُ

شیخ مفید رحمہ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی زندگی میں حمزہ کی زیارت کا حکم دیا اور خود بھی جاتے تھے اور جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد برابر جایا کرتی تھیں اور مسلمان بھی آپ کی زیارت کو اکثر جایا کرتے تھے۔

خَلَقَ وَبَرَءَ وَذَرَاءَ اور ان حروف کو اپنا تعویذ بنائے جس وقت بھی چاہے۔

چوتھی دعا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کے وقت سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت یہ سورہ قل یا ایہا الکفرون اور سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو خداوند عالم کی ذات اس کے لئے شرک سے بیزار رہنا لکھ دے گا

پانچویں دعا امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز تہجد کے لئے اٹھنا چاہیے تو وہ جب سونے لگے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِيْنَ

شہدائے اُحد کی قبروں کی زیارت

ان کی زیارتوں کے وقت یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الشُّھَدَآءُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِہٖ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ اخْتَارَکُمْ لِدِیْنِہٖ وَاصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِہٖ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمْ قَدْ جَاھَدْتُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَعَنْ نَبِیِّہٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُوْنَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْھَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنْ نَبِیِّہٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ وَعَرَّفَنَا وُجُوْھَکُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِہٖ وَمَوْضِعِ اِکْرَامِہٖ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اَشْھَدُ اَنَّکُمْ حِزْبُ اللّٰہِ وَاَنَّ مَنْ حَارَبَکُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰہَ وَاَنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الْفَائِزِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَتَیْتُکُمْ یَا اَھْلَ التَّوْحِیْدِ زَائِرًا وَبِحَقِّکُمْ عَارِفًا وَبِزِیَارَتِکُمْ اِلَی اللّٰہِ مُتَقَرِّبًا وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِیْفِ الْاَعْمَالِ وَمَرْضِیِّ الْاَفْعَالِ عَالِمًا فَعَلَیْکُمْ سَلَامُ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ وَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَسَخَطُہٗ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِزِیَارَتِھِمْ وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی قَصْدِھِمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مَا تَوَفَّیْتَھُمْ عَلَیْہِ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِکَ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور اس کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ ہر قبر کے لئے دو رکعت نماز زیارت بجا لائے۔

مدینہ منورہ کی مسجدیں

ان میں سے ایک مسجد جس کا نام مسجد قبا ہے اور جس کی پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر بنیاد رکھی گئی ہے، روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز بجا لائے تو عمرہ کا ثواب لیکر لوٹے گا پس وہاں پر جا کر دو رکعت نماز تحیۃ بجا لانی چاہیئے اور اس کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام

اَقُوْمُ سَاعَۃَ کَذَا وَکَذَا تو خداوند عالم ایک فرشتہ موکل کر دے گا جو اسے اسی وقت اٹھائے (جو اس نے ساعۃ کذا کہنے کے وقت نیت میں رکھا تھا) چھٹی دعا نیز حضرت صادق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی تم میں سے رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ النَّبِیِّیْنَ وَاِلٰہِ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جب وہ یہ کہتا ہے تو خدائے تبارک وتعالے فرماتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے اور میرا شکر ادا کیا۔ ساتویں دعا عبدالرحمٰن ابن حجاج سے روایت ہے کہ جب حضرت صادق علیہ السلام رات کو نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اپنی آواز کو اتنا بلند کرتے تھے کہ

پڑھے اور اس کے بعد زیارت جامعہ جو صفحہ ۵۴۶ پر آئے گی کہ جس کا اول یہ ہے وہ بھی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ
اور ایک طولانی دعا جو بحار الانوار میں موجود ہے وہ بھی پڑھے کہ جس کا اول یہ ہے وہ بھی پڑھے یَا کَائِنًا قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ
اور مشربہ ابراہیم یعنی جناب ابراہیم فرزند رسول مقبول کی والدہ ماجدہ کا حجرہ تھا اور جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھنی کی جگہ تھی وہاں پر نماز بجا لائے۔ ایک اور مسجد جس کا نام فضیح ہے اور جو مسجد
قبا کے نزدیک ہے اور جسے مسجد ردّ شمس بھی کہتے ہیں وہاں پر نماز بجا لائے اور پھر ایک اور مسجد جسے مسجد
فتح کہا جاتا ہے وہاں پر نماز بجا لائے اور اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَ
یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَیَا مُغِیْثَ الْمَهْمُوْمِیْنَ اِکْشِفْ عَنِّیْ ضُرِّیْ وَهَمِّیْ وَکَرْبِیْ
وَغَمِّیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ هَمَّهٗ وَکَفَیْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ وَاکْفِنِیْ
مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ امام زین العابدین علیہ السلام کے گھر اور
امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر اور مسجد سلمان اور مسجد امیر المومنین علیہ السلام جو جناب حمزہ کی قبر کے
مقابل ہے اور مسجد مباہلہ میں بھی نماز اور جو دعا چاہے بجا لائے۔

زیارت وداع

جب مدینہ سے روانہ ہونے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے اور پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی قبر مبارک پر وہ سارے آداب جو پہلے گذر چکے ہیں بجا لا کر جائے اور یوں آنحضرت کا وداع کرے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰهَ وَاَسْتَرْعِیْکَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ فَاِنْ تَوَفَّیْتَنِیْ
قَبْلَ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ فِیْ مَمَاتِیْ عَلٰی مَا شَهِدْتُ عَلَیْهِ فِیْ حَیٰوتِیْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یونس بن یعقوب
کو قبر پیغمبر کا وداع یوں فرمایا ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ تَسْلِیْمِیْ عَلَیْکَ
مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں لکھا ہے کہ زوار مدینہ کو جب تک مدینہ منورہ میں ہے اپنے
اوقات کو غنیمت شمار کرے اور جتنا ہو سکے مسجد نبوی میں نماز بجا لائے کیونکہ وہاں پر ایک نماز دس ہزار

گھر سے نکلنے کیوقت دعا کہ تمام گھر والے سنتے تھے اور آپ یہ فرماتے تھے۔
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ ضِیْقَ الْمَضْجَعِ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ

فصل سیّم

ان چند دعاؤں کے بیان میں کہ جن کو گھر سے باہر جانے کے وقت پڑھنا چاہیئے اور وہ آٹھ دعائیں ہیں۔ پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی جب اپنے گھر سے باہر جانا چاہے تو جب جانے کا ارادہ کرے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور تین دفعہ یہ کہے بِاللّٰهِ اَخْرُجُ وَبِاللّٰهِ اَدْخُلُ وَعَلَی اللّٰهِ اَتَوَکَّلُ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْ وَجْهِیْ هٰذَا بِخَیْرٍ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَقِنِیْ شَرَّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ

نمازوں کے برابر ہے اور مسجد میں سے بہترین مقام وہ جگہ ہے جو قبر اور منبر کے درمیان ہے، حدیث حسن جو جناب خضرمی رح سے منقول ہے کہ اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے انہیں امر فرمایا کہ مسجد نبوی میں بہت نمازیں بجالانا کیونکہ ایسی جگہ آنا تمہیں اپنی زندگی میں ہمیشہ حاصل نہیں ہو گا شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر تہذیب الاحکام میں مرازم سے روایت نقل کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں روزہ رکھنا اور ستون کے نزدیک نمازیں پڑھنا واجب نہیں بلکہ واجب تو صرف پنجگانہ نمازیں اور ماہِ مبارک کا روزہ ہے لیکن جو چاہے کہ وہاں روزہ رکھے تو اس کے لئے روزہ رکھنا بہتر ہے اور فرمایا کہ مسجد نبوی میں جتنا ہو سکے بہت نمازیں پڑھو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور یہ تمہیں معلوم رہے کہ بہت آدمی دنیاوی کاموں میں بہت چالاک ہوتے ہیں اور لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں کہ کتنا چالاک ہے تمہیں ایسے ہی آخرت کے کاموں میں چالاک اور عقلمند ہونا چاہیئے، ہر روز کئی دفعہ وہاں پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ بقیع کی زیارت جتنا ہو سکے کرے اور جب حجرہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری نگاہ پڑے تو آنجناب پر سلام کر اور جب تک مدینہ میں رہے اپنے آپ کو گناہوں اور ظلم سے محفوظ رکھے اور تدبّر اور فکر آنجناب کی شرافت اور اس محل کی شرافت پر کرے اس جگہ پر آنجنابؐ کے قدم مبارک آتے ہونگے اور آنحضرت اسی شہر کی گلی کوچوں میں چلتے ہونگے اور اس مسجد میں نماز بجالاتے ہوں گے اور یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں پر وحی نازل ہوتی ہو گی اور حضرت جبرائیل اور ملائکہ مقربین یہاں پر نزول کرتے ہونگے اور کسی نے عربی میں بہت عمدہ شعر کہا ہے

اَرْضٌ مَشٰی جِبْرِیْلُ فِیْ عَرَصَاتِهَا ◎ وَاللّٰهُ شَرَّفَ اَرْضَهَا وَسَمَائَهَا

اور جتنا ہو سکے مدینہ منورہ میں صدقہ دیتا رہے اور بالخصوص مسجد اور خاص طور پر سادات کرام اور ذریۃ رسول مقبول کہ جس کا ایک بہت بڑا ثواب اور اجر ہے، علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہاں پر ایک درہم صدقہ دینا دس ہزار درہم کے دوسری جگہوں پر دینے کے برابر ہے اور اگر ممکن ہو سکے تو مدینہ منورہ کی مجاورت اختیار کرے کیونکہ مدینہ کی مجاورت مستحب ہے اور کافی احادیث اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور بہت اچھے شعر کسی نے عربی میں کہے ہیں ؎

گھر سے نکلنے کیوقت دعا

مُسْتَقِیْم تو وہ اللہ تعالےٰ کی ضمان میں رہے گا یہاں تک لوٹ آئے اسی مکان میں دوسری دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ گھر کے دروازے سے باہر نکلتے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ تیسری دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ تو خدا اس کو ہر اس چیز سے کفایت کرے گا کہ جو امور دین یا دنیا میں سے اس کو غمناک کرے چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تو اپنے گھر سے

سَقَى اللهُ قَبْرًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْثَهٗ — فَقَدْ حَلَّ فِيْهِ الْاَمْنُ بِالْبَرَكَاتِ
نَبِيُّ الْهُدٰى صَلَّى عَلَيْهِ مَلِيْكُهٗ — وَبَلَّغَ عَنَّا رُوْحَهُ التُّحَفَاتِ
وَصَلَّى عَلَيْهِ اللهُ مَا ذَرَّ شَارِقٌ — وَلَاحَتْ نُجُوْمُ اللَّيْلِ مُبْتَدِرَاتِ

چوتھی فصل امیرالمومنینؑ کی زیارت اور فضیلت زیارت میں ہے

اور اس فصل میں چند ایک مطلب ہیں پہلا مطلب آنجناب کی زیارت کی فضیلت میں ہے) شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح محمد بن مسلم کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ملائکہ سے زیادہ کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور طواف کرنے کے بعد وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور جب خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ ہو جاتے ہیں تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے آکر آنجنابؐ پر سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد وہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پر جاکر سلام کرتے ہیں اور اس کے بعد آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں، یہ سلسلہ ہر روز قیامت تک چل رہا ہے تو اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت ان کے منصب حقیقی امامت کو جانتے ہوئے کرے یعنی آنجناب کو اللہ کی طرف سے خلیفہ بلا فصل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سمجھے اور پھر تکبّر اور ریا کے لحاظ سے بھی زیارت کو نہ آیا ہو تو خداوند عالم اس کے لئے ایک لاکھ شہید کا ثواب اس کے لئے لکھے گا اور اس کے گذرے ہوئے گناہوں کو بخش دے گا اور قیامت کے دن قیامت کے ہولناکیوں سے محفوظ محشور ہوگا اور اس کا حساب وکتاب آسانی سے ہو گا۔ اور اس کا ملائکہ استقبال کریں گے اور جب زیارت سے واپس لوٹے گا تو ملائکہ اس کو گھر تک چھوڑنے جائیں گے اور اگر بیمار ہو جائے تو ملائکہ اس کی عیادت کو آئیں گے اور اگر مر جائے تو ملائکہ اس کے جنازہ کی تشییع کریں گے اور اس کے بخشے جانے کی قبر تک دعا کریں گے سیّد عبدالکریم بن طاؤس نے فرحۃ الغری میں آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت

باہر جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ فِيْمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

پانچویں دعا حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار گھر سے باہر جانے کے وقت یہ کلمات فرماتے تھے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ لَا بِحَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّتِيْ بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِزْقِكَ فَأْتِنِيْ بِهٖ فِيْ عَافِيَةٍ

چھٹی دعا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

کے لئے پیدل جائے تو خداوند عالم اس کے لئے ہر ایک قدم پر ایک حج اور عمرہ کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اگر پیدل واپس گھر بھی لوٹے تو اس کے لئے ہر ایک قدم پر دو حج اور دو عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔ نیز آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے ابن مارد سے فرمایا ہے کہ اے مارد کے فرزند جو شخص میرے جد بزرگوار امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت آپ کے حق کا عارف ہوتے ہوئے کرے تو خداوند عالم اس کے لئے ہر قدم پر ایک حج مقبول اور عمرہ مقبولہ لکھے گا۔ اے فرزند مارد، بخدا ان قدموں کو کہ جن پر امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت میں خاک پڑی ہو خواہ پیدل گیا ہو یا سوار ہ اسے جہنم کی آگ نہیں جلائے گی، اے فرزند مارد، اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھ لے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے یہیں فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ کوفہ کی پشت پر ایک قبر ہے کہ اس سے کوئی درد رسیدہ پناہ نہیں لے گا مگر خداوند عالم اسے شفاعت فرمائے گا، مؤلف عرض کرتا ہے کہ بہت کافی اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام و دیگر آئمہ طاہرین کی قبروں کو خوف زدہ اور مضطر و پریشان لوگوں کے لئے جائے امان قرار دیا ہے اور اہل زمین کے لئے جائے امن قرار دیا ہے پس جو غم زدہ وہاں جائے اس کا غم دور ہو گا اور جو درد رسیدہ اس سے ملے اس کو شفا حاصل ہو گی، اور جو وہاں پناہ گزین ہو اسے امان ملے گی، سید عبدالکریم بن طاؤس نے محمد بن علی شیبانی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں اور میرے والد اور میرے چچا حسین رات کے وقت چھپ کر امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے تقریباً ۲۶۱ھ میں گئے اور میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا۔ جب ہم آپ کی قبر مبارک پر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کی قبر پر سیاہ پتھر اردگرد رکھے ہوئے تھے اور ابھی اس پر کوئی قبہ وغیرہ نہ تھا، ہم اس کے نزدیک گئے ہم میں سے بعض قرآن پڑھنے اور بعض نمازیں پڑھنے میں اور بعض زیارت پڑھنے میں مشغول ہو گئے ہم اسی حالت میں تھے کہ ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک شیر ہماری طرف آ رہا ہے اور جب وہ ہمارے نزدیک آیا تو ایک نیزے کے فاصلہ تک ہم وہاں سے دور ہٹ گئے تو وہ شیر قبر مبارک کے پاس گیا اور اپنے ہاتھوں کو قبر مبارک سے ملنا شروع کیا ہم میں سے ایک آدمی اس شیر کے نزدیک گیا اور اس کی اس حالت کا مشاہدہ کیا اور انہیں اس شیر نے کچھ بھی ضرر نہ پہنچایا، وہ شخص واپس لوٹا اور ہمیں شیر کی حالت سے آگاہ کیا پھر ہم سے بھی خوف دور ہو گیا، ہم سب وہاں پر پہنچ گئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہ جس پر

مروی ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے باہر جانے کے وقت دس مرتبہ قل ہو اللہ کو پڑھے تو وہ حفظ خدا میں رہے گا اور خدا اس کا نگہبان رہے گا اس کے گھر واپس آنے تک۔ ساتویں دعا حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب سفر کو جانا چاہے تو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو جا اور فاتحۃ الکتاب کو اپنے سامنے اور دائیں و بائیں طرف پڑھے اور اسی طرح سورہ قل ہو اللہ کو اور اسی طرح قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کو پڑھ پھر یہ کہہ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیَ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیَ بَلَاغًا حَسَنًا

آٹھویں دعا نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ جب تو اپنے گھر سے باہر نکلے

زخم موجود تھا اس قبر مبارک سے مل رہا تھا، ایک ساعت تک وہ شیر وہاں رہا اور پھر چلا گیا ہم پھر پہلی حالت کی طرح نماز اور قرآن اور زیارت پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک دن ہارون الرشید شکار کے قصد سے کوفہ سے باہر نکلا اور غریین (یعنی نجف اشرف) اور ثوید کا رخ کیا اور وہاں پر ہرنیں دیکھیں تو حکم دیا کہ ان پر باز اور شکاری کتے چھوڑے جائیں، جب کتے ان کی طرف بڑھے تو ہرن وہاں سے بھاگے اور ایک مختصر اونچے ٹیلے پر پناہ گزین ہوئے تو باز ایک طرف رک گئے اور کتے اس جگہ کے نزدیک ہی ٹھہر گئے اور وہ ہرن وہاں پر آرام سے بیٹھے رہے اور ان کی طرف یہ حیوان نہ گئے، ہارون رشید نے انہیں دیکھ کر بہت تعجب کیا، تھوڑی دیر بعد وہ ہرن اس جگہ سے نیچے کی طرف نکلے تو ان کتوں اور شکروں نے ان پر حملہ کیا، ہرن دوبارہ پلٹ کر اسی پہلی جگہ پر پناہ گزین ہوئے تو پھر یہ کتے اور شکرے رک گئے اور ان کی طرف نہ بڑھے اور اسی طرح تین مرتبہ ایسے ہی معاملہ پیش آیا، ہارون کو اور زیادہ تعجّب ہوا، ہارون نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ ایک ایسے شخص کو جو اس جگہ کی واقفیت رکھتا ہو جلد حاضر کرو، نوکر گئے اور بنی اسد کے ایک بہت بوڑھے آدمی کو لے آئے، ہارون نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس تھوڑے اونچے ٹیلے کے متعلق کچھ خبر ہے اور کیا یہ جانتا ہے کہ اس مکان میں کیا خصوصیّت ہے، اس نے عرض کیا کہ اگر مجھے امان ہو تو میں اس جگہ کے متعلق قصّہ کو بیان کروں گا ہارون نے کہا کہ میں خدا کیساتھ عہد کر کے کہتا ہوں کہ تجھے کوئی ضرر یا تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اور تو امان میں ہو گا، اس وقت وہ بوڑھا آدمی کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ نے بتلایا اور اس نے اپنے اباء سے نقل کیا کہ یہاں پر قبر مطہر جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما لسلام ہے اور خداوند عالم نے اس جگہ کو امن کی جگہ قرار دیا ہے جو چیز یہاں پہ پناہ لے آئے اسے امن اور امان ملتا ہے۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ عربوں میں یہ مثل مشہور رہے کہ فلاں شخص مجیر الجراد (یعنی ٹڈیوں کے پناہ دہندہ) سے بڑھکر پناہ دہندہ ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ طیّ قبیلہ کا ایک آدمی جس کا نام مدلج بن سوید تھا ایک دن اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے دیکھا کہ طیّ کا ایک گروہ اس کے پاس آ رہا ہے اور ان کے ساتھ اپنے برتن وغیرہ بھی ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا کہ کس لئے آئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ تیرے خیمے کے ارد گرد ٹڈی بہت اکٹھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ انہیں پکڑیں اور کھائیں جب مدلج نے یہ سنا تو فوراً کھڑے ہو کر گھوڑے پر سوار ہو کر نیزہ ہاتھ میں سنبھالا اور کہا قسم بخدا۔ جو شخص بھی تم میں

سفر جانے کے لئے یا ویسے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فصل چہارم

ان بعض دعاؤں کے بیان میں جو نماز سے پہلے اور بعد یا اس کے بعد وارد ہوئی ہیں اور وہ پانچ دعائیں ہیں پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے اس دعا کو جب کہ نماز کے لئے کھڑا ہو قبل اس کے کہ نماز کو شروع کرے تو وہ محمد و آل محمد کے ساتھ ہو گا۔ (دعا یہ ہے) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ

سے ان ٹڈیوں کو پکڑے گا میں اسے قتل کر دوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ٹڈی میری پناہ لے اور پھر تم اسے پکڑو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا وہ شخص برابر ان ٹڈیوں کی حفاظت کرتا رہا یہاں تک کہ سورج بہت کافی نکل آیا اور حرارتِ شمس کی وجہ سے ٹڈیاں وہاں سے اڑ گئیں پھر اس نے کہا کہ اب ٹڈیاں میری پناہ سے نکل گئی ہیں۔ اب جو چاہو کرو۔ صاحب قاموس نے ذکر کیا ہے کہ ذوالدعواد ایک محترم آدمی کا لقب تھا اور بعض نے کہا کہ وہ اکثم بن صیفی کے دادا تھے، مضر کا قبیلہ ہر سال اسے خراج دیتا تھا اور جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اسے چارپائی پر بٹھا کر قبائل عرب میں خراج وصول کرنے کیلئے لیجاتے تھے اور وہ شخص اتنا محترم تھا کہ جو شخص بھی اسکی چارپائی کے پاس پناہ لے آتا تھا تو وہ محفوظ سمجھا جاتا تھا اور جو ذلیل و خوار انسان اسکی چارپائی کے نزدیک پہنچ جاتا تھا وہ عزت دار سمجھا جاتا تھا اور جو فقیر اور بھوکا انسان اسکی چارپائی کے نزدیک پہنچ جاتا تھا وہ امیر بنا دیا جاتا تھا۔ جب ایک عرب آدمی کے چارپائی کی یہ حیثیت سمجھی جائے تو پھر کیا تمہیں تعجب ہے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی قبر مبارک کو کہ جس کی چارپائی کے بوقت شہادت اٹھانے والے حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہوں اگر اسے خوف زدہ انسانوں اور بھاگے ہوئے کے لئے پناہ گاہ اور بیچاروں کا فریادرس اور دردمندوں کے لئے موجب شفا قرار دے دے پس تو جہاں بھی ہو اپنے آپ کو وہاں پہنچا اور جتنا ممکن ہو سکے اپنے آپ کو اس سے مس کرے اور تضرع اور زاری کرے کہ وہ تیری فریاد کو پہنچیں اور تجھے دنیاوی اور آخروی ہلاکت سے نجات دلوائیں کیا خوب کہا ہے۔

لُذْ اِلٰی جُوْدِ مَجْدِہٖ نَاعِمًا ❊ بِنَجَاۃِ الْعُصَاۃِ یَوْمَ لِقَاھَا
عَائِذٌ لِلْمُؤَمِّلِیْنَ مُجِیْبٌ ❊ سَامِعٌ مَا تُسِرُّ مِنْ نَجْوَاھَا

شیخ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت نے نجف اشرف کے صلحاء سے روایت کی ہے کہ کسی نے خواب میں دیکھا کہ جو قبر بھی اس روضۂ مبارکہ میں ہے یا اس کے باہر ہے اس میں ایک رسی پڑی ہوئی ہے کہ جسے جناب امیر المومنین حبل اللہ المتین کے روضہ مبارکہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے تو اسی پر اس شخص نے یہ شعر کہے۔

اِذَا مُتُّ فَادْفِنِّیْ اِلٰی جَنْبِ حَیْدَرٍ ❊ اَبِیْ شَبَّرٍ اَکْرِمْ بِہٖ وَشُبَیْرٍ
فَلَسْتُ اَخَافُ النَّارَ عِنْدَ جِوَارِہٖ ❊ وَلَا اَتَّقِیْ مِنْ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ
فَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَ فِی الْحِمٰی ❊ اِذَا ضَلَّ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرٍ

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاُقَدِّمُھُمْ بَیْنَ یَدَیْ صَلَوَاتِیْ وَاَتَقَرَّبُ بِھِمْ اِلَیْکَ فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِھِمْ فَاخْتِمْ لِیْ بِطَاعَتِھِمْ وَمَعْرِفَتِھِمْ وَوِلَایَتِھِمْ فَاِنَّھَا السَّعَادَۃُ وَاخْتِمْ لِیْ بِھَا فَاِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے بعد نماز پڑھے اور جب اس سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ عَافِیَۃٍ وَّبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَاھُمْ وَمَمَاتِیْ مَمَاتَھُمْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَھُمْ فِی الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

دوسرا مطلب جناب امیر المومنینؑ کی زیارت کی کیفیت میں ہے

یہ واضح رہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارتیں دو قسم پر ہیں پہلی زیارتِ مطلقہ یعنی جو کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں جس وقت چاہیں اسے پڑھ سکتے ہیں دوسری زیارت مخصوصہ جو بعض اوقات مخصوصہ میں پڑھی جاتی ہے اسے ہر وقت نہیں پڑھا جاتا بلکہ اسی وقت معیّن میں پڑھنا ہوتا ہے ان کو ہم دو مقصدوں میں بیان کرتے ہیں پہلا مقصد زیارتِ مطلقہ میں ہے اور مطلقہ زیارتیں بہت کافی ہیں اور ہم چند ایک زیارتوں کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں پہلی زیارت جسے شیخ مفید اور شہید اور سیّد بن طاؤس وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی کیفیّت یوں ہے کہ جب زیارت کا قصد کرے تو پہلے زیارت کے لئے غسل کرے اور پھر پاک و پاکیزہ لباس پہن کر خوشبو لگائے اگر میسّر ہو ورنہ بغیر خوشبو کے بھی زیارت درست ہے جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِیْ اَبْغِیْ فَضْلَكَ وَ اَزُوْرُ وَصِیَّ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمَا اَللّٰهُمَّ فَیَسِّرْ ذٰلِكَ لِیْ وَسَبِّبِ الْمَزَارَ لَهٗ وَاخْلُفْنِیْ فِیْ عَاقِبَتِیْ وَحُزَانَتِیْ بِاَحْسَنِ الْخِلَافَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر وہاں سے روانہ ہو اور اسی حالت میں یہ پڑھتا جائے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جب کوفہ کی خندق کے پاس پہنچے تو وہاں یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَهْلَ الْكِبْرِیَاۤءِ وَالْمَجْدِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَهْلَ التَّكْبِیْرِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالْاٰلَاۤءِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عِمَادِیْ وَعَلَیْهِ اَتَوَكَّلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَجَاۤئِیْ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیُّ نِعْمَتِیْ وَالْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتِیْ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ وَمَا تُضْمِرُهٗ هَوَاجِسُ الصُّدُوْرِ وَخَوَاطِرُ النُّفُوْسِ فَاَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَی الَّذِیْ قَطَعْتَ بِهٖ حُجَجَ الْمُحْتَجِّیْنَ وَعُذْرَ الْمُعْتَذِرِیْنَ وَجَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْ لَا تَحْرِمَنِیْ ثَوَابَ زِیَارَةِ وَلِیِّكَ وَاَخِیْ نَبِیِّكَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَصْدَهٗ وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهِ الصَّالِحِیْنَ وَشِیْعَتِهِ الْمُتَّقِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور جب حضرت کے روضہ کا قبہ مبارک نظر آئے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اخْتَصَّنِیْ بِهٖ مِنْ طِیْبِ الْمَوْلِدِ وَاسْتَخْلَصَنِیْ اِكْرَامًا بِهٖ مِنْ مُوَالَاةِ الْاَبْرَارِ السَّفَرَةِ الْاَطْهَارِ وَالْخِیَرَةِ الْاَعْلَامِ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ سَعْیِیْ اِلَیْكَ وَتَضَرُّعِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ

دوسری دعا صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السّلام کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہنے سے پہلے قبلہ کی طرف رخ کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقَنِّطْنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِّیْ مَكْرَكَ فَاِنَّهٗ لَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ تیسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب زوال سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِمَلٰۤئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْۢبِیَاۤئِكَ الْمُرْسَلِیْنَ

وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ لَا تَخْفٰی عَلَیْکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْغَفَّارُ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جناب کے قبہ مبارکہ کو دیکھنے سے زائر کے دل میں ایک خوشی اور نشاط حاصل ہوتی ہے لہٰذا اس وقت اپنی تمام تر توجہ آنجناب علیہ السلام کی طرف کر کے اپنی زبان میں آنجناب کی مدح اور ثنا بیان کرے خصوصاً جبکہ زائر اہل علم سے ہو تو اسے کوئی بلیغ شعر بھی یاد ہو تو وہ اسے پڑھے اور میں نے اچھا سمجھا کہ یہاں پر چند اشعار جو آنجناب کی مدح پر لکھے گئے ہیں لکھ دوں شاید میرے سیاہ اعمال نامہ کو برکت قبہ منور اور روشن کرے اور مجھے اور مترجم کو اے زائر محترم دعائے خیر سے نہ بھلانا۔

اَیُّهَا الرَّاکِبُ الْمُجِدُّ رُوَیْدًا ۔۔۔ بِقُلُوْبٍ تَقَلَّبَتْ فِیْ جَوَاهَا

اِنْ تَرَائَتْ اَرْضُ الْغَرِیَّیْنِ فَاخْضَعْ ۔۔۔ وَاخْلَعِ النَّعْلَ دُوْنَ وَادِیْ طُوَاهَا

وَاِذَا شِمْتَ قُبَّةَ الْعَالِمِ ۔۔۔ الْاَعْلٰی وَاَنْوَارُ رَبِّهَا تَغْشَاهَا

فَتَوَاضَعْ فَثَمَّ دَارَةُ قُدْسٍ ۔۔۔ تَتَمَنَّی الْاَفْلَاکُ لَثْمَ ثَرَاهَا

قُلْ لَهٗ وَالدُّمُوْعُ سَفْحُ عَقِیْقٍ ۔۔۔ وَالْحَشَا تَصْطَلِیْ بِنَارِ غَضَاهَا

یَا ابْنَ عَمِّ النَّبِیِّ اَنْتَ یَدُ اللّٰهِ ۔۔۔ الَّتِیْ عَمَّ کُلَّ شَیْءٍ نَدَاهَا

اَنْتَ قُرْاٰنُهُ الْقَدِیْمُ وَاَوْصَافُکَ اٰیَاتُهُ الَّتِیْ اَوْحَاهَا

خَصَّکَ اللّٰهُ فِیْ مَآثِرَ شَتّٰی ۔۔۔ هِیَ مِثْلُ الْاَعْدَادِ لَا تَتَنَاهٰی

لَیْتَ عَیْنًا بِغَیْرِ رَوْضِکَ تَرْعٰی ۔۔۔ قُذِیَتْ وَاسْتَمَرَّ فِیْهَا قَذَاهَا

اَنْتَ بَعْدَ النَّبِیِّ خَیْرُ الْبَرَایَا ۔۔۔ وَالسَّمَا خَیْرُ مَا بِهَا قَمَرَاهَا

لَکَ ذَاتٌ کَذَاتِهٖ حَیْثُ لَوْلَا ۔۔۔ اَنَّهَا مِثْلُهَا لَمَا اٰخَاهَا

قَدْ تَرَاضَعْتُمَا بِثَدْیِ وِصَالٍ ۔۔۔ کَانَ مِنْ جَوْهَرِ التَّجَلِّیْ غِذَاهَا

یَا اَخَا الْمُصْطَفٰی لَدَیَّ ذُنُوْبٌ ۔۔۔ هِیَ عَیْنُ الْقَذٰی وَاَنْتَ جَلَاهَا

لَکَ فِیْ مُرْتَقَی الْعُلٰی وَالْمَعَالِیْ ۔۔۔ دَرَجَاتٌ لَا یُرْتَقٰی اَدْنَاهَا

لَکَ نَفْسٌ مِنْ مَعْدِنِ اللُّطْفِ صِیْغَتْ ۔۔۔ جَعَلَ اللّٰهُ کُلَّ نَفْسٍ فِدَاهَا

وَبِکَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ عَنِّیْ وَبِیَ الْفَاقَةُ اِلَیْکَ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ اِلَیْکَ اَقَلْتَنِیْ عَثْرَتِیْ وَسَتَرْتَ عَلَیَّ ذُنُوْبِیْ فَاقْضِ الْیَوْمَ حَاجَتِیْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِقَبِیْحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّیْ بَلْ عَفْوُکَ وَجُوْدُکَ یَسَعُنِیْ اس وقت حضرت سجدہ میں گر جاتے تھے اور فرماتے تھے یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَیَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَرُّ یَا رَحِیْمُ اَنْتَ اَبَرُّ بِیْ مِنْ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَمِنْ جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ اِقْلِبْنِیْ بِقَضَاءِ حَاجَتِیْ مُجَابًا دُعَائِیْ مَرْحُوْمًا صَوْتِیْ قَدْ کَشَفْتَ اَنْوَاعَ الْبَلَاءِ عَنِّیْ

چوتھی دعا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب نماز واجبی سے فارغ ہو تو یہ کہے رَضِیْتُ

اور جب نجف اشرف کے دروازے پر پہنچے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَیَّرَنِیْ فِیْ بِلَادِهٖ وَحَمَلَنِیْ عَلٰی دَوَابِّهٖ وَطَوٰی
لِیَ الْبَعِیْدَ وَصَرَفَ عَنِّیَ الْمَحْذُوْرَ وَدَفَعَ عَنِّی الْمَكْرُوْهَ حَتّٰی اَقْدَمَنِیْ حَرَمَ اَخِیْ رَسُوْلِهٖ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اس کے بعد شہر میں داخل ہو جائے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْخَلَنِیْ
هٰذِهِ الْبُقْعَةَ الْمُبَارَكَةَ الَّتِیْ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا وَاخْتَارَهَا لِوَصِیِّ نَبِیِّهٖ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهَا
شَاهِدَةً لِیْ اور جب پہلے دروازہ روضہ پر پہنچے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ لِبَابِكَ وَقَفْتُ وَبِفِنَائِكَ
نَزَلْتُ وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْتُ وَلِرَحْمَتِكَ تَعَرَّضْتُ وَبِوَلِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ تَوَسَّلْتُ
فَاجْعَلْهَا زِیَارَةً مَقْبُوْلَةً وَدُعَاءً مُسْتَجَابًا اور جب صحن میں داخل ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْمَقَامَ مَقَامُكَ وَاَنَا اُدَاخِلُ اِلَیْهِ اُنَاجِیْكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ وَمِنْ
سِرِّیْ وَنَجْوَایَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الَّذِیْ مِنْ تَطَوُّلِهٖ سَهَّلَ لِیْ زِیَارَةَ مَوْلَایَ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ
یَجْعَلْنِیْ عَنْ زِیَارَتِهٖ مَمْنُوْعًا وَلَا عَنْ وِلَایَتِهٖ مَدْفُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ اَللّٰهُمَّ كَمَا مَنَنْتَ
عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور
جب صحن میں داخل ہو تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَكْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِهٖ وَمَعْرِفَةِ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ فَرَضَ عَلَیَّ
طَاعَتَهٗ رَحْمَةً مِّنْهُ لِیْ وَتَطَوُّلًا مِّنْهُ عَلَیَّ وَمَنَّ عَلَیَّ بِالْاِیْمَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْخَلَنِیْ حَرَمَ
اَخِیْ رَسُوْلِهٖ وَاَرَانِیْهِ فِیْ عَافِیَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِیِّ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی هِدَایَتِهٖ وَتَوْفِیْقِهٖ لِمَا دَعَا اِلَیْهِ مِنْ
سَبِیْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَفْضَلُ مَقْصُوْدٍ وَاَكْرَمُ مَاْتِیٍّ وَقَدْ اَتَیْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ
الرَّحْمَةِ وَبِاَخِیْهِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَلَا تُخَیِّبْ سَعْیِیْ وَانْظُرْ اِلَیَّ نَظْرَةً رَحِیْمَةً تَنْعَشُنِیْ بِهَا وَاجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور جب رواق مبارک کے دروازے پر پہنچے تو کھڑا ہو جائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی

بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِیًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا
وَبِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اَئِمَّةً
بجائے بفلان فلان یہ کہے
وَبِعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ
وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ
وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ
اَللّٰهُمَّ وَلِیُّكَ فُلَانٌ الْقَائِمُ وَالْحُجَّةُ
فَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ
یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ
وَامْدُدْ لَهٗ فِیْ عُمُرِهٖ
وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ
وَالْمُنْتَصِرَ لِدِیْنِكَ
وَاَرِهٖ مَا یُحِبُّ وَمَا
تَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ فِیْ نَفْسِهٖ
وَذُرِّیَّتِهٖ وَفِیْ اَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ وَفِیْ شِیْعَتِهٖ
وَفِیْ عَدُوِّهٖ وَاَرِهِمْ
مِنْهُ مَا یَحْذَرُوْنَ
وَاَرِهٖ فِیْهِمْ مَا یُحِبُّ
وَتَقَرُّ بِهٖ عَیْنُهٗ وَاشْفِ

رَسُولِ اللّٰہِ اَمِیْنِ اللّٰہِ عَلٰی وَحْیِہٖ وَعَزَائِمِ اَمْرِہٖ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُھَیْمِنِ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ السَّکِیْنَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِ بِالْمَدِیْنَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَیَّدِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر رواق میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو رکھے اور پھر آگے حرم مبارک کے دروازے پر کھڑا ہو جائے اور یہ اذنِ دخول پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِہٖ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ وَخِیَرَتَہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَخِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ جَآءَکَ مُسْتَجِیْرًا بِذِمَّتِکَ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِکَ مُتَوَجِّھًا اِلٰی مَقَامِکَ مُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکَ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْمَشْھَدِ یَا مَوْلَایَ اَتَاْذَنُ لِیْ بِالدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِیَآئِکَ فَاِنْ لَّمْ اَکُنْ لَّہٗ اَھْلًا فَاَنْتَ اَھْلٌ لِّذٰلِکَ پھر چوکھٹ کو بوسہ دے اور پہلے دائیں پاؤں روضہ مبارکہ کے اندر داخل کرے اور داخل ہوتے وقت یہ پڑھنا جائے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پھر قبر مبارک کے مقابل جائے اور قبر مبارک کے پاس پہنچنے سے پہلے کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ مِنَ اللّٰہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمِیْنِ اللّٰہِ عَلٰی وَحْیِہٖ وَرِسَالَاتِہٖ وَعَزَآئِمِ اَمْرِہٖ وَمَعْدِنِ الْوَحْیِ وَالتَّنْزِیْلِ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُھَیْمِنِ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ الشَّاھِدِ عَلَی الْخَلْقِ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہِ الْمَظْلُوْمِیْنَ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَرْفَعَ وَاَشْرَفَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ وَرُسُلِکَ وَاَصْفِیَآئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدِکَ وَخَیْرِ خَلْقِکَ بَعْدَ نَبِیِّکَ وَاَخِیْ رَسُوْلِکَ وَوَصِیِّ حَبِیْبِکَ الَّذِی انْتَجَبْتَہٗ مِنْ خَلْقِکَ وَالدَّلِیْلِ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَہٗ بِرِسَالَاتِکَ وَدَیَّانِ الدِّیْنِ بِعَدْلِکَ وَفَصْلِ

صَلُّ وُرُنَا وَصَلُّ وُرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اور آپ نے فرمایا کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَبِقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ فَاَحْیِنِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ

قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْقَوَّامِيْنَ بِاَمْرِكَ مِنْ بَعْدِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ الَّذِيْنَ ارْتَضَيْتَهُمْ اَنْصَارًا لِدِيْنِكَ وَ حَفَظَةً لِسِرِّكَ وَ شُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ اَعْلَامًا لِعِبَادِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتِهِ وَ الْقَائِمِ بِاَمْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْمُسْتَوْدَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَاصَّةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُتَوَسِّمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ قَامُوْا بِاَمْرِهِ وَ وَازَرُوْا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَ خَافُوْا بِخَوْفِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ پھر آگے جائے اور قبر مبارک کے نزدیک قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑے ہوجائے اور نیّت کرکے یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ وَ اَمِيْنَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ دَيَّانَ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ خَيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَيِّدَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الصَّفْوَةَ مِنْ سُلَالَةِ النَّبِيِّيْنَ وَ بَابَ حِكْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ خَازِنَ وَحْيِهٖ وَ عَيْبَةَ عِلْمِهٖ وَ النَّاصِحَ لِاُمَّةِ نَبِيِّهٖ وَ التَّالِيَ لِرَسُوْلِهٖ وَ الْمُوَاسِيَ لَهٗ بِنَفْسِهٖ وَ النَّاطِقَ بِحُجَّتِهٖ وَ الدَّاعِيَ اِلٰى شَرِيْعَتِهٖ وَ الْمَاضِيَ عَلٰى سُنَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ عَنْ رَسُوْلِكَ مَا حُمِّلَ وَ رَعٰى مَا اسْتُحْفِظَ وَ حَفِظَ مَا اسْتُوْدِعَ وَ حَلَّلَ حَلَالَكَ وَ حَرَّمَ حَرَامَكَ وَ اَقَامَ اَحْكَامَكَ وَ جَاهَدَ النَّاكِثِيْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَ الْقَاسِطِيْنَ فِيْ حُكْمِكَ وَ الْمَارِقِيْنَ عَنْ اَمْرِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا لَا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ لَوْمَةُ لَائِمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَصْفِيَآئِكَ وَ اَوْصِيَاءِ اَنْبِيَآئِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ وَلِيِّكَ الَّذِيْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ وَ جَعَلْتَ فِيْ اَعْنَاقِ عِبَادِكَ مُبَايَعَتَهٗ وَ خَلِيْفَتِكَ الَّذِيْ بِهٖ تَاْخُذُ وَ تُعْطِيْ وَ بِهٖ تُثِيْبُ وَ تُعَاقِبُ وَ

عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ بَرَكَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ الْمَنْظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَ شَوْقًا اِلٰى رُؤْيَتِكَ وَ لِقَآئِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرَّشَادِ وَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عَافِيَتِكَ وَ اَدَآءَ حَقِّكَ وَ اَسْئَلُكَ يَا رَبِّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَ لِسَانًا صَادِقًا وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا نَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ پانچویں عاصر

قَدْ قَصَدْتُهُ طَمَعاً لِمَا اَعْدَدْتَهُ لِاَوْلِيَائِكَ فَبِعَظِيمِ قَدْرِهِ عِنْدَكَ وَجَلِيلِ خَطَرِهِ لَدَيْكَ وَقُرْبِ مَنْزِلَتِهِ مِنْكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَاِنَّكَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر ضریح کا بوسہ دے اور سر مبارک کی طرف جا کر یہ پڑھے يَا مَوْلَايَ اِلَيْكَ وُفُوْدِيْ وَبِكَ اَتَوَسَّلُ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ بُلُوْغِ مَقْصُوْ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمُتَوَسِّلَ بِكَ غَيْرُ خَائِبٍ وَّالطَّالِبَ بِكَ عَنْ مَعْرِفَةٍ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اِلَّا بِقَضَاءِ حَوَائِجِهِ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعاً اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَتَيْسِيْرِ اُمُوْرِيْ وَكَشْفِ شِدَّتِيْ وَغُفْرَانِ ذَنْبِيْ وَسَعَةِ رِزْقِيْ وَتَطْوِيْلِ عُمْرِيْ وَاِعْطَاءِ سُؤْلِيْ فِيْ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْاَئِمَّةِ وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً اَلِيْماً لَا تُعَذِّبُهُ اَحَداً مِّنَ الْعَالَمِيْنَ عَذَاباً كَثِيْراً لَا انْقِطَاعَ لَهُ وَلَا اَجَلَ وَلَا اَمَدَ بِمَا شَاقُّوْا وُلَاةَ اَمْرِكَ وَاَعِدَّ لَهُمْ عَذَاباً لَمْ تُحِلَّهُ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَدْخِلْ عَلٰى قَتَلَةِ اَنْصَارِ رَسُوْلِكَ وَعَلٰى قَتَلَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى قَتَلَةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلٰى قَتَلَةِ اَنْصَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَقَتَلَةِ مَنْ قُتِلَ فِيْ وِلَايَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَجْمَعِيْنَ عَذَاباً اَلِيْماً مُضَاعَفاً فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِّنَ الْجَحِيْمِ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ مَلْعُوْنُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَدْ عَايَنُوا النَّدَامَةَ وَالْخِزْيَ الطَّوِيْلَ لِقَتْلِهِمْ عِتْرَةَ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَاَتْبَاعَهُمْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِيْ مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ فِيْ اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ فِيْ اَوْلِيَائِكَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ وَمُسْتَقَرَّهُمْ حَتّٰى تُلْحِقَنِيْ بِهِمْ وَتَجْعَلَنِيْ لَهُمْ تَبَعاً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر ضریح مقدس کو بوسہ دے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر کی طرف منہ کر کے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَرِيْعَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيْبَةِ الرَّاتِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَدِّكَ وَاَبِيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ وَاَخِيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَبَنِيْكَ اَشْهَدُ لَقَدْ طَيَّبَ

نماز سے پہلے اور بعد کی دعائیں صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص نماز فریضہ کے وقت ان کلمات کو کہے تو وہ خود اس کا گھر مال اور اولاد محفوظ رہے گا دعا یہ ہے اُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تا اٰخر سورہ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ تا اٰخر سورہ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ

اللّٰہُ بِكَ التُّرَابَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْكِتَابَ وَجَعَلَكَ وَاَبَاكَ وَجَدَّكَ وَاَخَاكَ وَبَنِيكَ عِبْرَةً لِاُولِي الْاَلْبَابِ يَا ابْنَ الْمَيَامِينِ الْاَطْيَابِ التَّالِينَ الْكِتَابَ وَجَّهْتُ سَلَامِي اِلَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ وَجَعَلَ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْكَ مَا خَابَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ وَلَجَاَ اِلَيْكَ پھر قبرِ مبارک کے پاؤں والی جانب چلا جائے اور وہاں یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْاَئِمَّةِ وَخَلِيلِ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوصِ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوبِ الدِّينِ وَالْاِيمَانِ وَكَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيزَانِ الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَيْفِ ذِي الْجَلَالِ وَسَاقِي السَّلْسَبِيلِ الزُّلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَالْحَاكِمِ يَوْمَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ التَّقْوٰى وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ الْقَادِحِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخِي نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَنَاصِرِهِ وَوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِي اِلٰى شَرِيعَتِهِ وَخَلِيفَتِهِ فِي اُمَّتِهِ وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهِ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِي جَعَلْتَهُ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهُ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَاءِ اَنْبِيَائِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ پھر دوبارہ سرِ مبارک کی طرف لوٹے اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت پڑھے زیارت حضرت آدم علیہ السلام یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي اَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْبَشَرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلَى الطَّاهِرِينَ مِنْ وُلْدِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلٰوةً لَا يُحْصِيهَا اِلَّا هُوَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ زیارت حضرت نوح علیہ السلام یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ آخر آیۃ الکرسی تک۔

فصل پنجم

ان بعض دعاؤں کے بیان میں جو رزق کے لئے وارد ہوئی ہیں اور وہ پانچ ہیں پہلی دعا معٰویہ ابن عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السّلام کی خدمت میں درخواست کی مجھے رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے پس حضرت نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی اور میں نے زیادتی رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَبًّا صَبًّا

يَا حَبِيبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخَ الْمُرْسَلِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللهِ فِي اَرْضِهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلَى الطَّاهِرِينَ مِنْ وُلْدِكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت بجا لائے دو رکعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اور دو دو رکعت جناب آدم اور نوح علیہما السلام کے لئے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد پہلی رکعت میں سورہ الرحمٰن اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین پڑھے اور اس کے بعد تسبیح جناب فاطمہ زہراء علیہا السّلام بجا لائے۔ اور پھر گناہوں سے عفو طلب کرے اور اپنے لئے دعا کرے اور یہ بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةً مِنِّي اِلَى سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلِيِّكَ وَاَخِي رَسُولِكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْزِنِي عَلَى ذٰلِكَ جَزَاءَ الْمُحْسِنِينَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ سَجَدْتُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لِاَنَّهُ لَا تَكُونُ الصَّلٰوةُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ اِلَّا لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّي زِيَارَتِي وَاَعْطِنِي سُؤْلِي بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ پھر اس کے بعد چار رکعت جناب آدم اور نوح علیہما السلام کی زیارت کے لئے دو دو رکعت کرکے پڑھے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد سجدۂ شکر بجا لائے اور سجدۂ شکر میں یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي وَمَا لَا يُهِمُّنِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَقَرِّبْ فَرَجَهُمْ پھر اپنے رخ کو داہنی طرف رکھے اور یہ پڑھے اِرْحَمْ ذُلِّي بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَضَرُّعِي اِلَيْكَ وَوَحْشَتِي مِنَ النَّاسِ وَاُنْسِي بِكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ پھر بائیں جانب اپنا چہرہ رکھے اور یہ پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّي حَقًّا حَقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ پھر سجدہ میں جا کر سو دفعہ شکراً پڑھے اور پھر دعا کرنے میں خوب کوشش اور جدوجہد کرے کیونکہ مطالب کی برآوری کے طلب کرنے کا یہی مقام ہے اور استغفار بہت کرے کیونکہ یہ گناہوں کے بخشے جانے کی جگہ ہے اور

رزق کی دعائیں

هَنِيئًا مَرِيئًا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَمِنْ فَضْلِكَ اَسْئَلُ وَمِنْ عَطِيَّتِكَ اَسْئَلُ وَمِنْ يَدِكَ الْمَلْاٰى اَسْئَلُ

دوسری دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ زید شحام کو فرمایا کہ طلب رزق کے لئے نماز واجبی کے سجدہ میں یہ کہا کرو يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ اُرْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

تیسری دعا ابو بصیر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی حاجت کے متعلق شکایت کی اور حضرت سے التجا کی

اپنی حاجات کو خداوند عالم سے طلب کرے کیونکہ یہ دعا کے قبول ہونے کا مقام ہے سید بن طاؤس نے مزار وغیرہ میں کہا ہے کہ جو نماز بھی جب تک نجف اشرف میں رہے بجا لائے خواہ وہ فریضہ ہو یا نافلہ تو اس کے بعد یہ دعا پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ لَابُدَّ مِنْ اَمْرِكَ وَلَابُدَّ مِنْ قَدَرِكَ وَلَابُدَّ مِنْ قَضَآئِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا قَضَيْتَ عَلَيْنَا مِنْ قَضَآءٍ اَوْ قَدَّرْتَ عَلَيْنَا مِنْ قَدَرٍ فَاَعْطِنَا مَعَهٗ صَبْرًا يَقْهَرُهٗ وَيَدْمَغُهٗ وَاجْعَلْهُ لَنَا صَاعِدًا اِلٰى رِضْوَانِكَ يُنْمِيْ فِيْ حَسَنَاتِنَا وَتَفْضِيْلِنَا وَسُؤْدَدِنَا وَشَرَفِنَا وَمَجْدِنَا وَنَعْمَآئِنَا وَكَرَامَتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَاتَنْقُصْ مِنْ حَسَنَاتِنَا اَللّٰهُمَّ وَمَا اَعْطَيْتَنَا مِنْ عَطَآءٍ اَوْ فَضَّلْتَنَا بِهٖ مِنْ فَضِيْلَةٍ اَوْ اَكْرَمْتَنَا بِهٖ مِنْ كَرَامَةٍ فَاَعْطِنَا مَعَهٗ شُكْرًا يَقْهَرُهٗ وَيَدْمَغُهٗ وَاجْعَلْهُ لَنَا صَاعِدًا اِلٰى رِضْوَانِكَ وَفِيْ حَسَنَاتِنَا وَسُؤْدَدِنَا وَشَرَفِنَا وَنَعْمَآئِكَ وَكَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَاتَجْعَلْهُ لَنَا اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا فِتْنَةً وَلَا مَقْتًا وَلَا عَذَابًا وَلَا خِزْيًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَثْرَةِ اللِّسَانِ وَسُوْٓءِ الْمَقَامِ وَخِفَّةِ الْمِيْزَانِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَقِّنَا حَسَنَاتِنَا فِي الْمَمَاتِ وَلَاتُرِنَا اَعْمَالَنَا حَسَرَاتٍ وَلَاتُخْزِنَا عِنْدَ قَضَآئِكَ وَلَاتَفْضَحْنَا بِسَيِّئَاتِنَا يَوْمَ نَلْقَاكَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا تَذْكُرُكَ وَلَاتَنْسَاكَ وَلَاتَخْشَاكَ كَاَنَّهَا تَرَاكَ حَتّٰى نَلْقَاكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَدِّلْ سَيِّئَاتِنَا حَسَنَاتٍ وَاجْعَلْ حَسَنَاتِنَا دَرَجَاتٍ وَاجْعَلْ دَرَجَاتِنَا غُرُفَاتٍ وَاجْعَلْ غُرُفَاتِنَا عَالِيَاتٍ اَللّٰهُمَّ وَاَوْسِعْ لِفَقِيْرِنَا مِنْ سَعَةِ مَا قَضَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالْهُدٰى مَا اَبْقَيْتَنَا وَالْكَرَامَةِ مَا اَحْيَيْتَنَا وَالْكَرَامَةِ اِذَا تَوَفَّيْتَنَا وَالْحِفْظِ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِنَا وَالْبَرَكَةِ فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَالْعَوْنِ عَلٰى مَا حَمَّلْتَنَا وَالثَّبَاتِ عَلٰى مَا طَوَّقْتَنَا وَلَاتُؤَاخِذْنَا بِظُلْمِنَا وَلَاتُقَايِسْنَا بِجَهْلِنَا وَلَاتَسْتَدْرِجْنَا بِخَطَايَانَا وَاجْعَلْ اَحْسَنَ مَا نَقُوْلُ ثَابِتًا فِيْ قُلُوْبِنَا وَاجْعَلْنَا عُظَمَآءَ عِنْدَكَ وَاَذِلَّةً فِيْ اَنْفُسِنَا وَانْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَزِدْنَا عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَاتَدْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَاتُقْبَلُ اَجِرْنَا مِنْ سُوْٓءِ الْفِتَنِ يَا وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ سید نے مصباح الزائر میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کی نماز کے بعد ایک اور دعا نقل کی ہے کہ جس کا اول یہ ہے يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اور یہ فی الحقیقت

کہ مجھے رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیں پس حضرت نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی کہ جسے جب سے میں نے پڑھنا شروع کیا پھر کبھی محتاج نہیں ہوا آپ نے فرمایا تھا کہ نماز تہجد میں سجدہ کی حالت میں یہ کہا کرو يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَّيَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ وَّيَا اَوْسَعَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ مُرْتَجًى اُرْزُقْنِيْ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِّزْقِكَ وَسَبِّبْ لِيْ رِزْقًا مِّنْ قِبَلِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ طوسی نے کتاب مصباح میں اس دعا کو نماز تہجد کی آٹھویں رکعت کے آخری سجدہ میں ذکر فرمایا ہے چوتھی دعا روایت ہوئی ہے کہ

وہ دعا ہے جو علقمہ کے نام سے مشہور ہے اور جو زیارت عاشورہ کے بعد پڑھی جاتی ہے اور جو صبر آئے گی جاننا چاہیئے کہ امام حسین علیہ السلام کے سرمبارک کی زیارت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک کرنی مستحب ہے اور وسائل الشیعہ اور مستدرک میں ایک باب اس کے متعلق علیحدہ لکھا ہے مستدرک میں محمد بن المشہدی کے مزار سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب امام حسین علیہ السلام کے سرمبارک کی زیارت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک کی اور پھر وہاں پر چار رکعت نماز پڑھی آپ کے سرمبارک کی زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ الصِّدِّیْقَةِ الطَّاهِرَةِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِهٖ مُحْتَسِبًا حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّ الَّذِیْنَ خَالَفُوْكَ وَحَارَبُوْكَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ خَذَلُوْكَ وَالَّذِیْنَ قَتَلُوْكَ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِیْنَ لَكُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَضَاعَفَ عَلَیْهِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اَتَیْتُكَ یَا مَوْلَایَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَائِكَ مُعَادِیًا لِاَعْدَائِكَ مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَی الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّكَ مؤلف کہتا ہے کہ اگر اسی زیارت کو مسجد حنانہ جو وادی السلام کے باہر ہے پڑھا جائے تو بھی بہتر ہے کیونکہ شیخ محمد بن المشہدی نے روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد حنانہ میں یہی زیارت پڑھی اور پھر چار رکعت نماز ادا کی۔

دُوسری زیارت ــــ امین اللہ

جو زیارت امین اللہ کے نام سے مشہور ہے اور معروف ہے یہ زیارت بہت معتبر ہے اور تمام زیارات کی کتابوں میں اور مصابیح میں ذکر کی گئی ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ زیارت سند اور متن کے لحاظ سے بہترین زیارت ہے اور بہت مناسب ہے کہ اسے تمام روضہ ہائے مبارکہ ائمہ طاہرین

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ دعا طلب روزی کے لئے تعلیم فرمائی اور وہ دعا یہ ہے یَا رَازِقَ الْمُقِلِّیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاكِیْنِ وَیَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ

پانچویں دعا ابوبصیر نے اس دعا کو حضرت صادق علیہ السلام سے طلب روزی کے واسطے نقل کیا ہے اور آنحضرت نے فرمایا کہ یہ دعا علی ابن الحسین علیہما السلام کی ہے کہ جس کے ساتھ وہ خدا سے دعا کرتے تھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الْمَعِیْشَةِ اَتَقَوّٰی بِهَا عَلٰی

میں ہمیشہ پڑھا جائے اور اسکی کیفیت جیسا کہ معتبر سند سے جابر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے یہ ہے کہ امام زین العابدینؑ زیارت امیر المومنینؑ کیلئے گئے اور
آپ کی قبر مبارک کے پاس آئے اور روئے یہ پڑھا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَحُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهِ وَاتَّبَعْتَ
سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى دَعَاكَ اللهُ إِلَى جِوَارِهِ فَقَبَضَكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهِ وَأَلْزَمَ
أَعْدَاءَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ
رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ مَحْبُوبَةً فِي أَرْضِكَ
وَسَمَائِكَ صَابِرَةً عَلَى نُزُولِ بَلَائِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ آلَائِكَ
مُشْتَاقَةً إِلَى فَرْحَةِ لِقَائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوَى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً
لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ اس کے بعد اپنے دائیں رخ مبارک
کو قبر مبارک پر رکھا اور یہ پڑھا اللَّهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ
شَارِعَةٌ وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ وَأَفْئِدَةَ الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ وَأَصْوَاتَ
الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَأَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ وَتَوْبَةَ
مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ وَعَبْرَةَ مَنْ بَكَى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ وَالْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ
مَوْجُودَةٌ وَالْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَبْذُولَةٌ وَعِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ
مُقَالَةٌ وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ وَأَرْزَاقَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَعَوَائِدَ
الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَحَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَجَوَائِزَ
السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ
مُتْرَعَةٌ اللَّهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَاقْبَلْ ثَنَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي وَمُنْتَهَى مُنَايَ وَغَايَةُ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ
کامل الزیارات میں ان فقرات کے بعد یہ چند ایک فقرے بھی موجود ہیں أَنْتَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ
اغْفِرْ لِأَوْلِيَائِنَا وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَاءَنَا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا
الْعُلْيَا وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَى إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پھر امام

جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ
بِهَا فِي الْحَيٰوةِ إِلَى آخِرَتِي
مِنْ غَيْرِ أَنْ تُتْرِفَنِي
فِيهَا فَأَطْغَى أَوْ تُقَتِّرَ بِهَا
عَلَيَّ فَأَشْقَى أَوْسِعْ عَلَيَّ
مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَأَفْضِلْ
عَلَيَّ مِنْ سَيْبِ فَضْلِكَ
نِعْمَةً مِنْكَ سَابِغَةً
وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ
لَا تَشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ
نِعْمَتِكَ بِإِكْثَارٍ مِنْهَا
تُلْهِينِي بَهْجَتُهُ وَتَفْتِنِّي
زَهَرَاتُ زَهْوَتِهِ وَلَا
بِإِقْلَالٍ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ
بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ
صَدْرِي هَمُّهُ أَعْطِنِي
مِنْ ذٰلِكَ يَا إِلٰهِي غِنًى
عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغًا
أَنَالُ بِهِ رِضْوَانَكَ وَأَعُوذُ
بِكَ يَا إِلٰهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا
وَشَرِّ مَا فِيهَا وَلَا تَجْعَلِ
عَلَيَّ الدُّنْيَا سِجْنًا وَلَا
فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا أَخْرِجْنِي
مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيًّا عَنِّي
مَقْبُولًا فِيهَا عَمَلِي إِلَى

محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے شیعوں میں سے اس زیارت اور دعا کو جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر یا کسی دوسرے آئمہ علیہم السلام میں سے کسی امام علیہ السلام کی قبر مبارک پر پڑھے تو البتہ خداوند تعالیٰ اس زیارت اور دعا کو نور کے نامہ میں رکھکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر مبارک اس پر لگا کر اوپر کی طرف لے جائے گا اور اسے محفوظ رکھا جائے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد علیہ السلام کو سپرد کر دی جائے اور آنجناب اس شخص کا استقبال بشارت اور تحیت اور کرامت کے ساتھ فرمائیں گے۔
مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت امین اللہ بھی زیارات مطلقہ سے شمار ہوتی ہے اور مخصوصہ سے بھی کیونکہ اسے غدیر کے دن بالخصوص پڑھنا بھی وارد ہوا ہے اسی طرح زیارت جامعہ بھی ایک ایسی زیارت ہے کہ جسے تمام روضہ ہائے مبارکہ میں پڑھا جا سکتا ہے۔

تیسری زیارت

سید عبدالکریم بن طاؤس نے صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں کوفہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ان دنوں میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابو جعفر دوانقی کے پاس جا رہے تھے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے صفوان یہاں پر اپنے اونٹ کو بٹھلا دے کہ یہاں سے نزدیک میرے جدّ بزرگوار جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر مبارک ہے۔ میں نے اونٹ بٹھا دیئے۔ آپ اترے اور غسل کیا اور اپنے لباس کو تبدیل فرمایا اور ننگے پاؤں ہو گئے اور مجھے بھی فرمایا کہ تو بھی ایسے کر پھر آپ نجف اشرف کی طرف روانہ ہوئے اور فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے چل اور اپنے سر کو زمین کی طرف نیچے رکھے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہر قدم پر ایک لاکھ حسنہ عنایت فرمائے اور ایک لاکھ تیرے گناہ مٹا دے اور ایک لاکھ درجہ بلند کرے اور ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے اور ہر قدم پر صدیق اور شہید کا ثواب لکھے۔ حضرت بھی اور میں بھی ان کے ساتھ سکون قلب اور جسم کے ساتھ تسبیح اور تنزیہ تہلیل پڑھتے ہوئے جا رہے تھے کہ یہاں تک کہ ہم ٹیلوں تک پہنچ گئے۔ آپ نے دائیں اور بائیں طرف نگاہ کی اور اس لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ایک جگہ خط کھینچا اور فرمایا کہ یہاں پر ڈھونڈ۔ میں نے تھوڑی جستجو کی تو ایک قبر ملی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اور پھر یہ پڑھا

رزق کی دعائیں

دَارِ الْحَیَوَانِ وَمَسَاکِنِ الْاَخْیَارِ وَابْدِلْنِیْ بِالدُّنْیَا الْفَانِیَةِ نَعِیْمَ الدَّارِ الْبَاقِیَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَزْرِھَا وَزِلْزَالِھَا وَسَطَوَاتِ شَیَاطِیْنِھَا وَسَلَاطِیْنِھَا وَنَکَالِھَا وَمِنْ بَغْیِ مَنْ بَغٰی عَلَیَّ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ مَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ وَمَنْ اَرَادَنِیْ فَاَرِدْہُ وَفُلَّ عَنِّیْ حَدَّ مَنْ نَصَبَ لِیْ حَدَّہٗ وَاَطْفِ عَنِّیْ نَارَ مَنْ شَبَّ لِیْ وَقُوْدَہٗ وَاکْفِنِیْ مَکْرَ الْمَکَرَةِ وَافْقَأْ عَنِّیْ عُیُوْنَ الْکَفَرَةِ وَاکْفِنِیْ ھَمَّ مَنْ اَدْخَلَ عَلَیَّ ھَمَّہٗ وَادْفَعْ عَنِّیْ شَرَّ الْحَسَدَةِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ ذٰلِکَ بِالسَّکِیْنَةِ وَاَلْبِسْنِیْ دِرْعَکَ الْحَصِیْنَةَ وَاَحْیِنِیْ فِیْ سِتْرِکَ الْوَاقِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ حَالِیْ وَصَدِّقْ قَوْلِیْ بِفِعَالِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ

مؤلف کہتا ہے کہ نمازوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْوَصِیُّ الْبَرُّ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبَاُ الْعَظِیْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ الرَّشِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْبَرُّ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَصِیَّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَشْهَدُ اَنَّکَ حَبِیْبُ اللّٰهِ وَخَاصَّةُ اللّٰهِ وَخَالِصَتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ وَمَوْضِعَ سِرِّهٖ وَعَیْبَةَ عِلْمِهٖ وَخَازِنَ وَحْیِهٖ پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے لپٹایا اور یہ پڑھا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا حُجَّةَ الْخِصَامِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا بَابَ الْمَقَامِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا نُوْرَ اللّٰهِ التَّامَّ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا حُمِّلْتَ وَرَعَیْتَ مَا اسْتُحْفِظْتَ وَحَفِظْتَ مَا اسْتُوْدِعْتَ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ اللّٰهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللّٰهِ وَاَقَمْتَ اَحْکَامَ اللّٰهِ وَلَمْ تَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِکَ پھر آپ نے وہاں سے اٹھ کر قبر کے سرہانے کی طرف چند ایک رکعت نماز بجا لائی اور پھر فرمایا کہ اے صفوان جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت اور نماز پڑھے تو وہ اپنے اہل وعیال کی طرف اس حالت میں لوٹے گا کہ اس کے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے اور اس کا عمل قبول اور پسندیدہ ہوگا۔ اور اس کے لئے اس قبر کے ملائکہ میں سے جتنے زیارت کر چکے ہوں گے ان کا ثواب ہوگا صفوان نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ملائکہ جو زیارت کر چکے ان کا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا، ہاں، ہر رات ملائکہ کے ستر قبیلہ آپ کی زیارت کرتے ہیں۔ اس نے سوال کیا کہ ہر قبیلہ کا کتنا عدد ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا ایک لاکھ۔ اس کے بعد امام علیہ السلام پشت کے بل پیچھے وہاں سے ہٹے اور وہاں سے باہر آنے کی حالت میں یہ کہتے تھے یَا جَدَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَا طَیِّبَاهُ یَا طَاهِرَاهُ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْکَ وَرَزَقَنِی الْعَوْدَ اِلَیْکَ وَالْمَقَامَ فِیْ حَرَمِکَ وَالْکَوْنَ مَعَکَ وَمَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ وُلْدِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ صفوان کہتا ہے کہ میں نے آپ سے کہا کہ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی خبر اہل کوفہ سے کر دوں اور قبر مبارک کا نشان انہیں بتلا دوں۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں، اور پھر آپ نے چند درہم مجھے دیئے کہ میں قبر مبارک کی مرمت کر دوں۔

کے ذکر میں ایسی نمازیں بھی گذر چکی ہیں کہ جو زیادتی رزق کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔

فصل ششم

ان دو دعاؤں کے بیان میں ہے جو قرض کے لئے ہیں۔

پہلی دُعا

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا یہ کہہ اَللّٰهُمَّ لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِکَ تُیَسِّرُ عَلَی غُرَمَائِیْ بِهَا الْقَضَاءَ وَتُیَسِّرُ لِیْ بِهَا الْاِقْتِضَاءَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

دوسری دعا وہ ہے جو حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ ارْدُدْ اِلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ مَظَالِمَهُمُ الَّتِیْ قِبَلِیْ صَغِیْرَهَا وَکَبِیْرَهَا فِیْ یُسْرٍ مِنْکَ وَعَافِیَةٍ وَمَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُوَّتِیْ وَلَمْ تَسَعْهُ ذَاتُ یَدِیْ وَلَمْ یَقْوَ عَلَیْهِ بَدَنِیْ وَیَقِیْنِیْ وَنَفْسِیْ

چوتھی زیارت

مستدرک الوسائل میں مزار قدیم سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ اپنے جدّ بزرگوار جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نجف اشرف گیا تو میرے والد ماجد جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس کھڑے اور گریہ کیا اور یہ پڑھا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّةِ وَخَلِیْلِ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوْصِ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الْاِیْمَانِ وَمِیْزَانِ الْاَعْمَالِ وَسَیْفِ ذِی الْجَلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ الْحَاكِمِ فِیْ یَوْمِ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَةِ التَّقْوٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ اللهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الصِّرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر پڑھا اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اِلَی اللهِ وَذَرِیْعَتِیْ وَلِیْ حَقُّ مُوَالَاتِیْ وَتَاْمِیْلِیْ فَكُنْ لِیْ شَفِیْعِیْ اِلَی اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْوُقُوْفِ عَلٰی قَضَاءِ حَاجَتِیْ وَهِیَ فَكَاكُ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاصْرِفْنِیْ فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا بِالنُّجْحِ وَبِمَا سَاَلْتُهٗ كُلِّهٖ بِرَحْمَتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عَقْلًا كَامِلًا وَلُبًّا رَاجِحًا وَقَلْبًا زَكِیًّا وَعَمَلًا كَثِیْرًا وَاَدَبًا بَارِعًا وَاجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ لِیْ وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَیَّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

پانچویں زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس یہ پڑھنا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللهِ اَنْتَ اَوَّلُ مَظْلُوْمٍ وَاَوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهٗ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ فَاَشْهَدُ اَنَّكَ لَقِیْتَ اللهَ وَاَنْتَ شَهِیْدٌ عَذَّبَ اللهُ قَاتِلَكَ بِاَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَجَدَّدَ عَلَیْهِ الْعَذَابَ جِئْتُكَ عَارِفًا بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِرًا بِشَاْنِكَ مُعَادِیًا لِاَعْدَائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ اَلْقٰی عَلٰی ذٰلِكَ رَبِّیْ اِنْ شَاءَ اللهُ یَا وَلِیَّ اللهِ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا كَثِیْرَةً فَاشْفَعْ لِیْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقَامًا مَعْلُوْمًا وَاِنَّ

فَاَدِّهٖ عَنِّیْ مِنْ جَزِیْلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تُخَلِّفْ عَلَیَّ مِنْهُ شَیْئًا تَقْضِیْهِ مِنْ حَسَنَاتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الدِّیْنَ كَمَا شَرَعَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا وَصَفَ وَاَنَّ الْكِتَابَ كَمَا اَنْزَلَ وَاَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثَ وَاَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ذَكَرَ اللهُ مُحَمَّدًا وَّاَهْلَ بَیْتِهٖ بِخَیْرٍ وَحَیَّا مُحَمَّدًا وَاَهْلَ بَیْتِهٖ بِالسَّلَامِ۔

فصل ہفتم ان بعض دعاؤں کے بیان میں ہے جو اندوہ وغم وخوف وغیرہ کے دور کرنے کے لئے وارد ہوئی ہیں اور یہ فصل بارہ دعاؤں پر مشتمل ہے پہلی دعا حضرت امام باقر

لَكَ عِنْدَ اللهِ جَاهًا وَشَفَاعَةً وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا يَشْفَعُونَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى ○

چھٹی زیارت

یہ وہ زیارت ہے کہ جس کی روایت علماء کے ایک گروہ نے کی ہے کہ جن میں شیخ محمد بن المشہدیؒ بھی ہیں محمد بن خالد طیالسی نے سیف بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ میں اور صفوان جمّال اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ نجف اشرف کی طرف گئے اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کی اور جب آپ کی ایک زیارت سے فارغ ہوئے تو صفوان وہیں سے امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف پھرے اور کہا کہ یہیں سے یعنی سرہانہ امیرالمومنین علیہ السلام سے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں، صفوان نے کہا کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ یہاں پر آیا تھا اور آپ نے بھی زیارت اور دعا اور نماز یہاں پر پڑھی تھی جو اب میں پڑھ رہا ہوں اور آپ نے فرمایا تھا کہ اے صفوان اس زیارت اور دعا کو حفظ اور ضبط کرے اور ہمیشہ اسی سے جناب امیرالمومنین علیہ السلام اور جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیا کرے کیونکہ ہر اس شخص کا میں ضامن ہوں کہ جو یہ زیارت اور دعا پڑھے خواہ نزدیک سے ہو یا دور سے ہو تو اس کی زیارت مقبول ہوگی اور اس کے اس عمل کی اجرت اسے دی جائے گی اور اس کا سلام آپ کے پاس پہنچے گا اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اگرچہ بہت بڑی ہی کیوں نہ ہوں اور اس زیارت کا تتمہ دعا صفوان کے نقل کرنے کے بعد بھی کچھ بیان ہوگا اور وہ زیارت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی یہ ہے کہ آنجناب کی قبر مبارک کے طرف منہ کرکے یوں پڑھیں یَا رَسُولَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ وَاخْتَصَّهُ وَاخْتَارَهُ مِنْ بَرِيَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللهِ مَا دَجَى اللَّيْلُ وَغَسَقَ وَاَضَاءَ النَّهَارُ وَاَشْرَقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا صَمَتَ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَذَرَّ شَارِقٌ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَوْلَانَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمَنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِيْدِ الْكَتَائِبِ الشَّدِيْدِ الْبَاْسِ الْعَظِيْمِ الْمِرَاسِ الْمَكِيْنِ الْاَسَاسِ سَاقِي الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْكَاْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُوْلِ الْمَكِيْنِ

علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے جب کوئی ایسی چیز تجھ پر نازل ہو کہ جس سے تو خوف زدہ ہو جائے تو قبلہ کی طرف رُخ کر اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ان کلمات کو ستر دفعہ کہے اور ہر دفعہ اپنی حاجت کو بھی ساتھ ذکر کرے دوسری دعا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی ہم یا غم خوف یا مصیبت یا شدت پہنچے تو یہ کہے اَللهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ النُّهٰی وَالْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَكْرُمَاتِ وَالنَّوَائِلِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
فَارِسِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَیْثِ الْمُوَحِّدِیْنَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِیْنَ وَوَصِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَیَّدَهُ اللّٰهُ بِجَبْرَئِیْلَ وَاَعَانَهٗ بِمِیْكَائِیْلَ وَاَزْلَفَهٗ فِی
الدَّارَیْنِ وَحَبَاهُ بِكُلِّ مَا تَقَرُّ بِهِ الْعَیْنُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَعَلٰی اَوْلَادِهٖ
الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلَی الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیْنَ الَّذِیْنَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَرَضُوْا
عَلَیْنَا الصَّلَوَاتِ وَاَمَرُوْا بِاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَعَرَّفُوْنَا صِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِرَائَةَ الْقُرْاٰنِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَعْسُوْبَ الدِّیْنِ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا بَابَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَیْنَ اللّٰهِ النَّاظِرَةَ وَیَدَهُ الْبَاسِطَةَ وَاُذُنَهُ الْوَاعِیَةَ وَحِكْمَتَهُ
الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ وَنِقْمَتَهُ الدَّامِغَةَ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَسِیْمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَی الْاَبْرَارِ وَنِقْمَتِهٖ عَلَی الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی اَخِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنِ عَمِّهٖ وَزَوْجِ ابْنَتِهٖ وَالْمَخْلُوْقِ مِنْ طِیْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَصْلِ
الْقَدِیْمِ وَالْفَرْعِ الْكَرِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّمَرِ الْجَنِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰی
شَجَرَةِ طُوْبٰی وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ وَنُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ
اللّٰهِ وَمُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰهِ وَعِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ وَمَنْ بَیْنَهُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَلِیْلِ الْاَطْهَارِ وَ
عَنَاصِرِ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَالِدِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ وَجَنْبِهِ الْمَكِیْنِ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْنِ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَخَلِیْفَتِهٖ وَالْحَاكِمِ بِاَمْرِهٖ
وَالْقَیِّمِ بِدِیْنِهٖ وَالنَّاطِقِ بِحِكْمَتِهٖ وَالْعَامِلِ بِكِتَابِهٖ اَخِ الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ وَسَیْفِ
اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ الْمُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَاتِ
وَالْمُنْجِیْ مِنَ الْهَلَكَاتِ الَّذِیْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مُحْكَمِ الْاٰیَاتِ فَقَالَ تَعَالٰی وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ
الْكِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ اَلسَّلَامُ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ الرَّضِیِّ وَوَجْهِهِ الْمُضِیْٓءِ وَجَنْبِهِ الْعَلِیِّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَجِ اللّٰهِ وَاَوْصِیَائِهٖ وَخَاصَّةِ اللّٰهِ وَاَصْفِیَائِهٖ

تیسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کوئیں میں ڈالا تو جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بچے یہاں کیا کر رہے ہو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بھائیوں نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیلؑ نے کہا چاہتے ہو کہ اس سے باہر نکلو آپ نے فرمایا کہ یہ چیز مشیت خداوند عالم سے وابستہ ہے اگر اس نے چاہا تو مجھے باہر نکالے گا جبرئیل نے کہا خداوند عالم کا ارشاد ہے مجھ سے یہ دعا کرو تو میں تجھے اس کنوئیں سے باہر نکالوں گا

وَخَالِصَتِهِ وَاُمَنَائِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَصَدْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهُ
زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ بِزِيَارَتِكَ فَاشْفَعْ
لِيْ عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ فِيْ خَلَاصِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِيْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور اسے بوسہ دے اور یہ پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْمُسَلِّمِيْنَ لَكَ بِقُلُوْبِهِمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالنَّاطِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَالشَّاهِدِيْنَ عَلٰى
اَنَّكَ صَادِقٌ اَمِيْنٌ صِدِّيْقٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ
مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ مُطَهَّرٍ اَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَوَلِيَّ رَسُوْلِهِ بِالْبَلَاغِ وَالْاَدَاءِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ جَنْبُ
اللّٰهِ وَبَابُهُ وَاَنَّكَ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَوَجْهُهُ الَّذِيْ يُؤْتٰى مِنْهُ وَاَنَّكَ سَبِيْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَاَخُوْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ
فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ بِشَفَاعَتِكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنَ النَّارِ هَارِبًا مِنْ ذُنُوْبِيَ
الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ يَا مَوْلَايَ وَ اَتَقَرَّبُ
بِكَ اِلَى اللّٰهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ
مَوْلَاكَ وَزَائِرُكَ وَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ وَالشَّاْنُ الْكَبِيْرُ وَالشَّفَاعَةُ
الْمَقْبُوْلَةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِكَ الْمُرْتَضٰى وَ
اَمِيْنِكَ الْاَوْفٰى وَعُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى وَيَدِكَ الْعُلْيَا وَجَنْبِكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى
وَحُجَّتِكَ عَلَى الْوَرٰى وَصِدِّيْقِكَ الْاَكْبَرِ وَسَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ وَرُكْنِ الْاَوْلِيَاءِ وَعِمَادِ
الْاَصْفِيَاءِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْسُوْبِ الدِّيْنِ وَقُدْوَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاِمَامِ الْمُخْلَصِيْنَ الْمَعْصُوْمِ
مِنَ الْخَلَلِ الْمُهَذَّبِ مِنَ الزَّلَلِ الْمُطَهَّرِ مِنَ الْعَيْبِ الْمُنَزَّهِ مِنَ الرَّيْبِ اَخِيْ نَبِيِّكَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِكَ
الْبَائِتِ عَلٰى فِرَاشِهِ وَالْمُوَاسِيْ لَهُ بِنَفْسِهِ وَكَاشِفِ الْكَرْبِ عَنْ وَجْهِهِ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ
سَيْفًا لِنُبُوَّتِهِ وَاٰيَةً لِرِسَالَتِهِ وَشَاهِدًا عَلٰى اُمَّتِهِ وَدَلَالَةً عَلٰى حُجَّتِهِ وَحَامِلًا لِرَايَتِهِ وَ
وِقَايَةً لِمُهْجَتِهِ وَهَادِيًا لِاُمَّتِهِ وَيَدًا لِبَاْسِهِ وَتَاجًا لِرَاْسِهِ وَبَابًا لِسِرِّهِ وَمِفْتَاحًا
لِظَفَرِهِ حَتّٰى هَزَمَ جُيُوْشَ الشِّرْكِ بِاِذْنِكَ وَاَبَادَ عَسَاكِرَ الْكُفْرِ بِاَمْرِكَ وَبَذَلَ نَفْسَهُ

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا وہ کونسی دعا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا پس قافلہ آیا اور انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باہر نکالا جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں ان کے قصہ کو نقل فرمایا ہے۔

چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی چیز سے تمہیں خوف طاری ہو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَا يَكْفِيْ مِنْكَ اَحَدٌ وَاَنْتَ تَكْفِيْ مِنْ كُلِّ

فِی مَرْضَاتِ رَسُوْلِکَ وَجَعَلَهَا وَفْقًا عَلٰی طَاعَتِهٖ فَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَیْهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بَاقِیَةً پھر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ وَالشِّهَابَ الثَّاقِبَ وَالنُّوْرَ الْعَاقِبَ یَا سَلِیْلَ الْاَطَائِبِ یَا سِرَّ اللّٰهِ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ذُنُوْبًا قَدْ اَثْقَلَتْ ظَهْرِیْ وَلَا یَاْتِیْ عَلَیْهَا اِلَّا رِضَاهُ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلٰی سِرِّهٖ وَاسْتَرْعَاكَ اَمْرَ خَلْقِهٖ كُنْ لِیْ اِلَی اللّٰهِ شَفِیْعًا وَمِنَ النَّارِ مُجِیْرًا وَعَلَی الدَّهْرِ ظَهِیْرًا فَاِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَلِیُّكَ وَزَائِرُكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت پڑھے اور جو دعا چاہے مانگے اور پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْكَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ اس کے بعد جناب امام حسین علیہ السّلام کی قبر مبارک کی طرف متوجہ ہو کر اشارہ کرے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَتَیْتُكُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی رَبِّیْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَی اللّٰهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَی اللّٰهِ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ اس کے بعد دعائے صفوان پڑھے جو قریب مجیب پر ختم ہوتی ہے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائے یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَیَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِیْنَ تَا وَاصْرِفْنِیْ بِقَضَاءِ حَاجَتِیْ وَكِفَایَةِ مَا اَهَمَّنِیْ هَمُّهٗ مِنْ اَمْرِ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تک پڑھے اور اس کے بعد پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف متوجہ ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمَا یہ واضح رہے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ صفوان کی دعا وہی دعا ہے جو دعا علقمہ سے مشہور ہے اور جسے زیارت عاشورہ کے بعد ص پر لکھا گیا ہے۔

ساتویں زیارت

یہ وہ زیارت ہے کہ جسے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں اس کیفیت سے نقل کیا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام کے روضہ مبارکہ کا قصد کرے اور جب ضریح مبارک نظر آنے لگے تو تیس دفعہ اللہ اکبر پڑھے اور پھر یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْبِیَآئِهٖ

اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِیْ كَذَا وَكَذَا اور دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو یَا كَافِیًا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَلَا یَكْفِیْ مِنْكَ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِكْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی بادشاہ پر وارد ہو کہ جس سے وہ ڈرتا ہو تو یہ کہے بِاللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰهِ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَوَجَّهُ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِیْ صُعُوْبَتَهٗ وَسَهِّلْ لِیْ حُزُوْنَتَهٗ فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَآءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ اور یہ بھی کہے حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

المرسلين وعبادة الصالحين وجميع الشهداء والصديقين عليك يا امير المؤمنين السلام
على آدم صفوة الله السلام على نوح نبي الله السلام على ابراهيم خليل الله السلام على
موسى كليم الله السلام على عيسى روح الله السلام على محمد حبيب الله ورحمة الله
وبركاته السلام على اسم الله الرضي ووجهه العلي وصراطه السوي السلام على المهذب
الصفي السلام على ابي الحسن علي بن ابي طالب ورحمة الله وبركاته السلام على خالص
الاخلاء السلام على المخصوص بسيدة النساء السلام على المولود في الكعبة المزوج في
السماء السلام على اسد الله في الوغى السلام على من شرفت به مكة ومنى السلام على
صاحب الحوض وحامل اللواء السلام على خامس اهل العباء السلام على البائت على فراش
النبي ومفديه بنفسه من الاعداء السلام على قالع باب خيبر والداحي به في الفضاء السلام
على مكلم الفتية في كهفهم بلسان الانبياء السلام على منبع القليب في الفلا السلام
على قالع الصخرة وقد عجز عنها الرجال الاشداء السلام على مخاطب الثعبان على منبر الكوفة
بلسان الفصحاء السلام على مخاطب الذئب ومكلم الجمجمة بالنهروان وقد نخرت العظام
بالبلاء السلام على صاحب الشفاعة في يوم الورى ورحمة الله وبركاته السلام على
الامام الزكي حليف المحراب السلام على صاحب المعجز الباهر والناطق بالحكمة والصواب
السلام على من عنده تأويل المحكم والمتشابه وعنده ام الكتاب السلام على من ردت
عليه الشمس حين توارت بالحجاب السلام على محيي الليل البهيم بالتهجد والاكتئاب
السلام على من خاطبه جبرئيل بامرة المؤمنين بغير ارتياب ورحمة الله وبركاته
السلام على سيد السادات السلام على صاحب المعجزات السلام على من عجب من حملاته
في الحروب ملائكة سبع سموات السلام على من ناجى الرسول فقدم بين يدي نجواه
صدقات السلام على امير الجيوش وصاحب الغزوات السلام على مخاطب ذئب الفلوات
السلام على نور الله في الظلمات السلام على من ردت له الشمس فقضى ما فاته من الصلوة
ورحمة الله وبركاته السلام على امير المؤمنين السلام على سيد الوصيين السلام

غم اور اندوہ کیلئے دُعائیں

العرش العظيم وامتنع
بحول الله وقوته من
حولهم وقوتهم وامتنع
برب الفلق من شر ما
خلق ولا حول ولا قوة
الا بالله پانچویں دُعا
روایت میں ہے کہ یہ
حضرت باقر علیہ السلام
کی دعا ہے ہر اس معاملہ
میں جو رونما ہو دعا یہ
ہے اللهم صل على
محمد وآل محمد واغفر
لي وارحمني وزك
عملي ويسر منقلبي
واهد قلبي وآمن
خوفي وعافني في عمري
كله وثبت حجتي واغفر
خطاياي وبيض وجهي
واعصمني في ديني و
سهل مطلبي ووسع
علي في رزقي فاني ضعيف
وتجاوز عن سيئ
ما عندي بحسن ما
عندك ولا تفجعني

عَلَىٰ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ وَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ يَعْسُوبِ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عِصْمَةِ الْمُؤْمِنِينَ

اَلسَّلَامُ عَلَىٰ قُدْوَةِ الصَّادِقِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ حُجَّةِ الْأَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أَبِي

الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَخْصُوصِ بِذِي الْفِقَارِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ سَاقِي أَوْلِيَائِهِ مِنْ حَوْضِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا اطَّرَدَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبَإِ الْعَظِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ أَنْزَلَ اللّٰهُ

فِيهِ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ صِرَاطِ اللّٰهِ الْمُسْتَقِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْعُوتِ

فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر اپنے آپ کو ضریح مبارک پر ڈال

دے اور اسے بوسہ دے اور یہ کہے يَا أَمِينَ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ زَارَكَ عَبْدُكَ وَوَلِيُّكَ

اللَّائِذُ بِقَبْرِكَ وَالْمُنِيخُ رَحْلَهُ بِفِنَائِكَ الْمُتَقَرِّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ زِيَارَةَ

مَنْ هَجَرَ فِيكَ صَحْبَهُ وَجَعَلَكَ بَعْدَ اللّٰهِ حَسْبَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الطُّورُ وَالْكِتَابُ الْمَسْطُورُ وَالرَّقُّ

الْمَنْشُورُ وَبَحْرُ الْعِلْمِ الْمَسْجُورُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ مَزُورٍ عِنَايَةً فِيمَنْ زَارَهُ وَقَصَدَهُ وَأَتَاهُ

وَأَنَا وَلِيُّكَ وَقَدْ حَطَطْتُ رَحْلِي بِفِنَائِكَ وَلَجَأْتُ إِلَىٰ حَرَمِكَ وَلُذْتُ بِضَرِيحِكَ لِعِلْمِي بِعَظِيمِ

مَنْزِلَتِكَ وَشَرَفِ حَضْرَتِكَ وَقَدْ أَثْقَلَتِ الذُّنُوبُ ظَهْرِي وَمَنَعَتْنِي رُقَادِي فَمَا أَجِدُ حِرْزًا

وَلَا مَعْقِلًا وَلَا مَلْجَأً أَلْجَأُ إِلَيْهِ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَتَوَسُّلِي بِكَ إِلَيْهِ وَاسْتِشْفَاعِي بِكَ لَدَيْهِ فَهَا أَنَا ذَا

نَازِلٌ بِفِنَائِكَ وَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ جَاهٌ عَظِيمٌ وَمَقَامٌ كَرِيمٌ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ

پھر ضریح کو بوسہ دے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَيَا

أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى

الْعَالَمِينَ وَبِأَخِيهِ وَابْنِ عَمِّهِ الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ الْعَالِمِ الْمُبِينِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

الْإِمَامَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ وَبِجَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ زَكِيِّ الصِّدِّيقِينَ وَبِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ الْمُبِينِ وَحَبِيسِ الظَّالِمِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى

الرِّضَا الْأَمِينِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ عَلَمِ الْمُهْتَدِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرِّ الصَّادِقِ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ

وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْخَلَفِ الْحُجَّةِ صَاحِبِ الْأَمْرِ مُظْهِرِ الْبَرَاهِينِ

أَنْ تَكْشِفَ مَا بِي مِنَ الْهُمُومِ وَتَكْفِيَنِي شَرَّ الْبَلَاءِ الْمَحْتُومِ وَتُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُومِ بِرَحْمَتِكَ

غم اور اندوہ کیلئے دعائیں

بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْ بِي
حَمِيمًا وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي
لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ
تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي جَمِيعَ
مَا بِهِ ابْتَلَيْتَنِي وَتَرُدُّنِي بِهَا
عَلَىٰ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ
عِنْدِي فَقَدْ ضَعُفَتْ
قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
وَانْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ
رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي
عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ
عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي
وَتُعَافِيَنِي كَقُدْرَتِكَ
عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي
وَتَبْتَلِيَنِي إِلٰهِي ذِكْرُ
عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ
لِإِنْعَامِكَ يُقَوِّينِي
وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعَمِكَ
مُنْذُ خَلَقْتَنِي فَأَنْتَ
رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي
وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ
لِي وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ
بِي وَالْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِي
وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد جو تیرے دل میں آئے دعا کرے اور اس کے بعد وداع کرے، مؤلف کہتا ہے کہ سید عبدالکریم ابن طاؤس نے فرحۃ الغری میں روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کوفہ میں وارد ہوئے اور مسجد میں گئے اور ابو حمزہ ثمالی جو اہل کوفہ سے زیادہ زاہد معروف تھے اور مشائخ کوفہ سے تھے وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے امام زین العابدین علیہ السلام نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی تو ابو حمزہ ثمالی کہنے لگے کہ میں نے ایسا پاکیزہ لہجہ نہیں سنا اور میں حضرت کے قریب گیا کہ سنوں، کیا پڑھ رہے ہیں تو میں نے سنا کہ یہ پڑھ رہے تھے اِلٰھِیْ اِنْ کَانَ قَدْ عَصَیْتُکَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُکَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْکَ اور یہ دعا بہت معروف ہے اور کوفہ کے اعمال میں ص پر آئے گی پھر ابو حمزہ نے کہا کہ آپ چھٹے ستون کے پاس آئے اور نعلین کو اتار لیا اور کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا اور تکبیر کہی اور آپ کی تکبیر سے میرے بدن کے تمام بال دہشت کی وجہ سے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے چار رکعت نماز پڑھی اور بہت بہترین رکوع اور سجود بجا لائے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھی اِلٰھِیْ اِنْ کُنْتُ قَدْ عَصَیْتُکَ اس دعا کو آخر تک پڑھا اس کے بعد آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے مناخ کوفہ تک گیا اور مناخ کوفہ میں اس جگہ کا نام تھا کہ جہاں اونٹ بٹھائے جاتے تھے میں نے وہاں ایک غلام سیاہ کو دیکھا کہ جس کے پاس ایک اونٹ اور ناقہ موجود تھا میں نے اس غلام سے پوچھا کہ یہ بزرگوار کون ہیں تو وہ غلام کہنے لگا کہ تو نے انہیں انکی عادات اور خصائل سے نہیں پہچانا، آپ امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام ہیں ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے فوراً اپنے آپ کو آپ کے قدموں پر گرا دیا۔ میں نے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے یہ نہ کرنے دیا اور اپنے ہاتھ سے میرے سر کو اٹھایا اور فرمایا کہ مجھے سجدہ نہ کر کیونکہ سجدہ سوائے ذات الٰہی کے کسی کو سزاوار اور لائق نہیں، میں نے عرض کی۔ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ آپ یہاں کس واسطے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی کے لئے جو تو نے دیکھا ہے یعنی کوفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہاں پر نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے تو وہ اطراف سے ضرور یہاں آئیں اگرچہ مثل بچوں کے زمین پر کھنچتے کھنچتے آئے یعنی جتنی بھی سختی انہیں برداشت کرنی پڑے مثل اس بچے کے جو راستہ نہ چل سکتا ہو پھر آپ نے فرمایا کہ آیا تو میرے جد بزرگوار جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کرنے کے لئے چلنا چاہتا ہے میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے وہاں سے حرکت کی اور میں آپ کے ناقہ کے سایہ تلے چل رہا تھا اور آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم غریین (دو پہاڑیوں) تک پہنچے اور یہ ایک نور کا بقعہ تھا جو منور اور روشن تھا۔ آپ ناقہ سے پیادہ ہو گئے اور

کُلُّ مَا اَنَا فِیْہِ فَلَکَ یَاسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ فِیْمَا قَضَیْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِیْلُ خَلَاصِیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ جَمِیْعِہٖ وَالْعَافِیَۃُ لِیْ فَاِنِّیْ لَا اَجِدُ لِدَفْعِ ذٰلِکَ اَحَدًا غَیْرَکَ وَلَا اَعْتَمِدُ فِیْہِ اِلَّا عَلَیْکَ فَکُنْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عِنْدَ اَحْسَنِ ظَنِّیْ بِکَ وَرَجَائِیْ لَکَ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاسْتِکَانَتِیْ وَضَعْفَ رُکْنِیْ وَامْنُنْ بِذٰلِکَ عَلَیَّ وَعَلٰی کُلِّ دَاعٍ دَعَاکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

چھٹی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امام علی ابن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ جب میں یہ کلمات کہہ لوں تو پھر مجھے کسی قسم کی پرواہ نہیں اگرچہ جن وانس مجھے

غم اور اندوہ کیلئے دُعائیں ضرر پہنچانے پر جمع ہو جائیں دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمَا قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

ساتویں دعا وارد ہوا ہے کہ مصیبت اور خوف بادشاہ کے دور ہونے کے لیئے دعائے اہلبیت علیہم السلام پڑھی جائے دعا یہ ہے يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا

اپنے دونوں منہ کی طرف کو زمین پر رکھا اور فرمایا کہ اے حمزہ یہ میرے جدِّ بزرگوار علی بن ابی طالب علیہما السلام کی قبر مبارک ہے اس کے بعد آپ نے وہ زیارت پڑھی کہ جس کا اوّل اَلسَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ الرَّضِيِّ وَنُورِ وَجْهِهِ الْمُضِيْءِ ہے اس کے بعد آپ نے اس قبر مبارک سے وداع کیا اور مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے اور میں واپس کوفہ لوٹ آیا۔ مؤلف کہتا ہے کہ سید کا فرحۃ الغری میں اس زیارت کا ذکر نہ کرنا میرے باعث تعجب تھا اور میں نے بہت جستجو کی کہ اس زیارت کو کتابوں میں ڈھونڈوں تو میں نے اسے نہیں پایا مگر ایک زیارت کہ جس کا پہلا جملہ تو یہی ہے لیکن اس کا دوسرا جملہ اس میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ وہ زیارت یہی ہو اور یہ معمولی دو جملوں کا اختلاف مضر نہ ہو اور اگر کوئی کہے کہ شاید وہ زیارت وہ ہو کہ جس کا اوّل سلام اللّٰہ و ملائکتہ ہے نہ جس کا السلام علی اسم اللّٰہ ہے تو میں کہوں گا کہ وہ زیارت وہی ہے کہ جس کا اول السلام علی اسم اللّٰہ المضئ ہے اور اس سے پہلے جو سلام موجود ہیں وہ بمنزلہ اذنِ دخول کے ہیں اور اس کا شاید یہ ہے کہ اس زیارت کی تطبیق اس زیارت سے ہوتی ہے کہ جو مولود کے دن پڑھنی پڑتی ہے اور ان کی آپس میں بہت کافی مشابہت موجود ہے، تو بھی مولود کی زیارت کی طرف رجوع کرتا کہ تجھے صدق مطلب معلوم ہو جائے اور یہ بھی ایک دلیل ہے کہ چھٹی زیارت میں اور زیارتِ مولود میں یہ دونوں جملے لفظ نور کے بغیر موجود ہیں لیکن پہلی زیارت میں جو گذر چکی ہے اس میں موجود نہیں واللّٰہ العالم۔ بہرحال مطلقہ زیارات میں سے یہی سات زیارتیں جو ہم نے ذکر کی ہیں کافی ہیں اور اگر کوئی اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو اسے زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے اور وہ مفصل زیارت بھی پڑھے جو غدیر کے دن میں عنقریب نقل ہوگی کیونکہ روایت میں ہے کہ اسے ہر وقت اور ہر جگہ سے پڑھا جا سکتا ہے انسان کو امیرالمومنین کی زیارت جانے کو اور حرم مطہر میں نماز پڑھنے کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے کیونکہ آپ کے حرم میں ایک نماز دو لاکھ نماز کے برابر ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام واجب الطاعۃ (یعنی اللّٰہ کے بنائے ہوئے کہ جس کی اطاعت کو خدا نے لوگوں پر فرض کیا ہے) کی زیارت کرے اور وہاں چار رکعت نماز بجالائے تو اس کے لئے حج اور عمرہ لکھا جائے گا، ہم نے ہدیۃ الزائرین میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی مجاورت کی فضیلت کو نقل کیا ہے بشرطیکہ مجاور جوار اور ہمسائگی کے حقوق کو بجالائے اور یہ مطلب بہت کافی مشکل ہے جو ہر شخص کا کام نہیں اور یہاں پر ان حقوق کا ذکر کرنا موجب طوالت ہوگا اگر آپ چاہتے ہیں تو کلمہ طیّبہ نامی کتاب کی طرف مراجعہ کریں۔
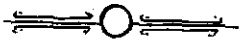
وداع امیرالمومنینؑ

جب آپ نجف اشرف سے واپس آنا چاہے تو آپ امیرالمومنین علیہ السلام سے وداع کرنے کے لئے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَاَسْتَرْعِيْكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرُّسُلِ وَبِمَا جَائَتْ بِهٖ وَدَعَتْ اِلَيْهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُ فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا شَهِدْتُ عَلَيْهِ فِيْ حَيٰوتِيْ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ قَتَلَهُمْ وَحَارَبَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنْ حَارَبَهُمْ لَنَا اَعْدَاۤءٌ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَاۤءُ وَاَنَّهُمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ وَعَلٰى مَنْ قَتَلَهُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۤئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ شَرِكَ فِيْهِمْ وَمَنْ سَرَّهُ قَتْلُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاحْشُرْنِيْ مَعَ هٰؤُلَاۤءِ الْمُسَمَّيْنَ الْاَئِمَّةِ اَللّٰهُمَّ وَذَلِّلْ قُلُوْبَنَا لَهُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْمُنَاصَحَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَحُسْنِ الْمُوَازَرَةِ وَالتَّسْلِيْمِ

دوسرا مقصد
جناب امیرالمومنینؑ کی مخصوص زیارتوں میں ہے

اور آپ کی مخصوص زیارتیں چند ایک ہیں پہلی زیارت غدیر کے دن ہے. امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے. کہ آپ نے ابی نصر سے فرمایا کہ اے. ابی نصر. جہاں بھی تو ہو غدیر کے دن جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی قبر کے پاس حاضر ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دن مرد مومن اور مومنہ عورت کے ساٹھ سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور خدا رمضان المبارک اور شب قدر میں جو لوگ جہنم سے آزاد کرتا ہے اس سے دو گنے آج کے دن جہنم سے آزاد کرتا ہے جاننا چاہیئے کہ غدیر کے دن کے لئے کئی ایک زیارتیں نقل ہوئی ہیں. پہلی زیارت امین اللہ آج کے دن پڑھنا

مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِيًا بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا اور کذا کذا لفظوں کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے

آٹھویں دعا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرج وکشائش کے لئے اس دعا پر مواظبت کرنی چاہئے دعا یہ ہے يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ

نویں دعا حضرت امام زین العابدینؑ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ اے بیٹا جب تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت یا آفت آجائے تو کامل طریقہ پر وضو کرے اور دو رکعت نماز یا چار رکعت پڑھے اور اسکے

آخر میں یہ دعا پڑھے۔ یَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوٰى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوَاىَ وَيَا شَاهِدَ كُلِّ مَلَاءٍ وَيَا عَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَيَا دَافِعَ مَا يَشَاءُ مِنْ بَلِيَّةٍ يَا خَلِيْلَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَا نَجِيَّ مُوْسٰى وَيَا مُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهٗ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهٗ دُعَاءَ الْغَرِيْبِ الْغَرِيْقِ الْمُضْطَرِّ الَّذِيْ لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَا هُوَ فِيْهِ اِلَّا اَنْتَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پس ہر آئینہ نہیں پڑھے گا کوئی اس دعا کو مگر یہ کہ خداوند عالم اس سے اس آنے والی مصیبت کو ٹال دے گا انشاءاللہ تعالے

دسویں دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم وغم کو دور کرنے

نقل ہوا ہے کہ جسے ہم زیارات مطلقہ میں سے دوسری زیارت ص۳۴۲ پر نقل کر چکے ہیں۔ دوسری وہ زیارت ہے کہ جو معتبر سند سے امام علی نقی علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ آپ نے یہ زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام غدیر کے دن اس سال میں پڑھی جبکہ آپ کو معتصم نے طلب کیا تھا اور اس کی کیفیت یوں ہے کہ جب اس دن زیارت کا قصد کرے تو قبہ مبارکہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور شیخ اور شہید نے فرمایا کہ پہلے غسل زیارت کرے اور پھر یہ اذن دخول پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابٍ (اور یہ وہی اذن دخول ہے کہ جسے ہم نے پہلے باب کے ص۳۰۴ پر نقل کیا ہے۔ اذن دخول کے بعد اپنے دائیں پاؤں کو روضہ مبارکہ کے اندر رکھے اور ضریح مبارک کے نزدیک جا کر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَفْوَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَمِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى وَحْيِهٖ وَعَزَائِمِ اَمْرِهٖ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَصَلَوَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ وَوَارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَوَلِيَّ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَمَوْلَايَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَسَفِيْرَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ وَحُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دِيْنَ اللّٰهِ الْقَوِيْمَ وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبَاُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وَعَنْهُ يُسْئَلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَصَدَّقْتَ بِالْحَقِّ وَهُمْ مُكَذِّبُوْنَ وَجَاهَدْتَ وَهُمْ مُحْجِمُوْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْسُوْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَوَصِيُّهٗ وَوَارِثُ عِلْمِهٖ وَاَمِيْنُهٗ عَلٰى شَرْعِهٖ وَخَلِيْفَتُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَصَدَّقَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ عَنِ اللّٰهِ مَا اَنْزَلَهٗ فِيْكَ فَصَدَعَ بِاَمْرِهٖ وَاَوْجَبَ عَلٰى اُمَّتِهٖ فَرْضَ طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِكَ وَعَقَدَ عَلَيْهِمُ الْبَيْعَةَ لَكَ وَجَعَلَكَ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ كَذٰلِكَ ثُمَّ اَشْهَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَلَسْتُ قَدْ بَلَّغْتُ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَكَفٰى بِكَ

شَهِيدًا وَحَاكِمًا بَيْنَ الْعِبَادِ فَلَعَنَ اللّٰهُ جَاحِدَ وِلَايَتِكَ بَعْدَ الْإِقْرَارِ وَنَاكِثَ عَهْدِكَ بَعْدَ الْمِيثَاقِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُوفٍ لَكَ بِعَهْدِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْحَقُّ الَّذِي نَطَقَ بِوِلَايَتِكَ التَّنْزِيلُ وَاَخَذَ لَكَ الْعَهْدَ عَلَى الْاُمَّةِ بِذٰلِكَ الرَّسُولُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَعَمَّكَ وَاَخَاكَ الَّذِينَ تَاجَرْتُمُ اللّٰهَ بِنُفُوسِكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اَلتَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْاٰمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اَشْهَدُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّ الشَّاكَّ فِيكَ مَا اٰمَنَ بِالرَّسُولِ الْاَمِينِ وَاَنَّ الْعَادِلَ بِكَ غَيْرَكَ عَانِدٌ عَنِ الدِّينِ الْقَوِيمِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لَنَا رَبُّ الْعَالَمِينَ وَاَكْمَلَهُ بِوِلَايَتِكَ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ ضَلَّ وَاللّٰهِ وَاَضَلَّ مَنِ اتَّبَعَ سِوَاكَ وَعَنَدَ عَنِ الْحَقِّ مَنْ عَادَاكَ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا لِاَمْرِكَ وَاَطَعْنَا وَاتَّبَعْنَا صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ فَاهْدِنَا رَبَّنَا وَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اِلٰى طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِينَ لِاَنْعُمِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَزَلْ لِلْهَوٰى مُخَالِفًا وَلِلتُّقٰى مُحَالِفًا وَعَلٰى كَظْمِ الْغَيْظِ قَادِرًا وَعَنِ النَّاسِ عَافِيًا غَافِرًا وَاِذَا عُصِيَ اللّٰهُ سَاخِطًا وَاِذَا اُطِيعَ اللّٰهُ رَاضِيًا وَبِمَا عَهِدَ اِلَيْكَ عَامِلًا رَاعِيًا لِمَا اسْتُحْفِظْتَ حَافِظًا لِمَا اسْتُودِعْتَ مُبَلِّغًا مَا حُمِّلْتَ مُنْتَظِرًا مَا وُعِدْتَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مَا اتَّقَيْتَ ضَارِعًا وَلَا اَمْسَكْتَ عَنْ حَقِّكَ جَازِعًا وَلَا اَحْجَمْتَ عَنْ مُجَاهَدَةِ غَاصِبِيكَ نَاكِلًا وَلَا اَظْهَرْتَ الرِّضٰى بِخِلَافِ مَا يُرْضِي اللّٰهَ مُدَاهِنًا وَلَا وَهَنْتَ لِمَا اَصَابَكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا ضَعُفْتَ وَلَا اسْتَكَنْتَ عَنْ طَلَبِ حَقِّكَ مُرَاقِبًا مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ تَكُونَ كَذٰلِكَ بَلْ ظُلِمْتَ احْتَسَبْتَ رَبَّكَ وَفَوَّضْتَ اِلَيْهِ اَمْرَكَ وَذَكَّرْتَهُمْ فَمَا ادَّكَرُوا وَوَعَظْتَهُمْ فَمَا اتَّعَظُوا وَخَوَّفْتَهُمُ اللّٰهَ فَمَا تَخَوَّفُوا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى دَعَاكَ اللّٰهُ اِلٰى جِوَارِهٖ وَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهٖ

کے لئے غسل بجا لائے اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ کہے يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَرِّجْ هَمِّي وَاكْشِفْ غَمِّي يَا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اِعْصِمْنِي وَطَهِّرْنِي وَاذْهَبْ بِبَلِيَّتِي اور آیۃ الکرسی و معوذتین کو پڑھے گیارہویں دعا روایت ہوئی ہے کہ ہم و غم کے دور کرنے کے لئے سو مرتبہ سجدہ میں یہ کہے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ فَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي بارہویں دعا حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے سماعہ سے

وَاَلْزَمَ اَعْدَآئَكَ الْحُجَّةَ بِقَتْلِهِمْ اِيَّاكَ لِتَكُوْنَ الْحُجَّةُ لَكَ عَلَيْهِمْ مَعَ مَالَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلٰى جَمِيْعِ
خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ صَابِرًا وَجُدْتَ
بِنَفْسِكَ مُحْتَسِبًا وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهٖ وَاتَّبَعْتَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ مَا اسْتَطَعْتَ مُبْتَغِيًا مَا عِنْدَ اللّٰهِ رَاغِبًا فِيْمَا وَعَدَ اللّٰهُ لَا تَحْفِلُ
بِالنَّوَائِبِ وَلَا تَهِنُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَلَا تَحْجُمُ عَنْ مُحَارِبٍ اَفِكَ مَنْ نَسَبَ غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ وَافْتَرٰى بَاطِلًا
عَلَيْكَ وَاَوْلٰى لِمَنْ عَنَدَ عَنْكَ لَقَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى صَبْرَ احْتِسَابٍ
وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَصَلّٰى لَهٗ وَجَاهَدَ وَاَبْدٰى صَفْحَتَهٗ فِيْ دَارِ الشِّرْكِ وَالْاَرْضُ مَشْحُوْنَةٌ
ضَلَالَةً وَالشَّيْطَانُ يُعْبَدُ جَهْرَةً وَاَنْتَ الْقَائِلُ لَا تَزِيْدُنِيْ كَثْرَةُ النَّاسِ حَوْلِيْ عِزَّةً وَلَا تَفَرُّقُهُمْ عَنِّيْ
وَحْشَةً وَلَوْ اَسْلَمَنِيَ النَّاسُ جَمِيْعًا لَمْ اَكُنْ مُتَضَرِّعًا اِعْتَصَمْتَ بِاللّٰهِ فَعَزَزْتَ وَاٰثَرْتَ الْاٰخِرَةَ
عَلَى الْاُوْلٰى فَزَهِدْتَ وَاَيَّدَكَ اللّٰهُ وَهَدَاكَ وَاَخْلَصَكَ وَاجْتَبَاكَ فَمَا تَنَاقَضَتْ اَفْعَالُكَ وَلَا اخْتَلَفَتْ
اَقْوَالُكَ وَلَا تَقَلَّبَتْ اَحْوَالُكَ وَلَا ادَّعَيْتَ وَلَا افْتَرَيْتَ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلَا شَرِهْتَ اِلَى الْحُطَامِ
وَلَا دَنَّسَكَ الْاٰثَامُ وَلَمْ تَزَلْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَيَقِيْنٍ مِنْ اَمْرِكَ تَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيْمٍ اَشْهَدُ شَهَادَةَ حَقٍّ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ قَسَمَ صِدْقٍ اَنَّ مُحَمَّدًا وَاٰلَهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ سَادَاتُ
الْخَلْقِ وَاَنَّكَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَلِيُّهٗ وَاَخُو الرَّسُوْلِ وَوَصِيُّهٗ وَوَارِثُهٗ
وَاَنَّهُ الْقَائِلُ لَكَ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اٰمَنَ بِيْ مَنْ كَفَرَ بِكَ وَلَا اَقَرَّ بِاللّٰهِ مَنْ جَحَدَكَ وَقَدْ
ضَلَّ مَنْ صَدَّ عَنْكَ وَلَمْ يَهْتَدِ اِلَى اللّٰهِ وَلَا اِلَيَّ مَنْ لَا يَهْتَدِيْ بِكَ وَهُوَ قَوْلُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِّيْ
لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اِلٰى وِلَايَتِكَ مَوْلَايَ فَضْلُكَ لَا يَخْفٰى وَنُوْرُكَ
لَا يُطْفَاُ وَاَنَّ مَنْ جَحَدَكَ الظَّلُوْمُ الْاَشْقٰى مَوْلَايَ اَنْتَ الْحُجَّةُ عَلَى الْعِبَادِ وَالْهَادِيْ اِلَى الرَّشَادِ
وَالْعُدَّةُ لِلْمَعَادِ مَوْلَايَ لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ فِي الْاُوْلٰى مَنْزِلَتَكَ وَاَعْلٰى فِي الْاٰخِرَةِ دَرَجَتَكَ وَبَصَّرَكَ مَا
عَمِيَ عَلٰى مَنْ خَالَفَكَ وَحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَوَاهِبِ اللّٰهِ لَكَ فَلَعَنَ اللّٰهُ مُسْتَحِلِّي الْحُرْمَةِ مِنْكَ وَذَائِدِي
الْحَقِّ عَنْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّهُمُ الْاَخْسَرُوْنَ الَّذِيْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ مَا اَقْدَمْتَ وَلَا اَحْجَمْتَ وَلَا نَطَقْتَ وَلَا اَمْسَكْتَ اِلَّا بِاَمْرٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قُلْتَ وَالَّذِيْ

فرمایا اے سماعہ جب بھی
تجھے خدا کے حضور میں کوئی
حاجت ہو تو یہ کہو
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ فَاِنَّ لَهُمَا
عِنْدَكَ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ
وَقَدْرًا مِنَ الْقَدْرِ
فَبِحَقِّ ذَالِكَ الشَّاْنِ
وَبِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ
بِيْ كَذَا وَكَذَا پس
جب قیامت کا دن
ہوگا تو کوئی ملک مقرب
اور نبی مرسل اور مومن
ممتحن باقی نہیں رہے گا
مگر یہ کہ وہ محتاج ہوگا
محمد و علی صلوات اللہ علیہما
والسلام کیطرف فقیر کہتا ہے
کہ ابن ابی الحدید نے حضرت
امیرالمومنین علیہ السلام
سے نقل کیا ہے کہ آپنے
فرمایا کہ ایک وقت میں
نے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ

نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ نَظَرَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَضْرِبُ بِالسَّيْفِ قُدُمًا فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأُعْلِمُكَ أَنَّ مَوْتَكَ وَحَيَاتَكَ مَعِي وَعَلَى سُنَّتِي فَوَاللهِ مَا كَذِبْتُ وَلَا كُذِبْتُ وَلَا ضَلَلْتُ وَلَا ضُلَّ بِي وَلَا نَسِيتُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي وَإِنِّي لَعَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي بَيَّنَهَا لِنَبِيِّهِ وَبَيَّنَهَا النَّبِيُّ لِي وَإِنِّي لَعَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ أَلْفِظُهُ لَفْظًا صَدَقْتَ وَاللهِ وَقُلْتَ الْحَقَّ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَاوَاكَ بِمَنْ نَاوَاكَ وَاللهُ جَلَّ اسْمُهُ يَقُولُ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَدَلَ بِكَ مَنْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ وِلَايَتَكَ وَأَنْتَ وَلِيُّ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَالذَّابُّ عَنْ دِينِهِ وَالَّذِي نَطَقَ الْقُرْآنُ بِتَفْضِيلِهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا وَقَالَ اللهُ تَعَالَى أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْمَخْصُوصُ بِمِدْحَةِ اللهِ الْمُخْلِصُ لِطَاعَةِ اللهِ لَمْ تَبْغِ بِالْهُدَى بَدَلًا وَلَمْ تُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّكَ أَحَدًا وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى اسْتَجَابَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِيكَ دَعْوَتَهُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِإِظْهَارِ مَا أَوْلَاكَ لِأُمَّتِهِ إِعْلَاءً لِشَأْنِكَ وَإِعْلَانًا لِبُرْهَانِكَ وَدَحْضًا لِلْأَبَاطِيلِ وَقَطْعًا لِلْمَعَاذِيرِ فَلَمَّا أَشْفَقَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَاسِقِينَ وَاتَّقَى فِيكَ الْمُنَافِقِينَ أَوْحَى إِلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَوَضَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْزَارَ الْمَسِيرِ وَنَهَضَ فِي رَمْضَاءِ الْهَجِيرِ فَخَطَبَ وَأَسْمَعَ وَنَادَى فَأَبْلَغَ ثُمَّ سَأَلَهُمْ أَجْمَعَ فَقَالَ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ قَالَ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا بَلَى فَأَخَذَ بِيَدِكَ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ فَمَا آمَنَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ عَلَى نَبِيِّهِ إِلَّا قَلِيلٌ وَلَا زَادَ

سے سوال کیا کہ آپ میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں تو فرمانے لگے کہ کروں گا پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی پھر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے میں نے کان لگا کے آپ کی دعا کو سنا تو آپ کہہ رہے تھے کہ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ عَلِیٍّ عِنْدَکَ اغْفِرْ لِعَلِیٍّ یعنی اے خدا علی کا واسطہ ہے تجھے تو علی کو بخش دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا دعا ہوئی جو آپ نے کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا خدا کے نزدیک علی سے زیادہ کوئی صاحب قدر و منزلت ہے کہ جس کو میں خدا کے ہاں شفیع قرار دوں، مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے باب اوّل میں جہاں سجدہ شکر کی دعاؤں کے ذکر میں

اَكْثَرُهُمْ غَيْرَ تَخْسِيرٍ وَلَقَدْ اَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيكَ مِنْ قَبْلُ وَهُمْ كَارِهُونَ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَاْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ
رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
فَالْعَنْ مَنْ عَارَضَهُ وَاسْتَكْبَرَ وَكَذَّبَ بِهِ وَكَفَرَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَاَوَّلَ الْعَابِدِينَ وَاَزْهَدَ الزَّاهِدِينَ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَوَاتُهُ وَتَحِيَّاتُهُ اَنْتَ مُطْعِمُ الطَّعَامِ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَاَسِيرًا لِوَجْهِ اللهِ لَا تُرِيدُ مِنْهُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا وَفِيكَ اَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَاَنْتَ الْكَاظِمُ لِلْغَيْظِ
وَالْعَافِي عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ وَاَنْتَ الصَّابِرُ فِي الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَاْسِ وَ
اَنْتَ الْقَاسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَالْعَادِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَالْعَالِمُ بِحُدُودِ اللهِ مِنْ جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ وَاللهُ تَعَالٰى
اَخْبَرَ عَمَّا اَوْلَاكَ مِنْ فَضْلِهِ بِقَوْلِهِ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ اَمَّا الَّذِينَ
اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَاَنْتَ الْمَخْصُوصُ بِعِلْمِ
التَّنْزِيلِ وَحُكْمِ التَّاْوِيلِ وَنَصِّ الرَّسُولِ وَلَكَ الْمَوَاقِفُ الْمَشْهُودَةُ وَالْمَقَامَاتُ الْمَشْهُورَةُ وَالْاَيَّامُ
الْمَذْكُورَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ الْاَحْزَابِ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ
بِاللهِ الظُّنُونَا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا وَاِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اِلَّا غُرُورًا وَاِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ
لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ اِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
اِنْ يُرِيدُونَ اِلَّا فِرَارًا وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُونَ الْاَحْزَابَ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

بیماروں کے لئے دعائیں

بعض دعاؤں کو لکھا ہے جو کہ اس فصل سے مناسبت رکھتی ہیں

فصل ہشتم

ان چند دعاؤں کے بیان میں ہے کہ جو علل و امراض کے لئے وارد ہوئی ہیں

پہلی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ درد و مرض کے لئے یہ کہا کر بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلّٰهِ فِي عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلٰى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ اپنی داڑھی کو دائیں ہاتھ میں پکڑ کر یہ دعا غیر نماز واجبی کے بعد پڑھنی چاہئے اور تین مرتبہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَاكْشِفْ ضُرِّي اور زیادہ کوشش کر کہ یہ عمل حالت اشک و گریہ میں صادر ہو۔

دوسری دعا حضرت صادق علیہ السلام سے

الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم الا ایمانا وتسلیما فقتلت عمرهم وهزمت
جمعهم ورد الله الذین کفروا بغیظهم لم ینالوا خیرا وکفی الله المؤمنین القتال و
کان الله قویا عزیزا ویوم احد اذ یصعدون ولا یلوون علی احد والرسول یدعوهم فی اخراهم
وانت تزود بهم المشرکین عن النبی ذات الیمین وذات الشمال حتی ردهم الله تعالی
عنکما خائفین ونصر بک الخاذلین ویوم حنین علی ما نطق به التنزیل اذ اعجبتکم کثرتکم
فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل الله
سکینته علی رسوله وعلی المؤمنین والمؤمنون انت ومن یلیک وعمک العباس ینادی
المنهزمین یا اصحاب سورة البقرة یا اهل بیعة الشجرة حتی استجاب له قوم قد کفیتهم
المؤنة وتکفلت دونهم المعونة فعادوا آیسین من المثوبة راجین وعد الله تعالی
بالتوبة وذلک قول الله جل ذکره ثم یتوب الله من بعد ذلک علی من یشاء وانت حائز
درجة الصبر فائز بعظیم الاجر ویوم خیبر اذ اظهر الله خور المنافقین وقطع دابر الکافرین
والحمد لله رب العالمین ولقد کانوا عاهدوا الله من قبل لا یولون الادبار وکان
عهد الله مسئولا مولای انت الحجة البالغة والمحجة الواضحة والنعمة السابغة والبرهان
المنیر فهنیئا لک بما آتاک الله من فضل وتبا لشانئک ذی الجهل شهدت مع النبی صلی الله
علیه وآله جمیع حروبه ومغازیه تحمل الرایة امامه وتضرب بالسیف قدامه ثم لحزمک
المشهور وبصیرتک فی الامور امرک فی المواطن ولم یکن علیک امیر وکم من امر صدک
عن امضاء عزمک فیه التقی واتبع غیرک فی مثله الهوی فظن الجاهلون انک عجزت الیه
انتهی ضل والله الظان لذلک وما اهتدی ولقد اوضحت ما اشکل من ذلک لمن توهم
وامتری بقولک صلی الله علیک قد یری الحول القلب وجه الحیلة ودونها حاجز من تقوی
الله فیدعها رای العین وینتهز فرصتها من لا حریجة له فی الدین صدقت وخسر المبطلون
واذ ماکرک الناکثان فقالا نرید العمرة فقلت لهما لعمرکما ما تریدان العمرة
لکن تریدان الغدرة فاخذت البیعة علیهما وجددت المیثاق فجدا فی النفاق فلما

منقول ہے کہ درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے بسم الله وبالله ومحمد رسول الله صلی الله علیه وآله ولا حول ولا قوة الا بالله اللهم امسح عنی ما اجد اور درد والی جگہ کو دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ مسح کرے۔

تیسری دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مریض ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھنے گئے اور ان سے فرمایا کہ یہ کہو اللهم انی اسئلک تعجیل عافیتک وصبرا علی بلیتک وخروجا الی رحمتک

چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اپنا ہاتھ درد والی جگہ پر رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اللهم انی اسئلک بحق القرآن العظیم الذی نزل به الروح الامین وهو عندک فی ام الکتاب

نَبَّهْتَهُمَا عَلٰى فِعْلِهِمَا اَغْفَلَا وَعَادَا وَمَا انْتَفَعَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهِمَا خُسْرًا ثُمَّ تَلَاهُمَا اَهْلُ الشَّامِ فَسِرْتَ اِلَيْهِمْ بَعْدَ الْاِعْذَارِ وَهُمْ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ وَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ هَمَجٌ رَعَاعٌ ضَالُّوْنَ وَبِالَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْكَ كَافِرُوْنَ وَلِاَهْلِ الْخِلَافِ عَلَيْكَ نَاصِرُوْنَ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاتِّبَاعِكَ وَنَدَبَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى نَصْرِكَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ مَوْلَايَ بِكَ ظَهَرَ الْحَقُّ وَقَدْ نَبَذَهُ الْخَلْقُ وَاَوْضَحْتَ السُّنَنَ بَعْدَ الدُّرُوْسِ وَالطَّمْسِ فَلَكَ سَابِقَةُ الْجِهَادِ عَلٰى تَصْدِيْقِ التَّنْزِيْلِ وَلَكَ فَضِيْلَةُ الْجِهَادِ عَلٰى تَحْقِيْقِ التَّاْوِيْلِ وَعَدُوُّكَ عَدُوُّ اللّٰهِ جَاحِدٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يَدْعُوْا بَاطِلًا وَيَحْكُمُ جَائِرًا وَيَتَاَمَّرُ غَاصِبًا وَيَدْعُوْا حِزْبَهٗ اِلَى النَّارِ وَعَمَّارٌ يُجَاهِدُ وَيُنَادِيْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ الرَّوَاحَ الرَّوَاحَ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَمَّا اسْتَسْقٰى فَسُقِيَ اللَّبَنَ كَبَّرَ وَقَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اٰخِرُ شَرَابِكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيَاحٌ مِنْ لَبَنٍ وَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَاعْتَرَضَهٗ اَبُو الْعَادِيَةِ الْفَزَارِيُّ فَقَتَلَهٗ فَعَلٰى اَبِي الْعَادِيَةِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَلَعْنَةُ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى مَنْ سَلَّ سَيْفَهٗ عَلَيْكَ وَسَلَلْتَ سَيْفَكَ عَلَيْهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَعَلٰى مَنْ رَضِيَ بِمَا سَائَكَ وَلَمْ يَكْرَهْهُ وَاَغْمَضَ عَيْنَهٗ وَلَمْ يُنْكِرْ اَوْ اَعَانَ عَلَيْكَ بِيَدٍ اَوْ لِسَانٍ اَوْ قَعَدَ عَنْ نَصْرِكَ اَوْ خَذَلَ عَنِ الْجِهَادِ مَعَكَ اَوْ غَمَطَ فَضْلَكَ وَجَحَدَ حَقَّكَ اَوْ عَدَلَ بِكَ مَنْ جَعَلَكَ اللّٰهُ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ نَفْسِهٖ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ اٰلِكَ الطَّاهِرِيْنَ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالْاَمْرُ الْاَعْجَبُ وَالْخَطْبُ الْاَفْظَعُ بَعْدَ جَحْدِكَ حَقَّكَ غَصْبُ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَدَكًا وَرَدُّ شَهَادَتِكَ وَشَهَادَةِ السَّيِّدَيْنِ سُلَالَتِكَ وَعِتْرَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ اَعْلَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْاُمَّةِ دَرَجَتَكُمْ وَرَفَعَ مَنْزِلَتَكُمْ وَاَبَانَ فَضْلَكُمْ وَشَرَّفَكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَاَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ فَاسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى وَاَنْتَ يَا سَيِّدَ الْاَوْصِيَآءِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ فَمَا اَعْمَهَ مَنْ ظَلَمَكَ عَنِ الْحَقِّ ثُمَّ اَفْرَضُوْكَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى مَكْرًا وَاَحَادُوْهُ عَنْ اَهْلِهٖ جَوْرًا فَلَمَّا

عَلِيٌّ حَكِيْمٌ اَنْ تَشْفِيَنِيْ بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِيْ بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِيْ مِنْ بَلَائِكَ
پھر محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھے پانچویں دعا ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میرے زانوں پر درد عارض ہوا پس میں نے اس چیز کی شکایت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کی تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھے تو یہ کہنا یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ارْحَمْ ضَعْفِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَاَعْفِنِيْ مِنْ وَجَعِيْ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کو پڑھا تو عافیت ملی، مؤلف کہتا ہے کہ تیسرے باب کی ابتداء میں ہم نے علل و امراض کی دعائیں ذکر کی ہیں،

فصل نہم

بعض احراز اور عوذات کے

إِلَى الْأَمْرِ إِلَيْكَ أَجْرَيْتَهُمْ عَلَى مَا أَجْرَيَا رَغْبَةً عَنْهُمَا بِمَا عِنْدَ اللّٰهِ لَكَ فَأَشْبَهَتْ مِحْنَتُكَ بِهِمَا مِحَنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَ الْوَحْدَةِ وَعَدَمِ الْأَنْصَارِ وَأَشْبَهْتَ فِي الْبَيَاتِ عَلَى الْفِرَاشِ الذَّبِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ أَجَبْتَ كَمَا أَجَابَ وَأَطَعْتَ كَمَا أَطَاعَ إِسْمٰعِيلُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا إِذْ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ وَكَذٰلِكَ أَنْتَ لَمَّا أَبَاتَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَمَرَكَ أَنْ تَضْجَعَ فِي مَرْقَدِهِ وَاقِيًا لَهُ بِنَفْسِكَ أَسْرَعْتَ إِلَى إِجَابَتِهِ مُطِيعًا وَلِنَفْسِكَ عَلَى الْقَتْلِ مُوَطِّنًا فَشَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى طَاعَتَكَ وَأَبَانَ عَنْ جَمِيلِ فِعْلِكَ بِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ثُمَّ مِحْنَتُكَ يَوْمَ صِفِّينَ وَقَدْ رُفِعَتِ الْمَصَاحِفُ حِيلَةً وَمَكْرًا فَأَعْرَضَ الشَّكُّ وَعُزِفَ الْحَقُّ وَاتُّبِعَ الظَّنُّ أَشْبَهَتْ مِحْنَةَ هٰرُونَ إِذْ أَمَّرَهُ مُوسٰى عَلٰى قَوْمِهِ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ وَهٰرُونُ يُنَادِي بِهِمْ وَيَقُولُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسٰى وَكَذٰلِكَ أَنْتَ لَمَّا رُفِعَتِ الْمَصَاحِفُ قُلْتَ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهَا وَخُدِعْتُمْ فَعَصَوْكَ وَخَالَفُوا عَلَيْكَ وَاسْتَدْعَوْا نَصْبَ الْحَكَمَيْنِ فَأَبَيْتَ عَلَيْهِمْ وَتَبَرَّأْتَ إِلَى اللّٰهِ مِنْ فِعْلِهِمْ وَفَوَّضْتَهُ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا أَسْفَرَ الْحَقُّ وَسَفِهَ الْمُنْكَرُ وَاعْتَرَفُوا بِالزَّلَلِ وَالْجَوْرِ عَنِ الْقَصْدِ اخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِهِ وَأَلْزَمُوكَ عَلٰى سَفَهٍ التَّحْكِيمَ الَّذِي أَبَيْتَهُ وَأَحَبُّوهُ وَحَظَرْتَهُ وَأَبَاحُوا ذَنْبَهُمُ الَّذِي اقْتَرَفُوهُ وَأَنْتَ عَلٰى نَهْجِ بَصِيرَةٍ وَهُدًى وَهُمْ عَلٰى سُنَنِ ضَلَالَةٍ وَعَمًى فَمَا زَالُوا عَلَى النِّفَاقِ مُصِرِّينَ وَفِي الْغَيِّ مُتَرَدِّدِينَ حَتّٰى أَذَاقَهُمُ اللّٰهُ وَبَالَ أَمْرِهِمْ فَأَمَاتَ بِسَيْفِكَ مَنْ عَانَدَكَ فَشَقِيَ وَهَوٰى وَأَحْيٰى بِحُجَّتِكَ مَنْ سَعِدَ فَهُدِيَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ غَادِيَةً وَرَائِحَةً وَعَاكِفَةً وَذَاهِبَةً فَمَا يُحِيطُ الْمَادِحُ وَصْفَكَ وَلَا يُحْبِطُ الطَّاعِنُ فَضْلَكَ أَنْتَ أَحْسَنُ الْخَلْقِ عِبَادَةً وَأَخْلَصُهُمْ زَهَادَةً وَأَذَبُّهُمْ عَنِ الدِّينِ أَقَمْتَ حُدُودَ اللّٰهِ بِجُهْدِكَ وَفَلَلْتَ عَسَاكِرَ الْمَارِقِينَ بِسَيْفِكَ تُخْمِدُ لَهَبَ الْحُرُوبِ بِبَنَانِكَ وَتَهْتِكُ سُتُورَ الشُّبَهِ بِبَيَانِكَ وَتَكْشِفُ لَبْسَ الْبَاطِلِ عَنْ صَرِيحِ الْحَقِّ لَا تَأْخُذُكَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَفِي مَدْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَ غِنًى عَنْ مَدْحِ الْمَادِحِينَ وَتَقْرِيظِ الْوَاصِفِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا وَلَمَّا رَأَيْتَ أَنْ قَتَلْتَ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ

بیان میں ہے یہاں صرف پانچ چیزیں ذکر کی جائینگی پہلی دعا روایت ہوئی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں متوحش رہنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا نہ بتاؤں تجھے ایک چیز کہ اگر اسے کہو تو رات و دن میں کبھی بھی تمہیں خوف و وحشت طاری نہ ہو، وہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَنَفِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِي فِي أَمَانِكَ وَفِي مَنْعِكَ

روایت میں ہے کہ ایک شخص اس دعا کو تیس سال تک پڑھتا رہا ایک رات اس نے نہ پڑھا تو ایک بچھو آیا اور اسے ڈس دیا۔ دوسری دعا

وَالْمَارِقِيْنَ وَصَدَّقَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعْدَهٗ فَاَوْفَيْتَ بِعَهْدِهٖ قُلْتَ اَمَا اٰنَ اَنْ تُخْضَبَ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ اَمْ مَتٰى يُبْعَثُ اَشْقَاهَا وَاثِقًا بِاَنَّكَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَبَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ قَادِمٌ عَلَى اللّٰهِ مُسْتَبْشِرٌ بِبَيْعِكَ الَّذِيْ بَايَعْتَهٗ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَنْبِيَائِكَ وَاَوْصِيَاءِ اَنْبِيَائِكَ بِجَمِيْعِ لَعَنَاتِكَ وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ وَالْعَنْ مَنْ غَصَبَ وَلِيَّكَ حَقَّهٗ وَاَنْكَرَ عَهْدَهٗ وَجَحَدَهٗ بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَالْاِقْرَارِ بِالْوِلَايَةِ لَهٗ يَوْمَ اَكْمَلْتَ لَهُ الدِّيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ ظَلَمَهٗ وَاَشْيَاعَهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِي الْحُسَيْنِ وَقَاتِلِيْهِ وَالْمُتَابِعِيْنَ عَدُوَّهٗ وَنَاصِرِيْهِ وَالرَّاضِيْنَ بِقَتْلِهٖ وَخَاذِلِيْهِ لَعْنًا وَبِيْلًا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَمَانِعِيْهِمْ حُقُوْقَهُمْ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَوَّلَ ظَالِمٍ وَغَاصِبٍ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ بِاللَّعْنِ وَكُلَّ مُسْتَنٍّ بِمَا سَنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (وَاٰلِهٖ) خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى عَلِيٍّ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاجْعَلْنَا بِهِمْ مُتَمَسِّكِيْنَ وَبِوِلَايَتِهِمْ مِنَ الْفَائِزِيْنَ الْاٰمِنِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں اس زیارت کی سند کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس زیارت کو نزدیک اور دور سے ہر روز پڑھا جا سکتا ہے اور یہ بھی ایک اہم فائدہ ہے کہ امیر المومنین علیہ السّلام کی زیارت کے شائقین اور عبادت کی طرف رغبت کرنے والے اسے غنیمت شمار کریں گے **تیسری زیارت** غدیر کے دن وہ زیارت ہے کہ جسے سید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اقبال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے اور فرمایا ہے کہ غدیر کے دن جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک جا کر نماز اور دعا وغیرہ کے بعد اسے پڑھے اور اگر کسی دوسرے شہر میں موجود ہو تو اس دن جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کر کے اسے پڑھے اور وہ زیارت یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَاَخِيْ نَبِيِّكَ وَوَزِيْرِهٖ وَحَبِيْبِهٖ وَخَلِيْلِهٖ وَمَوْضِعِ سِرِّهٖ وَخِيَرَتِهٖ مِنْ اُسْرَتِهٖ وَوَصِيِّهٖ وَصَفْوَتِهٖ وَخَالِصَتِهٖ وَاَمِيْنِهٖ وَوَلِيِّهٖ وَاَشْرَفِ عِتْرَتِهِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَاَبِيْ ذُرِّيَّتِهٖ وَبَابِ حِكْمَتِهٖ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهٖ وَالدَّاعِيْ اِلٰى شَرِيْعَتِهٖ وَالْمَاضِيْ عَلٰى سُنَّتِهٖ وَخَلِيْفَتِهٖ عَلٰى اُمَّتِهٖ سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَاَصْفِيَائِكَ وَاَوْصِيَاءِ اَنْبِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ عَنْ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا حُمِّلَ وَرَعٰى مَا اسْتُحْفِظَ وَحَفِظَ مَا اسْتُوْدِعَ وَحَلَّلَ حَلَالَكَ

درندوں سے تعویذ

جو شخص رات و دن اکیلے گھر یا کمرہ میں ہو تو آیۃ الکرسی اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاَعِنِّيْ عَلٰى وَحْدَتِيْ تیسری دعا روایت میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن و حسین علیہما السلام کو ان کلمات کے ساتھ تعویذ دیا اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ پھر آپ نے فرمایا کہ اسی طرح تعویذ کرتے تھے جناب ابراہیم اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کو۔ چوتھی دعا روایت میں ہے کہ بعض غزوات میں اصحاب نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھٹمل و پسو کی اذیت دینے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا

وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَاَقَامَ اَحْكَامَكَ وَدَعَا اِلٰى سَبِيْلِكَ وَوَالٰى اَوْلِيَآئَكَ وَعَادٰى اَعْدَآئَكَ وَجَاهَدَ النَّاكِثِيْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ عَنْ اَمْرِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ لَا تَاْخُذُهٗ فِى اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ حَتّٰى بَلَغَ فِىْ ذٰلِكَ الرِّضَا وَسَلَّمَ اِلَيْكَ الْقَضَآءَ وَعَبَدَكَ مُخْلِصًا وَنَصَحَ لَكَ مُجْتَهِدًا حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ فَقَبَضْتَهٗ اِلَيْكَ شَهِيْدًا سَعِيْدًا وَلِيًّا تَقِيًّا رَضِيًّا زَكِيًّا هَادِيًا مَهْدِيًّا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِيَآئِكَ وَاَصْفِيَآئِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

دوسری مخصوص زیارت امیر المومنین علیہ السلام

جناب پیغمبر خدا کے مولود کے دن میں ہے، شیخ مفیدؒ اور شہیدؒ اور سید بن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت ربیع الاول کی سترھویں کو پڑھی اور اسے پھر ثقہ جلیل القدر محمد بن مسلم ثقفی کو تعلیم دی اور فرمایا کہ جب تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر اس دن آئے تو پہلے غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو لگا کر آرام اور وقار سے وہاں جائے اور جب باب سلام پر یعنی حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے تیس دفعہ اللہ اکبر کہے اور پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خِيَرَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الطُّهْرِ الطَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَلَمِ الزَّاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَيَّدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ الْحَآفِّيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ وَبِهٰذَا الضَّرِيْحِ اللَّآئِذِيْنَ بِهٖ پھر قبر مبارک کے نزدیک جائے اور یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِىَّ الْاَوْصِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَادَ الْاَتْقِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِىَّ الْاَوْلِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰيَةَ اللّٰهِ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَامِسَ اَهْلِ الْعَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْاَتْقِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْاَوْلِيَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ النُّجَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَ الْاَخِلَّآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْاُمَنَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَحَامِلَ اللِّوَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَسِيْمَ الْجَنَّةِ وَلَظٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شُرِّفَتْ بِهٖ مَكَّةُ وَمِنٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْعُلُوْمِ وَكَنَفَ

بستر پر سونا چاہیں تو یہ کہیں اَيُّهَا الْاَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِىْ لَا يُبَالِىْ غَلَقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِاُمِّ الْكِتَابِ اَنْ لَا تُؤْذِيَنِىْ وَاَصْحَابِىْ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيْٓءَ الصُّبْحُ بِمَا جَآءَ پانچویں دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو کسی درندہ جانور مثل شیر چیتا، بھیڑیا وغیرہ کو دیکھے تو یہ کہے اَعُوْذُ بِرَبِّ دَانِيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ كُلِّ اَسَدٍ مُّسْتَاْسِدٍ اور حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تو کسی درندے جانور کو دیکھے تو اس کے منہ کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کو کہہ کہ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيْمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَزِيْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ وَ

الفقراء السلام علیک یا من ولد فی الکعبۃ وزوج فی السماء بسیدۃ النساء وکان
شهودها الملائکۃ الاصفیاء السلام علیک یا مصباح الضیاء السلام علیک یا من خصه
النبی بجزیل الحباء السلام علیک یا من بات علی فراش خاتم الانبیاء ووقاه بنفسه شر الاعداء
السلام علیک یا من ردت له الشمس فسامی شمعون الصفا السلام علیک یا من انجی الله
سفینة نوح باسمه واسم اخیه حیث التطم الماء حولها وطمی السلام علیک یا من تاب
الله به وباخیه علی آدم اذ غوی السلام علیک یا فلک النجاة الذی من رکبه نجی و
من تاخر عنه هوی السلام علیک یا من خاطب الثعبان وذئب الفلا السلام علیک یا امیر
المؤمنین ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا حجة الله علی من کفر وآناب السلام
علیک یا امام ذوی الالباب السلام علیک یا معدن الحکمة وفصل الخطاب السلام علیک
یا من عنده علم الکتاب السلام علیک یا میزان یوم الحساب السلام علیک یا فاصل الحکم
الناطق بالصواب السلام علیک ایها المتصدق بالخاتم فی المحراب السلام علیک یا من کفی
الله المؤمنین القتال به یوم الاحزاب السلام علیک یا من اخلص لله الوحدانیة وآناب
السلام علیک یا قاتل خیبر وقالع الباب السلام علیک یا من دعاه خیر الانام للمبیت علی
فراشه فاسلم نفسه للمنیة واجاب السلام علیک یا من له طوبی وحسن مآب ورحمة الله
وبرکاته السلام علیک یا ولی عصمة الدین ویا سید السادات السلام علیک یا صاحب
المعجزات السلام علیک یا من نزلت فی فضله سورة العادیات السلام علیک یا من کتب
اسمه فی السماء علی السرادقات السلام علیک یا مظهر العجائب والآیات السلام علیک
یا امیر الغزوات السلام علیک یا مخبرا بما غبر وبما هو آت السلام علیک یا مخاطب ذئب
الفلوات السلام علیک یا خاتم الحصی ومبین المشکلات السلام علیک یا من عجبت من
حملاته فی الوغا ملائکة السموات السلام علیک یا من ناجی الرسول فقدم بین یدی نجواه
الصدقات السلام علیک یا والد الائمة البررة السادات ورحمة الله وبرکاته
السلام علیک یا تالی المبعوث السلام علیک یا وارث علم خیر موروث ورحمة الله وبرکاته

عزیمۃ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام و الائمۃ الطاہرین علیہم السلام من بعدہ تو انشاء اللہ تجھ سے منصرف ہو جائے گا۔ چھٹی دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین سے فرمایا اے علی جب کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو یہ کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس یقیناً خداوند عالم برطرف کر دے گا تجھ پر اس چیز کو جسے وہ چاہے گا انواع مصائب میں سے

فصل دہم

ان چند مختصر دعاؤں کے بیان میں ہے جو دنیا و آخرت کی حاجات کے لئے مفید ہیں۔ یہاں تیس دعاؤں کو نقل کیا جاتا ہے

پہلی دعا حضرت صادق

السلام علیک یا سید الوصیین السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا غیاث المکروبین
السلام علیک یا عصمة المؤمنین السلام علیک یا مظهر البراهین السلام علیک یا طٰه ویٰس
السلام علیک یا حبل الله المتین السلام علیک یا من تصدق فی صلوته بخاتمه علی المسکین
السلام علیک یا قالع الصخرة عن فم القلیب ومظهر الماء المعین السلام علیک یا عین الله
الناظرة ویده الباسطة ولسانه المعبر عنه فی بریته اجمعین السلام علیک یا وارث علم
النبیین ومستودع علم الاولین والاخرین وصاحب لواء الحمد وساقی اولیائه من حوض خاتم
النبیین السلام علیک یا یعسوب الدین وقائد الغر المحجلین ووالد الائمة المرضیین ورحمة
الله وبرکاته السلام علی اسم الله الرضی ووجهه المضیئ وجنبه القوی وصراطه السوی
السلام علی الامام التقی المخلص الصفی السلام علی الکوکب الدری السلام علی الامام ابی
الحسن علی ورحمة الله وبرکاته السلام علی ائمة الهدی ومصابیح الدجی واعلام التقی
ومنار الهدی وذوی النهی وکهف الوری والعروة الوثقی والحجة علی اهل الدنیا
ورحمة الله وبرکاته السلام علی نور الانوار وحجة الجبار ووالد الائمة الاطهار وقسیم
الجنة والنار المخبر عن الاثار المدمر علی الکفار مستنقذ الشیعة المخلصین من عظیم الاوزار
السلام علی المخصوص بالطاهرة التقیة ابنة المختار المولود فی البیت ذی الاستار المزوج فی
السماء بالبرة الطاهرة الرضیة المرضیة والدة الائمة الاطهار ورحمة الله وبرکاته
السلام علی النبا العظیم الذی هم فیه مختلفون وعلیه یعرضون وعنه یسئلون السلام
علی نور الله الانور وضیائه الازهر ورحمة الله وبرکاته السلام علیک یا ولی الله وحجته
وخالصة الله وخاصته اشهد انک یا ولی الله لقد جاهدت فی سبیل الله حق جهاده واتبعت
منهاج رسول الله صلی الله علیه واله وحللت حلال الله وحرمت حرام الله وشرعت
احکامه واقمت الصلوة واتیت الزکوة وامرت بالمعروف ونهیت عن المنکر
وجاهدت فی سبیل الله صابرا ناصرا مجتهدا محتسبا عند الله عظیم الاجر حتی اتیک الیقین
فلعن الله من دفعک عن حقک وازالک عن مقامک ولعن الله من بلغه ذلک فرضی به

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ کہو اللّٰهم اجعلنی اخشاک کانی اراک واسعدنی بتقویک ولا تشقنی بنشطی لمعاصیک وخر لی فی قضائک وبارک لی فی قدرک حتی لا احب تاخیر ما عجلت ولا تعجیل ما اخرت واجعل غنای فی نفسی ومتعنی بسمعی وبصری واجعلهما الوارثین منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی فیه قدرتک یا رب واقرر بذلک عینی

دوسری دعا نیز انہی حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہو اللّٰهم اعنی علی هول یوم القیمة واخرجنی من الدنیا سالما وزوجنی من الحور العین واکفنی مؤنتی ومؤنة عیالی ومؤنة الناس وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین

أُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَأَنْبِيَاۤءَهٗ وَرُسُلَهٗ أَنِّيْ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكَ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور بوسہ دے اور یہ کہے أَشْهَدُ أَنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَشْهَدُ مَقَامِيْ وَأَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ بِالْبَلَاغِ وَالْأَدَاۤءِ يَا مَوْلَايَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا أَمِيْنَ اللّٰهِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْبًا قَدْ أَثْقَلَتْ ظَهْرِيْ وَمَنَعَتْنِيْ مِنَ الرُّقَادِ وَذِكْرُهَا يُقَلْقِلُ أَحْشَاۤئِيْ وَقَدْ هَرَبْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلٰى سِرِّهٖ وَاسْتَرْعَاكَ أَمْرَ خَلْقِهٖ وَقَرَنَ طَاعَتَكَ بِطَاعَتِهٖ وَمُوَالَاتَكَ بِمُوَالَاتِهٖ كُنْ لِيْ إِلَى اللّٰهِ شَفِيْعًا وَمِنَ النَّارِ مُجِيْرًا وَعَلَى الدَّهْرِ ظَهِيْرًا اس کے بعد پھر قبر مبارک سے چمٹائے اور اسے بوسہ دے اور یہ پڑھے يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا بَابَ حِطَّةِ اللّٰهِ وَلِيُّكَ وَزَاۤئِرُكَ وَاللَّاۤئِذُ بِقَبْرِكَ وَالنَّازِلُ بِفِنَاۤئِكَ وَالْمُنِيْخُ رَحْلَهٗ فِيْ جِوَارِكَ يَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ فِيْ قَضَاۤءِ حَاجَتِهٖ وَنُجْحِ طَلِبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ الْجَاهَ الْعَظِيْمَ وَالشَّفَاعَةَ الْمَقْبُوْلَةَ فَاجْعَلْنِيْ يَا مَوْلَايَ مِنْ هَمِّكَ وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ حِزْبِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ آدَمَ وَنُوْحٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر اس کے بعد چھ رکعت نماز زیارت دو رکعت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اور دو رکعت حضرت آدم علیہ السلام اور دو رکعت حضرت نوح علیہ السلام کی زیارت کے لئے پڑھے اور پھر اللہ تعالےٰ سے زیادہ سوال کرے کہ انشاء اللہ قبول ہو گا۔ مؤلف کہتا ہے کہ صاحب مزار کبیر نے فرمایا ہے کہ اسی سابقہ زیارت کو سترھویں ربیع الاوّل میں طلوع آفتاب کے نزدیک پڑھا جائے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ بہترین زیارات میں سے ہے اور بسند معتبر کتب معتبرہ میں اس کا ذکر موجود ہے اور بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زیارت اس دن کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ جس وقت بھی یہ زیارت پڑھے اچھا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ کس لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے دن یا مبعث کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت وارد ہوئی ہے اور خود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دنوں زیارت وارد نہیں ہوئی حالانکہ مناسبت تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت وارد ہونے میں تھی۔ تو ہم جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ ان دو بزرگواروں کے آپس میں شدّت اتصال اور کمال اتحاد کی وجہ سے ہے کہ جس نے جناب امیر المومنین

تیسری دعا۔ یہ دعا شریف ہے جو انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے اور دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہے دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ عَنِّيْ يَا كَرِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَيَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَيَاهُ يَا غَايَتَاهُ يَا غِيَاثَاهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْئَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِيْ فِي النَّارِ اس وقت طلب کر خدا

علیہ السلام کی زیارت کی اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کی اور اس کی دلیل قرآن میں انفسنا ہے کیونکہ مباہلہ میں خداوند عالم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو نفس پیغمبر صلعم قرار دیا اور کسی غیر کو یہ مقام نہیں ملا اور بہت کافی اخبار میں بھی یہ ہے کہ ان میں سے ایک شیخ محمد بن المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک عرب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرا گھر آپ کے گھر سے دور ہے اور مجھے آپ کی زیارت کا شوق آپ کی زیارت کے لئے یہاں لے آتا ہے اور کبھی میں یہاں آتا ہوں تو آپ سے ملاقات نہیں ہوتی اور میں علیؑ بن ابی طالب سے ملاقات کرتا ہوں اور وہ مجھے موعظہ اور حدیث بیان کر کے مانوس کرتے رہتے ہیں لیکن میں بہت افسوس کے ساتھ آپ کی ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے واپس لوٹ جاتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص علی علیہ السلام کی زیارت کرے اس نے میری زیارت کی اور جو اسے دوست رکھتا ہو وہ مجھے دوست رکھتا ہے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے اس نے مجھ سے دشمنی کی اور اس مطلب کو میری طرف سے اپنے قبیلہ اور قوم کو بتلا دینا کہ جو شخص علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے گویا وہ میرے پاس آیا ہے اور میں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نیک مومن اسے قیامت کے دن اس کی جزاء دیں گے۔ ایک معتبر حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب نجف اشرف کی زیارت کرے تو جناب آدم علیہ السلام اور بدن جناب نوح علیہ السلام اور جسم علی بن ابی طالب علیہما السلام کی زیارت کرے اور گویا تو نے ان کی زیارت سے ان کے آباء و اجداد اور جناب رسول خدا کی زیارت کی جو خاتم انبیاء ہیں اور علی علیہ السلام جو بہترین اوصیاء ہیں اور چھٹی زیارت میں گذر چکا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف منہ کر کے یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ الخ اور جناب شیخ جابر نے قصیدہ الازریۃ میں یہ بہترین شعر کہے ہیں۔

مُشِيْرًا اِلَى الْقُبَّةِ الْعَلَوِيَّةِ ٭ فَاعْتَمِدْ لِلنَّبِيِّ اَعْظَمَ رَامِسٍ

فِيْهِ لِلطُّهْرِ اَحْمَدٍ اَىُّ نَفْسٍ ٭ اَوْتَرَى الْعَرْشَ فِيْهِ اَنْوَرَ شَمْسٍ

فَتَوَاضَعْ فَثَمَّ دَارَةُ قُدْسٍ ٭ تَتَمَنَّى الْاَفْلَاكُ لَثْمَ ثَرَاهَا

اور حکیم ثنائی نے یہ بہترین شعر فارسی میں کہے ہیں۔

مرتضائی کہ کرد یز دانش ٭ ہمراہ جان مصطفیٰ جانش

سے جو چاہے، چوتھی دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ فِيْ كُلِّ كُرْبَةٍ وَاَنْتَ رَجَائِيْ فِيْ كُلِّ شِدَّةٍ وَاَنْتَ لِيْ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بِيْ ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيْهِ الْحِيْلَةُ وَيَخْذُلُ عَنْهُ الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتُعْيِيْنِيْ فِيْهِ الْاُمُوْرُ اَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ اِلَيْكَ رَاغِبًا فِيْهِ عَمَّنْ سِوَاكَ فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَنِيْهِ فَاَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهٰى كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيْرًا وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلًا مولف کہتا ہے کہ یہ دعا وہی دعا ہے کہ جسے حضرت رسول اللہ

ہر دو یکر قبلہ و خرد شان دو ❊ ہر دو یکرو ح کالبد شان دو
دو رو ندہ چو اختر کرد و ن ، ❊ دُو برادر چو موسٰی و ھارون
ہر دو یکدر ز یک صدف بودند ❊ ہر دو پیرایۂ شرف بودند
تا نہ بگشا د علم حیدر در ❊ ندہد سنّت پیمبر بر

تیسری مخصوص زیارت مبعث کی رات اور دن میں ہے

اور مبعث کا دن ستائیسویں رجب کو ہے اور اس دن اور رات میں تین زیارتیں ہیں پہلی زیارت رجبیہ کہ جس کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْھَدَنَا اَوْلِیَآئِہٖ اور یہ رجب کے اعمال میں ص پر گذر چکی ہے اور یہ زیارت رجب کے مہینے میں ہر ایک امام علیہ السّلام کے روضہ مبارکہ میں پڑھی جا سکتی ہے لیکن صاحب مزار قدیم اور شیخ محمد بن المشہدی نے اسے مبعث کی رات کی مخصوص زیارتوں سے شمار کیا ہے اور جب اس زیارت کو اس رات پڑھے تو پھر اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور جو دعا چاہے طلب کرے دوسری زیارت اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّۃِ وَمَعْدِنِ النُّبُوَّۃِ والی ہے کہ جسے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الزائرین میں ساتویں زیارت قرار دیا ہے لیکن صاحب مزار قدیم نے فرمایا کہ یہ زیارت ساتویں رجب کی رات کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ ہم نے بھی اسے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے تیسری زیارت وہ ہے کہ جسے شیخ مفید اور سید اور شہید نے اس کیفیت سے نقل کیا ہے کہ جب تو مبعث کی رات یا دن میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے قبہ مبارکہ کے دروازے پر جناب کی قبر مبارک کے مقابل کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُ اللّٰہِ وَاَخُوْ رَسُوْلِہٖ وَاَنَّ الْاَئِمَّۃَ الطَّاھِرِیْنَ مِنْ وُّلْدِہٖ حُجَجُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ اس کے بعد اندر داخل ہو جائے اور قبر مبارک کے نزدیک قبر مبارک کی طرف منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے پہلے سو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پھر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ صَفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر اور احزاب کے دن اور نیز حضرت سید الشہداء علیہ السلام نے عاشورہ کے دن کربلا میں پڑھا اور اس کے علاوہ اور بھی دو دعائیں ہیں کہ جن کو آنحضرت نے پڑھا۔ ایک تو وہی دعا ہے کہ جو آپ نے امام زین العابدین علیہ السّلام کو اس وقت تعلیم فرمائی جب کہ ان کو سینہ سے لگایا تھا اور آپ کے بدن سے خون بہہ رہا تھا حاجت و مہم و اندوہ و بلائے سخت اور امر عظیم دشوار کے لئے یہ دعا پڑھے بِحَقِّ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ وَبِحَقِّ طٰہٰ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ یَا مَنْ یَّقْدِرُ عَلٰی حَوَائِجِ السَّآئِلِیْنَ یَا مَنْ یَّعْلَمُ مَا فِی الضَّمِیْرِ یَا مُنَفِّسًا عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُفَرِّجًا عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ یَا رَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ

يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ رُسُلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ
رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبَاُ الْعَظِيْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْكَرِيْمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا الْبَدْرُ الْمُضِيْئُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَارُوْقُ
الْاَعْظَمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
عَلَمَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاصَّةَ اللّٰهِ وَخَالِصَتَهٗ
وَاَمِيْنَ اللّٰهِ وَصَفْوَتَهٗ وَبَابَ اللّٰهِ وَحُجَّتَهٗ وَمَعْدِنَ حُكْمِ اللّٰهِ وَسِرِّهٖ وَعَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ
وَخَازِنَهٗ وَسَفِيْرَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتَّبَعْتَ الرَّسُوْلَ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَبَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ
وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَتَمَّتْ بِكَ كَلِمَاتُ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَنَصَحْتَ لِلّٰهِ
وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُجَاهِدًا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ مُوَقِّيًا
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ طَالِبًا مَا عِنْدَ اللّٰهِ رَاغِبًا فِيْمَا وَعَدَ اللّٰهُ وَمَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ
شَهِيْدًا وَشَاهِدًا وَمَشْهُوْدًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ مِنْ صِدِّيْقٍ اَفْضَلَ
الْجَزَاۤءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَاَخْلَصَهُمْ اِيْمَانًا وَاَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا وَاَخْوَفَهُمْ
لِلّٰهِ وَاَعْظَمَهُمْ عَنَاۤءً وَاَحْوَطَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَفْضَلَهُمْ مَنَاقِبَ
وَاَكْثَرَهُمْ سَوَابِقَ وَاَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً وَاَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً وَاَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ فَقَوِيْتَ
حِيْنَ وَهَنُوْا وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ خَلِيْفَتَهٗ
حَقًّا لَمْ تُنَازَعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِيْنَ وَغَيْظِ الْكَافِرِيْنَ وَضِغْنِ الْفَاسِقِيْنَ وَقُمْتَ بِالْاَمْرِ
حِيْنَ فَشِلُوْا وَنَطَقْتَ حِيْنَ تَتَعْتَعُوْا وَمَضَيْتَ بِنُوْرِ اللّٰهِ اِذْ وَقَفُوْا فَمَنِ اتَّبَعَكَ فَقَدِ
اهْتَدٰى كُنْتَ اَوَّلَهُمْ كَلَامًا وَاَشَدَّهُمْ خِصَامًا وَاَصْوَبَهُمْ مَنْطِقًا وَاَسَدَّهُمْ رَاْيًا

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور اپنی حاجت کو طلب کرے۔ پانچویں دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف بلند کرے اور یہ کہے رَبِّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا لَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ چھٹی دعا نیز آنحضرت سے مروی ہے کہ یہ کلمات کہے۔ اِرْحَمْنِیْ مِمَّا لَا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ وَلَا صَبْرَ لِیْ عَلَيْهِ ساتویں دعا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا آٹھویں دعا

وَاَشْجَعَهُمْ قَلْبًا وَاَكْثَرَهُمْ يَقِينًا وَاَحْسَنَهُمْ عَمَلًا وَاَعْرَفَهُمْ بِالْاُمُورِ كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ
اَبًا رَحِيمًا اِذْ صَارُوا عَلَيْكَ عِيَالًا فَحَمَلْتَ اَثْقَالَ مَا عَنْهُ ضَعُفُوا وَحَفِظْتَ مَا اَضَاعُوا
وَرَعَيْتَ مَا اَهْمَلُوا وَشَمَّرْتَ اِذْ جَبُنُوا وَعَلَوْتَ اِذْ هَلِعُوا وَصَبَرْتَ اِذْ جَزِعُوا كُنْتَ عَلَى
الْكَافِرِينَ عَذَابًا صَبًّا وَغِلْظَةً وَغَيْظًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ غَيْثًا وَخِصْبًا وَعِلْمًا لَمْ تُفْلَلْ
حُجَّتُكَ وَلَمْ يَزِغْ قَلْبُكَ وَلَمْ تَضْعُفْ بَصِيرَتُكَ وَلَمْ تَجْبُنْ نَفْسُكَ كُنْتَ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ
الْعَوَاصِفُ وَلَا تُزِيلُهُ الْقَوَاصِفُ كُنْتَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَوِيًّا
فِي بَدَنِكَ مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِكَ عَظِيمًا عِنْدَ اللّٰهِ كَبِيرًا فِي الْاَرْضِ جَلِيلًا فِي السَّمَاءِ لَمْ
يَكُنْ لِاَحَدٍ فِيكَ مَهْمَزٌ وَلَا لِقَائِلٍ فِيكَ مَغْمَزٌ وَلَا لِخَلْقٍ فِيكَ مَطْمَعٌ وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ
هَوَادَةٌ يُوجَدُ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ عِنْدَكَ قَوِيًّا عَزِيزًا حَتّٰى تَاْخُذَ لَهُ بِحَقِّهِ وَالْقَوِيُّ الْعَزِيزُ عِنْدَكَ
ضَعِيفًا حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ عِنْدَكَ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ شَاْنُكَ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ
وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكَ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَاَمْرُكَ حِلْمٌ وَعَزْمٌ وَرَاْيُكَ عِلْمٌ وَحَزْمٌ اعْتَدَلَ بِكَ الدِّينُ وَ
سَهُلَ بِكَ الْعَسِيرُ وَاُطْفِئَتْ بِكَ النِّيرَانُ وَقَوِيَ بِكَ الْاِيمَانُ وَثَبَتَ بِكَ الْاِسْلَامُ وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ
الْاَنَامَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَالَفَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرٰى
عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَغَصَبَكَ حَقَّكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ اِنَّا اِلَى
اللّٰهِ مِنْهُمْ بُرَاءُ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً خَالَفَتْكَ وَجَحَدَتْ وِلَايَتَكَ وَتَظَاهَرَتْ عَلَيْكَ وَقَتَلَتْكَ وَحَادَتْ
عَنْكَ وَخَذَلَتْكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النَّارَ مَثْوٰاهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ اَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ
اللّٰهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْبَلَاغِ وَالْاَدَاءِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حَبِيبُ اللّٰهِ وَبَابُهُ وَاَنَّكَ
جَنْبُ اللّٰهِ وَوَجْهُهُ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتٰى وَاَنَّكَ سَبِيلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ اَتَيْتُكَ زَائِرًا لِعَظِيمِ حَالِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ بِزِيَارَتِكَ
رَاغِبًا اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِي بِشَفَاعَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِي مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنَ النَّارِ هَارِبًا مِنْ ذُنُوبِيَ
الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِي فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ يَا مَوْلَايَ اِلَى اللّٰهِ
وَاَتَقَرَّبُ بِكَ اِلَيْهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِي فَاشْفَعْ لِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَ

فضل ابن یونس سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ یہ زیادہ کہا کرو اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ یعنی خدایا مجھے ان اشخاص سے نہ قرار دے کہ جنکا ایمان عاریۃً اور غیر ثابت ہو یا مجھے ان اشخاص سے قرار دے کہ جنکو تو نے انکی حالت پر چھوڑ دیا ہے مثل ان گھوڑوں کے کہ جنکی لگام کو ان کی گردن پر ڈال کر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ جو چاہیں کریں اور جہاں چاہیں جائیں اور مجھے تقصیر سے باہر نہ نکال۔ یعنی مجھے ایسا نہ بنا کہ میں اپنے آپ کو مقصر نہ سمجھوں۔ بلکہ ایسا ہو جاؤں کہ ہمیشہ اپنے آپ کو تیری درگاہ میں قاصر سمجھوں

تویں دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے اہل بادیہ میں سے

مولاك وزائرك ولك عند الله المقام المعلوم والجاه العظيم والشأن الكبير والشفاعة المقبولة
اللهم صل على محمد وآل محمد وصل على عبدك وأمينك الأوفى وعروتك الوثقى ويدك
العليا وكلمتك الحسنى وحجتك على الورى وصديقك الأكبر سيد الأوصياء وركن
الأولياء وعماد الأصفياء أمير المؤمنين ويعسوب المتقين وقدوة الصديقين وإمام الصالحين
المعصوم من الزلل والمفطوم من الخلل والمهذب من العيب والمطهر من الريب أخي نبيك ووصي
رسولك والبائت على فراشه والمواسي له بنفسه وكاشف الكرب عن وجهه الذي جعلته
سيفا لنبوته ومعجزا لرسالته ودلالة واضحة لحجته وحاملا لرايته ووقاية لمهجته وهاديا
لأمته ويدا لبأسه وتاجا لرأسه وبابا لنصره ومفتاحا لظفره حتى هزم جنود الشرك بأيدك
وأباد عساكر الكفر بأمرك وبذل نفسه في مرضاتك ومرضاة رسولك وجعلها وقفا
على طاعته ومجنا دون نكبته حتى فاضت نفسه صلى الله عليه وآله في كفه واستلب
بردها ومسحه على وجهه وأعانته ملائكتك على غسله وتجهيزه وصلى عليه ووارى
شخصه وقضى دينه وأنجز وعده ولزم عهده واحتذى مثاله وحفظ وصيته وحين وجد
أنصارا نهض مستقلا بأعباء الخلافة مضطلعا بأثقال الإمامة فنصب راية الهدى في
عبادك ونشر ثوب الأمن في بلادك وبسط العدل في بريتك وحكم بكتابك في خليقتك
وأقام الحدود وقمع الجحود وقوم الزيغ وسكن الغمرة وأباد الفترة وسد الفرجة وقتل
الناكثة والقاسطة والمارقة ولم يزل على منهاج رسول الله صلى الله عليه وآله ووتيرته
ولطف شاكلته وجمال سيرته مقتديا بسنته متعلقا بهمته مباشرا لطريقته وأمثلته
نصب عينيه يحمل عبادك عليها ويدعوهم إليها إلى أن خضبت شيبته من دم رأسه
اللهم فكما لم يؤثر في طاعتك شكا على يقين ولم يشرك بك طرفة عين صل عليه
صلاة زاكية نامية يلحق بها درجة النبوة في جنتك وبلغه منا تحية وسلاما وآتنا
من لدنك في موالاته فضلا وإحسانا ومغفرة ورضوانا إنك ذو الفضل الجسيم برحمتك
يا أرحم الراحمين اس کے بعد ضریح مبارک کو بوسہ دے اور اپنے چہرے کو اس پر رکھے اور اس کے

دنیا اور آخرت کیلئے دُعائیں

ایک شخص کو ان دو کلموں کے سبب سے بخش دیا تھا کہ جن سے اس نے خدا کو پکارا تھا اَللّٰهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلٌ لِذَلِكَ أَنَا وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلٌ لِذَلِكَ أَنْتَ دسویں دعا داود رقی سے مروی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اکثر اوقات حضرت صادق علیہ السّلام سے سنتا تھا کہ زیادہ تر جس دعا کے ساتھ وہ گڑگڑا کر خدا کو پکارتے تھے وہ پنجتن پاک کا واسطہ تھا یعنی رسولؐ خدا امیر المومنینؑ فاطمہ وحسن وحسین صلوات اللہ علیہم۔ گیارہویں دعا یزید صائغ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السّلام سے عرض کی کہ آپ ہمارے لئے خدا سے دعا کریں تو حضرت نے ہمارے لئے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ

بعد بائیں چہرے کو رکھے اور پھر قبلہ کی طرف جاکر نماز زیارت بجا لائے اور جو دعا چاہے طلب کرے اور
اور تسبیح حضرت زہرا پڑھے اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَشَّرْتَنِيْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَقُلْتَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اَللّٰهُمَّ وَاِنِّيْ مُؤْمِنٌ بِجَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ فَلَا تَقِفْنِيْ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ
مَوْقِفًا تَفْضَحُنِيْ فِيْهِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ بَلْ قِفْنِيْ مَعَهُمْ وَتَوَفَّنِيْ عَلَى التَّصْدِيْقِ بِهِمْ اَللّٰهُمَّ
وَاَنْتَ خَصَصْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَاَمَرْتَنِيْ بِاتِّبَاعِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ مُتَقَرِّبًا
اِلَيْكَ بِزِيَارَةِ اَخِيْ رَسُوْلِكَ وَعَلٰى كُلِّ مَاْتِيٍّ وَمَزُوْرٍ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ مَاْتِيٍّ
وَاَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَوَادُ يَا مَاجِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ مِنْ زِيَارَتِيْ اَخَا رَسُوْلِكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ
تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْكَ رَغَبًا وَرَهَبًا وَتَجْعَلَنِيْ لَكَ مِنَ الْخَاشِعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِزِيَارَةِ مَوْلَايَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَوِلَايَتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ فَاجْعَلْنِيْ
مِمَّنْ يَنْصُرُهٗ وَيَنْتَصِرُ بِهٖ وَمُنَّ عَلَيَّ بِنَصْرِكَ لِدِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى
دِيْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لِيْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِحْسَانِ وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ
الطَّيِّبِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ معتبر روایات
میں وارد ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے دن گریہ کرتے اور انا للہ
پڑھتے ہوئے آئے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کے دروازے پر آکر یہ کہا رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا
الْحَسَنِ كُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَاَخْلَصَهُمْ اِيْمَانًا وَاَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا وَاَخْوَفَهُمْ لِلّٰهِ اور پھر آپکے
بہت کافی فضائل جو اس گذرے ہوئی زیارت میں موجود ہیں شمار کئے اور اگر آج کے دن وہی عبارت جو حضرت
خضر علیہ السلام نے فرمائی جو بمنزلہ زیارت کے ہے پڑھی جائے تو بہت مناسب ہے اور ہم نے اسے ہدیۃ الزائرین
میں ذکر کیا ہے جس کا دل چاہے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اور یہ بھی واضح رہے کہ آپکے روضہ مبارکہ کے متعلق
ہم نے مبعث کی رات کے اعمال میں رحلہ ابن بطوطہ سے ایک کلام نقل کیا تھا اسے بھی دیکھ لیں۔

اَنْ تَرْزُقَهُمْ صِدْقَ الْحَدِيْثِ
وَاَدَاءَ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ
عَلَى الصَّلَوَاتِ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهُمْ اَحَقُّ خَلْقِكَ
اَنْ تَفْعَلَهٗ بِهِمْ اَللّٰهُمَّ
افْعَلْهُ بِهِمْ بارہویں دعا
انسان کو چاہیے کہ وہ دعا
پڑھے جو امیر المومنین
علیہ السلام پڑھتے تھے
اَللّٰهُمَّ مُنَّ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ
عَلَيْكَ وَالتَّفْوِيْضِ اِلَيْكَ
وَالرِّضَا بِقَدَرِكَ وَالتَّسْلِيْمِ
لِاَمْرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ
مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ
مَا عَجَّلْتَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
تیرھویں دعا روایت ہوئی
ہے کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا جب تو چاہے
کہ رات اور دن میں میری
ایسی عبادت کرے جو
حق عبادت ہے تو
اپنے ہاتھوں کو میری

پانچویں فصل

کوفہ اور اس کی بڑی مسجد کی فضیلت اور اعمال میں اور جناب مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کی زیارت میں ہے

واضح رہے کہ کوفہ ان چار شہروں میں سے ایک شہر ہے کہ جسے حق تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے اور طورِ سنین سے تفسیر ہوا ہے روایت میں ہے کہ یہ حرم خدا اور حرم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حرم امیر المومنین علیہ السلام ہے ایک درہم کا وہاں پر صدقہ سو درہم کے برابر دوسری جگہ پر دینے کے ہوتا ہے اور دو رکعت نماز وہاں سو رکعت کے برابر حساب ہوتی ہے۔

مسجد کوفہ کی فضیلت میں

اس کے فضائل بہت کافی ہیں اور اس کی فضیلت کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ ان چار مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے کہ جس کی طرف فیوضات کے حاصل کرنے کے لئے جانا لائق اور مناسب ہے اور یہ ان چار مقاموں میں سے ایک مقام ہے کہ جہاں مسافر کو نماز قصر اور تمام پڑھنے کا اختیار ہے ایک فریضہ نماز وہاں پر ایک حج مقبول اور ہزار نماز کے برابر ہے۔ روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ پیغمبروں اور جناب قائم آلِ محمد کے نماز پڑھنے کا مقام ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہاں پر ایک ہزار پیغمبر اور ایک ہزار اوصیاء پیغمبر نے نماز پڑھی۔ بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ کوفہ کی مسجد افضل ہے مسجد اقصیٰ سے جو بیت المقدس میں ہے ابن قولویہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو مسجد کوفہ کی فضیلت کا علم ہو جائے تو پھر وہ دور دراز سے سفر کر کے اس مسجد کا قصد کریں آپ نے فرمایا کہ نماز واجب وہاں پر حج مقبول کے برابر ہے اور نماز نافلہ عمرہ مقبولہ کے برابر ہے بروایت دیگر کہ وہاں پر نماز فریضہ اور نماز نافلہ اس حج اور عمرہ کے مثل ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بجا لائے۔ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے نے اپنے استاذہ عظام کے واسطے سے ہارون بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ اسے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ہارون کہ تیرے اور مسجد کوفہ کے درمیان کتنی مسافت ہے کیا ایک میل ہو گی میں نے عرض کی نہ حضور، تو آپ نے فرمایا کیا تو نماز بھی وہیں پر ساری پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی نہ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں مسجد کوفہ

طرف بلند کر اور یہ کہہ
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَمَدَ لَہٗ دُوْنَ مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِہٖ اِلَّا رِضَاکَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْمَنُّ کُلُّہٗ وَلَکَ الْفَخْرُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْبَھَاءُ کُلُّہٗ وَلَکَ النُّوْرُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْعِزَّۃُ کُلُّھَا وَلَکَ الْجَبَرُوْتُ کُلُّھَا وَلَکَ الْعَظَمَۃُ کُلُّھَا وَلَکَ الدُّنْیَا کُلُّھَا وَلَکَ الْاٰخِرَۃُ کُلُّھَا وَلَکَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ کُلُّہٗ وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّہٗ وَبِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّہٗ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ عَلَانِیَتُہٗ وَسِرُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا

کے نزدیک رہنا. تو میں امید کرتا ہوں کہ مجھ سے وہاں پر کوئی نماز پڑھنا بھی فوت نہ ہوتی کیا تمہیں خبر ہے کہ اس مسجد کی کیا فضیلت ہے کوئی عبد صالح اور پیغمبر نہیں گذرا مگر انہوں نے وہاں پر نماز پڑھی حتیٰ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اسے معراج کی رات لے جا رہے تھے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کہاں ہیں، آپ اس وقت کوفہ کی مسجد کے مقابل جا رہے ہیں. تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سے رخصت طلب کرتا کہ میں وہاں جاکر دو رکعت نماز بجا لاؤں پس جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کیا. اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت فرمائی پس حضرت وہاں پر اترے اور دو رکعت نماز بجالائے بتحقیق مسجد کے دائیں جانب جنت کے باغوں میں سے ایک باغ اور اس کے وسط میں اور اس کے پیچھے بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، بتحقیق اس میں واجب نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور نافلہ اس میں پانچسو نماز وں کے برابر ہے اور اس میں صرف بیٹھنا عبادت ہے. اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اس کی کیا فضیلت ہے تو اطراف عالم سے وہاں پر آئیں اگرچہ اپنے کو بچوں کی طرح زمین پر گھسیٹتے ہوئے بھی کیوں نہ لانا پڑے ایک اور روایت میں ہے کہ وہاں پر واجب نماز حج کے برابر اور نافلہ نماز عمرہ کے برابر ہے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کا دایاں حصہ اس کے بائیں حصہ سے افضل ہے.

مسجد کوفہ کے اعمال

مصباح الزائر وغیرہ میں ہے کہ جب کوفہ میں داخل ہو تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اس کے بعد مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور چلنے کی حالت میں یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ اور جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ٹھہر جائے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰى مَجَالِسِهٖ وَمَشَاهِدِهٖ وَمَقَامِ حِكْمَتِهٖ وَاٰثَارِ اٰبَائِهٖ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَتِبْيَانِ بَيِّنَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ الْحَكِيْمِ الْعَدْلِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ الْفَارُوْقِ بِالْقِسْطِ الَّذِيْ فَرَّقَ اللّٰهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ وَالشِّرْكِ وَالتَّوْحِيْدِ لِيَهْلِكَ

اَبَدًا اَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاۤءِ جَلِيْلُ الثَّنَاۤءِ سَابِغُ النَّعْمَاۤءِ عَدْلُ الْقَضَاۤءِ جَزِيْلُ الْعَطَاۤءِ حَسَنُ الْاٰلَاۤءِ اِلٰهٌ فِي الْاَرْضِ وَاِلٰهٌ فِي السَّمَاۤءِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاَرْضِ الْمِهَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ الْاَوْتَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كُلُّ شَيْءٍ

مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَاصَّةُ نَفْسِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَزَيْنُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَصَابِرُ الْمُمْتَحَنِيْنَ وَاَنَّكَ حَكَمُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَقَاضِيْ اَمْرِهٖ وَبَابُ حِكْمَتِهٖ وَعَاقِدُ عَهْدِهٖ وَالنَّاطِقُ بِوَعْدِهٖ وَالْحَبْلُ الْمَوْصُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِبَادِهٖ وَكَهْفُ النَّجَاةِ وَمِنْهَاجُ التُّقٰى وَالدَّرَجَةُ الْعُلْيَا وَمُهَيْمِنُ الْقَاضِي الْاَعْلٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اَنْتَ وَلِيِّيْ وَسَيِّدِيْ وَوَسِيْلَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پھر مسجد کے اندر جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس دروازے سے جائے جو باب الفیل کے نام سے مشہور ہے اور اندر جا کر یہ پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِاللّٰهِ وَبِمُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ الصَّادِقِيْنَ النَّاطِقِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً وَهُدَاةً وَمَوَالِيَّ سَلَّمْتُ لِاَمْرِ اللّٰهِ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مَعَ اللّٰهِ وَلِيًّا كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلَالًا بَعِيْدًا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَاَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ عَلِيًّا وَالْاَئِمَّةَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَائِيْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ اس کے بعد چوتھے ستون کی طرف جو باب الانماط کے پہلو میں اور پانچویں ستون کے برابر ہے چلا جائے اور اسی کو ستون حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کہتے ہیں وہاں پر چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے پہلی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ پڑھے اور باقی دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو تسبیح حضرت زہرا بجا لائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا وَجَعَلَهُمْ اَنْبِيَاءَ مُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ پھر سات دفعہ کہے سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ پھر کہے نَحْنُ عَلٰى وَصِيَّتِكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّتِيْ اَوْصَيْتَ بِهَا ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَنَحْنُ مِنْ شِيْعَتِكَ وَشِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالصَّادِقِيْنَ وَنَحْنُ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَوِلَايَةِ مَوْلَانَا عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ صَلَوٰتُ

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَقَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَغَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِيْنَ بِاِذْنِكَ وَاَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا نَعْبُدُ غَيْرَكَ وَلَا نَسْئَلُ اِلَّا اِيَّاكَ وَلَا نَرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ اَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِنَا وَاِلٰهُنَا وَمَلِيْكُنَا

چودھویں دعا روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں اپنی دعا کے دیر میں مستجاب

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَرَحْمَتُہٗ وَرِضْوَانُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ وَعَلٰی وَصِیِّہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ الشَّاھِدِ لِلّٰہِ مِنْ بَعْدِہٖ عَلٰی خَلْقِہٖ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقِ الْاَکْبَرِ وَالْفَارُوْقِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ اَخَذْتَ بَیْعَتَہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ رَضِیْتُ بِھِمْ اَوْلِیَآءَ وَمَوَالِیَ وَحُکَّامًا فِیْ نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَقِسْمِیْ وَحِلِّیْ وَاِحْرَامِیْ وَاِسْلَامِیْ وَدِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ اَنْتُمُ الْاَئِمَّۃُ فِی الْکِتَابِ وَفَصْلُ الْمَقَامِ وَفَصْلُ الْخِطَابِ وَاَعْیُنُ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَاَنْتُمْ حُکَمَاءُ اللّٰہِ وَبِکُمْ حَکَمَ اللّٰہُ وَبِکُمْ عُرِفَ حَقُّ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَنْتُمْ نُوْرُ اللّٰہِ مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْنَا وَمِنْ خَلْفِنَا اَنْتُمْ سُنَّۃُ اللّٰہِ الَّتِیْ بِھَا سَبَقَ الْقَضَآءُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا لَکُمْ مُسَلِّمٌ تَسْلِیْمًا لَا اُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖ وَلِیًّا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانِیْ بِکُمْ وَمَا کُنْتُ لِاَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانِیَ اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا

دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال

دکۃ القضا ایک چبوترہ تھا کہ جس پر امیرالمومنین علیہ السّلام بیٹھ کر قضاوت اور فیصلے کیا کرتے تھے اور وہاں پر ایک چھوٹا سا ستون تھا کہ جس پر یہ لکھا ہوا تھا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ اور بیت الطشت اس مقام کا اس مسجد میں نام ہے کہ جہاں پر ایک لڑکی کے بارے میں جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا اور اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک جوان لڑکی پانی میں نہا رہی تھی اور کسی طرح ایک جونک اس کے رحم میں داخل ہوگئی جو خون پی پی کر کافی بڑی ہو گئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کا پیٹ بہت بڑا ہو گیا تھا اس کے رشتہ دار اس کے متعلق بدگمان تھے کہ یہ بے شوہر ہوتے ہوئے حاملہ ہو چکی ہے وہ اس کو قتل کرنا چاہتے تھے اور اس کے فیصلے کے لئے اسے جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام کے پاس لے آئے جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام نے حکم دیا کہ مسجد میں ایک جگہ پر پردہ بنایا جائے آپ نے اس لڑکی کو اس پردہ میں بٹھایا اور دائی کو حکم دیا کہ اس کی حالت کی تفتیش کرے، دائی نے تفتیش کرنے کے بعد عرض کی کہ یا امیرالمومنین علیہ السّلام یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بعد حکم دیا کہ ایک تھال گیلی مٹی اور کیچڑ سے پر کر کے لایا جائے اور اس میں اس لڑکی کو بٹھایا جائے جب ایسا کیا گیا اور اس جونک کو مٹی کی بو معلوم ہوئی تو وہ اس لڑکی کے پیٹ سے باہر نکل پڑی اور بروایت دیگر آپ نے ہاتھ دراز کیا اور

ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تو دعا سریع الاجابۃ کو کیوں نہیں پڑھتا تو اس نے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْھَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرٌ مَعَ نُوْرٍ وَنُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰی کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ تُضِیْٓءُ بِہٖ کُلُّ ظُلْمَۃٍ وَیُکْسَرُ بِہٖ کُلُّ شِدَّۃٍ وَکُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَکُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِہٖ اَرْضٌ وَلَا یَقُوْمُ بِہٖ سَمَآءٌ وَیَاْمَنُ بِہٖ کُلُّ خَآئِفٍ وَیَبْطُلُ بِہٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ

شام کے پہاڑ سے ایک ٹکڑا برف کا لیا اور اس تھال میں رکھا اور اس کی وجہ سے وہ کیڑا باہر نکل پڑا اور اس لڑکی کی پاک دامنی اس سے ثابت ہوئی۔ یہ جاننا چاہیئے کہ مسجد کے اعمال کی مشہور ترتیب یوں ہے کہ چوتھے ستون کے عمل کے بعد وسط مسجد میں جاکر اس کے اعمال بجا لائیں اور دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال سب سے آخر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے دکہ کے بعد بجا لائیں لیکن ہم نے ان کے اعمال میں وہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو سید بن طاؤس نے مصباح الزائر میں اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار اور شیخ خضر نے مزار میں ذکر کیا ہے اور اگر کوئی آدمی مشہور کے طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے تو اسے چوتھے ستون کے بعد دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال نہ کرنا چاہئیں بلکہ اسے آخر میں دکۃ امام جعفر صادق علیہ السّلام کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بجا لائے پس ہم کہتے ہیں کہ چوتھے ستون کے بعد دکۃ القضا کی طرف جائے اور وہاں پر دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے پڑھے اور تسبیح حضرت زہراء علیہا السّلام سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے یَا مَالِکِیْ وَمُمَلِّکِیْ وَمُتَغَمِّدِیْ بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ مِنْ غَیْرِ اسْتِحْقَاقٍ وَجْھِیْ خَاضِعٌ لِمَا تَعْلُوْهُ الْاَقْدَامُ لِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ لَا تَجْعَلْ ھٰذِهِ الشِّدَّةَ وَلَا ھٰذِهِ الْمِحْنَةَ مُتَّصِلَةً بِاسْتِیْصَالِ الشَّافَةِ وَامْنَحْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ مَا لَمْ تَمْنَحْ بِهٖ اَحَدًا مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اَنْتَ الْقَدِیْمُ الْاَوَّلُ الَّذِیْ لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ اَجَلِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ وَطُلَقَآئِکَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بیت الطشت کے اعمال

یہ مقام دکۃ القضا کے متصل ہے وہاں پر دو رکعت نماز پڑھے اور تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ذَخَرْتُ تَوْحِیْدِیْ اِیَّاکَ وَمَعْرِفَتِیْ بِکَ وَاِخْلَاصِیْ لَکَ وَاِقْرَارِیْ بِرُبُوْبِیَّتِکَ وَذَخَرْتُ وِلَایَةَ مَنْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ بِمَعْرِفَتِھِمْ مِنْ بَرِیَّتِکَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْھِمْ لِیَوْمِ فَزَعِیْ اِلَیْکَ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا وَقَدْ فَزِعْتُ اِلَیْکَ وَاِلَیْھِمْ یَا مَوْلَایَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ ھٰذَا وَسَئَلْتُکَ مَادَّتِیْ مِنْ نِعْمَتِکَ وَاِزَاحَةَ مَا اَخْشَاهُ مِنْ نِقْمَتِکَ وَالْبَرَکَةَ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْهِ وَتَحْصِیْنَ صَدْرِیْ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ وَّجَائِحَةٍ وَّمَعْصِیَةٍ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ نقل ہوا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیت الطشت میں دو رکعت نماز پڑھی تھی۔

لِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِلُّ بِهِ الْفُلْکُ حِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِهِ الْمَلَکُ فَلَا یَکُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْهِ سَبِیْلٌ وَھُوَ اسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَکْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ وَاسْتَوَیْتَ بِهٖ عَلٰی عَرْشِکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَسْئَلُکَ بِکَ وَبِھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔ پندرھویں دعا عمرو بن ابی المقدام سے مروی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے ایک دعا لکھوائی جو دنیا اور آخرت کے لئے جامع ہے اور وہ یہ ہے کہ تو حمد و ثنا خداوند عالم کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ

إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الشَّدِيدُ الْمِحَالُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ

وسطِ مسجد کے اعمال

مسجد کے وسط میں دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل یا ایہا الکفرون پڑھے سلام کے بعد تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ وَدَارُكَ دَارُ السَّلَامِ حَيِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَتَعْظِيمًا لِمَسْجِدِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهَا فِي عِلِّيِّينَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مؤلف کہتا ہے کہ اسی جگہ کو دکۃ المعراج بھی کہا جاتا ہے اور شاید یہ نام اس لحاظ سے ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے معراج کی رات رخصت طلب کی تھی اور یہیں پر اترے ہوں اور نماز پڑھی ہو اس کے متعلق پہلے ایک روایت گذر چکی ہے۔

ساتویں ستون کے اعمال

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی اس مقام میں رو بقبلہ ہو کر کھڑے ہو کر یہ پڑھے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى أَبِينَا آدَمَ وَأُمِّنَا حَوَّاءَ اَلسَّلَامُ عَلٰى هَابِيلَ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا اَلسَّلَامُ عَلٰى مَوَاهِبِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَيْثٍ صَفْوَةِ اللهِ الْمُخْتَارِ الْأَمِينِ وَعَلَى الصَّفْوَةِ الصَّادِقِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهِمُ الْمُخْتَارِينَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوسٰى كَلِيمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عِيسٰى رُوحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْأَوَّلِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْآخِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ شُهَدَاءِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّقِيبِ الشَّاهِدِ عَلَى الْأُمَمِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اس کے بعد وہیں پر چار رکعت نماز پڑھے پہلی دو رکعت کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ

انا انزلنا اور اس کی دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور باقی دو رکعت کو بھی انہیں دو رکعت کی طرح پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد تسبیح بجا لاکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَاِنِّيْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِي الْاِيْمَانِ مِنِّيْ بِكَ مَنًّا مِنْكَ عَلَيَّ لَا مَنًّا مِنِّيْ عَلَيْكَ وَاَطَعْتُكَ فِيْ اَحَبِّ الْاَشْيَاۤءِ لَكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا وَقَدْ عَصَيْتُكَ فِيْ اَشْيَاۤءَ كَثِيْرَةٍ عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَايَ وَاَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ عَلَيَّ وَالْبَيَانِ فَاِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ غَيْرَ ظَالِمٍ لِيْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّيْ وَتَرْحَمْنِيْ فَبِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ لَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَاۤءُ عَفْوِكَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ فَاَنَا اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهٗ وَاَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ شَيْئًا وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَخَيْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ وَاَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَهْلِ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَاۤءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاۤءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُمِيْتَ الْاَحْيَاۤءِ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاۤءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَخَفَقَانُ الطَّيْرِ فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ يَا عَظِيْمُ بِحَقِّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰى عَلِيٍّ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ فَاِنَّ حُقُوْقَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعَامِكَ عَلَيْهِمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ صَلِّ عَلَيْهِمْ يَا رَبِّ صَلٰوةً دَاۤئِمَةً مُنْتَهٰى رِضَاكَ وَاغْفِرْ لِيْ بِهِمُ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَاَرْضِ عَنِّيْ خَلْقَكَ وَاَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ كَمَا اَتْمَمْتَهَا عَلٰى اٰبَاۤئِيْ مِنْ قَبْلُ وَلَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ عَلَيَّ فِيْهَا امْتِنَانًا وَامْنُنْ عَلَيَّ كَمَا مَنَنْتَ عَلٰى اٰبَاۤئِيْ مِنْ قَبْلُ يَا كٓهٰيٰعٓصٓ اَللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فَاسْتَجِبْ لِيْ دُعَاۤئِيْ فِيْمَا سَئَلْتُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اس کے بعد سجدہ میں جائے

وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الدَّيَّانُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَاۤئِبُ الشَّاهِدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجِهَتُكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطَايَا وَاَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرِّيْنَ وَتَكْشِفُ السُّوْۤءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ

اور سجدہ میں یہ پڑھے یَا مَنْ یَقْدِرُ عَلٰی حَوَائِجِ السَّائِلِیْنَ وَیَعْلَمُ مَا فِیْ ضَمِیْرِ الصَّامِتِیْنَ یَا مَنْ لَا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ یَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ یَا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلٰی قَوْمِ یُوْنُسَ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَتَضَرَّعُوْا اِلَیْهِ فَکَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَمَتَّعَهُمْ اِلٰی حِیْنٍ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ دُعَائِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَحَالِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ پھر ستر دفعہ یہ کہے یَا سَیِّدِیْ پھر سر سجدہ سے اٹھا کر یہ پڑھے یَا رَبِّ اَسْئَلُکَ بَرَکَةَ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَبَرَکَةَ اَهْلِهٖ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ مِنْ رِزْقِکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا تَسُوْقُهٗ اِلَیَّ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ وَاَنَا خَائِضٌ فِیْ عَافِیَةٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ اس مقام کی اور دعا مزار قدیم میں یا کریم یا کریم والی دعا کے بعد اور سجدے میں جانے سے پہلے یہ نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ تُحَلُّ بِهٖ عُقَدُ الْمَکَارِهِ یہ صحیفہ سجادیہ کی دعاؤں سے ہے اور پہلے باب کے ص۱۰۶ پر گذر چکی ہے اس دعا کے بعد صاحب مزار نے فرمایا کہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر فرمایا ہے کہ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور وہ دعا یا من یقدر علی حوائج السائلین کو پڑھے جو ابھی نقل ہوئی ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس مقام کی فضیلت میں احادیث کافی وارد ہوئی ہیں، شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اسی ستون کی طرف نماز پڑھ رہے تھے اور ستون اور آپ کے کھڑے ہونے کی جگہ اتنی ہوتی تھی کہ ایک بکری گذر سکتی تھی، دیگر معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ ہر رات ساٹھ ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ساتویں ستون کے نزدیک نماز پڑھتے ہیں اور دوسری رات اتنی ہی مقدار میں دوسرے فرشتے آتے ہیں اور پہلے جو آچکے ہوتے ہیں وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ساتواں ستون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے۔ نیز کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی میں بسند صحیح ابو اسمٰعیل سراج سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ معویہ بن وہب نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس نے کہا کہ میرا ہاتھ ابو حمزہ ثمالی نے پکڑا اور اس نے کہا کہ میرا ہاتھ اصبغ بن نباتہ نے پکڑا اور مجھے ساتواں ستون بتلایا اور کہا کہ یہ ستون مقام جناب امیر المومنین

وَتَعْفُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ لَا تُجَازٰی اَیَادِیْکَ وَلَا تُحْصٰی نِعَمُکَ وَلَا یَبْلُغُ مِدْحَتَکَ قَوْلُ قَائِلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُوْرَهُمْ وَاَذِقْنِیْ طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَاَهْلِکْ اَعْدَائَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَبَارِکْ لِیْ فِی الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ وَالنُّشُوْرِ وَالْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ وَاَهْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَسَلِّمْنِیْ

علیہ السّلام ہے کہ جس کے نزدیک آپ نماز پڑھتے تھے اور امام حسن علیہ السّلام پانچویں ستون کے نزدیک نماز پڑھتے تھے اور جب جناب امیرالمومنین علیہ السّلام وہاں پر نہیں ہوتے تھے تو ان کی جگہ جناب امام حسن علیہ السّلام نماز پڑھتے تھے اور یہ باب کندہ ہے۔ خلاصہ بہت کافی اخبار اس کی فضیلت میں موجود ہیں ہم نے چند ایک کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔

پانچویں ستون کے اعمال

مسجد کوفہ کے ممتاز مقاموں میں سے ایک ممتاز مقام پانچواں ستون ہے لہٰذا وہاں پر نماز پڑھنی چاہیئے اور دعا اور اپنی حاجات کو اللہ تعالےٰ سے طلب کرنا چاہیئے کیونکہ معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ مقام حضرت ابراہیم خلیل کے نماز پڑھنے کا مقام ہے اور دوسری روایات سے اس روایت کی تنافی نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سب مقاموں پر نماز پڑھی ہو۔ معتبر حدیث میں ہے کہ پانچواں ستون حضرت جبرائیل علیہ السّلام کا مقام ہے اور سابقہ روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جناب امام حسن علیہ السّلام کا مقام ہے۔ خلاصہ جو احادیث سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ ساتویں اور پانچویں ستون کے نزدیک دوسری مسجد کی جگھوں سے زیادہ اشرف ہے سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پانچویں ستون کے نزدیک دو رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے پڑھے اور جب سلام کے بعد تسبیح کہہ چکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ بِجَمِیْعِ اَسْمَآئِکَ کُلِّھَا مَا عَلِمْنَا مِنْھَا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ وَمَنْ سَئَلَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہٗ وَمَنِ اسْتَنْصَرَکَ بِہٖ نَصَرْتَہٗ وَمَنِ اسْتَغْفَرَکَ بِہٖ غَفَرْتَ لَہٗ وَمَنِ اسْتَعَانَکَ بِہٖ اَعَنْتَہٗ وَمَنِ اسْتَرْزَقَکَ بِہٖ رَزَقْتَہٗ وَمَنِ اسْتَغَاثَکَ بِہٖ اَغَثْتَہٗ وَمَنِ اسْتَرْحَمَکَ بِہٖ رَحِمْتَہٗ وَمَنِ اسْتَجَارَکَ بِہٖ اَجَرْتَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْکَ بِہٖ کَفَیْتَہٗ وَمَنِ اسْتَعْصَمَکَ بِہٖ عَصَمْتَہٗ وَمَنِ اسْتَنْقَذَکَ بِہٖ مِنَ النَّارِ اَنْقَذْتَہٗ وَمَنِ اسْتَعْطَفَکَ بِہٖ تَعَطَّفْتَ لَہٗ وَمَنْ اَمَّلَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہُ الَّذِیْ اتَّخَذْتَ بِہٖ اٰدَمَ صَفِیًّا وَنُوْحًا نَجِیًّا وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَّمُوْسٰی کَلِیْمًا وَعِیْسٰی رُوْحًا وَمُحَمَّدًا حَبِیْبًا وَعَلِیًّا وَصِیًّا

عَلَی الصِّرَاطِ وَاَجِرْنِیْ عَلَیْہِ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا وَیَقِیْنًا صَادِقًا وَتُقًی وَبِرًّا وَوَرَعًا وَخَوْفًا مِنْکَ وَفَرَقًا یُبَلِّغُنِیْ مِنْکَ زُلْفٰی وَلَا یُبَاعِدُنِیْ عَنْکَ وَاَحْبِبْنِیْ وَلَا تُبْغِضْنِیْ وَتَوَلَّنِیْ وَلَا تَخْذُلْنِیْ وَاَعْطِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ السُّوْٓءِ کُلِّہٖ بِحَذَافِیْرِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ سولھویں دعا معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا مجھے آپ ایک دعا سکھانے کے ساتھ مخصوص نہیں فرماتے آپ نے فرمایا ہاں یہ کہو یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَوَائِجِيْ وَتَعْفُوَ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَتَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا مُفَرِّجَ هَمِّ الْمَهْمُوْمِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمَلْهُوْفِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مؤلّف کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ پانچویں ستون کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھ کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا مصلا ہے اور پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْنَا اٰدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّاءَ الخ یہ تقریبا وہی دعا ہے جو ساتویں ستون کے نزدیک روبقبلہ پڑھی جاتی ہے۔

تیسرے ستون یعنی مقام امام زین العابدینؑ کے اعمال

پانچویں ستون سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے ستون جو باب کندہ کے نزدیک ہے جائے جو مقام امام زین العابدین علیہ السّلام سے مشہور ہے، مؤلّف کہتا ہے کہ یہ مقام قبلہ کی طرف سے دکّۃ باب امیر المومنین علیہ السّلام کے مقابل ہے اور غربی طرف سے باب کندہ کے مقابل ہے جو اب بند کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ستون سے پانچ ذراع کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لائق اور سزاوار ہے کیونکہ اصل دکّۃ اتنے فاصلہ پر تھا۔ بہرحال اس مقام پر دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے بجالائے اور سلام کے بعد تسبیح کرے اور جب اس سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ قَدْ كَثُرَتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَاءُ عَفْوِكَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ اِلَيْكَ فَاَنَا اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهٗ وَاَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِيْ فَبِذُنُوْبِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ شَيْئًا وَاِنْ تَغْفِرْ لِيْ فَخَيْرُ رَاحِمٍ اَنْتَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا اَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوْبِ وَاَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَاَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَهْلِ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَاءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَخَفَقَانُ الطَّيْرِ فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ

يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا عَزِيْزُ يَا كَرِيْمُ يَا حَنَّانُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا اَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ قُلْتَ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے تھے نَعَمْ لَنِعْمَ الْمُجِيْبُ اَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْئُوْلُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِمَلَكُوْتِكَ وَدِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ وَبِجَمْعِكَ وَاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ الْاَوْصِيَاءِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا

یَا عَظِیْمُ بِحَقِّكَ یَا كَرِیْمُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الصَّادِقِیْنَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الصَّادِقِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰی عَلِیٍّ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ عَلَیْكَ وَبِحَقِّكَ عَلٰی فَاطِمَةَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَی الْحَسَنِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَیْكَ وَبِحَقِّكَ عَلَی الْحُسَیْنِ وَبِحَقِّ الْحُسَیْنِ عَلَیْكَ فَاِنَّ حُقُوْقَهُمْ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعَامِكَ عَلَیْهِمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكَ عِنْدَهُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَكَ صَلِّ یَا رَبِّ عَلَیْهِمْ صَلٰوةً دَائِمَةً مُنْتَهٰی رِضَاكَ وَاغْفِرْ لِیْ بِهِمُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ كَمَا اَتْمَمْتَهَا عَلٰی اٰبَائِیْ مِنْ قَبْلُ یَا كٓهٰیٰعٓصٓ اَللّٰهُمَّ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَجِبْ لِیْ دُعَائِیْ فِیْمَا سَئَلْتُكَ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور دائیں جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے یا سیّدی یا سیّدی یا سیّدی صل علی محمّد وآل محمّد واغفرلی اور ان کلمات کا خضوع اور خشوع اور گریہ کی حالت میں زیادہ تکرار کر ۔ اس کے بعد بائیں طرف منہ زمین پر رکھکر پھر انہیں کلمات کو پڑھے اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے مؤلف کہتا ہے کہ بعض غیر معتبر کتابوں میں جو لوگوں کے درمیان مشہور ہیں یہ بھی ہے کہ اسی مقام پر اس عمل کو بجا لائے جو جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے بعض اصحاب کو تعلیم دیا۔ لیکن وہ عمل اس مقام سے مقیّد اور خاص نہیں یعنی جہاں چاہیں بجا لائیں۔ اور وہ عمل یوں ہے کہ آپ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تو اپنے کام کے لئے صبح کو نہیں جائے گا۔ تاکہ تیرا گذر مسجد کوفہ سے ہو تو اس نے کہا کہ جاتا تو ہے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد کوفہ میں چار رکعت نماز بجا لانا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا اِلٰهِیْ اِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَیْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَّلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِیْكًا وَّقَدْ عَصَیْتُكَ فِیْ اَشْیَاءَ كَثِیْرَةٍ عَلٰی غَیْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ لَكَ وَلَا الْاِسْتِكْبَارِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِیَّتِكَ وَلَا الْخُرُوْجِ عَنِ الْعُبُوْدِیَّةِ لَكَ وَلٰكِنِ اتَّبَعْتُ هَوَایَ وَاَزَلَّنِیَ الشَّیْطَانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ وَالْبَیَانِ فَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ غَیْرَ ظَالِمٍ اَنْتَ لِیْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّیْ وَتَرْحَمْنِیْ فَبِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ یَا كَرِیْمُ اس کے بعد یہ پڑھے غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ غَدَوْتُ بِغَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ وَّلٰكِنْ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ یَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْبَیْتِ وَبَرَكَةَ اَهْلِهٖ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا تَسُوْقُهٗ اِلَیَّ بِحَوْلِكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

سترھویں دعا روایت میں ہے کہ ایک شخص جو ابو جعفر کے نام سے مشہور تھا اور کوفہ کا رہنے والا تھا حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے کہ جسے میں پڑھوں تو حضرت نے فرمایا کہ یہ کہا کرو یَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَیْرٍ وَّیَا مَنْ اٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَّیَا مَنْ یُّعْطِیْ بِالْقَلِیْلِ الْكَثِیْرَ یَا مَنْ اَعْطٰی مَنْ سَاَلَهٗ تَحَنُّنًا مِّنْهُ وَرَحْمَةً یَا مَنْ اَعْطٰی مَنْ لَّمْ یَسْاَلْهُ وَلَمْ یَعْرِفْهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِیْ بِمَسْئَلَتِیْ وَمِنْ جَمِیْعِ خَیْرِ الدُّنْیَا وَمِنْ جَمِیْعِ خَیْرِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ غَیْرُ مَنْقُوْصٍ مَّا اَعْطَیْتَنِیْ وَزِدْنِیْ مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ یَا كَرِیْمُ

اٹھارہویں دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے

وَ قُوَّتِكَ وَ اَنَا خَائِضٌ فِيْ عَافِيَتِكَ شیخ شہیدؒ اور محمد بن المشہدی نے اس عمل کو چوتھے ستون کے بعد ذکر کیا ہے اور وہ چار رکعتیں اس طرح ذکر کی ہیں کہ دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور دوسری دو رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کو پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح پڑھے۔ حدیث معتبر میں ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن میں مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص جو تمام لوگوں سے خوشرو تر تھے ان کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی اور بہترین لباس پاک و پاکیزہ پہنے ہوئے تھے عمامہ سر پر باندھے ہوئے اور زرہ تن پر اور عربی جوتے پہنے ہوئے تھے دروازہ کندہ سے مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنے جوتے اتار دیئے اور چھٹے ستون کے پاس جاکر ٹھہر کر۔ ہاتھوں کو کانوں کے برابر لے جاکر تکبیر کہی اور ان کی تکبیر سے میرے بدن کے بال دہشت اور خوف سے کھڑے ہو گئے اس کے بعد انہوں نے چار رکعت نماز پڑھی اور بہت بہترین رکوع اور سجود کیا اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھا الٰہی ان کنت قد عصیتک اور جب یا کریم تک پہنچے تو سجدے میں جاکر اس کو بار بار اتنا پڑھتے تھے جہاں تک ان کی سانس کام دیتی تھی اور سجدے میں آپ نے یہ دعا یا من یقدر علی حوائج السائلین پڑھی اور یا سیدی کو ستر دفعہ پڑھا جو ساتویں ستون کے اعمال میں گذر چکی ہے اور جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور میں نے بغور ان کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے دست مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی کہ آپ یہاں کس کام کے لئے آئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے آیا ہوں کہ جس میں تو نے مجھے مشغول پایا ہے اور یہ روایت سابق گذر چکی ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ابو حمزہ ثمالی اس کے بعد آپ کے ساتھ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کو گئے۔

باب فرج یعنی مقام نوح علیہ السلام کے اعمال

جب تیسرے ستون سے فارغ ہو جائے تو پھر دکۃ امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جائے جو ایک چبوترا سا ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کے گھر کی طرف دروازہ مسجد کی طرف سے کھلتا تھا

دنیا اور آخرت کی دعائیں

یہ دعا اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو تعلیم فرمائی اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّيْ صَاعِدًا وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا وَاحْفَظْنِيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانًا وَرَاقِدًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَقِنِيْ حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّيْ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِيْنَ۔ دوسری دعا روایت میں ہے کہ یہ دعائے الحاح ہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ جَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَرَبَّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ تَقُوْمُ بِهِ السَّمَاۤءُ وَبِهِ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْاَحْيَاۤءَ وَبِهِ

اس کے متصل ہے وہاں پر چار رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجا لائے اور جب اس سے فارغ ہو تو تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْضِ حَاجَتِیْ یَا اَللّٰهُ یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ سَائِلَهٗ وَلَا یَنْفَدُ نَائِلُهٗ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ یَا وَاسِعَ الْعَطِیَّاتِ یَا دَافِعَ النَّقِمَاتِ یَا مُبَدِّلَ السَّیِّئَاتِ حَسَنَاتٍ عُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ فِیْمَا سَئَلْتُكَ وَطَلَبْتُ مِنْكَ بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَوَصِیِّكَ وَاَوْلِیَائِكَ الصَّالِحِیْنَ

ایک اور نماز یہیں پر ہے جو دو رکعت ہے جس طرح چاہے پڑھے اور نماز کے بعد تسبیح کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ لِعِلْمِیْ بِوَحْدَانِیَّتِكَ وَصَمَدَانِیَّتِكَ وَاَنَّهٗ لَا قَادِرَ عَلٰی قَضَاءِ حَاجَتِیْ غَیْرُكَ وَقَدْ عَلِمْتُ یَا رَبِّ اَنَّهٗ کُلَّمَا شَاهَدْتُ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ اشْتَدَّتْ فَاقَتِیْ اِلَیْكَ وَقَدْ طَرَقَنِیْ یَا رَبِّ مِنْ مُهِمِّ اَمْرِیْ مَا قَدْ عَرَفْتَهٗ لِاَنَّكَ عَالِمٌ غَیْرُ مُعَلَّمٍ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی السَّمٰوٰتِ فَانْشَقَّتْ وَعَلَی الْاَرَضِیْنَ فَانْبَسَطَتْ وَعَلَی النُّجُوْمِ فَانْتَشَرَتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَ عَلِیٍّ وَعِنْدَ الْحَسَنِ وَعِنْدَ الْحُسَیْنِ وَعِنْدَ الْاَئِمَّةِ کُلِّهِمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ یَا رَبِّ حَاجَتِیْ وَتُیَسِّرَ عَسِیْرَهَا وَتَکْفِیَنِیْ مُهِمَّهَا وَتَفْتَحَ لِیْ قُفْلَهَا فَاِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَكَ الْحَمْدُ غَیْرَ جَائِرٍ فِیْ حُکْمِكَ وَلَا حَائِفٍ فِیْ عَدْلِكَ اس کے بعد اپنے دائیں چہرہ کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ دَعَاكَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَنَا اَدْعُوْكَ فَاسْتَجِبْ لِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور پھر اسی حالت میں جو دعا چاہے مانگے اور اس کے بعد بائیں چہرے کی طرف کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَکَفَّلْتَ بِالْاِجَابَةِ وَاَنَا اَدْعُوْكَ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَنِیْ یَا کَرِیْمُ پھر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھدے اور یہ پڑھے یَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ وَیَا مُذِلَّ کُلِّ عَزِیْزٍ تَعْلَمُ کُرْبَتِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَفَرِّجْ عَنِّیْ یَا کَرِیْمُ نماز حاجت بھی اسی محل میں ذکر ہوئی ہے اور وہ چار رکعت نماز پڑھے اور جو سورہ چاہے اس میں پڑھے اور جب اس سے فارغ ہو اور تسبیح کر چکے تو یہ دعا پڑھے ۔

اَحْصَیْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَکَیْلَ الْبُحُوْرِ پس محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے اور اپنی حاجت کے متعلق سوال کر اور اپنی طلب حاجت میں الحاح واصرار کر۔ بیسویں دعا ثقہ جلیل ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ امْلَاْ قَلْبِیْ حُبًّا لَكَ وَخَشْیَةً مِنْكَ وَتَصْدِیْقًا وَاِیْمَانًا بِكَ وَفَرَقًا مِنْكَ وَشَوْقًا اِلَیْكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ لِقَائَكَ وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ لِقَائِكَ خَیْرَ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَکَةِ وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ وَلَا تُؤَخِّرْنِیْ مَعَ الْاَشْرَارِ وَاَلْحِقْنِیْ بِصَالِحِ مَنْ مَضٰی وَاجْعَلْنِیْ مَعَ صَالِحِ مَنْ بَقِیَ وَخُذْ بِیْ سَبِیْلَ الصَّالِحِیْنَ وَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِیْ بِمَا تُعِیْنُ بِهِ الصَّالِحِیْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنْ لَا تَرَاہُ الْعُیُوْنُ وَلَا تُخَالِطُہُ الظُّنُوْنُ وَلَا یَصِفُہُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُہُ الْحَوَادِثُ وَلَا تُفْنِیْہِ الدُّھُوْرُ تَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَکَائِیْلَ الْبِحَارِ وَوَرَقَ الْاَشْجَارِ وَرَمْلَ الْقِفَارِ وَمَا اَضَائَتْ بِہِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَاَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَوَضَحَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَلَا تُوَارِیْ مِنْکَ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا جَبَلٌ مَا فِیْ اَصْلِہٖ وَلَا بَحْرٌ مَا فِیْ قَعْرِہٖ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ خَیْرَ اَمْرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ اَعْمَالِیْ خَوَاتِیْمَھَا وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْہُ وَمَنْ کَادَنِیْ فَکِدْہُ وَمَنْ بَغَانِیْ بِھَلَکَۃٍ فَاَھْلِکْہُ وَاکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ مِمَّنْ دَخَلَ ھَمُّہٗ عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ وَاسْتُرْنِیْ بِسِتْرِکَ الْوَاقِیْ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَصَدِّقْ قَوْلِیْ وَفِعْلِیْ یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ فَرِّجْ عَنِّی الْمَضِیْقَ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ مَا لَا اُطِیْقُ اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ عَالِمٌ بِحَاجَتِیْ وَعَلٰی قَضَائِھَا قَدِیْرٌ وَھِیَ لَدَیْکَ یَسِیْرٌ وَاَنَا اِلَیْکَ فَقِیْرٌ فَمُنَّ بِھَا عَلَیَّ یَا کَرِیْمُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس کے بعد سجدے میں جائے اور یہ پڑھے اِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِھَا وَقَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْھَا یَا کَرِیْمُ پھر چہرے کی داہنی جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اِنْ کُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ اِفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد چہرے کی بائیں جانب کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِکَ فَلْیَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِکَ یَا کَرِیْمُ اس کے بعد پھر پیشانی کو زمین پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَنْ اَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَکَانَ وَاعْتَرَفَ مؤلف کہتا ہے کہ یہ دعا اغفرہا یا کریم تک تو وہ دعا ہے کہ جو مزار قدیم میں مسجد سہلہ کے مقام امام زین العابدینؑ کے اعمال میں نقل کی گئی ہے۔

محراب امیر المومنینؑ کے اعمال

اس کے بعد اس مقام پر کہ جہاں امیر المومنین علیہ السلام کو ضربت ابن ملجم ملعون نے ماری تھی کا عمال

سُوْءٍ اسْتَنْقَذْتَنِیْ مِنْہُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَا اَجَلَ لَہٗ دُوْنَ لِقَائِکَ تُحْیِیْنِیْ وَتُمِیْتُنِیْ عَلَیْہِ وَتَبْعَثُنِیْ عَلَیْہِ اِذَا بَعَثْتَنِیْ وَاَبْرِئْ قَلْبِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ وَالشَّکِّ فِیْ دِیْنِکَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نَصْرًا فِیْ دِیْنِکَ وَقُوَّۃً فِیْ عِبَادَتِکَ وَفَھْمًا فِیْ خَلْقِکَ وَکِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِکَ وَبَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَکَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ عَلٰی مِلَّتِکَ وَمِلَّۃِ رَسُوْلِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْقَسْوَۃِ وَالْفَتْرَۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ یَا رَبِّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوۃٍ لَا تَنْفَعُ وَاُعِیْذُ بِکَ نَفْسِیْ وَ

بجالاا اور وہ دو رکعت نماز جس سورہ سے چاہے پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَالسَّرِيرَةَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا سَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ

مناجات حضرت امیر المومنینؑ

اور اس کے بعد یہاں امیر المومنین علیہ السّلام کی یہ مناجات بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بِبَنِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ كَلَّا إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَوْلَى وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا الْمَوْلَى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الذَّلِيلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيلَ إِلَّا الْعَزِيزُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوقَ إِلَّا الْخَالِقُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَظِيمُ وَأَنَا الْحَقِيرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْحَقِيرَ إِلَّا الْعَظِيمُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيفَ إِلَّا الْقَوِيُّ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيرَ إِلَّا الْغَنِيُّ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُعْطِي وَأَنَا السَّائِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ السَّائِلَ إِلَّا الْمُعْطِي مَوْلَايَ يَا

وَأَهْلِي وَذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَجِدُ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحَدًا فَلَا تَخْذُلْنِي وَلَا تَرُدَّنِي فِي هَلَكَةٍ وَلَا تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَى دِينِكَ وَالتَّصْدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ اذْكُرْنِي بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَنْطِقِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصًا لَكَ وَاجْعَلْ ثَوَابِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا

مولای انت الحی وانا المیت وھل یرحم المیت الا الحی مولای یا مولای انت الباقی وانا الفانی
وھل یرحم الفانی الا الباقی مولای یا مولای انت الدائم وانا الزائل وھل یرحم الزائل الا الدائم
مولای یا مولای انت الرازق وانا المرزوق وھل یرحم المرزوق الا الرازق مولای یا مولای
انت الجواد وانا البخیل وھل یرحم البخیل الا الجواد مولای یا مولای انت المعافی وانا المبتلی
وھل یرحم المبتلی الا المعافی مولای یا مولای انت الکبیر وانا الصغیر وھل یرحم الصغیر
الا الکبیر مولای یا مولای انت الھادی وانا الضال وھل یرحم الضال الا الھادی
مولای یا مولای انت الرحمن وانا المرحوم وھل یرحم المرحوم الا الرحمن مولای یا مولای
انت السلطان وانا الممتحن وھل یرحم الممتحن الا السلطان مولای یا مولای انت الدلیل
وانا المتحیر وھل یرحم المتحیر الا الدلیل مولای یا مولای انت الغفور وانا المذنب
وھل یرحم المذنب الا الغفور مولای یا مولای انت الغالب وانا المغلوب وھل یرحم المغلوب
الا الغالب مولای یا مولای انت الرب وانا المربوب وھل یرحم المربوب الا الرب مولای یا
مولای انت المتکبر وانا الخاشع وھل یرحم الخاشع الا المتکبر مولای یا مولای ارحمنی
برحمتک وارض عنی بجودک وکرمک وفضلک یا ذا الجود والاحسان والطول والامتنان
برحمتک یا ارحم الراحمین مؤلف کہتا ہے کہ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اس مناجات
کے بعد ایک دعا مسمی بدعا امان جو بہت طویل ہے نقل کی ہے جو ہم طوالت کی وجہ نقل نہیں
کر رہے ہیں اور اسی مقام پر وہ دعا جو مسجد زید رح میں ذکر کریں گے اسے بھی پڑھے۔ یہ بھی معلوم رہے
کہ ہم نے ہدیۃ الزائرین میں جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام کے محراب کے بارے میں جو اختلاف موجود
ہے کو ذکر کیا ہے آیا حضرت کی محراب وہی ہے جو آج کل مشہور و معروف ہے اور جس پر آج کل فتح
نما پنجرہ لگا کر خدام بیٹھے ہیں یا نہ بلکہ حضرت کی محراب وہ ہے جو اس وقت متروک ہے اور جو حضرت مسلم بن
عقیل کے روضہ مبارکہ کی طرف مسجد میں واقع ہے اور جس کی صورت محراب کی اب بھی باقی رکھی گئی ہے، لہذا
انسان کو احتیاط دونوں محرابوں میں اعمال کر لینے چاہئیں۔

یواری منك لیل ساج
ولا سماء ذات ابراج
ولا ارض ذات مهاد
ولا بحر لجی ولا ظلمات
بعضها فوق بعض تلجلج
الرحمة علی من تشاء
من خلقك تعلم خائنة
الاعین وما تخفی الصدور
اشهد بما شهدت به
علی نفسك وشهدت
ملئكتك واولوا العلم
لا اله الا انت العزیز الحکیم
ومن لم یشهد علی ما
شهدت علی نفسك
وشهدت ملئكتك
واولوا العلم فاكتب
شهادتی مكان
شهادته اللهم انت
السلام ومنك السلام
اسئلك یا ذا الجلال و
الاكرام ان تفك
رقبتی من النار
مؤلف کہتا ہے کہ شیخ
طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب مصباح میں اس

امام جعفر صادق علیہ السلام کے اعمال

محراب کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد مقام امام جعفر صادق علیہ السّلام کی طرف جائے جو بالکل حضرت مسلم بن عقیل کے روضہ مبارکہ کی دیوار کے ساتھ متصل ہے اور وہاں پر دو رکعت نماز جس سورہ کے ساتھ چاہے بجا لائے اور تسبیح کے بعد یہ دعا پڑھے یَا صَانِعَ کُلِّ مَصْنُوعٍ وَیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیرٍ وَ یَا حَاضِرَ کُلِّ مَلاءٍ وَیَا شَاهِدَ کُلِّ نَجْوٰی وَیَا عَالِمَ کُلِّ خَفِیَّةٍ وَیَا شَاهِدًا غَیْرَ غَائِبٍ وَیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوبٍ وَیَا قَرِیبًا غَیْرَ بَعِیدٍ وَیَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیدٍ وَیَا حَیًّا حِینَ لَا حَیَّ غَیْرُهُ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیتَ الْاَحْیَاءِ الْقَائِمَ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔ مؤلّف کہتا ہے کہ ہم نے پہلے مسجد کے اعمال کی ترتیب کے اختلاف کو ذکر کیا ہے لہٰذا یہاں ذکر کرنا خالی از حکمت نہ ہوگا کہ مشہور لوگوں کے درمیان اور مزار قدیم میں یہی ہے کہ مقام صادق علیہ السّلام کے بعد دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال کو بجا لانا ہے اگر تو چاہے تو ان کے اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے دوبارہ دکۃ القضا اور بیت الطشت کے اعمال کو مقام صادق علیہ السلام کے بعد بھی بجا لائے

مسجد کوفہ میں نماز حاجت کا ذکر

امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص مسجد کوفہ میں دو رکعت نماز بجا لائے کہ جس کی ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس اور سورہ قل ہو اللہ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون اور سورہ اذا جآء نصر اللہ اور سورہ انا انزلنا اور سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام بجا لائے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو حاجت چاہے طلب کرے تو خداوند عالم اس کی حاجت کو پورا کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا، مؤلف کہتا ہے کہ سورتوں کی یہ ترتیب جو ہم نے ذکر کی ہے سید بن طاؤس کی کتاب مصباح کے مطابق ہے لیکن شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے امالی میں سورہ انا انزلنا کو سبح باسم ربک الاعلیٰ کے بعد ذکر کیا ہے، لیکن ہو سکتا

دعا کو نماز تہجد کی چار رکعتوں کے بعد ذکر فرمایا ہے اور علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صادق علیہ السّلام سے ایک روایت نقل کی ہے کہ اس دعا کو نماز وتر میں پڑھے۔ اکیسویں دعا روایت ہوئی ہے کہ یہ دعا ابو ذر کی ہے کہ جس کے متعلق جبریل علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ اہل آسمان کے نزدیک معروف ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ وَالْاِیْمَانَ وَالتَّصْدِیْقَ بِنَبِیِّكَ وَالْعَافِیَةَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَالْغِنٰی عَنْ شِرَارِ النَّاسِ —— بائیسویں دعا ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ دعا حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے لی ہے اور آنحضرت اس دعا کو

ہے کہ ان سورتوں کے پڑھنے میں کوئی خاص ترتیب ضروری نہ اور اتنا ہی کافی ہو کہ سورہ الحمد کے بعد ان سات سورتوں کو جیسے بھی ہو پڑھا جائے۔ واللہ اعلم۔

جناب حضرت مسلم بن عقیل قدس روحہ کی زیارت

جب مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو جائے پھر جناب مسلم بن عقیل رضوان اللہ علیہا کی قبر مبارک کی طرف جائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ الْمُتَصَاغِرِ لِعَظَمَتِهٖ جَبَابِرَةُ الطَّاغِيْنَ الْمُعْتَرِفِ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ جَمِيْعُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ الْمُقِرِّ بِتَوْحِيْدِهٖ سَائِرُ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْكِرَامِ صَلٰوةً تَقَرُّ بِهَا اَعْيُنُهُمْ وَيَرْغَمُ بِهَا اَنْفُ شَانِئِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ سَلَامُ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَئِمَّتِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعِبَادِهِ الصّٰلِحِيْنَ وَجَمِيْعِ الشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ فِيْمَا تَغْتَدِيْ وَتَرُوْحُ عَلَيْكَ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَقُتِلْتَ عَلٰى مِنْهَاجِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ حَتّٰى لَقِيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِيْ نُصْرَةِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَابْنِ حُجَّتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالْوَفَآءِ وَالنَّصِيْحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيْلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ وَالْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ بِمَا صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَاَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَمَرَ بِقَتْلِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرٰى عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَايَعَكَ وَغَشَّكَ وَخَذَلَكَ وَاَسْلَمَكَ وَمَنْ اَلَّبَ عَلَيْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّارَ مَثْوَاهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَاَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمْ مُسَلِّمًا لَكُمْ تَابِعًا لِسُنَّتِكُمْ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ

جامع کہتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ رُسُلِهٖ وَبِجَمِيْعِ مَا اُنْزِلَ بِهٖ عَلٰى جَمِيْعِ الرُّسُلِ وَاَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلِقَائَهٗ حَقٌّ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُّسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُّحْمَدَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُّهَلَّلَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُّكَبَّرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَفَاتِيْحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِيْمَهٗ

لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ قَتَلَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِيْ وَالْاَلْسُنِ اور مزار میں انہی کلمات سابقہ کو بمنزلہ اذن دخول قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے بعد اندر داخل ہو جائے اور جب اذن دخول پڑھکر اندر داخل ہو تو ضریح مبارک کی طرف اشارہ کرے اور یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّوْنَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ جِهَادِ اَعْدَائِهٖ وَنُصْرَةِ اَوْلِيَائِهٖ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَاَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفَرَ جَزَاءِ اَحَدٍ مِّمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ وَاسْتَجَابَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى بَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَاَفْضَلَهَا غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ قَدْ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّيْنَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُوْلِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ فِيْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد آپ کے سرہانے دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور اسے جناب مسلم علیہ السّلام کی روح کے لئے ہدیہ کرے اور اس کے بعد دعا اللّٰھمّ صلّ علٰی محمّد و آل محمّد و لا تدع لی ذنبا جو حضرت عبّاس علیہ السّلام کے حرم مبارک میں پڑھی جاتی ہے اور جو ص۴۲۳ پر آئے گی یہاں پر نماز کے بعد اسے پڑھے۔ اور اس کے بعد حضرت مسلم بن عقیل رضوان اللہ علیہما کا وداع بھی اسی وداع کے ساتھ کرے جو حضرت عباس علیہ السّلام کی زیارت میں ص۴۳۴ پر ذکر ہو گا۔

زیارت حضرت ہانی بن عروۃ رحمتہ اللہ علیہ

جب حضرت مسلم علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہو جائے تو جناب ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَسَوَابِغِهٖ وَفَوَائِدِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ وَمَا بَلَغَ عِلْمَهٗ عِلْمِيْ وَمَا قَصُرَ عَنْ اِحْصَائِهٖ حِفْظِيْ اَللّٰهُمَّ انْهَجْ لِيْ اَسْبَابَ مَعْرِفَتِهٖ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَهٗ وَغَشِّنِيْ بَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنَّ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْاِزَالَةِ عَنْ دِيْنِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْغَلْ قَلْبِيْ بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِيْ عَنْ اٰجِلِ ثَوَابِ اٰخِرَتِيْ وَاشْغَلْ قَلْبِيْ بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّيْ جَهْلَهٗ وَذَلِّلْ لِكُلِّ خَيْرٍ لِسَانِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلَا تُجْرِهٖ فِيْ مَفَاصِلِيْ وَاجْعَلْ عَمَلِيْ خَالِصًا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَاَنْوَاعِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَغَفَلَاتِهَا وَجَمِيْعِ مَا يُرِيْدُنِيْ بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيْمُ وَمَا يُرِيْدُنِيْ بِهِ السُّلْطَانُ الْعَنِيْدُ مِمَّا اَحَطْتَ بِعِلْمِهٖ

کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو جائے اور ان کی یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَصَلَوَاتُہٗ عَلَیْکَ یَا ھَانِیْ بْنَ عُرْوَةَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ النَّاصِحُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَشْھَدُ اَنَّکَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا فَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ قَتَلَکَ وَاسْتَحَلَّ دَمَکَ وَحَشٰی قُبُوْرَھُمْ نَارًا اَشْھَدُ اَنَّکَ لَقِیْتَ اللّٰہَ وَھُوَ رَاضٍ عَنْکَ بِمَا فَعَلْتَ وَنَصَحْتَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَغْتَ دَرَجَةَ الشُّھَدَاۗءِ وَجُعِلَ رُوْحُکَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاۗءِ بِمَا نَصَحْتَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ مُجْتَھِدًا وَبَذَلْتَ نَفْسَکَ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ وَمَرْضَاتِہٖ فَرَحِمَکَ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْکَ وَحَشَرَکَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَجَمَعَنَا وَاِیَّاکَ مَعَھُمْ فِیْ دَارِ النَّعِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے بعد دو رکعت نماز بجا لائے اور اسے جناب ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ کی روح کے لئے ہدیہ کرے اور اس کے بعد جو دعا چاہے طلب کرے اور ان کا وداع بھی اسی طرح پڑھے جو حضرت مسلم علیہ السلام کا وداع ذکر کیا ہے۔

چھٹی فصل

مسجد سہلہ کی فضیلت اور اسکے اعمال اور مسجد زید اور صعصعہ کے اعمال میں ہے

جب مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو چکے تو پھر اس کے بعد کوئی مسجد بھی فضیلت والی مسجد سہلہ سے زیادہ وہاں نہیں ہے اور مسجد سہلہ جو آج کل کوفہ سے تھوڑے فاصلہ پر موجود ہے حقیقت میں یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھر تھا اور خضر علیہ السلام کے درود کا محل اور جائے سکونت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ابو بصیر سے فرمایا کہ اے ابو محمد گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ صاحب الزمان اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں اترے ہوئے ہیں اور یہ ان کی منزل ہے اور خداوند عالم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی اور جو شخص اس مسجد میں رہے گویا یوں ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں رہ رہا ہے اور کوئی مومن مرد اور عورت نہیں مگر اس کا دلی رجحان اس مسجد کی طرف ہے اور اس مسجد میں ایک پتھر ہے کہ جس میں

وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی صَرْفِہٖ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَزَوَابِعِھِمْ وَبَوَائِقِھِمْ وَمَکَائِدِھِمْ وَمَشَاھِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَنْ اُسْتَزَلَّ عَنْ دِیْنِیْ فَتَفْسُدَ عَلَیَّ اٰخِرَتِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ مِنْھُمْ ضَرَرًا عَلَیَّ فِیْ مَعَاشِیْ اَوْ یَعْرِضَ بَلَاۗءٌ یُّصِیْبُنِیْ مِنْھُمْ لَا قُوَّةَ لِیْ بِہٖ وَلَا صَبْرَ لِیْ عَلَی احْتِمَالِہٖ فَلَا تَبْتَلِیَنِّیْ یَا اِلٰھِیْ بِمُقَاسَاتِہٖ فَیَمْنَعُنِیْ ذٰلِکَ عَنْ ذِکْرِکَ وَیَشْغَلُنِیْ عَنْ عِبَادَتِکَ اَنْتَ الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِیْ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ الرَّفَاھِیَةَ فِیْ مَعِیْشَتِیْ مَا اَبْقَیْتَنِیْ مَعِیْشَةً اَقْوٰی بِھَا عَلٰی طَاعَتِکَ وَاَبْلُغُ بِھَا رِضْوَانَکَ وَاَصِیْرُ بِھَا اِلٰی دَارِ الْحَیَوَانِ غَدًا وَلَا تَرْزُقْنِیْ رِزْقًا

ہر پیغمبر کی صورت موجود ہے اور جو شخص بھی صدق نیت سے اس مسجد میں نماز اور دعا پڑھے تو اس کی دعا اور حاجت پوری ہو گی اور جو شخص بھی اس مسجد میں امان طلب کرے تو جس سے ڈرتا ہے اس سے امان ملے گی میں کہنے لگا یہی اس مسجد کی فضیلت ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی فضیلت اس سے زیادہ ہے کہ جو میں نے تجھے بتلائی ہے، ہاں یہ وہ بقعہ ہے کہ جسے خداوند عالم دوست رکھتا ہے کہ اسے اس مسجد میں یاد کیا جائے اور اس سے وہاں پر مانگا جائے، اور کوئی رات اور دن نہیں گذرتا مگر ملائکہ اس مسجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اللہ کی وہاں عبادت کرتے ہیں، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہاری طرح اس مسجد کے نزدیک رہتا۔ اے ابو محمد تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو محمد جو میں نے اس مسجد کے اوصاف آپ کو نہیں بتلائے وہ ان سے زیادہ ہیں کہ جو میں نے تجھے بتلائے ہیں، میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا قائم آل محمد عجل اللہ اس مسجد میں ہمیشہ ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ـــــ ہاں۔

مسجد سہلہ کے اعمال

مغرب اور عشا کے درمیان دو رکعت مسجد سہلہ میں پڑھے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، کہ جو شخص یوں کرے اور پھر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو زائل کرے گا اور بعض زیارات کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سہلہ میں داخل ہونا چاہے تو دروازے پر کھڑے ہو جائے اور یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ عُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَبُيُوْتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ فَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً وَّذَنْبِيْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا وَرِزْقِيْ بِهِمْ مَبْسُوْطًا وَدُعَآئِيْ بِهِمْ مُسْتَجَابًا وَحَوَائِجِيْ بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَانْظُرْ اِلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ نَظْرَةً رَحِيْمَةً اَسْتَوْجِبُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهُ عَنِّيْ اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

يُطْغِيْنِيْ وَلَا تَبْتَلِيْنِيْ بِفَقْرٍ اَشْقٰى بِهٖ مُضَيَّقًا عَلَيَّ اَعْطِنِيْ حَظًّا وَافِرًا فِيْ اٰخِرَتِيْ وَمَعَاشًا وَاسِعًا هَنِيْئًا مَرِيْئًا فِيْ دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا اَجِرْنِيْ مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ عَمَلِيْ فِيْهَا مَقْبُوْلًا وَسَعْيِيْ فِيْهَا مَشْكُوْرًا اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ بِمِثْلِهٖ وَمَنْ كَادَنِيْ فِيْهَا فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ هَمَّ مَنْ اَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهٗ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَبِيْ فَاِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ وَافْقَاْ عَنِّيْ عُيُوْنَ الْكَفَرَةِ الظَّلَمَةِ وَالطُّغَاةِ الْحَسَدَةِ اَللّٰهُمَّ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ السَّكِيْنَةَ وَاَلْبِسْنِيْ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ وَاحْفَظْنِيْ بِسِتْرِكَ الْوَاقِيْ وَجَلِّلْنِيْ

هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَمَرْضَاتَكَ طَلَبْتُ وَثَوَابَكَ ابْتَغَيْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ فَاَقْبِلْ بِوَجْهِكَ اِلَيَّ وَاَقْبِلْ بِوَجْهِي اِلَيْكَ پھر آیت الکرسی اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور پھر سات دفعہ تسبیح اور سات دفعہ تحمید اور سات دفعہ تہلیل اور سات دفعہ تکبیر کہے یعنی سات دفعہ اس ذکر کو پڑھ دے تو یہ سب اس میں آجائیں گے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا هَدَيْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا فَضَّلْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا شَرَّفْتَنِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ بَلَاءٍ حَسَنٍ ابْتَلَيْتَنِي اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ صَلٰوتِي وَدُعَائِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تیرا ارادہ مسجد سہلہ کا ہو تو بدھ کی رات یعنی شب چہار شنبہ کو مغرب اور عشائکے درمیان اس مسجد میں آئے کیونکہ یہ وقت سب وقتوں سے افضل ہے اور جب اس وقت مسجد میں آئے تو پہلے مغرب کی نماز اور اس کے نافلہ بجا لائے اور اس کے بعد اٹھکر دو رکعت نماز تحیۃ مسجد بجا لائے اور جب اس سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرکے یہ دعا پڑھے اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُبْدِئُ الْخَلْقِ وَمُعِيدُهُمْ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَرَازِقُهُمْ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُدَبِّرُ الْاُمُورِ وَبَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَنْتَ وَارِثُ الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَالِمُ السِّرِّ وَاَخْفٰى اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي اِذَا دُعِيتَ بِهِ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَيْتَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي اَوْجَبْتَهُ عَلٰى نَفْسِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَنَا السَّاعَةَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْاَبْصَارِ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور اچھی طرح خضوع اور خشوع بجا لائے اور جو چیز چاہے اللہ تعالٰے سے طلب کرے اس کے بعد اس گوشے میں جو مغرب و شمال کی طرف

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

عَافِيَتَكَ النَّافِعَةَ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي وُلْدِي وَاَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تیسویں دعا محمد ابن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ غَيْرِي

چوبیسویں دعا روایت میں ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام اس دعا کو پڑھتے تھے يَا مَنْ يَشْكُرُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ہے چلا جائے اور اسی گوشہ میں جناب ابراہیم علیہ السّلام کا گھر تھا کہ جہاں سے عمالقہ کے ساتھ لڑائی کے لئے گئے تھے وہاں پر دو رکعت نماز بجالائے اور جب اس سے فارغ ہو تو تسبیح پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ الشَّرِيْفَةِ وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهَا قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِهَا وَقَدْ اَحْصَيْتَ ذُنُوْبِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْهَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَاَمِتْنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ عَلٰی مُوَالَاةِ اَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ اَعْدَائِكَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد اس گوشہ میں جو مغرب اور قبلہ کی طرف ہے دو رکعت نماز بجا لائے اور اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَوَائِزِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِاَحْسَنِ قَبُوْلٍ وَبَلِّغْنِیْ بِرَحْمَتِكَ الْمَاْمُوْلَ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اس کے بعد سجدے میں جائے اور چہرے کی طرف کو خاک پر رکھے اور پھر اس کے بعد مشرق کی طرف جو گوشہ ہے وہاں جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتِ الذُّنُوْبُ وَالْخَطَايَا قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِیْ عِنْدَكَ فَلَمْ تَرْفَعْ لِیْ اِلَيْكَ صَوْتًا وَلَمْ تَسْتَجِبْ لِیْ دَعْوَةً فَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَ يَا اَللّٰهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِثْلَكَ اَحَدٌ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُقْبِلَ اِلَیَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَتُقْبِلَ بِوَجْهِیْ اِلَيْكَ وَلَا تُخَيِّبْنِیْ حِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَا تَحْرِمْنِیْ حِيْنَ اَرْجُوْكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مؤلّف کہتا ہے کہ زیارتوں کی بعض غیر معروف کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد مشرق کی طرف جو دوسرا گوشہ ہے وہاں جائے اور دو رکعت نماز بجا لائے اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ اَعْمَالِیْ خَوَاتِيْمَهَا وَخَيْرَ اَيَّامِیْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ دُعَائِیْ وَاسْمَعْ نَجْوَایَ يَا عَلِیُّ يَا عَظِيْمُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا حَيًّا لَا يَمُوْتُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ وَلَا تَفْضَحْنِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ وَاحْرُسْنِیْ بِعَيْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اس کے بعد جو وسط مسجد میں مقام

اِغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا پچیسویں دعا نیز روایت میں ہے کہ آنحضرت اس دعا کو پڑھتے تھے يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اِغْفِرْ لِیَ الَّتِیْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُحِلُّ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُدِيْلُ الْاَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ غَيْثَ السَّمَاءِ چھبیسویں دعا، نیز یہ دعا بھی آنحضرت سے منقول ہے يَا عُدَّتِیْ فِیْ كُرْبَتِیْ وَيَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ

ہے وہاں پر دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے یَامَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا فَعَّالاً لِمَا یُرِیْدُ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَنْ یُّؤْذِیْنَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ یَا کَافِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِکْفِنَا الْمُهِمَّ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے مؤلف کہتا ہے کہ مسجد کے وسط میں جو مقام بیان ہوا ہے وہ آجکل مقام امام زین العابدین علیہ السلام کے نام سے مشہور رہے اور مزار قدیم میں اسی مقام کی دو رکعت نماز کے بعد یہ دعا پڑھنی نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ الخ اور یہ دعا کتہ امیر المومنین علیہ السلام کے اعمال میں صفحہ ۳۹۴ پر گذر چکی ہے۔ اسی مقام کے نزدیک ایک بقعہ ہے کہ جس پر گنبد ہے اور جو مقام صاحب الزمان سے مشہور ہے لہذا اس مقام پر صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ کی زیارت پڑھنی بہت مناسب ہے اور بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کی زیارت اس مقام پر کھڑے ہوئے یوں پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ الْکَامِلُ التَّآمُّ الشَّامِلُ الخ اور یہ وہی استغاثہ ہے جو پہلے باب کی ساتویں فصل کے صفحہ ۱۰۸ پر گذر چکا ہے اور سید بن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سرداب کے زیارات سے دو رکعت نماز بجالانے کے بعد ذکر کیا ہے۔

نماز و دعا مسجد زید رحمۃ اللہ علیہ

مسجد سہلہ کے قریب ایک مسجد ہے جو مسجد زید رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے وہاں پر دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے اِلٰهِیْ قَدْ مَدَّ اِلَیْكَ الْخَاطِئُ الْمُذْنِبُ یَدَیْهِ بِحُسْنِ ظَنِّهٖ بِكَ اِلٰهِیْ قَدْ جَلَسَ الْمُسِیْءُ بَیْنَ یَدَیْكَ مُقِرًّا لَّكَ بِسُوْءِ عَمَلِهٖ وَرَاجِیًا مِّنْكَ الصَّفْحَ عَنْ زَلَلِهٖ اِلٰهِیْ قَدْ رَفَعَ اِلَیْكَ الظَّالِمُ کَفَّیْهِ رَاجِیًا لِّمَا لَدَیْكَ فَلَا تُخَیِّبْهُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ فَضْلِكَ اِلٰهِیْ قَدْ جَثَا الْعَائِدُ اِلَی الْمَعَاصِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ خَائِفًا مِّنْ یَّوْمٍ تَجْثُوْ فِیْهِ الْخَلَائِقُ بَیْنَ یَدَیْكَ اِلٰهِیْ جَآءَكَ الْعَبْدُ الْخَاطِئُ فَزِعًا مُّشْفِقًا وَّرَفَعَ اِلَیْكَ طَرْفَهٗ حَذِرًا رَاجِیًا وَّفَاضَتْ عَبْرَتُهٗ مُسْتَغْفِرًا نَّادِمًا وَّعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ مَا اَرَدْتُّ بِمَعْصِیَتِیْ مُخَالَفَتَكَ وَمَا عَصَیْتُكَ اِذْ عَصَیْتُكَ وَاَنَا بِكَ جَاهِلٌ وَّلَا لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ وَّلَا لِنَظَرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَّلٰکِنْ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ وَاَعَانَتْنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

وَیَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ آپنے فرمایا یہ دعا امیر المومنین علیہ السلام کی ہے اَللّٰهُمَّ کُتِبَتِ الْاٰثَارُ وَعُلِمَتِ الْاَخْبَارُ وَاطَّلَعْتَ عَلَی الْاَسْرَارِ فَحُلْتَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقُلُوْبِ فَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِیَةٌ وَّالْقُلُوْبُ اِلَیْكَ مُفْضَاةٌ وَّاِنَّمَا اَمْرُكَ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتَّهٗ اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ اَنْ تَدْخُلَ فِیْ کُلِّ عُضْوٍ مِّنْ اَعْضَائِیْ وَلَا تُفَارِقَنِیْ حَتّٰی اَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِیَتِكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ کُلِّ عُضْوٍ مِّنْ اَعْضَائِیْ فَلَا تَقْرَبَنِیْ حَتّٰی اَلْقَاكَ وَارْزُقْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَزَهِّدْنِیْ فِیْهَا وَلَا تَزْوِهَا عَنِّیْ وَرَغْبَتِیْ فِیْهَا یَا رَحْمٰنُ

ستائیسویں دعا علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے

شِقْوَتِي وَغَرَّنِي سِتْرُكَ الْمُرْخَى عَلَيَّ فَمِنَ الْآنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ يَسْتَنْقِذُنِي وَبِحَبْلِ مَنْ اَعْتَصِمُ اِنْ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّي فَيَا سَوْاَتَاهُ غَدًا مِنَ الْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِذَا قِيلَ لِلْمُخِفِّينَ جُوزُوا وَلِلْمُثْقِلِينَ حُطُّوا اَمَعَ الْمُخِفِّينَ اَجُوزُ اَمْ مَعَ الْمُثْقِلِينَ اَحُطُّ وَيْلِي كُلَّمَا كَبُرَ سِنِّي كَثُرَتْ ذُنُوبِي وَيْلِي كُلَّمَا طَالَ عُمْرِي كَثُرَتْ مَعَاصِيَّ فَكَمْ اَتُوبُ وَكَمْ اَعُودُ اَمَا اٰنَ لِي اَنْ اَسْتَحْيِيَ مِنْ رَبِّي اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرَ الْغَافِرِينَ اس کے بعد گریہ کرے اور صورت کو خاک پر رکھے اور یہ پڑھے اِرْحَمْ مَنْ اَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ اس کے بعد دائیں طرف چہرہ کو زمین پر رکھکر یہ کہے اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ اس کے بعد بائیں طرف چہرہ کو زمین پر رکھکر یہ کہے عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيمُ اس کے بعد سجدے کی حالت کی طرف لوٹ آئے اور سو دفعہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہ کوفہ کے مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے اور زید بن صوحان کی طرف منسوب ہے اور زید بن صوحان جناب امیر المومنین علیہ السّلام کے بزرگوار اصحاب میں سے تھے اور ان کا شمار ابدال سے ہوتا تھا۔ آپ جنگ جمل میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کی نصرت ویاری میں شہید ہوئے اور یہ دعا جو ذکر ہوئی یہ انہیں کی دعا تھی جو نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی مسجد کے نزدیک ان کے بھائی جناب صعصعہ بن صوحان کی مسجد بھی ہے اور یہ بھی جناب امیر المومنین علیہ السّلام کے اصحاب میں سے تھے اور مؤمنین کے بزرگوار اور عارف حق امیر المومنین میں شمار ہوتے تھے اور اتنے فصیح اور بلیغ تھے کہ انہیں جناب امیر المومنین خطیب شحشح فرماتے تھے اور ان کی فصاحت اور خطابت کی آپ نے تعریف فرمائی اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو جناب امیر المومنین علیہ السّلام کو رات کے وقت بعد از شہادت دفن کرنے کے لئے نجف اشرف لے گئے تھے اور جب آنجناب علیہ السّلام کو دفن کر چکے تھے تو صعصعہ نے آپ کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر خاک کی مٹھی لی اور اپنے سر پر ڈالی اور عرض کی۔ کہ میرے ماں باپ اے امیر المومنینؑ آپ پر فدا اور قربان ہو جائیں آپ کو اللہ تعالیٰ کی کرامتیں خوشگوار ہوں، بتحقیق آپ کی پیدائش پاکیزہ تھی اور آپ کا صبر بہت قوی تھا اور آپ کا جہاد بہت عظیم و بزرگ تھا اور جس چیز کی آپ کو آرزو رہتی تھی اسے آپنے اب پالیا ہے اور بہت با منفعت آپ نے تجارت کی اور اپنے پروردگار کے پاس پہنچ گئے اسی

انہوں نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے عبد الرحمن ابن سیابہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السّلام نے مجھے یہ دعا عنایت فرمائی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِيِّ الْحَمْدِ وَاَهْلِهِ وَمُنْتَهَاهُ وَمَحَلِّهِ اَخْلَصَ مَنْ وَحَّدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ اَطَاعَهُ وَاَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدِ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغَمَ لَكَ اَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَلَّلَ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عَبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ فَضَعُفَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ

قسم کے کلمات کہہ رہے تھے اور بہت زیادہ گریہ کر رہے تھے اور وہاں کے حضرات کو رولا رہے تھے اور فی الحقیقت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مبارک پر پہلی مجلس رات کی تاریکی میں منعقد ہوئی، کہ جس کے پڑھنے والے جناب صعصعہ بن صوحان تھے اور سامعین جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور جناب محمد بن الحنفیہ اور جناب حضرت عباس علیہ السلام اور آپ کے دوسرے فرزند اور اصحاب خاص تھے اس کے بعد جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف متوجہ ہو کر انہیں والد ماجد کا پرسا اور تسلی دی اور کوفہ کی طرف واپس لوٹ آئے الحاصل مسجد صعصعہ بن صوحان کوفہ کے مساجد محترم میں سے ہے اور ایک جماعت نے رجب کے مہینے میں اسی مسجد میں جناب امام صاحب الزّمان کو دیکھا کہ آپ وہاں پر دو رکعت نماز بجا لا رہے تھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمِنَنِ السَّابِغَةِ وَالْاٰلَآءِ الْوَازِعَةِ الخ دعاء آپ کے اس فعل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا اسی مسجد کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ مسجد سہلہ اور مسجد زید کی دعائیں خاص ذکر ہوئی ہیں لیکن یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ چونکہ آپ کو رجب کے مہینے میں دیکھا گیا ہے تو ممکن ہے کہ یہ دعا رجب کے مہینوں کے دعاؤں میں سے ہو لہٰذا بہت علماء نے اسے رجب کے اعمال میں ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی اس دعا کو رجب کے اعمال میں صـ۱۲۳ پر ذکر کیا ہے طالبین کو اسی صفحہ پر رجوع کر کے اسے پڑھنا چاہیئے۔

ساتویں فصل

جناب ابو عبد اللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت اور ان آداب میں کہ جس کی زائرین کو علیت راستے میں اور حرم مطہّر میں کرنی چاہیئے اور زیارت کی کیفیّت میں ہے اور یہاں پر تین مقصد ہیں۔

پہلا مقصد۔ آنحضرتؑ کی زیارت کی فضیلت میں ہے

واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت بیان کرنا احاطہ سے باہر ہے اور بہت کافی احادیث آئی ہیں کہ وہ حج اور عمرہ اور جہاد کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی کئی درجہ افضل ہے اور مغفرت کا سبب ہے اور حساب و کتاب کی کمی اور درجات کی بلندی اور دعا کے قبول ہونے اور طول عمر اور حفظ بدن اور مال

وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ اَسْبَابُ الْخَدَائِعِ وَاضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَاَلْجَاَتْهُ ذُنُوبُهُ اِلٰى ذُلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ اِلَيْكَ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ اَرْغَبُ اِلَيْكَ كَرَغْبَتِهِ وَ اَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ كَاَشَدِّ ابْتِهَالِهِ اَللّٰهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَ ذُلَّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَ خُضُوعِي اِلَيْكَ بِرَقَبَتِي اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ الْهُدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمٰى وَالرُّشْدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اَكْثَرَ الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَاَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَاَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ

اور روزی کا زیادہ ہونا اور حاجات کا پورا ہونا اور ہم اور غم کے دور ہونے کا موجب ہے اور آپ کی زیارت کا ترک کرنا دین اور ایمان کے نقص اور ایک بہت بڑے حق کے چھوڑنے کا موجب ہے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ہے۔ کم از کم ثواب جو آپ کے زائر کو پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی جان اور مال کی اس وقت تک حفاظت فرماتا ہے جب تک وہ اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ نہ آئے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم اس کی حفاظت دنیا کی نسبت بہت زیادہ کرے گا بہت کافی روایات میں ہے کہ آپ کی زیارت غم کو دور کرتی ہے اور جان کنی کی سختی اور قبر کی ہولناکیوں کو دور کرتی ہے اور وہ مال جو آپ کی زیارت کے راستے میں خرچ کرتا ہے اس کے لئے ہر درہم کے عوض ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم لکھا جاتا ہے اور جب زائر آپ کی قبر مبارک کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کے استقبال کے لئے چار ہزار فرشتے آتے ہیں اور جب واپس لوٹتا ہے تو اسے چھوڑنے کے لئے اتنے فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کے لئے تمام پیغمبر اور وصی اور دیگر ائمہ معصومین اور ملائکہ آتے ہیں اور آپ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان کو بشارت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ امام حسین علیہ السلام کے زائرین کی طرف نظرِ رحمت عرفات کے مقام میں رہنے والوں سے پہلے ڈالتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص ان کرامات اور بزرگی کی وجہ سے جو امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے لئے دیکھے گا یہی خواہش کرے گا کہ کاش میں بھی آپ کے زائرین سے ہوتا۔ اس بارے میں روایات بہت زیادہ ہیں ہم آپ کی مخصوص زیارات کی فضیلت بیان کرنے کے وقت بعض کی طرف اشارہ کریں گے اور فعلاً ہم ایک روایت یہاں نقل کرتے ہیں۔

ابن قولویہؒ اور کلینی اور سید بن طاؤس وغیرہ معتبر سند سے ثقہ جلیل القدر معاویہ بن وہب بجلی کوفی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں ایک وقت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے مصلے پر نماز میں مشغول دیکھا۔ میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے میں نے سنا کہ آپ اپنے پروردگار سے مناجات فرما رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے پروردگار تو نے ہمیں اپنی کرامات کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور وعدہ دیا ہے کہ ہم شفاعت

وَالضَّعْفَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى وَالتَّحَرِّيَ لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ الْتِمَاسًا لِرِضَاكَ رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْصَيْتَنِي أَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ عَاقَبْتَنِي أَوْ مَنْ آمُلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ يَمْلِكُ كَرَامَتِي إِنْ أَهَنْتَنِي أَوْ مَنْ يَضُرُّنِي هَوَانُهُ إِنْ أَكْرَمْتَنِي رَبِّ مَا أَسْوَأَ فِعْلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسَى قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَجْرَأَنِي عَلَى عِصْيَانِ مَنْ خَلَقَنِي رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بَلَاءَكَ عِنْدِي وَأَظْهَرَ نَعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ النِّعَمُ فَمَا أُحْصِيهَا وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطِرْتُ

کریں گے اور ہمیں علوم رسالت عنایت فرمائے ہیں اور پیغمبروں کا وارث ہمیں فرمایا ہے اور ہم پر امت سابقہ کو ختم کر دیا ہے اور ہمیں اپنے پیغمبر کا وصی بنایا ہے اور گذشتہ اور آئندہ کا ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف مائل فرمایا ہے۔ مجھے اور میرے بھائیوں اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کے زائروں کو بخش دے اور ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے اپنے مال کو خرچ کیا ہے اور اپنے شہروں کو ہم سے نیکی طلب کرنے کے لئے اور تجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے اور ہم سے وصلت اور تیرے پیغمبر کو خوشنود کرنے کے لئے اور ہمارے حکم کی اطاعت کے لئے چھوڑ کر آپ کی زیارت کو آئے ہیں کہ جن کی وجہ سے ہمارے دشمن ان کے دشمن ہو گئے اور حالانکہ وہ اس میں تیرے پیغمبر کو خوشنود کرنا چاہتے تھے، یا اللہ تو ہی ان کو اس کا بدلہ ہماری طرف سے خوشنودی کا عنایت فرما اور ان کو دن اور رات میں حفظ فرما اور ان کے اہل و اولاد کا خود نگہبان رہنا کہ جنہیں وہ اپنے وطنوں میں چھوڑ کر آرہے ہیں، ان کا ساتھ دینا اور ہر جابر اور دشمن کے شر کو اور ہر کمزور اور قوی اور جن اور انس کے شر کو ان سے دور کرنا۔ اور ان کو اس سے زیادہ عنایت فرمانا جو آپ سے وہ امید رکھتے ہیں جب وہ اپنے وطن کو اور اہل و عیال اور اولاد کو ہمارے لئے چھوڑ کر آرہے تھے اے خدا ہمارے دشمن ان کی ملامت کر رہے تھے جب وہ ہماری طرف آرہے تھے، انہیں ان کی ملامت نے اور مخالفت نے ہماری طرف آنے سے نہیں روکا (اور وہ آئے) خدایا ان چہروں پر کہ جنہیں سورج کی گرمی نے سفروں میں متغیر کر دیا ہے اور ان رخساروں پر کہ جو امام مظلوم حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کیلئے جا رہے تھے اپنا رحم فرما۔ اور ان آنکھوں پر جو ہم پر رو رہی ہیں رحم فرما اور رحم فرما ان دلوں پر جو ہماری مصیبت کی وجہ سے جزع اور فزع کر رہے ہیں اور ہمارے درد میں جل رہے ہیں اور ان آہ و فغاں پر رحم کر جو ہماری مصیبت میں بلند ہیں۔ خدایا ان جانوں اور بدنوں کو میں تیرے سپرد کر رہا ہوں۔ تاکہ تو انہیں حوض کوثر سے سیراب فرمائے جبکہ لوگ تشنہ ہوں گے۔ آپ اس قسم کی متصل دعا سجدہ میں فرماتے رہے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی کہ جو دعا آپ فرما رہے تھے اگر اس شخص کے حق میں بھی کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانتا ہو تو بھی مجھے گمان یہ ہونے لگا تھا کہ اسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔ قسم بخدا میں نے آرزو کی کہ میں نے بھی جناب امام حسین

بِالنِّعَمِ وَتَعَرَّضْتُ
لِلنِّقَمِ وَسَهَوْتُ عَنِ
الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ
الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَ
جُزْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى
الظُّلْمِ وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ
إِلَى الْإِثْمِ وَصِرْتُ إِلَى
اللَّهْوِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ
فَمَا أَصْغَرَ حَسَنَاتِي وَأَقَلَّهَا
فِي كَثْرَةِ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا
عَلَى قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِي
وَضَعْفِ رُكْنِي رَبِّ
وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصَرِ
أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي
بُعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ
سَرِيرَتِي فِي عَلَانِيَتِي رَبِّ
لَا حُجَّةَ لِي إِنِ احْتَجَجْتُ وَلَا
عُذْرَ لِي إِنِ اعْتَذَرْتُ
وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنِ
ابْتُلِيتُ وَأُولِيتُ إِنْ
لَمْ تُعِنِّي عَلَى شُكْرِ
مَا أُولِيتُ رَبِّي مَا أَخَفَّ
مِيزَانِي غَدًا إِنْ لَمْ تُرَجِّحْهُ
وَأَزَلَّ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ
وَأَسْوَدَ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ

علیہ السلام کی زیارت کی ہوتی اور حج کو نہ گیا ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ تو تو جناب امام حسینؑ کی قبر کے نزدیک رہتا ہے تجھے ان کی زیارت کرنے سے کون سا مانع ہے اے معاویہ تو آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کیا کر۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ کی زیارت کی اتنی فضیلت ہے آپ فرمانے لگے، اے معاویہ، جو لوگ امام حسین علیہ السلام کے زائروں کے لئے زمین میں دعا کرتے ہیں ان سے کہیں زیادہ مخلوق ہے جو ان کے لئے آسمان میں دعا کرتی ہے، اے معاویہ۔ آپ کی زیارت کو کسی کے خوف کی وجہ سے ترک نہ کیا کر کیونکہ جو شخص کسی کے خوف کی وجہ سے آپ کی زیارت ترک کرے گا اسے اتنی حسرت اور ندامت ہوگی کہ وہ آرزو کرے گا کہ میں تو آپ کی قبر مبارک کے پاس رہتا کہ وہیں پر دفن ہوتا۔ آیا تجھے یہ پسند نہیں کہ خداوند عالم تجھے ان لوگوں کے درمیان دیکھے کہ جن کے لئے جناب رسول خداصلعم اور علی علیہم السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام دعا کر رہے ہوں، آیا تو نہیں چاہتا، کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جن سے قیامت کے دن ملائکہ مصافحہ کریں۔ آیا۔ تو نہیں چاہتا کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جو قیامت کے دن آئیں اور ان پر کوئی گناہ نہ ہو۔ آیا تو نہیں چاہتا کہ تو ان لوگوں سے ہو کہ جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مصافحہ کریں گے۔

دوسرا مقصد

زیارت کرنے والے کے آداب میں ہے کہ جن کی رعایت زائرین کو راستے میں اور حرم مطہر میں کرنی چاہیئے اور وہ چند ایک چیزیں ہیں، پہلی زیارت کے لئے جانے سے پہلے تین دن روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل کرے جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کا دستور دیا ہے اور جس کا ذکر ساتویں زیارت کے ذیل میں آئے گا۔ شیخ محمد بن المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے عیدین کی زیارت کے مقدمہ میں ذکر فرمایا ہے کہ جب زیارت کے جانے کا ارادہ کرے تو پہلے تین دن روزہ رکھے اور تیسرے دن غسل بجا لائے اور اپنے اہل و عیال کو اپنے پاس اکٹھا کر کے یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَكُلَّ مَنْ كَانَ مِنِّیْ بِسَبِيْلٍ الشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَالْغَائِبَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِكَ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا

دنیا اور آخرت کی دعائیں

رَبِّ كَيْفَ لِیْ بِذُنُوْبِیَ الَّتِیْ سَلَفَتْ مِنِّیْ قَدْ هَدَّتْ لَهَا اَرْكَانِیْ رَبِّ كَيْفَ اَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَاَبْكِیْ عَلٰی خَيْبَتِیْ فِيْهَا وَلَا اَبْكِیْ وَ تَشْتَدُّ حَسْرَتِیْ عَلٰی عِصْيَانِیْ وَتَفْرِيْطِیْ رَبِّ دَعَتْنِیْ دَوَاعِی الدُّنْيَا فَاَجَبْتُهَا سَرِيْعًا وَرَكَنْتُ اِلَيْهَا طَائِعًا وَدَعَتْنِیْ دَوَاعِی الْاٰخِرَةِ فَتَثَبَّطْتُ عَنْهَا وَاَبْطَاْتُ فِی الْاِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةِ اِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ اِلٰی دَوَاعِی الدُّنْيَا وَحُطَامِهَا الْهَامِدِ وَ هَشِيْمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَابِهَا الذَّاهِبِ رَبِّ خَوَّفْتَنِیْ وَشَوَّقْتَنِیْ وَاحْتَجَجْتَ عَلَیَّ بِرِقِّیْ وَكَفَلْتَ لِیْ بِرِزْقِیْ فَاٰمَنْتُ خَوْفَكَ وَتَثَبَّطْتُ عَنْ تَشْوِيْقِكَ وَلَمْ اَتَّكِلْ عَلٰی ضَمَانِكَ وَتَهَاوَنْتُ بِاحْتِجَاجِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ اَمْنِیْ مِنْكَ

فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا خَوْفًا
وَحَوْلَ تَثَبُّطِیْ شَوْقًا وَّھَا
وَفِیْ مَحَبَّتِکَ فَرَقًا مِّنْکَ
ثُمَّ رَضِّنِیْ بِمَا قَسَمْتَ
لِیْ مِنْ رِّزْقِکَ یَا کَرِیْمُ
اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ
رِضَاکَ عِنْدَ السُّخْطَۃِ
وَالْفُرْجَۃَ عِنْدَ الْکُرْبَۃِ
وَالنُّوْرَ عِنْدَ الظُّلْمَۃِ
وَالْبَصِیْرَۃَ عِنْدَ تَشَبُّہِ
الْفِتْنَۃِ رَبِّ اجْعَلْ
جُنَّتِیْ مِنْ خَطَایَایَ
حَصِیْنَۃً وَّدَرَجَاتِیْ
فِی الْجِنَانِ رَفِیْعَۃً وَّاَعْمَالِیْ
کُلَّھَا مُتَقَبَّلَۃً وَّحَسَنَاتِیْ
مُضَاعَفَۃً زَاکِیَۃً
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ
کُلِّھَا مَا ظَھَرَ مِنْھَا
وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَّفِیْعِ
الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَ
مِنْ شَرِّ مَا اَعْلَمُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَا اَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ اَنْ اَشْتَرِیَ الْجَھْلَ
بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ

نِعْمَتَکَ وَلَا تُغَیِّرْ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَۃٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّزِدْنَا مِنْ فَضْلِکَ اِنَّا اِلَیْکَ رَاغِبُوْنَ اور اس کے بعد اپنے
گھر سے بہت خضوع اور خشوع سے نکلے اور یہ بہت زیادہ پڑھتا جائے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی آل پر درود بھیجتا ہوا بہت
وقار اور آرام کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے روانہ ہو۔ روایت میں ہے کہ خداوند عالم امام
حسین علیہ السلام کی قبر کے زائر کے ہر پسینے کے قطرہ سے ہزار فرشتہ خلق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح
اور اس شخص کے لئے اور ہر زائر کے لئے قیامت کے ہونے تک استغفار کرتے ہیں۔ دوسرے امام جعفر
صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جب امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کے لئے جائے تو آنحضرت کی
زیارت اس حالت میں کرے کہ تیرے سر کے بال پریشان اور غبار آلودہ ہوں اور تو محزون اور غمناک
اور بھوکا پیاسہ ہو کیونکہ آنجناب اسی حالت میں شہید کئے گئے تھے اپنی حاجات کو وہاں طلب کرے
اور پھر اپنے وطن کو لوٹ آئے اور کربلا کو اپنا وطن قرار نہ دے۔ تیسرے زیارت کے سفر میں لذیذ
غذائیں، بریانی، حلوہ، مرغ وغیرہ اپنا زادراہ قرار نہ دے۔ بلکہ اپنی غذا روٹی دودھ دہی وغیرہ جیسی معمولی غذا
قرار دے۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں سن رہا ہوں کہ
ایک گروہ امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور اپنے ساتھ ایسے دسترخوان لے جاتے
ہیں کہ جن میں بکرے کی ران بھونی ہوئی اور حلوہ ہوتا ہے حالانکہ جب یہی لوگ اپنے باپ یا دوستوں
کی قبروں پر جاتے ہیں تو ایسا اہتمام نہیں کرتے ایک اور معتبر حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے مفضل بن
عمر کو فرمایا کہ امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کرنے سے بہتر یہ ہے کہ آپ کی زیارت نہ کرو اور فرمایا
کہ امام حسین علیہ السّلام کی زیارت نہ کرنا آپ کی زیارت کرنے سے بہتر ہے۔ مفضل کہتا ہے کہ میں نے
عرض کی، کہ حضور آپ نے تو میری کمر توڑ دی ہے۔ تو آپ نے فرمایا قسم بخدا، اگر تم اپنے باپ دادا کی قبر
کو جاؤ تو حالت غم واندوہ میں جاتے ہو اور امام مظلوم کی زیارت کے لئے اپنے ساتھ بہترین غذائیں لیکر
جاتے ہو حالانکہ تمہیں پریشان حال خاک آلودہ حالت میں جانا چاہیئے۔ مؤلف کہتا ہے کہ مال دار آدمی کو
کتنا ہی لائق اور سزاوار ہے کہ وہ اس حدیث کا مطالعہ کرے اور کربلا معلیٰ اور اس کے راستہ میں جب
ان کے دوست ان کی مہمانی کریں اور عمدہ قسم کی غذائیں اور خوراک ان کے سامنے رکھیں تو انہیں

اسے قبول نہیں کرنا چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے، کہ ہم تو کربلا کے مسافر ہیں ہمیں اس قسم کی غذائیں لائق نہیں، شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی زوجہ مبارکہ کلبیہ نے امام مظلوم کا ماتم برپا کیا اور خود بھی روئی اور دوسری عورتوں کو اور خدمت گاروں کو رلایا۔ یہاں تک کہ آنکھوں سے آنسو خشک ہوگئے اور آنسو آنے رک گئے ایک دفعہ اس مخدرہ کے لئے جونی جو ایک قسم کا حلال پرندہ ہے کسی نے ھدیہ بھیجا تا کہ اس کے کھانے سے انہیں کچھ قوت و طاقت امام حسین علیہ السلام پر رونے کے لئے پیدا ہوجائے۔ جب اس مخدرہ نے اسے دیکھا۔ تو فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ کہا گیا یہ ہدیہ ہے جو فلاں نے آپ کے لئے بھیجا ہے کہ آپ کھائیں اور اس کی وجہ سے ماتم امام حسین علیہ السلام اور اس پر رونے کی آپ میں قوّت حاصل ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم کوئی شادی میں تو مشغول نہیں کہ اس قسم کے کھانے کھائیں، آپ نے حکم دیا کہ اسے گھر سے باہر لے جائیں۔ چوتھے زیارت کے سفر میں مستحب ہے کہ انسان تواضع اور فروتنی اور خشوع اور عبد ذلیل کی طرح راستہ طے کرے، پس جو انسان آج کل موجودہ وسائل کے ساتھ ہوائی جہاز یا ریل گاڑی وغیرہ پر سوار ہو کر جو بہت تیز رفتار میں جاتے ہیں انہیں بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ تکبّر دوسرے زائرین پر نہ کریں جو بہت سختی اور مشقت کے ساتھ کربلا معلی جاتے ہیں اور انہیں حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اپنی بڑھائی اور بزرگی کا خیال نہ کریں۔ علمائے کرام نے اصحاب کہف کے حالات میں نقل کیا ہے کہ وہ دقیانوس کے خواص اور وزراء سے تھے، جب اللہ تعالیٰ کی رحمت انکے شامل ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی مصلحت اسی میں دیکھی کہ لوگوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے ایک غار میں اپنا مقام قرار دیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہیں پس وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے باہر نکل آئے اور جب تین میل شہر سے دور نکل گئے تو ہاں میں ایک جن کا نام مبارک تملیخا تھا اس نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اے میرے بھائیو، دنیا کی شاہی چلی گئی اور آخرت کی منزل آپہنچی اپنے گھوڑوں سے اترو اور پاؤں پیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلو، شاید اللہ تعالیٰ تم پر اپنا رحم و کرم کرے اور تمہارے لئے کشائش نصیب فرمائے۔ پس تمام گھوڑوں سے اُتر پڑے اور اس دن انہوں نے سات فرسخ

وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْقَطِيعَةَ بِالْبِرِّ وَالْجَزَعَ بِالصَّبْرِ وَالْهُدٰى بِالضَّلَالَةِ وَالْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

مؤلف کہتا ہے کہ یہ دعا مضامین عالیہ پر مشتمل اور عبدالرحمٰن ابن سیابہ وہی شخص ہے کہ جس کو حضرت صادق علیہ السلام نے ایک وصیّت نافعہ فرمائی کہ جس کا نقل کرنا اس جگہ بہتر ہے اور وہ اس طرح ہے کہ عبدالرحمن نقل کرتا ہے کہ جب میرا باپ سیابہ وفات پاگیا تو ایک شخص اس کے دوستوں میں سے آیا اور ہمارے گھر کے دروازے کو دستک دی میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھے تعزیت دی پھر پوچھا کہ تیرا باپ تمہارے لئے کوئی چیز چھوڑ گیا ہے میں نے کہا کہ نہیں تو اس نے ایک ہزار درہم کی تھیلی جو

راستہ پیدل طے کیا یہاں تک کہ ان کے پاؤں زخمی ہوگئے اور ان سے خون جاری ہونے لگا، پس امام حسین علیہ السلام کے زائروں کو اس مطلب کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے اور یہ سمجھیں کہ جس قدر اس راستے میں تواضع کریں گے وہ ان کی رفعت اور بلندی کا موجب ہوگی۔ لہٰذا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے آداب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام مظلوم کی زیارت پا پیادہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک ہزار نیکی لکھے گا اور ایک ہزار اس کے گناہ مٹا دے گا اور ایک ہزار اس کے درجے جنت میں بلند فرمائے گا اور جب فرات کی نہر پر پہنچے وہاں غسل کرے اور وہاں سے ننگے پاؤں جوتے ہاتھ میں لئے ہوئے بندہ ذلیل کی طرح حرم مطہر کی طرف روانہ ہو۔ پانچویں اگر راستے میں دیکھے کہ امام حسین علیہ السلام کے زائر راستے میں تھک چکے ہیں یا رہ گئے ہیں تو ان کی جتنا ہو سکے مدد اور امداد کرے اور ان کو کسی منزل تک پہنچانے کی کوشش کرے اور خبردار کہ ان کی ذلت یا ان سے بے پرواہی برتے۔ شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے معتبر سند سے ابو ہارون سے روایت کی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے ایک آدمی سے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ہماری استخفاف یعنی بے اعتنائی کرتے ہو۔ ان میں سے ایک آدمی جو خراسان کا رہنے والا تھا کھڑا ہوگیا اور عرض کی کہ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کا یا آپ کے حکم کا استخفاف و بے اعتنائی کریں آپ نے فرمایا، ہاں، تو ہی ایک ان لوگوں میں سے ہے کہ جس نے مجھے معمولی سمجھا اور خوار کیا، اس نے کہا کہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں نے آپ کو خوار کیا ہو آپ نے فرمایا تجھ پر ویل ہو، کیا تم ہی نہیں تھے کہ جب ہم جحفہ کے نزدیک پہنچے تو ایک آدمی نے تم سے کہا کہ مجھے ایک میل تک سوار کر کے لے جاؤ کہ میں قسم بخدا تھک چکا ہوں قسم بخدا تو نے اس کو سر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور معمولی سمجھتے ہوئے اس سے بے اعتنائی کی اور چلے گئے جو شخص کسی مومن کو خوار اور ذلیل کرے وہ ہمیں خوار اور ذلیل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احترام کو ضائع اور برباد کرتا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے نانویں آداب میں ایک روایت جو علی بن یقطین کی ہے ص پر ذکر کی ہے جو اس مقام سے مناسبت رکھتی ہے۔ اسے پڑھے کہ اس میں بہت اچھی نصیحت ہے یہ ادب جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اگرچہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے آداب کے ساتھ خاص نہیں، لیکن

اس کے پاس تھی مجھے دی اور کہا کہ اس کی اچھی حفاظت کر اور اس سے کسب معاش کر میں خوش ہوگیا اور اسے اپنی ماں کے پاس لے گیا اور اس کو اس واقعہ کی خبر دی پھر اس دن کے آخر میں اپنے باپ کے ایک دوست کے پاس گیا تاکہ وہ میرے لئے کوئی کسب مہیا کرے اس نے میرے سرمائے کے لئے سابری کپڑے خرید کئے پھر میں ایک دوکان میں بیٹھ گیا اور مشغول کسب ہوا تو خداوند عالم نے مجھے اس کسب سے بہت اچھی روزی دی جب حج کا وقت آیا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں حج کو جاؤں میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں حج پر جانا چاہتا ہوں میری ماں کہنے لگی کہ پہلے اس شخص

چونکہ اکثر اس کا تعلق اس سفر میں بھی ہوتا ہے لہٰذا ہم نے اسے یہاں ذکر کیا ہے، چھٹے جلیل القدر ثقہ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ جب ہم آپ کے والد بزرگوار جناب امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کو جائیں تو کیا ایسا نہیں کہ گویا ہم حج میں ہیں، آپ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے، تو میں نے کہا کہ ہم پر وہی ضروری ہے جو حج میں ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ جو آپ کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اچھی رفاقت برتو اور تم کوئی بات سوائے اچھائی کے اور یادِ خدا کے نہ کرو اور تمہارے لباس کو پاکیزہ ہونا چاہیئے اور حرم میں جانے سے پہلے غسل بجا لائے اور خضوع اور خشوع کے ساتھ جائے اور نماز زیادہ پڑھے اور بہت درود اور صلوات محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر بھیجے اور اپنے آپ کو ان چیزوں سے روکے رکھے جو تمہیں لائق اور سزاوار نہیں اور اپنی آنکھوں کو حرام اور شبہ ناک چیزوں سے نیچے رکھے اور پریشان حال اپنے مومن بھائی کے ساتھ احسانات کرے اور اگر کسی کے مصارف ختم ہو چکے ہوں تو اس کی امداد اور دستگیری کرے اور اپنے مصارف میں سے اپنے اور اس کے درمیان تقسیم کر دے، اور تمہیں تقیہ کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ دین کا قوام تقیہ میں ہے اور جن چیزوں سے خداوند عالم نے روکا ہے ان سے بچتا رہے اور قسم نہ کھائے اور کسی سے جھگڑا وغیرہ نہ کرے کہ جس میں تمہیں قسم کھانے کی ضرورت پڑے اور اگر تم ان چیزوں پر عمل کرو تو تمہیں حج اور عمرہ کا ثواب کامل ملے گا اور تم کو اس ذات سے ثواب ملے گا کہ جس کے لئے تم نے اپنے مال کو خرچ کیا ہے اور اپنے اہل و عیال سے دور ہوئے ہو اور وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں اپنی رحمت اور خوشنودی عنایت فرمائے گا۔ ساتویں ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کے باب میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب نینوا یعنی کربلا معلّیٰ پہنچے تو اپنے سامان کو وہاں اتار دے اور تیل اور سرمہ نہ لگائے اور گوشت جب تک وہاں رہے نہ کھائے، آٹھویں فرات کے پانی سے غسل کرے کیونکہ بہت کافی روایات اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر کے امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی زیارت کرے تو گناہوں سے ایسے خالی ہو گا جیسا کہ وہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، اگرچہ اس پر کبیرہ گناہ بھی کیوں نہ ہوں۔ روایت میں ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض

کے ہزار درہم ادا کر عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ میں نے اس شخص کے پیسے مہیا کئے اور جب اس کو جا کر دے دیئے تو وہ شخص بہت خوش ہوا جیسے کہ میں نے اسے پیسے بخشے ہیں سو وہ کہنے لگا کہ شاید یہ پیسے تیرے لئے کہ تجھے اگر تو چاہے اور دے دوں میں نے کہا کہ نہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ میں حج پر مشرف ہوں اور میں نے چاہا ہے کہ آپ کے پیسے آپ کو واپس کر دوں پس میں مکہ شریف میں گیا اور حج بجا لانے کے بعد مدینہ شریف کی طرف پلٹا اور کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوا ان اوقات میں آنحضرت اذن عام دیتے تھے میں لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا میں ان دنوں جوان تھا پس لوگوں

کیا گیا کہ ہم بسا اوقات زیارت امام حسین علیہ السلام کو جاتے ہیں لیکن غسل کرنے پر سردی وغیرہ کی وجہ سے قادر نہیں ہوتے تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص فرات کے پانی سے غسل کرے اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے تو اس کے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا کہ جو گننے میں نہیں آسکتا۔ بشیر دھان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جائے اور فرات سے غسل اور وضو کرے تو جتنے قدم بھی وہاں سے اٹھا کر قبر مبارک تک رکھتے ہوئے آئے گا خداوند عالم اس کے لئے ہر ایک قدم پر حج اور عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ فرات کے اس حصہ سے غسل کرے جو جناب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے مقابل ہے اور بہتر یوں ہی ہے جیسا کہ بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب فرات پر پہنچے تو سو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو دفعہ صلوات محمد و آل محمد پر پڑھے۔ نانویں جب حائر یعنی روضۂ اقدس کے اندر جانا چاہے تو جو مشرق کی طرف سے دروازہ ہے اس سے داخل ہو جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یوسف کناسی کو اس کا حکم دیا تھا۔ دسویں ابن قولویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ اے مفضل جب امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارکہ کے دروازے پر پہنچے تو یہ کلمات پڑھنا کہ تجھے ہر کلمہ کے مقابل اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اس کے بعد قبر مبارک کی طرف روانہ ہووے اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھے تاکہ تجھے اس شخص

نے آنحضرت سے سوال کرنا شروع کیا اور وہ جناب ان کو جواب دیتے تھے اور وہ لوگ چلے جاتے تھے یہاں تک مجمع کم ہو گیا تو آنحضرت نے میری طرف اشارہ کیا تو میں آنجناب کے نزدیک ہو گیا فرمایا کیا تیری کوئی حاجت ہے میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں میں عبدالرحمٰن سیابہ کا بیٹا ہوں حضرت نے میرے باپ کے حالات پوچھے میں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ (فتوجّع و ترحّم) یعنی حضرت محزون و غمگین ہوئے گویا کہ آپ کو کوئی درد عارض ہوا ہے اور فرمایا خدا اس پر رحمت کرے پھر پوچھا کیا کچھ ترکہ چھوڑ گیا تھا میں نے کہا کہ نہیں، فرمانے لگے پس تو کیسے حج پر آگیا ہے تو میں نے اس شخص کے آنے اور ہزار درہم دینے

جیسا ثواب ملے کہ جو اللہ کے راستے میں اپنے خون میں غلطان ہو اور جب قبرِ مبارک کے نزدیک پہنچے تو اپنے ہاتھوں کو قبرِ مبارک پر ملے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَ سَمَآئِہٖ اس کے بعد نماز پڑھنے لگ جائے اور ہر ایک رکعت جو تو اس حضرت کے پاس پڑھے گا تو اس کا ثواب ہزار حج اور عمرہ اور ہزار غلام کا آزاد کرنا اور ہزار دفعہ اللہ کے لئے پیغمبر مرسل کے ساتھ مل کر جہاد کرنے جتنا ملے گا۔ گیارہویں ابو سعید مدائنی سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور پوچھا کہ میں امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کو جاؤں تو آپ نے فرمایا، ہاں فرزندِ رسولِ مقبول کی قبر کی زیارت کو جا اور جب آنحضرت کی زیارت کرے تو ہزار دفعہ آپ کے سرِ مبارک کی طرف امیرالمومنین علیہ السلام کی تسبیح پڑھنا اور آپ کے پاؤں کی طرف ہزار دفعہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھنا اور اس کے بعد آپ کے نزدیک دو رکعت نماز بجا لائے کہ ان میں سورہ یٰسین اور سورہ الرحمٰن پڑھے اور اگر ایسا کرے تو تیرے لئے بہت بڑا ثواب ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں، مجھے جناب امیرالمومنین علیہ السلام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح تعلیم فرمائیے کہ وہ کونسی ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ ابو سعید، جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا تَنْفَدُ خَزَآئِنُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا تَبِیْدُ مَعَالِمُہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَفْنٰی مَا عِنْدَہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یُشْرِکُ اَحَدًا فِیْ حُکْمِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْبَهْجَۃِ وَ الْجَمَالِ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَ الْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا وَ وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ بارہویں اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں کو امام حسین علیہ السلام کی قبرِ مبارک کے نزدیک بجا لائے کیونکہ نماز وہاں پر قبول ہوتی ہے۔ سیّد بن طاؤس رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بہت کوشش کرنا کہ تجھ سے کوئی نماز فریضہ اور نافلہ حرم شریف میں پڑھنا فوت نہ ہو کیونکہ روایت میں ہے کہ واجب نماز کا جناب کے حرم میں ادا کرنا حج کے اور نافلہ کا ادا کرنا عمرہ کے برابر ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ مفضل کی روایت میں وہاں پر نماز کے ثواب کا زیادہ ہونا گذر چکا ہے

کا قصّہ شروع کیا عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ حضرت نے مجھے مہلت نہ دی کہ میں قصّہ پورا نقل کروں اور فرمایا کہ تو جو حج پر آیا ہے اس مرد کے ہزار درھم کیا ہوئے میں نے عرض کیا کہ وہ مالک کو واپس کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا احسن پھر فرمایا کہ کیا تجھے میں وصیّت نہ کروں میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمائیے فرمایا ہمیشہ بات کہنے میں سچ کہو اور امانت کو ادا کرو تاکہ اسی طرح لوگوں کے مال میں شریک ہو جائے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو جمع کیا یعنی اگر تیری بات سچی ہوئی اور تو نے جھوٹ نہ بولا اور خلف وعدہ نہ کیا اور وقت وعدہ کہ جس کا تو نے طلبگار سے وعدہ کیا ہے اس کے مال کو

واپس کر دیا اور لوگوں کے
مال کو نہ کھایا تو لوگوں
سے جو چاہے گا وہ
تجھے دیں گے پس تو لوگوں
کے اموال میں شریک
ہو جائے گا بسبب اس
امانت اور صداقت کے
جو تجھ میں ہے عبدالرحمٰن
کہتا ہے کہ میں نے حضرت
کی اس وصیت کو حفظ
کیا یعنی اس کے مطابق عمل
کیا اور اتنا مال مجھے ملا کہ
جس سے تیس لاکھ درہم زکوٰۃ
دی اور دوسری روایت
میں ہے کہ یہ دعا حضرت
علی بن الحسین علیہما السلام
کی ہے کہ جس کے آخر
میں آمین رب العالمین
زیادہ ہے۔ اٹھائیسویں دعا
ابن محبوب سے روایت
ہے کہ حضرت صادق
علیہ السلام نے یہ دعا
ایک شخص کو تعلیم فرمائی
کہ وہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ

معتبر روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت
کرے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز آنحضرت کے نزدیک بجالائے تو اس کے لئے حج اور عمرہ
کا ثواب لکھا جائے گا اور جو کچھ اخبار سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زیارت کی نماز یا اور کوئی نماز
قبر مبارک کے پیچھے یا بالائے سر جہاں بھی پڑھے اچھا ہے اور اگر بالائے سر نماز کو پڑھنا چاہے
تو اسے ذرہ وہاں پر پیچھے کی طرف ہٹ کر پڑھے تاکہ جناب امام حسین علیہ السلام کی اصل قبر مبارک کے
محاذی اور مساوی نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں نماز باطل ہوتی ہے اور اکثر ہمارے زائرین کو اس مسئلہ
کی خبر نہیں ہے) ابو حمزہ ثمالی کی روایت جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے اس میں ہے کہ دو
رکعت نماز آنجناب کے بالا سر یوں پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ لیسین اور
دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرحمٰن پڑھے اور اگر چاہے تو قبر مبارک کے پیچھے بھی نماز
پڑھے لیکن بالا سر اس کا پڑھنا بہتر ہے اور جب اس نماز سے فارغ ہوئے تو پھر جو نماز چاہے بجالائے
لیکن ان دو رکعت نماز زیارت کو قبر مبارک کے نزدیک جس امام علیہ السلام کی زیارت کر رہا ہو
بجالانے کے بغیر چارہ نہیں۔ ابن قولویہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ اے فلاں جب تمہیں کوئی حاجت لاحق ہو تو جناب امام حسین علیہ السلام
کی قبر کے نزدیک جا کر چار رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد اپنی وہ حاجت طلب کرے کیونکہ
فریضہ نماز کا وہاں پڑھنا حج کے برابر ہے اور نافلہ کا پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ تیرہویں جاننا چاہیئے
کہ سب سے عمدہ اعمال حرم مطہر امام حسین علیہ السلام میں دعا کا کرنا ہے کیونکہ آپ کے قبہ مبارکہ کے
نیچے دعا کا قبول ہونا ان چیزوں میں ہے جو امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے عوض میں خداوند
عالم نے انہیں مرحمت فرمایا ہے لہٰذا ہر زائر کو اسے غنیمت شمار کرنا چاہیئے اور بہت تضرع
اور زاری اور توبہ اور انابہ وہاں کرے اور اپنی حاجات کو وہاں خداوند عالم کے سامنے پیش کرے
اور اس مضمون پر مشتمل بہت کافی دعائیں وارد ہوتی ہیں اگر اختصار کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم یہاں پر چند ایک
دعائیں نقل کرتے لیکن سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی دعاؤں کا پڑھنا ہے کہ جو دعاؤں سے بہترین
دعائیں ہیں اور ہم یہاں زیارت جامعہ کے بعد ایک دعا خاص پر نقل کریں گے جو ہر ایک امام

علیہ السلام کے حرم مبارک میں پڑھی جاتی ہے اور اس کا لحاظ کرتے ہوئے کہ یہاں پر دعا کا ذکر کرنا ہی صادق نہ آئے ہم ایک مختصر دعا جو بعض زیارت کے ضمن میں نقل ہو چکی ہے ذکر کر دیتے ہیں اور اس دعا کو حرم مبارک میں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر پڑھے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَدْ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَقَامِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَمَلَاذِیْ بِقَبْرِ حُجَّتِکَ وَابْنِ نَبِیِّکَ وَقَدْ عَلِمْتَ یَا سَیِّدِیْ حَوَائِجِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ حَالِیْ وَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَیْکَ بِابْنِ رَسُوْلِکَ وَحُجَّتِکَ وَاَمِیْنِکَ وَقَدْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا بِهٖ اِلَیْکَ وَاِلٰی رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْنِیْ بِهٖ عِنْدَکَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَعْطِنِیْ بِزِیَارَتِهٖ اَمَلِیْ وَهَبْ لِیْ مُنَایَ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِشَهْوَتِیْ وَرَغْبَتِیْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجِیْ وَلَا تَرُدَّنِیْ خَائِبًا وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ وَلَا تُخَیِّبْ دُعَائِیْ وَعَرِّفْنِی الْاِجَابَةَ فِیْ جَمِیْعِ مَا دَعَوْتُکَ مِنْ اَمْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الَّذِیْنَ صَرَفْتَ عَنْهُمُ الْبَلَایَا وَالْاَمْرَاضَ وَالْفِتَنَ وَالْاَعْرَاضَ مِنَ الَّذِیْنَ تُحْیِیْهِمْ فِیْ عَافِیَةٍ وَتُمِیْتُهُمْ فِیْ عَافِیَةٍ وَتُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فِیْ عَافِیَةٍ وَتُجِیْرُهُمْ مِنَ النَّارِ فِیْ عَافِیَةٍ وَوَفِّقْ لِیْ بِمَنٍّ مِنْکَ صَلَاحَ مَا اُؤَمِّلُ فِیْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَمَالِیْ وَجَمِیْعِ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ چودہویں امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک درود اور صلوات کا پڑھنا بھی ہے روایت میں ہے کہ پشت سر کندھے کے برابر کھڑے ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسین علیہ السلام پر درود وصلوات پڑھے۔ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائرین میں آپ کیلئے ایک صلوات کا ذکر ایک زیارت کے ضمن میں کیا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِیْدِ قَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ وَاَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ صَلٰوةً نَامِیَةً زَاکِیَةً مُبَارَکَةً یَصْعَدُ اَوَّلُهَا وَلَا یَنْفَدُ اٰخِرُهَا اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْاِمَامِ الشَّهِیْدِ الْمَقْتُوْلِ الْمَظْلُوْمِ الْمَخْذُوْلِ وَالسَّیِّدِ الْقَائِدِ وَالْعَابِدِ الزَّاهِدِ الْوَصِیِّ الْخَلِیْفَةِ الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ وَالرَّضِیِّ الْمَرْضِیِّ وَالتَّقِیِّ الْهَادِی الْمَهْدِیِّ الزَّاهِدِ الذَّائِدِ الْمُجَاهِدِ الْعَالِمِ اِمَامِ الْهُدٰی سِبْطِ الرَّسُوْلِ وَقُرَّةِ عَیْنِ الْبَتُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ کَمَا عَمِلَ بِطَاعَتِکَ وَنَهٰی عَنْ مَعْصِیَتِکَ

الَّتِیْ لَا تُنَالُ مِنْکَ اِلَّا بِرِضَاکَ وَالْخُرُوْجَ مِنْ جَمِیْعِ مَعَاصِیْکَ وَالدُّخُوْلَ فِیْ کُلِّ مَا یُرْضِیْکَ وَالنَّجَاةَ مِنْ کُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجَ مِنْ کُلِّ کَبِیْرَةٍ اَتٰی بِهَا مِنِّیْ عَمْدٌ اَوْ زَلَّ بِهَا مِنِّیْ خَطَاءٌ اَوْ خَطَرَ بِهَا عَلَیَّ خَطَرَاتُ الشَّیْطَانِ اَسْئَلُکَ خَوْفًا تُوَقِّفُنِیْ بِهٖ عَلٰی حُدُوْدِ رِضَاکَ وَتَشْعَبُ بِهٖ عَنِّیْ کُلَّ شَهْوَةٍ خَطَرَ بِهَا هَوَایَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْیِیْ لِیُجَاوِزَ حَدَّ حَلَالِکَ اَسْئَلُکَ اللّٰهُمَّ الْاَخْذَ بِاَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْکَ سَیِّئِ کُلِّ مَا تَعْلَمُ اَوْ اُخْطِئُ مِنْ حَیْثُ لَا اَعْلَمُ اَوْ مِنْ حَیْثُ اَعْلَمُ اَسْئَلُکَ السَّعَةَ فِی الرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِی الْکَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَیَانِ

وَبَالَغَ فِی رِضْوَانِكَ وَاَقْبَلَ عَلٰی اِیْمَانِكَ غَیْرَ قَابِلٍ فِیْكَ عُذْرًا سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَدْعُو الْعِبَادَ اِلَیْكَ وَیَدُلُّهُمْ عَلَیْكَ وَقَامَ بَیْنَ یَدَیْكَ یَهْدِمُ الْجَوْرَ بِالصَّوَابِ وَیُحْیِی السُّنَّةَ بِالْكِتَابِ فَعَاشَ فِی رِضْوَانِكَ مَكْدُوْدًا وَمَضٰی عَلٰی طَاعَتِكَ وَفِی اَوْلِیَائِكَ مَكْدُوْحًا وَقَضٰی اِلَیْكَ مَفْقُوْدًا لَمْ یَعْصِكَ فِی لَیْلٍ وَلَا نَهَارٍ بَلْ جَاهَدَ فِیْكَ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْكُفَّارَ اَللّٰهُمَّ فَاجْزِهِ خَیْرَ جَزَاءِ الصَّادِقِیْنَ الْاَبْرَارِ وَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ الْعَذَابَ وَلِقَاتِلِیْهِ الْعِقَابَ فَقَدْ قَاتَلَ كَرِیْمًا وَقُتِلَ مَظْلُوْمًا وَمَضٰی مَرْحُوْمًا یَقُوْلُ اَنَا ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ وَابْنُ مَنْ زَكّٰی وَعَبَدَ فَقَتَلُوْهُ بِالْعَمْدِ الْمُعْتَمَدِ قَتَلُوْهُ عَلَی الْاِیْمَانِ وَاَطَاعُوْا فِی قَتْلِهِ الشَّیْطَانَ وَلَمْ یُرَاقِبُوْا فِیْهِ الرَّحْمٰنَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِی وَمَوْلَایَ صَلٰوةً تَرْفَعُ بِهَا ذِكْرَهُ وَتُظْهِرُ بِهَا اَمْرَهُ وَتُعَجِّلُ بِهَا نَصْرَهُ وَاخْصُصْهُ بِاَفْضَلِ قِسَمِ الْفَضَائِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزِدْهُ شَرَفًا فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَبَلِّغْهُ اَعْلٰی شَرَفِ الْمُكَرَّمِیْنَ وَارْفَعْهُ مِنْ شَرَفِ رَحْمَتِكَ فِی شَرَفِ الْمُقَرَّبِیْنَ فِی الرَّفِیْعِ الْاَعْلٰی وَبَلِّغْهُ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ الْجَلِیْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالْكَرَامَةَ الْجَزِیْلَةَ اَللّٰهُمَّ فَاجْزِهِ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ اِمَامًا عَنْ رَعِیَّتِهِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِی وَمَوْلَایَ كُلَّمَا ذُكِرَ وَكُلَّمَا لَمْ یُذْكَرْ یَا سَیِّدِی وَمَوْلَایَ اَدْخِلْنِی فِی حِزْبِكَ وَزُمْرَتِكَ وَاسْتَوْهِبْنِی مِنْ رَبِّكَ وَرَبِّی فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ جَاهًا وَّقَدْرًا وَّمَنْزِلَةً رَفِیْعَةً اِنْ سَئَلْتَ اُعْطِیْتَ وَاِنْ شَفَعْتَ شُفِّعْتَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی عَبْدِكَ وَمَوْلَاكَ لَا تُخَلِّنِی عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْاَهْوَالِ لِسُوْءِ عَمَلِی وَقَبِیْحِ فِعْلِی وَعَظِیْمِ جُرْمِی فَاِنَّكَ اَمَلِی وَرَجَائِی وَثِقَتِی وَمُعْتَمَدِی وَوَسِیْلَتِی اِلَی اللّٰهِ رَبِّی وَرَبِّكَ لَمْ یَتَوَسَّلِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ اِلَی اللّٰهِ بِوَسِیْلَةٍ هِیَ اَعْظَمُ حَقًّا وَلَا اَوْجَبُ حُرْمَةً وَّلَا اَجَلُّ قَدْرًا عِنْدَهُ مِنْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ لَا خَلَّفَنِیَ اللّٰهُ عَنْكُمْ بِذُنُوْبِی وَجَمَعَنِی وَاِیَّاكُمْ فِی جَنَّةِ عَدْنٍ الَّتِی اَعَدَّهَا لَكُمْ وَلِاَوْلِیَائِكُمْ اِنَّهُ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ سَیِّدِی وَمَوْلَایَ تَحِیَّةً كَثِیْرَةً وَّسَلَامًا وَّارْدُدْ عَلَیْنَا مِنْهُ السَّلَامَ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِیْمٌ وَصَلِّ عَلَیْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ وَكُلَّمَا لَمْ یُذْكَرْ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

مؤلف کہتا ہے کہ ہم نے اسے زیارت عاشورہ کے دن کے اعمال میں ذکر کیا ہے اور ائمہ علیہم السلام کے صلوات جو ہم آخر باب ص۵۵۵ پر نقل کریں گے ان میں ایک صلوات امام حسین علیہ السلام

مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِی كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِی جَمِیْعِ الْمَوَاطِنِ وَاِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِی فِیْمَا عَلَیَّ وَلِیَ وَالتَّذَلُّلَ فِی اِعْطَاءِ النَّصَفِ مِنْ جَمِیْعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلِیْلِ الْبَغْیِ وَكَثِیْرِهِ فِی الْقَوْلِ مِنِّی وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِی جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَیْهَا لِكَیْ تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا وَاَسْئَلُكَ الْخِیَرَةَ فِی كُلِّ مَا یَكُوْنُ فِیْهِ الْخِیَرَةُ بِمَیْسُوْرِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا لَا مَعْسُوْرِهَا یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ وَافْتَحْ لِی بَابَ الْاَمْرِ الَّذِی فِیْهِ الْعَافِیَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِی بَابَهُ وَیَسِّرْ لِی مَخْرَجَهُ وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَیَّ

لیئے نقل کریں گے اس کا پڑھنا بھی حرم مبارک میں ترک نہ کرے۔ پندرھویں اس روضہ مبارکہ کے اعمال میں سے دعائے مظلوم ہے جو ظالم کے ظلم کے دفع کرنے کے لئے اس روضہ مبارکہ میں پڑھی جاتی ہوتی ہے اور وہ دعا یوں ہے کہ شیخ الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں جمعہ کے اعمال میں ذکر فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ دعائے مظلوم کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس پڑھا جائے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْتَزُّ بِدِیْنِکَ وَاُکْرِمُ بِھِدَایَتِکَ وَفُلَانٌ یُذِلُّنِیْ بِشَرِّہٖ وَیُھِیْنُنِیْ بِاَذِیَّتِہٖ وَیُعِیْبُنِیْ بِوَلَاءِ اَوْلِیَائِکَ وَیَبْھَتُنِیْ بِدَعْوَاہُ وَقَدْ جِئْتُ اِلٰی مَوْضِعِ الدُّعَاءِ وَضَمَانِکَ الْاِجَابَۃَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْدِنِیْ عَلَیْہِ السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ پھر اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور یہ پڑھے مَوْلَایَ اِمَامِیْ مَظْلُوْمٌ اِسْتَعْدٰی عَلٰی ظَالِمِہٖ اَلنَّصْرَ اَلنَّصْرَ اور لفظ النصر کو ایک سانس تک باربار پڑھتا رہے۔ سولہویں روضہ مبارکہ کے اعمال میں سے ایک وہ دعا ہے کہ جسے ابن فہد رحمۃ اللہ علیہ نے عدۃ الداعی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جسے خداوند عالم کے نزدیک کوئی حاجت ہو تو وہ امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کی طرف کھڑے ہو کر یہ کہے یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ تَشْھَدُ مَقَامِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَ رَبِّکَ تُرْزَقُ فَاسْئَلْ رَبَّکَ وَرَبِّیْ فِیْ قَضَاءِ حَوَائِجِیْ تو تحقیق اس کی حاجت پوری ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ سترھویں اس حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک دو رکعت نماز کا سر مقدس کے پاس پڑھنا کہ جس میں سورہ الرحمٰن اور سورہ تبارک پڑھی جائے۔ سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے لئے ایسے پچیس[۲۵] حج مقبول لکھے گا جو اس نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بجا لائے ہوں۔ اٹھارہویں اس حرم مبارک کے اعمال میں سے ایک استخارہ کا کرنا ہے اور اس کی کیفیت جیسا کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمائی ہے اور اصل روایت قرب الاسناد حمیری میں ہے۔ کہ انہوں نے کہا کہ بسند صحیح امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ کسی کام میں سود و نفع خداوند عالم سے طلب خیر امام حسین علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کرے اور یہ بھی کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ اور خداوند عالم کی بزرگی اور ثناء کو بجا لائے تو ضرور

دُنیا اور آخرت کی دُعائیں

مَقَلِّدُ بِہَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ فَخُذْ عَنِّیْ بِسَمْعِہٖ وَبَصَرِہٖ وَلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَخُذْہُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَمِنْ قُدَّامِہٖ وَامْنَعْہُ اَنْ یَصِلَ اِلَیَّ بِسُوْءٍ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُ وَجْھِکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَجَائِیْ فِیْ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَاَنْتَ ثِقَتِیْ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَاَنْتَ لِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بِیْ ثِقَۃٌ وَعُدَّۃٌ فَکَمْ مِنْ کَرْبٍ یَضْعُفُ عَنْہُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِیْہِ الْحِیْلَۃُ وَیَشْمَتُ بِہِ الْعَدُوُّ وَتَعْیٰی فِیْہِ الْاُمُوْرُ اَنْزَلْتُہٗ بِکَ وَشَکَوْتُہٗ اِلَیْکَ رَاغِبًا اِلَیْکَ فِیْہِ عَمَّنْ سِوَاکَ فَفَرَّجْتَہٗ وَکَفَیْتَہٗ فَاَنْتَ

خداوند عالم جو اس شخص کے لئے بہتری ہوگی اس کے لئے اختیار کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ استخارہ یوں کرے کہ سو دفعہ یہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ انیسویں شیخ اجل اور کامل جناب ابو القاسم جعفر بن قولویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے تو سوائے خیر اور بھلائی کے کوئی کلام نہ کرے کیونکہ ہر رات اور دن ملائکہ حفظ ان فرشتوں کے پاس آتے ہیں جو حرم امام حسین علیہ السّلام میں موجود رہتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں لیکن جو ملائکہ حرم مبارک میں ہیں وہ ان کا جواب نہیں دیتے اس لئے نہیں دیتے کہ وہ بہت زیادہ رونے میں مشغول رہتے ہیں فقط زوال کے وقت اور صبح کے وقت وہ ملائکہ چپ ہوتے ہیں تو وہ ملائکہ حفظ اس وقت تک ان کا انتظار کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ ان سے بات کر سکیں اور ان سے آسمانی امور کا سوال کر سکیں۔ لیکن ان دو وقتوں کے علاوہ حرم مبارک میں جو ملائکہ رہتے ہیں وہ سوائے رونے اور دعا کرنے کے اور کوئی بات نہیں کرتے۔ نیز آنحضرت علیہ السّلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم چار ہزار فرشتوں کو جو پریشان حال جیسے مصیبت زدہ لوگ ہوتے ہیں اور بال کھلے ہوئے معیّن کر رکھا ہے کہ وہ آنحضرت پر صبح سے لے کر ظہر تک گریہ و بکا کریں اور جب ظہر ہوتی ہے تو چار ہزار اور فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور پہلے واپس چلے جاتے ہیں اور وہ دوسری صبح تک گریہ کرتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے مضمون پر احادیث بہت زیادہ ہیں اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے حرم مبارک میں آنحضرت پر رونا بہت پسندیدہ ہے بلکہ اس لائق ہے کہ اس حرم مبارک کے اعمال میں سے آنحضرت پر رونا بھی شمار کیا جائے کیونکہ وہ مکان شیعوں کے لئے حزن اور ملال کا گھر اور مرثیہ پڑھنے کی جگہ ہے۔ ایک حدیث جو صفوان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ملائکہ کا خداوند عالم کی درگاہ میں تضرع حقیقت میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت کا کرنا ہے اور اسی طرح جنات کا نوحہ کرنا اور ملائکہ ضریح امام حسین علیہ السلام کے ارد گرد گریہ کرنا آپ کے قاتلوں پر لعنت کا کرنا ہے اور ان کا زیادہ غمگین رہنا اتنا زیادہ ہے کہ اگر کسی کو اس کا

وَلِیُّ کُلِّ نِعْمَۃٍ وَصَاحِبُ کُلِّ حَاجَۃٍ وَمُنْتَھٰی کُلِّ رَغْبَۃٍ فَلَکَ الْحَمْدُ کَثِیْرًا وَلَکَ الْمَنُّ فَاضِلًا انتیسویں دعا بسند معتبر روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السّلام نے یہ دعا ابو بصیر کو سکھلائی کہ وہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قَوْلَ التَّوَّابِیْنَ وَعَمَلَھُمْ وَنُوْرَ الْاَنْبِیَآءِ وَصِدْقَھُمْ وَنَجَاۃَ الْمُجَاھِدِیْنَ وَثَوَابَھُمْ وَشُکْرَ الْمُصْطَفَیْنَ وَنَصِیْحَتَھُمْ وَعَمَلَ الذَّاکِرِیْنَ وَیَقِیْنَھُمْ وَاِیْمَانَ الْعُلَمَآءِ وَفِقْھَھُمْ وَتَعَبُّدَ الْخَاشِعِیْنَ وَتَوَاضُعَھُمْ وَحُکْمَ الْفُقَھَآءِ وَسِیْرَتَھُمْ وَخَشْیَۃَ الْمُتَّقِیْنَ وَرَغْبَتَھُمْ وَتَصْدِیْقَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَوَکُّلَھُمْ وَرَجَآءَ الْمُحْسِنِیْنَ وَبِرَّھُمْ

پتہ چل جائے تو وہ کھانا پینا اور سونا چھوڑ دے عبد اللہ بن حماد کی روایت میں ہے کہ ان سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ کوفہ اور غیر کوفہ کے مرد اور عورتیں پندرہ شعبان کو امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس آتے ہیں اور ان میں سے بعض قرآن پڑھتے ہیں اور بعض امام حسین علیہ السلام کی مصیبتوں کو ذکر کرتے ہیں اور نوحہ اور مرثیہ آنحضرت پر پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ درست ہے اور میں نے خود بھی ان میں سے بعض چیزوں کو دیکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا حمد ہے خداوند عالم کی ذات کی کہ جس نے لوگوں میں ایسے لوگ قرار دیئے ہیں جو ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں اور ہم پر مرثیہ خوانی کرتے ہیں اور ہمارے دشمن ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور ان کے اس کام کو برا کہتے ہیں اور انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ اور اسی حدیث کی ابتداء میں ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو آنحضرت کی زیارت کو جاتے ہیں اور اس پر گریہ کرتے ہیں اور جو شخص آنحضرت کی زیارت کو نہیں جاتا تو ان کی مصیبتوں پر غم ناک ہوتا ہے اور جب آنحضرت کو یاد کرتا ہے تو آنحضرت پر ترحّم کرتا ہے اور جب وہ ان کے فرزند کی قبر مبارک کی طرف جو ان کے پاؤں مبارک کی طرف ہے نگاہ کرتا ہے جو ایک بیابان میں بے یار و مددگار پڑا ہے اور ان کے حق کو لوگوں نے غصب کیا ہے اور چند کافر اور مرتد لوگوں نے آپس میں مل کر انہیں شہید کر دیا اور دفن بھی نہیں کیا اور فرات کے پانی سے انہیں منع کیا حالانکہ اس سے حیوانات بھی سیراب ہو رہے تھے اور انہوں نے ان کے حق کو ضائع کیا اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق اور وصیّت کو جو آنحضرت نے اپنے اہل بیت علیہم السلام کے لئے کی تھی ضائع کیا (یعنی ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے ان حقوق کو پہچانتے ہیں) نیز ابن قولویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماں اور باپ امام حسین علیہ السلام پر جو کوفہ کی پشت پر شہید ہوں گے اور قربان ہو جائیں۔ قسم بخدا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بیابان کے حیوانات اس کی قبر کے اطراف میں جمع ہو کر اس پر رو رہے ہیں۔ جب حیوانات کا یہ حال ہے تو تمہیں ان پر ظلم کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بیسویں سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ جب انسان آپکی

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَوْفَ الْعَامِلِيْنَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِيْنَ مِنْكَ وَخُشُوْعَ الْعَابِدِيْنَ لَكَ وَيَقِيْنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بِحَاجَتِيْ عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَاَنْتَ لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلِّفٍ وَاَنْتَ الَّذِيْ لَا يُحْفِيْكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ اَنْتَ كَمَا تَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فَرَجًا قَرِيْبًا وَاَجْرًا عَظِيْمًا وَسَتْرًا جَمِيْلًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ عَلٰى ظُلْمِيْ لِنَفْسِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلَيْهَا لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ ضِدًّا وَلَا نِدًّا وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ

زیارت سے فارغ ہو جائے اور آنحضرت کی ضریح کے ساتھ مَس کرلے اور چاہے کہ حرم مبارک سے باہر آئے تو وہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَالِصَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَتِیْلَ الظِّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غَرِیْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ فَاِنْ اَمْضِ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَاِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الصَّابِرِیْنَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِكَ وَرَزَقَنِیَ اللّٰهُ الْعَوْدَ اِلٰی مَشْهَدِكَ وَالْمَقَامَ بِفِنَائِكَ وَالْقِیَامَ فِیْ حَرَمِكَ وَاِیَّاهُ اَسْئَلُ اَنْ یُسْعِدَنِیْ بِكُمْ وَیَجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

تیسرا مقصد

امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کی زیارت کی کیفیت میں ہے

واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارات جو نقل ہوئی ہیں دو قسم کی ہیں، پہلی مطلقہ یعنی جو کسی خاص وقت کے ساتھ مختص نہیں بلکہ جس وقت چاہئے انہیں انسان پڑھ سکتا ہے دوسری مخصوصہ یعنی جسے ایک خاص وقت میں پڑھا جاتا ہے۔

پہلا مطلب امام حسینؑ کی زیارات مطلقہ میں ہے

یہ بہت کافی زیارتیں ہیں ہم یہاں پر چند ایک کو ذکر کرتے ہیں۔

پہلی زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی میں حسین ابن ثویر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور یونس ابن ظبیان اور مفضل بن عمر ابو سلمہ سراج امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میرے اور یونس کے درمیان کہ جن کی عمر ہم سب سے زیادہ تھی بات ہو رہی تھی، اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کہ میں کبھی اولادِ عباس کی مجلس میں چلا جاتا ہوں تو مجھے اس وقت کیا پڑھنا

دنیا اور آخرت کیلئے دعائیں

اَلْمَسَائِلُ وَیَا مَنْ لَا یَشْغَلُهُ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا یُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُفَرِّجَ عَنِّیْ فِیْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ اِنَّكَ تُحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا مَنْ قَلَّ شُكْرِیْ لَهٗ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَعَظُمَتْ خَطِیْئَتِیْ فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ وَرَاٰنِیْ عَلَی الْمَعَاصِیْ فَلَمْ یَجْبَهْنِیْ وَخَلَقَنِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَنِیْ لَهٗ فَصَنَعْتُ غَیْرَ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ لَهٗ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی اَنْتَ یَا سَیِّدِیْ وَبِئْسَ الْعَبْدُ اَنَا وَجَدْتَنِیْ وَنِعْمَ الطَّالِبُ اَنْتَ رَبِّیْ وَبِئْسَ الْمَطْلُوْبُ اَلْفَیْتَنِیْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ

چاہیئے تو آپ نے فرمایا کہ جب ان کے پاس جائے اور ہمیں یاد کرے تو یہ کہا کر اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الرَّخَاءَ وَالسُّرُوْرَ تاکہ وہ ثواب جو تو چاہے ہماری رجعت کے وقت پالے۔ اس نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ آپ پر فدا ہو جاؤں میں بہت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہوں تو اس وقت مجھے کیا پڑھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اس وقت تین دفعہ یہ پڑھا کر کیونکہ آنحضرت پر نزدیک اور دور سے سلام پہنچ جاتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ پھر آپ نے فرمایا کہ جس زمانے میں امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آنحضرت پر سات آسمانوں اور سات زمینوں اور ہر اس چیز نے جو ان میں ہے اور ہر وہ چیز جو ان کے درمیان ہے اور جو چیزیں بہشت میں ہیں یا آگ میں خداوند عالم کی مخلوق ہے سب نے گریہ دیکھا کیا صرف تین چیزوں نے آنحضرت پر گریہ نہیں کیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں۔ وہ تین چیزیں کون ہیں تو آپ نے فرمایا وہ بصرہ اور دمشق اور آل عثمان ہے۔ میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میں آنحضرت کی زیارت کو جانا چاہتا ہوں۔ کیا کہوں اور کیا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ جب آنحضرت کی زیارت کو جائے تو پہلے فرات کے کنارے غسل بجا لائے اور اس کے بعد پاکیزہ لباس پہنے اور ننگے پاؤں حرم مبارک کی طرف روانہ ہو جائے کیونکہ تو اللہ کے اور اس کے رسول کے حرم میں سے ایک حرم کی طرف جا رہا ہے اور راستہ چلنے کے وقت یہ زیادہ پڑھتا جائے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ اور ہر وہ ذکر کہ جس میں اللہ کی بزرگی اور بڑھائی موجود ہو پڑھے اور محمد و آل محمد پر درود پڑھتا جائے یہاں تک کہ آنحضرت کے حرم مبارک کے دروازے پر پہنچ جائے اور اس وقت یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ وَزُوَّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ اس کے بعد دس قدم چل کر پھر ٹھہر جائے اور تیس دفعہ یہ کہے اللہ اکبر پھر قبر مبارک کی طرف جائے اور اپنے چہرے کو جناب امام حسین علیہ السلام کے چہرے والی طرف کرکے قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے نزدیک کھڑے ہو کر (بعد از نیت) یہ زیارت پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَتِیْلَ اللّٰہِ وَابْنَ قَتِیْلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وِتْرَ اللّٰہِ الْمَوْتُوْرَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنَّ دَمَکَ

اِبْنُ اٰمَنْتُکَ بَیْنَ یَدَیْکَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِیْ اَللّٰھُمَّ ھَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ وَسَکَنَتِ الْحَرَکَاتُ وَخَلَا کُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِہٖ وَخَلَوْتُ بِکَ اَنْتَ الْمَحْبُوْبُ اِلَیَّ فَاجْعَلْ خَلْوَتِیْ مِنْکَ اللَّیْلَۃَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ لَیْسَتْ لِعَالِمٍ فَوْقَہٗ صِفَۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لِمَخْلُوْقٍ دُوْنَہٗ مَنْعَۃٌ یَا اَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا اٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ عُنْصُرٌ وَیَا مَنْ لَیْسَ لِاٰخِرِہٖ فَنَآءٌ وَیَا اَکْمَلَ مَنْعُوْتٍ وَیَا اَسْمَحَ الْمُعْطِیْنَ وَیَا مَنْ یَفْقَہُ بِکُلِّ لُغَۃٍ یُدْعٰی بِھَا وَیَا مَنْ عَفْوُہٗ قَدِیْمٌ وَبَطْشُہٗ شَدِیْدٌ وَمُلْکُہٗ مُسْتَقِیْمٌ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ شَافَھْتَ

سکن فی الخلد واقشعرت لہ اظلۃ العرش وبکی لہ جمیع الخلائق وبکت لہ السموت
السبع والارضون السبع وما فیھن وما بینھن ومن یتقلب فی الجنۃ والنار من خلق
ربنا وما یری وما لا یری اشھد انک حجۃ اللہ وابن حجتہ واشھد انک قتیل اللہ وابن قتیلہ
واشھد انک ثار اللہ وابن ثارہ واشھد انک وتر اللہ الموتور فی السموت والارض اشھد
انک قد بلغت ونصحت ووفیت واوفیت وجاھدت فی سبیل اللہ ومضیت للذی کنت علیہ
شھیدا ومستشھدا وشاھدا ومشھودا انا عبد اللہ ومولاک وفی طاعتک والوافد الیک التمس
کمال المنزلۃ عند اللہ وثبات القدم فی الھجرۃ الیک والسبیل الذی لا یختلج دونک
من الدخول فی کفالتک التی امرت بھا من اراد اللہ بدا بکم بکم یبین اللہ الکذب
وبکم یباعد اللہ الزمان الکلب وبکم فتح اللہ وبکم یختم اللہ وبکم یمحو ما یشاء
ویثبت وبکم یفک الذل من رقابنا وبکم یدرک اللہ ترۃ کل مؤمن یطلب بھا وبکم
تنبت الارض اشجارھا وبکم تخرج الارض ثمارھا وبکم تنزل السماء قطرھا ورزقھا
وبکم یکشف اللہ الکرب وبکم ینزل اللہ الغیث وبکم تسبح الارض التی تحمل
ابدانکم وتستقر جبالھا عن مراسیھا ارادۃ الرب فی مقادیر امورہ تھبط الیکم وتصدر
من بیوتکم والصادر عما فصل من احکام العباد لعنت امۃ قتلتکم وامۃ خالفتکم
وامۃ جحدت ولایتکم وامۃ ظاھرت علیکم وامۃ شھدت ولم تستشھد الحمد للہ الذی
جعل النار ماواھم وبئس ورد الواردین وبئس الورد المورود والحمد للہ رب العالمین
اور پھر تین دفعہ یہ پڑھے صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ پھر تین دفعہ یہ پڑھے انا الی اللہ ممن
خالفک بریءٌ اس کے بعد آپ کے فرزند علی بن الحسین کی قبر مبارک کی طرف جو امام حسین علیہ السلام
کے پائنتی طرف ہے جائے اور یہ زیارت پڑھے السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک
یا ابن امیر المؤمنین السلام علیک یا ابن الحسن والحسین السلام علیک یا ابن خدیجۃ
وفاطمۃ صلی اللہ علیک لعن اللہ من قتلک اس آخری فقرے کو تین دفعہ کہے اور تین دفعہ یہ
بھی کہے انا الی اللہ منھم بریءٌ پھر اس کے بعد شہداء کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے

بہ موسیٰ یا اللہ یا
رحمن یا رحیم یا
لا الہ الا انت اللھم
انت الصمد اسالک
ان تصلی علی محمد
وآل محمد وان تدخلنی
الجنۃ برحمتک
تیسویں دعا یونس سے
روایت ہے کہ یونس نے
امام رضا علیہ السلام کی خدمت
میں عرض کیا کہ ایک چھوٹی
سی دعا تعلیم فرمائیں
تو آپ نے فرمایا کہ
یہ کہو یا من دلنی علی
نفسہ وذلل قلبی
بتصدیقہ اسئلک
الامن والایمان

باب پنجم

ان بعض احراز اور مختصر
دعاؤں کے بیان میں ہے
کہ جن کو کتاب مہج الدعوات
اور مجتنیٰ سے منتخب کیا
گیا ہے اور یہ دونوں
کتابیں رضی الدین سید

گنج شہداء میں اس کی یوں زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فُزْتُمْ وَاللّٰہِ فُزْتُمْ وَاللّٰہِ فُزْتُمْ وَاللّٰہِ فَلَیْتَ اِنِّیْ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی قبر کے اس طرف کھڑے ہو کہ قبر مبارک تیرے سامنے ہو اور چھ رکعت نماز زیارت ادا کرے (یعنی دو رکعت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اور دو رکعت حضرت علی اکبر علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز شہداء رضوان اللہ علیہم کی زیارت کی ادا کرے) اور جب یہ پڑھ چکے تو تیری زیارت پوری ہو جائے گی پھر جو چاہے کرے اور اگر چاہے تو واپس لوٹ آئے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاحکام میں اور صدوق علیہ الرحمۃ نے من لایحضرہ الفقیہ میں بھی اس زیارت سابقہ کو نقل کیا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے مقتل اور زیارتوں کی کتابوں میں مختلف زیارتیں نقل کی ہیں لیکن اس مقام پر اس زیارت کو اس واسطے اختیار کیا ہے کہ یہ سند کے لحاظ سے میرے نزدیک سب زیارتوں سے زیادہ صحیح ہے اور مجھے یہی کافی اور وافی ہے

دوسری زیارت

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَشَاھِدَہٗ عَلٰی خَلْقِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَجَاھَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ حَیًّا وَّمَیِّتًا پھر قبر پر اپنے دائیں چہرے کو رکھے اور یہ پڑھے اَشْھَدُ اَنَّکَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّکَ جِئْتُ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ لِتَشْفَعَ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کو نام بنام یاد کر کے یہ کہے اَشْھَدُ اَنَّکُمْ حُجَجُ اللّٰہِ پھر یہ کہے اُکْتُبْ لِیْ عِنْدَکَ مِیْثَاقًا وَّعَھْدًا اِنِّیْ اَتَیْتُکَ اُجَدِّدُ الْمِیْثَاقَ فَاشْھَدْ لِیْ عِنْدَ

ابن طاؤس قدس سرہ کی تصنیفات میں سے ہیں اور وہ چند چیزیں ہیں پہلی دعا حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ جب بھی تجھے کوئی امر دشوار پیش آئے تو یہ کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُنْجِیَنِیْ مِنْ ھٰذَا الْغَمِّ دوسری دعا حرز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہے اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ فَاَغِثْنِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ

تیسری دعا حرز حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ سَدَدْتُ اَفْوَاهَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالسَّحَرَةِ وَالْاَبَالِسَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ السَّلَاطِيْنِ وَمَنْ يَلُوْذُ بِهِمْ بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰهِ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ بِسْمِ اللّٰهِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الَّذِيْ اَقَامَ بِهِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَخَشَعَتِ

بَابُ اِتِّكَ اَنْتَ الشَّاهِدُ

تیسری زیارت جو مختصر ہے

اسے سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مزار میں نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کی بہت کافی فضیلت ہے۔ جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے جابر، تیرے اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ ایک دن سے کچھ زیادہ کا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا کیا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جایا کرتا ہے تو میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے بشارت اس کے ثواب کی نہ دوں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ نے فرمایا کہ بتحقیق جو مرد تم میں سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت جانے کے لئے تیار ہوتا ہے تو آسمان میں فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور جب اپنے گھر سے باہر پیادہ یا سوار روانہ ہوتا ہے تو خداوند عالم ہزار فرشتے اس پر موکل کرتا جو اس کے لئے طلب رحمت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پہنچنے تک کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا، جب امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس پہنچ جائے تو روضہ اقدس کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ پڑھے تاکہ تیرے لئے ہر کلمہ کے مقابل میں اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے۔ میں نے عرض کی، کہ وہ کون سے کلمات ہیں تو آپ نے فرمایا یہ کلمات ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ رُسُلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ الطَّاهِرِ الرَّاضِيِّ الْمَرْضِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْحَافِّيْنَ بِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَجَاهَدْتَ الْمُلْحِدِيْنَ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اس کے بعد قبر مطہر کی طرف روانہ ہو اور تجھے ہر قدم پر جو تو رکھے یا اٹھائے اللہ کی راہ میں شہید جو
اپنے خون میں لوٹ رہا ہو کا ثواب ملے گا اور جب قبر کے نزدیک پہنچے تو ٹھہر جائے اور اپنے
ہاتھ کو قبر مبارک پر مل کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اس کے بعد نماز پڑھے
اور تجھے ہر رکعت کے عوض جو تو آنحضرت کے قریب بجا لائے اس شخص کا ثواب ملیگا جو ہزار
حج اور ہزار عمرہ بجا لا چکے اور ہزار غلام آزاد کرے اور ہزار دفعہ کسی پیغمبر مرسل کے ساتھ ٹھہرے
یعنی جہاد وغیرہ کرے یہ روایت معمولی تفاوت کے ساتھ مفضل بن عمر والی روایت میں تقریباً
گذر چکی ہے چوتھی زیارت معاویہ بن عمار سے منقول ہے کہ اس نے امام جعفر صادق کی خدمت میں
عرض کی کہ میں جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو جاؤں تو کیا وہاں پڑھوں تو آپ نے فرمایا
کہ وہاں یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَكَ
اللّٰهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ شَرِكَ فِيْ دَمِكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهٗ
ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهٖ اَنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ بَرِيْءٌ **پانچویں زیارت** معتبر سند سے منقول ہے کہ امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام نے ابراہیم بن ابی البلاد سے فرمایا کہ جب تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو
جاتا ہے تو کیا کہتا ہے تو اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ
الَّذِيْنَ سَفَكُوْا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوْا حُرْمَتَكَ مَلْعُوْنُوْنَ مُعَذَّبُوْنَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ
مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ تو آپ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے **چھٹی زیارت**
امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے عمار ساباطی سے فرمایا کہ جب امام حسینؑ کی قبر مبارک
کے پاس پہنچے تو یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ يَا مَنْ رِضَاهُ مِنْ رِضَى الرَّحْمٰنِ وَسَخَطُهٗ مِنْ سَخَطِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا
تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ
وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ
رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ
وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ
نُفُوْرًا وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ
جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا
وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ
وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ
فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
چوتھی دعا حرز امام جعفر صادقؑ

اَمِیْنَ اللّٰہِ وَحُجَّۃَ اللّٰہِ وَبَابَ اللّٰہِ وَالدَّلِیْلَ عَلَی اللّٰہِ وَالدَّاعِیَ اِلَی اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ حَلَّلْتَ
حَلَالَ اللّٰہِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللّٰہِ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
نَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
وَمَنْ قُتِلَ مَعَكَ شُهَدَاءُ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ تُرْزَقُوْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ قَاتِلَكَ فِی النَّارِ اَدِیْنُ اللّٰہَ
بِالْبَرَاءَۃِ مِمَّنْ قَتَلَكَ وَمِمَّنْ قَاتَلَكَ وَشَایَعَ عَلَیْكَ وَمِمَّنْ جَمَعَ عَلَیْكَ وَمِمَّنْ سَمِعَ صَوْتَكَ
وَلَمْ یُعِنْكَ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا مؤلف کہتا ہے کہ یہ سابقہ تینوں زیارتیں
مزار ابن قولویہ سے نقل کی گئی ہیں ساتویں زیارت شیخ نے مصباح میں صفوان جمّال سے روایت
کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے امام حسینؑ کی زیارت جانے کی اجازت
طلب کی اور یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ آپ مجھے آداب زیارت اور اس کا دستور بھی ارشاد
فرمایئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے صفوان تین دن چلنے سے پہلے روزہ رکھے اور تیسرے
دن غسل کرے اور پھر اپنے اہل وعیال کو اکٹھا کر کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ
الدُّعَاءَ الخ اور جب فرات کے پاس پہنچے تو وہاں سے غسل کرے کیونکہ میرے والد نے
اپنے والد بزرگوار اور انہوں نے جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دی ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ میرا بیٹا حسینؑ۔ میرے بعد فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا
پس جو شخص ان کی زیارت کرے اور فرات سے غسل کرے تو اس کے گناہ اس طرح گر
جائیں گے جس طرح کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور جب وہاں غسل کر رہا ہو تو غسل
کے درمیان یہ بھی پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ
وَسُقْمٍ وَاٰفَۃٍ وَعَاهَۃٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهٖ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِیْ وَسَهِّلْ لِیْ بِهٖ اَمْرِیْ اور جب غسل
سے فارغ ہولے تو پاکیزہ لباس پہنے اور نہر کے باہر دو رکعت نماز بجالائے کیونکہ یہی تو وہ زمین ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا اور خود زمین
میں بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے درخت بعض کی ایک شاخ دو جڑیں اور بعض اکیلا
(ایک ہی شاخ) کا حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں
جب نماز سے فارغ ہولے تو پھر حرم امام حسین علیہ السلام کی طرف آرام آرام سے جائے اور قدم
تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رکھے کیونکہ خداوند عالم تیرے لئے ہر قدم پر حج اور عمرہ کا ثواب

علیہ السلام سے بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ
الرِّزْقِ وَیَا فَالِقَ الْحَبِّ
وَیَا بَارِئَ النَّسَمِ وَمُحْیِیَ
الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ
وَدَائِمَ الثَّبَاتِ وَمُخْرِجَ
النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِیْ مَا
اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ
وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَۃِ
پانچویں دعا حرز حضرت
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
علی ابن یقطین سے روایت
ہے کہ حضرت ابوالحسن موسےٰ
ابن جعفر علیہ السلام کو خبر
دی گئی حضرت کے معاملہ
میں موسیٰ ابن مہدی کے
قصد کے متعلق جب کہ حضرت
کے پاس آپ کے رشتہ
داروں میں سے کچھ لوگ
بیٹھے تھے حضرت نے
ان لوگوں سے کہا کہ تمہاری
اس بارے میں کیا رائے
ہے انہوں نے کہا ہماری
رائے یہ ہے کہ ہم اس سے

لکھے گا اور بہت خضوع اور خشوع کے ساتھ گریہ اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جائے اور اس کو زیادہ کہے اللہ اکبر وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسین علیہ السّلام پر درود و صلوٰۃ پڑھتا جائے اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر بہت زیادہ لعنت بھیجے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرے کہ جنہوں نے ظلم کی ابتدا محمد و آل محمد صلعم پر کی اور جب حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو یہ پڑھے اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْاَئِمَّۃِ مِنْ وُّلْدِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَصِیَّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ الشَّھِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللہِ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ الشَّرِیْفِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ رَبِّیَ الْمُحْدِقِیْنَ بِقَبْرِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اس کے بعد یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ الْمُقِرُّ بِالرِّقِّ وَالتَّارِکُ لِلْخِلَافِ عَلَیْکُمْ وَالْمُوَالِیْ لِوَلِیِّکُمْ وَالْمُعَادِیْ لِعَدُوِّکُمْ قَصَدَ حَرَمَکَ وَاسْتَجَارَ بِمَشْھَدِکَ وَتَقَرَّبَ اِلَیْکَ بِقَصْدِکَ ءَ اَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ ءَ اَدْخُلُ یَا نَبِیَّ اللہِ ءَ اَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَ اَدْخُلُ یَا سَیِّدَ الْوَصِیِّیْنَ ءَ اَدْخُلُ یَا فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ ءَ اَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ ءَ اَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ اس کے بعد اگر تیرے دل میں خشوع اور آنکھوں میں آنسو نکل آئے ہوں تو اسی کو اندر داخل ہونے کی رخصت ملنا سمجھے اور اندر حرم مبارک کے داخل ہو جائے اور جب داخل ہو رہا ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ ھَدَانِیْ لِوِلَایَتِکَ وَخَصَّنِیْ بِزِیَارَتِکَ وَسَھَّلَ لِیْ قَصْدَکَ اس کے بعد قبر مبارک کی طرف جائے

دور ہو جائیں اور اپنے آپ کو اس سے مخفی رکھیں تاکہ اس کے شر سے محفوظ ہو جائیں پس حضرت نے تبسّم فرمایا اور کعب ابن مالک کے شعر کو مثال کے طور پر بیان کیا شعر

زعمت سخینۃ ان ستغلب ربّہا
فلیغلبن مغالب الغلاب

پس حضرت نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور یہ کہا اِلٰھِیْ کَمْ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِیْ ظُبَۃَ مُدْیَتِہٖ وَاَرْھَفَ لِیْ شَبَا حَدِّہٖ وَدَافَ لِیْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِہٖ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّیْ عَیْنُ حِرَاسَتِہٖ فَلَمَّا رَاَیْتَ ضَعْفِیْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِیْ عَنْ مُلِمَّاتِ الْجَوَآئِحِ صَرَفْتَ ذٰلِکَ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ لَا بِحَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ فَاَلْقَیْتَہٗ فِی الْحَفِیْرِ الَّذِی احْتَفَرَہٗ لِیْ خَآئِبًا

اور قبر مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر نیت کرکے یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى
رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَايَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ
وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ
عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ
مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ
وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور قبر کو
بوسہ دے اور یہ پڑھے بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ قَصَدْتُ
حَرَمَكَ وَاَتَيْتُ اِلٰى مَشْهَدِكَ اَسْاَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكَ عِنْدَهٗ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِيْ لَكَ
لَدَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اس کے

مِنَّا اَمَلَهٗ فِي الدُّنْيَا
مُتَبَاعِدًا مِنَّا رَجَاهُ
فِي الْاٰخِرَةِ فَلَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى ذٰلِكَ قَدِّرْ اسْتِحْقَا
قِكَ سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ فَخُذْهُ
بِعِزَّتِكَ وَافْلُلْ حَدَّهٗ
عَنِّيْ بِقُدْرَتِكَ وَاجْعَلْ
لَهٗ شُغْلًا فِيْمَا يَلِيْهِ
وَعَجْزًا عَمَّا يُنَاوِيْهِ
اَللّٰهُمَّ وَاَعْدِنِيْ عَلَيْهِ
عَدْوٰى حَاضِرَةً تَكُوْنُ
مِنْ غَيْظِيْ شِفَاءً وَمِنْ
حَنَقِيْ عَلَيْهِ وَفَاءً وَصِلِ
اَللّٰهُمَّ دُعَائِيْ بِالْاِجَابَةِ
وَانْظِمْ شِكَايَتِيْ
بِالتَّغْيِيْرِ وَعَرِّفْهُ عَمَّا
قَلِيْلٍ مَا اَوْعَدْتَ
الظَّالِمِيْنَ وَعَرِّفْنِيْ
مَا وَعَدْتَ فِي اِجَابَةِ
الْمُضْطَرِّيْنَ اِنَّكَ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ
الْكَرِيْمِ پس وہ لوگ
چلے گئے اور پھر اکٹھے
ہوئے مگر موسیٰ
ابن مہدی کی موت کی

بعد دو رکعت نماز زیارت قبر مبارک کے سرہانے کی طرف جس سورہ کے ساتھ چاہے بجا لائے اور جب نماز پڑھ چکے تو یہ دعا اس کے بعد پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی صَلَّیْتُ وَرَکَعْتُ وَسَجَدْتُ لَکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لَکَ لِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْھُمْ عَنِّیْ اَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِیَّۃِ وَارْدُدْ عَلَیَّ مِنْھُمُ السَّلَامَ اَللّٰھُمَّ وَھَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ ھَدِیَّۃٌ مِّنِّیْ اِلٰی مَوْلَایَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاْجُرْنِیْ عَلٰی ذٰلِکَ بِاَفْضَلِ اَمَلِیْ وَرَجَائِیْ فِیْکَ وَفِیْ وَلِیِّکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے بعد امام حسین علیہ السّلام کی قبر مبارک کے پاؤں والی جانب جائے اور جناب علی اکبر علیہ السّلام کی زیارت قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الشَّھِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً ظَلَمَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِہٖ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور بوسہ دے کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِیْبَۃُ وَجَلَّتِ الرَّزِیَّۃُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکَ مِنْھُمْ اس کے بعد حضرت علی اکبر علیہ السلام کی قبر کے نزدیک گنج شہداء جہاں پر باقی شہداء رضوان اللہ علیہم ایک جگہ دفن ہیں ان کی طرف متوجہ ہو کر تمام شہداء کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَاَحِبَّاءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْفِیَاءَ اللّٰہِ وَاَوِدَّاءَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْوَلِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْھَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ اس کے بعد پھر امام حسینؑ

جبر کے پڑھنے کے لئے چھٹی دعا رقعۃ الجیب ہے جو حرز حضرت امام رضا علیہ السلام کہا جاتا ہے یا سر خادم مامون سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس وقت ابوالحسن علی ابن موسیٰ علیہ السلام قصر حمید ابن قحطبہ میں وارد ہوئے تو آپ نے اپنا لباس اتارا اور حمید کو دیا۔ حمید لباس کو لے گیا اور اپنی لونڈی کو دھونے کے لئے دے دیا پس تھوڑی دیر کے بعد وہ لونڈی آئی اور اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا وہ اس نے حمید کے حوالے کیا اور کہنے لگی کہ یہ ابوالحسن علیہ السلام کی قمیص کے گریبان میں تھا پس حمید نے حضرت سے عرض کی کہ آپ پر قربان ہو جاؤں یہ رقعہ

کی قبر مبارک کے سرہانے کی طرف لوٹ آئے اور بہت زیادہ دعا وہاں پر اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے اور ماں، باپ، بھائی بہن اور مومنین کے لئے اور خصوصاً اس حقیر مترجم کے لئے مانگے کیونکہ کسی دعا کرنے والی کی دعا اور سوال کرنے والے کا سوال روضہ مبارک امام حسین علیہ السلام کے نیچے رد نہیں کیا جاتا مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت زیارت وارث کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس کو مصباح جو بہت معتبر کتابوں میں سے ہے سے لیا گیا ہے اور ہم نے بغیر کسی واسطہ کے اس زیارت کو خود مصباح شیخؒ سے نقل کیا ہے اور شہداء کی زیارت کے آخری فقرات یہی تھے جو ذکر ہوئے ہیں (اور وہ یہ ہیں) فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ پس وہ زیادہ فقرات جن کو بعض لوگوں نے ان فقرات کے بعد ذکر کیا ہے (جیسے) فِي الْجِنَانِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً السَّلَامُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي الْحَائِرِ مِنْكُمْ وَعَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْحَائِرِ مَعَكُمْ الخ یہ سب زائد اور فضول ہیں جنہیں زیارت کے ساتھ کوئی ربط نہیں بلکہ ہمارے استاد نے کتاب لؤلؤ والمرجان میں فرمایا ہے کہ یہ کلمات جو کہ چند واضح جھوٹوں پر مشتمل ہیں علاوہ اس کے کہ ان میں ارتکاب بدعت کی جسارت اور فرمان امام علیہ السلام پر زیادتی کی جسارت کی گئی ہے اس طرح شائع اور متعارف ہوگئے ہیں کہ یقیناً کئی ہزار مرتبہ اباعبداللہ الحسین علیہ السلام کے مرقد منور اور ملائکہ حاضر ہونے کی جگہ اور انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی طواف گاہ کے سامنے باآواز بلند پڑھے جاتے ہیں اور کوئی بھی ان پر اعتراض نہیں کرتا اور اس جھوٹ کہنے اور ارتکاب معصیت سے منع نہیں کرتا اور آہستہ آہستہ ان کلمات کو ان مجموعات میں جو کہ عوام بے وقوف کی زیارت اور دعاؤں کے لئے ہیں اور کوئی نہ کوئی ان کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے ان میں جمع کیا گیا ہے اور چھپ گئے ہیں اور منتشر ہوگئے اور اس بے وقوف کے مجموعہ سے دوسرے بے وقوف کے مجموعہ میں نقل ہوگئے ہیں یہاں تک کہ یہ معاملہ بعض طالب علموں پر بھی مشتبہ ہوگیا ہے ایک دن میں نے ایک طالب علم کو کہ وہ ان قبیح جھوٹوں کو شہداء کے لئے پڑھ رہا تھا میں نے اس کے کندھے

اس لونڈی کو آپ کے پیراہن سے ملا ہے یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ ایک تعویذ ہے۔ کہ جس کو میں اپنے سے جدا نہیں کرتا حمید نے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں بھی اس سے مشرف فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک تعویذ ہے کہ اگر انسان اس کو اپنے گریبان رکھے تو ہر بلا ومصیبت اس سے دور رہے گی اور یہ تعویذ اس کے لئے شیطان رجیم سے حرز محافظ ہے پس حضرت نے وہ تعویذ حمید کے لئے پڑھا اور وہ تعویذ یہ ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللهِ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيّاً أَوْ غَيْرَ تَقِيٍّ أَخَذْتُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ عَلَى سَمْعِكَ وَبَصَرِكَ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيَّ

پر ہاتھ رکھا تو وہ میری طرف ملتفت ہوا میں نے کہا کیا اہل علم سے قبیح نہیں کہ اس قسم کے جھوٹ اس مختصر میں لکھے اس نے کہا مگر یہ چیزیں روایت شدہ نہیں میں نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ میں نے تو کتاب میں دیکھا ہے میں نے کہا کہ کونسی کتاب اس نے جواب دیا۔ کہ مفتاح الجنان میں۔ چپ ہو گیا کیونکہ جس شخص کی بے اطلاعی اس درجہ تک پہنچ چکی ہو کہ ایک عامی شخص کے جمع شدہ اوراق کو کتاب کہے اور مستند قرار دے تو وہ بات کرنے کے قابل نہیں پس استاد مرحوم نے اس مقام پر کلام کو طول دیا ہے اور فرمایا ہے کہ عوام کو اپنے حال پر چھوڑ دینا ان امور جزیہ میں اور مختصر بدعات میں مثلاً غسل اویس قرنی یا ابو درداء جو معاویہ کا تابع اور مخلص حقیقی تھا اس کی دال یا چپ کا روزہ کہ جس میں دن کو بات نہ کی جائے اور ان کے علاوہ اور چیزیں کہ جن میں اگر کوئی عوام کو منع نہ کرے تو یہ سبب بنے گا کہ ہر مہینے اور ہر سال کوئی نہ کوئی تازہ پیغمبر یا امام پیدا ہو جائے گا اور ٹولہ ٹولہ ہو کر لوگ دینِ خدا سے خارج ہو جائیں گے انتہی کلامہ رفع مقامہ۔ یہ فقیر کہتا ہے کہ زیادہ غور و فکر کر اس عالم جلیل کی فرمائش میں جو کہ مطلع ہے شرع مقدس کے مذاق سے کس قدر یہ مطلب ایک غم عظیم اور عقدہ بزرگ ان کے دل میں واقع ہوا ہے چوں کہ وہ اس چیز کے مفاسد کو جانتے تھے بخلاف ان لوگوں کے جو کہ علوم اہل بیت سے محروم اور بے بہرہ ہیں اور انہوں نے کچھ اصطلاحات اور الفاظ کے جاننے پر اکتفار کیا ہے پس ان جیسے مطالب کو وہ کچھ نہیں سمجھتے بلکہ ان کی تصحیح اور تصویب کر کے ان کے موافق ہی عمل کرتے ہیں آخر کار حالت یہ ہو گئی ہے کہ کتاب مصباح المتہجد واقبال و مہج الدعوات و جمال الاسبوع و مصباح الزائر و بلد الامین و جنۃ الواقیۃ و مفتاح الفلاح و مقباس و ربیع الاسابیع و تحفہ و زاد المعاد اور ان جیسی کتابیں متروک و مہجور ہو گئی ہیں اور یہ احمقانہ مجموعے شائع ہو گئے ہیں کہ جن میں دعائے مجیر جو کہ معتبر اور مروی ادعیہ میں سے ہے اس میں اسی جگہ پر کلمہ بعفوک زیادہ کیا گیا ہے اور کسی نے اعتراض نہیں کیا اور دعائے جوشن جو ایک سو فصل پر مشتمل ہے ہر فصل کے لئے ایک خاصیت گھڑی گئی ہے اور باوجود منقولہ زیارت کے زیارت مفجعہ بنائی گئی ہے اور باوجود معتبر دعاؤں کے کہ جو روایت شدہ ہیں اور مضامین عالیہ اور کلمات فصیح و بلیغ پر مشتمل ایک بے

وَلَا سَمْعِیْ وَلَا عَلٰی بَصَرِیْ وَلَا عَلٰی شَعْرِیْ وَلَا عَلٰی بَشَرِیْ وَلَا عَلٰی لَحْمِیْ وَلَا عَلٰی دَمِیْ وَلَا عَلٰی مُخِّیْ وَلَا عَلٰی عَصَبِیْ وَلَا عَلٰی عِظَامِیْ وَلَا عَلٰی مَالِیْ وَلَا عَلٰی مَا رَزَقَنِیْ رَبِّیْ سَتَرْتُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بِسِتْرِ النُّبُوَّةِ الَّذِیْ اسْتَتَرَ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ بِهٖ مِنْ سَطَوَاتِ الْجَبَابِرَةِ وَالْفَرَاعِنَةِ جِبْرَئِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْكَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ وَاِسْرَافِیْلُ عَنْ وَرَائِیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِیْ وَاللّٰهُ مُطَّلِعٌ عَلَیَّ یَمْنَعُكَ مِنِّیْ وَیَمْنَعُ الشَّیْطَانَ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ لَا یَغْلِبُ جَهْلُهٗ اَنَاتَكَ اَنْ یَسْتَفِزَّنِیْ وَیَسْتَخِفَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ الْتَجَاْتُ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ الْتَجَاْتُ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ الْتَجَاْتُ

وہ ایک دعا انتہائی دراز ہے جس کو گھڑا گیا ہے اور اس کا نام جوشن رکھا گیا ہے اور اس
کو کنگرۂ عرش سے نازل کیا گیا ہے اور اس قدر اس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں کہ انسان حیران
ہو کر رہ جاتا ہے منجملہ ان فضائل کے یہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے حق تعالیٰ کی جانب سے کہا کہ جو بندہ بھی اس دعا کو اپنے ساتھ رکھے تو میں اس کو
عذاب نہیں کروں گا اگرچہ وہ مستحق جہنم ہو اور اس نے اپنی عمر گناہوں میں گذاری ہو اور کبھی
بھی میرا سجدہ نہ کیا ہو نیز اس پڑھنے والے کو ستر ہزار نبیوں کا ثواب دوں گا اور اس کو ستر ہزار بار پڑھنے
والا [illegible] کا ثواب دوں گا اور ستر ہزار بھوکوں کو کھانا کھلانے کا ثواب اور بیابانوں کے
ریت کے ذروں کی تعداد کا ثواب اور ستر ہزار قطعہ ہائے زمین کا ثواب اور رسالت مآب کی
مہر نبوت کا ثواب نیز آدم صفی اللہ و نوح نجی اللہ و ابراہیم خلیل اللہ اور اسماعیل ذبیح اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و
یعقوب نبی اللہ و عیسیٰ روح اللہ و جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و سب فرشتوں کا ثواب اس
کو عطا کروں گا نیز جو شخص بھی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو اس کو بخش دوں گا
اور مجھے شرم آتی ہے کہ اس کو عذاب کروں الخ اور بعض یہ سمجھتے ہیں کہ نقصان ان چیزوں کے نقل کرنے سے
[illegible] کے بجائے رواج کے اور کتب علمائے شیعہ جو کہ اتنی متقن اور محکم ہیں کہ جن کے لکھنے والے
اکثر اہل علم تھے [illegible] مقابلہ اور تصحیح ایسے نسخے سے کرتے تھے کہ جو اہل علم کا لکھا ہوتا تھا اور علما
کا تصحیح شدہ ہوتا تھا اور اگر کہیں اختلاف ہوتا تو اس کی طرف حاشیہ پر اشارہ کر دیتے
مثلاً [illegible] کتاب مکارم الاخلاق میں حاشیہ پر اشارہ کر دیتے ہیں کہ بلغ و بلغ بالیاء فی نسخۃ ابن السکون
بلغ و ابلغ بالیاء فی [illegible] اور ابن شاذان کی روایت میں اللہم ابلغ [illegible] ہے یا فلاں لفظ ابن سکون کے
خط سے یوں لکھا ہوا ہے اور شہید نے اس کو یوں لکھا ہے اور اسی طرح اور مقامات ہیں
اب یہ حال ہے کہ سب کتابیں چھوڑ کر صرف اختصار کتاب مفتاح پر رہ گیا ہے جس کا مختصر
حال پہلے تو سن چکا ہے اب یہ کتاب عوام و خواص و عرب و عجم کا مرجع ہو چکی ہے اور یہ سب
کچھ نہیں ہوا مگر بسبب [illegible] کے کتب حدیث و اخبار سے اور علماء و فقہا کے
اہل بیت اطہار کی کتب کی طرف رجوع نہ کرنے اور ان بدعات و اضافات سے منع نہ کرنے

اور اس حرز کے متعلق
ایک عجیب و غریب روایت
ہے کہ جس کو ابوالصلت
ہروی نے نقل کیا ہے
وہ کہتا ہے کہ میرے مولا
علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام
ایک دن بیٹھے تھے کہ مامون
کا ایلچی آیا اور کہنے لگا امیر
آپ کو بلاتا ہے پس امام
کھڑے ہو گئے اور فرمایا
کہ اس وقت مامون مجھے
ایک سخت امر کے لئے
بلا رہا ہے اور خدا کی قسم
وہ میرے لئے برائی
نہیں کر سکتا بسبب ان کلمات
جو میرے جد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ
تک پہنچے ہیں ابوالصلت
کہتا ہے میں حضرت کے
ساتھ باہر نکلا اور مامون
کو دیکھا تو یہ حرز آخر تک
پڑھا جب حضرت مامون
کے سامنے کھڑے ہوئے
تو مامون نے حضرت
کی طرف دیکھا تو کہنے لگا

اور گھڑنے والوں کی ملاوٹ اور جاہلوں کی تحریف سے نہ روکنے کی وجہ سے نادانوں اور بے عقلوں کو تصرفات سے نہ روکنے سے یہاں تک کہ کار بجائے رسید کتاب دعائیں اپنے سلیقہ سے موافق اکٹھی کی گئیں ہیں اور زیارتیں اور مفجعے اور صلواتیں اختراع کی گئی ہیں اور بہت سے مجموعے ایسی دعاؤں کے جن میں ملاوٹ کی گئی ہے چھپ چکے ہیں اور کتاب مفتاح کے بچے متولد ہو گئے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ چیز اور مضامین کے کتب کی طرف بھی سرایت کر چکی ہے اور اب یہ کام شائع اور رواج پکڑ گیا ہے مثلاً اس احقر کی کتاب منتہی الآمال تازہ چھاپی گئی بعض کاتبوں نے اپنے سلیقہ کے مطابق اس میں تصرفات کئے ہیں ان میں سے مالک ابن بسیر ملعون کے حالات میں لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی دعا سے اس کے دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے تھے الحمد للہ گرمیوں میں دو خشک لکڑیوں کی طرح ہو جاتے تھے الحمد اللہ جاڑے میں ان سے خون ٹپکتا الحمد للہ اور اسی حال خسران مال میں رہا الحمد للہ تو ان دو سطروں میں کاتب نے اپنے سلیقہ اور طبع کے مطابق عبارت لفظ الحمد للہ کو چار جگہوں پر جزء کلام قرار دیا ہے نیز بعض مقامات پر جناب زینب یا ام کلثوم کے ناموں کے بعد اپنے سلیقہ کے مطابق لفظ خانم زیادہ کر دیا ہے تاکہ زینب خانم اور ام کلثوم خانم کہا جائے کہ جس سے ان مخدرات کی تجلیل ہو سکے اور حمید ابن قحطبہ کو چونکہ دشمن سمجھتا تھا اس کی برائی کی وجہ سے اس کو حمید ابن قحبہ لکھا ہے لیکن احتیاطاً قحطبہ کو نسخہ بدل لکھ دیا ہے عبد ربہ میں اس نے سمجھا ہے کہ عبد اللہ لکھنا چاہیئے اور زحر ابن قیس جو حاء بے نقط کے ساتھ ہے اس کو ہر جگہ جیم کے ساتھ لکھا ہے اور ام سلمہ کو غلط سمجھتے ہوئے جتنا اس سے ممکن ہو سکا ہے ام السلمہ لکھا ہے اسے غیر ذلک اور میری غرض اس مطلب کو اس جگہ لکھنے کی دو چیزیں تھیں ایک تو یہ کہ یہ تصرفات جو اس شخص نے کئے ہیں اپنے سلیقہ و طبع کے مطابق تو اس نے اس کو کمال سمجھا ہے اور اس کے خلاف کو نقص تصور کیا ہے حالاں کہ وہی چیز جس کو اس نے کمال سمجھا ہے باعث نقصان ہو گئی ہے پس یہیں سے قیاس کریں کہ وہ چیزیں کہ جن کو ہم جہالت و نادانی کی وجہ سے دعاؤں اور زیارتوں میں زیادہ کرتے ہیں یا اپنے ناقص سلیقہ کی وجہ سے بعض تصرفات کرتے ہیں اور اس کو کمال سمجھتے ہیں ہمیں جاننا چاہیئے کہ یہی چیزیں ان کے اہل کے نزدیک سبب نقصان

کرائے ابوالحسن میں نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ درہم آپ کو دیئے جائیں اور حاجت آپ رکھتے ہوں طلب کیجئے پس جب حضرت واپس لوٹے تو ماموں نے حضرت کی پشت کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ میں نے ارادہ کیا تھا اور خدا نے بھی ارادہ کیا اور جو خدا ارادہ کرتا ہے وہی بہتر ہے۔ ساتویں دعا حرز حضرت جواد علیہ السلام وہ یہ ہے یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُبِیْنُ یَا مُنِیْرُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ الشُّرُوْرَ وَ آفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُکَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ آٹھویں دعا حرز امام علی نقی علیہ السلام ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّہٖ مَا اَعَزَّ عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّہٖ یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّکَ وَ اَیِّدْنِیْ بِنَصْرِکَ

اور باعث بے اعتباری اس دعا یا زیارت کی بن جاتی ہیں پس بہتر یہی ہے کہ کسیطرح بھی اس معاملہ میں مداخلت نہ کریں اور جو کچھ دستور العمل ہمیں بتایا گیا ہے اسی پر عمل پیرا رہیں اور اس سے تعدی و تخطی نہ کریں اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ نسخہ کتاب کہ جس کا مؤلف زندہ و حاضر اور اس کے نگہبان کی صورت میں موجود ہے اس کی یہ حالت کی ہے تو باقی نسخ کتاب کی کیا حالت کی ہو گی اور دوسری کتابیں جو چھپ گئی ہیں ان پر کیسے اعتبار کیا جا سکتا ہے مگر کوئی ایسی کتاب ہو علماء معروفین کی مصنفات مشہورہ میں سے ہو اور اس فن کے علماء میں سے کسی قابل وثوق عالم کی نظر سے گذری ہوئی ہوں اور انہوں نے اس کا امضاء فرمایا ہو ثقہ جلیل فقیہ جو کہ مقدم تھے اصحاب ائمہ علیہم السّلام میں کہ جن کا اسم گرامی یونس ابن عبد الرحمٰن ہے ان کے حالات میں روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے رات و دن کے اعمال میں ایک کتاب لکھی تھی تو جناب ابو ہاشم جعفری نے اس کتاب کو نظر مبارک حضرت عسکری علیہ السلام تک پہنچایا حضرت نے ساری کتاب کا مطالعہ فرمایا اور پوری جانچ پڑتال کے بعد فرمایا ہذا دین آبائی کلہ ہو الحق کہ یعنی یہ سب میرا دین ہے اور میرے اباء کا دین ہے اور یہ سب حق ہے دیکھئے کہ ابو ہاشم جعفری باوجود کہ جناب یونس کے کثرت علم و فقاہت و جلالت و دیانت پر مطلع تھے عمل کرنے میں اس پر اکتفاء نہ کیا جب تک کہ پوری کتاب امام علیہ السلام کو دکھا نہ لی اور نیز روایت ہوئی ہے بورق شجانی ہراتی کے متعلق جو کہ سچائی و صلاح و پرہیزگاری میں مشہور و معروف تھے کہ وہ سامرہ میں حضرت امام حسین عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ جلیل القدر فضل ابن شاذان نیشاپوری کی کتاب یوم و لیلہ حضرت کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا کہ آپ پر قربان ہو جاؤں کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کا ایک ایک ورق دیکھیں آپ نے فرمایا:۔ هٰذَا صَحِيحٌ يَنْبَغِي اَنْ تَعْمَلَ بِهٖ یعنی یہ کتاب صحیح ہے اور چاہیئے کہ اس کتاب پر عمل کیا جائے اس کے علاوہ اور بھی واقعات ہیں یہ احقر اگرچہ اس زمانہ کے لوگوں کے مذاق سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ لوگ ان امور میں کوئی خاص اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن اتمام حجت کے لئے میں نے بہت کوشش کی ہے کہ وہ دعائیں اور زیارتیں جو اس کتاب میں نقل ہوں حتی الامکان

وَادْفَعْ عَنِّيْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِدَفْعِكَ وَامْنَعْ عَنِّيْ بِصُنْعِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ

نویں دعا حرز امام حسن عسکری علیہ السلام ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَيَا غَوْثِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَيَا مُوْنِسِيْ عِنْدَ وَحْدَتِيْ اُحْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ

دسویں دعا حرز مولانا القائم علیہ السلام ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَيَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيْعُ لَهٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

اصل نسخوں سے نقل کی جائیں اور متعدد نسخوں سے ان کا مقابلہ کیا جائے اور جتنا ہو سکے کہ جس سے میری ذمہ داری ہٹ جائے تصحیح کریں تاکہ اس پر عمل کرنے والا انشاءاللہ اطمینان سے عمل کر سکے بشرطیکہ کاتبین اور لکھنے والے اس میں تصرّف نہ کریں اور پڑھنے والے بھی اختراع اور اپنے سلیقہ طبعی سے کنارہ کشی کریں شیخ کلینی نے عبدالرحیم قصیر سے نقل کیا ہے کہ وہ خدمت حضرت صادق علیہ السلام میں پہنچا کہ آپ پر قربان جاؤں میں نے اپنی طرف سے ایک دعا بنائی ہے۔ حضرت نے فرمایا مجھے اپنے اختراعات سے چھوڑ یعنی اس کو میرے لئے نقل نہ کر اور حضرت نے اس کو اتنی اجازت بھی نہ دی کہ وہ اپنی جمع شدہ دعا کو حضرت کے سامنے نقل کرے بلکہ حضرت نے اپنی طرف سے اس کو دستورالعمل عنایت فرمایا اور شیخ صدوق عطراللہ مرقدہٗ نے عبداللہ ابن سنان سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ وقت نزدیک ہے کہ جب تم شبہ میں پڑ جاؤ گے اور ہو جاؤ گے بغیر نشانہ راہبر اور ہدایت کرنے والے پیشوا سے اور اس شبہ میں نجات حاصل نہیں کر سکے گا مگر وہ شخص جو دعائے غریق کو پڑھے میں نے کہا کہ دعائے غریق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو یہ کہے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ پس میں نے کہا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ حضرت نے فرمایا کہ بجا ہے کہ خداوند مقلب قلوب و ابصار ہے لیکن تو ویسے کہہ جیسے میں کہتا ہوں یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ کافی ہے غور و فکر کرنا ان دو احادیث شریفہ میں ان اشخاص کے تنبیہہ کے لئے جو اپنے سلیقہ طبعی کی وجہ سے دعاؤں کے بعض کلمات میں زیادتی کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ تصرّف کرتے ہیں واللہ العاصم **مطلب دوم** حضرت عباس ابن علی ابی طالب علیہم السلام کی زیارت کے بیان میں ہے شیخ اجل جعفر ابن قولویہ قمی نے بسند معتبر ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب تو عباس ابن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ارادہ کرے جو کہ دریائے فرات کے کنارہ پر حائر کے مدّمقابل ہے تو جاکے روضہ کے دروازہ پر ٹھہر جانا اور یہ کہنا سَلَامُ اللّٰہِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِیْنَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ گیارھویں دعا قنوت امام حسین علیہ السلام سے ہے اَللّٰهُمَّ مَنْ اَوٰی اِلٰی مَاْوًی فَاَنْتَ مَاْوَایَ وَمَنْ لَجَاَ اِلٰی مَلْجَاٍ فَاَنْتَ مَلْجَایَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاسْمَعْ نِدَآئِیْ وَاَجِبْ دُعَآئِیْ وَاجْعَلْ مَاٰبِیْ عِنْدَكَ وَمَثْوَایَ وَاحْرُسْنِیْ فِیْ بَلْوَایَ مِنِ افْتِتَانِ الْاِمْتِحَانِ وَلَمَّةِ الشَّیْطَانِ بِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ لَا یَشُوْبُهَا وَلَعُ نَفْسٍ بِتَفْتِیْنٍ وَلَا وَارِدُ طَیْفٍ بِتَظْنِیْنٍ وَلَا یَلُمُّ بِهَا فَرَحٌ حَتّٰی تَقْلِبَنِیْ اِلَیْكَ بِاِرَادَتِكَ غَیْرَ ظَنِیْنٍ وَلَا مَظْنُوْنٍ وَلَا مُرَابٍ وَلَا مُرْتَابٍ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ سید

وَاَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَجَمِيْعِ الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ
فِيْمَا تَغْتَدِيْ وَتَرُوْحُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيْمِ وَالتَّصْدِيْقِ وَالْوَفَاءِ
وَالنَّصِيْحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الْمُرْسَلِ وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ وَالدَّلِيْلِ الْعَالِمِ وَالْوَصِيِّ
الْمُبَلِّغِ وَالْمَظْلُوْمِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهِ وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ بِمَا صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَاَعَنْتَ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ وَلَعَنَ
اللّٰهُ مَنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَاءِ الْفُرَاتِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَاَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ
مَا وَعَدَكُمْ جِئْتُكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَافِدًا اِلَيْكُمْ وَقَلْبِيْ مُسَلِّمٌ لَكُمْ وَتَابِعٌ
وَاَنَا لَكُمْ تَابِعٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ فَمَعَكُمْ
مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ اِنِّيْ بِكُمْ وَبِاِيَابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِمَنْ خَالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ
مِنَ الْكَافِرِيْنَ قَتَلَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْاَيْدِيْ وَالْاَلْسُنِ پس روضہ میں داخل ہو جا
اور اپنے آپ کو ضریح سے چپا دے اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ
وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ
اللّٰهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ
لَهُ فِيْ جِهَادِ اَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ اَوْلِيَائِهِ الذَّابُّوْنَ عَنْ اَحِبَّائِهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ
الْجَزَاءِ وَاَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفٰى جَزَاءِ اَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهِ وَاسْتَجَابَ لَهُ
دَعْوَتَهُ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ
فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ
اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَاَفْضَلَهَا غُرَفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ
مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِنْ اَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِيْنَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّيْنَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا

دعا امان جن و انس

ابن طاؤس نے ائمہ علیہم السلام کے قنوت کتاب مہج الدعوات میں جمع کئے ہیں چونکہ وہ بہت طولانی تھے لہٰذا میں نے صرف ایک قنوت پر اکتفا کی ہے بارھویں دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے جو جن وانس سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ

وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُوْلِهٖ وَاَوْلِيَآئِهٖ فِيْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِيْنَ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ مؤلّف کہتا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اس زیارت کو پشت قبر سے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھے جیسا کہ شیخ نے تہذیب میں فرمایا ہے کہ پھر داخل ہو تو حرم میں اور اپنے آپ کو قبر کے اوپر گرا دے اور کہہ درانحالیکہ تیرا منہ قبلہ کی طرف ہو السلام علیک ایھا العبد الصّالح نیز معلوم ہونا چاہیئے کہ زیارت جناب عباس اس روایت کے مطابق جو ذکر ہو چکی ہے اسی قدر تھی جو ہم نے ذکر کی ہے لیکن سیّد ابن طاؤس و شیخ مفید اور دیگر علمائے نے اس کے بعد فرمایا ہے کہ پھر جا تو قبر کے سرہانے کی طرف اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد جتنی نماز تو چاہے پڑھ اور خدا سے زیادہ دعا مانگ اور نماز کے بعد یہ کہہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُكَرَّمِ وَالْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهٗ وَلَا غَآئِبًا اِلَّا حَفِظْتَهٗ وَاَدْنَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فِيْهَا رِضًى وَّلِيْ فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر ضریح کی طرف پلٹ جائے اور قبر کی بائیں طرف ٹھہر جائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّاَقْدَمِهِمْ اِيْمَانًا وَّاَقْوَمِهِمْ بِدِيْنِ اللّٰهِ وَاَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَخِيْكَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِيْ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ وَانْتَهَكَتْ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ فَنِعْمَ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَالْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِيْهِ الْمُجِيْبُ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهِ الرَّاغِبُ فِيْمَا زَهِدَ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَالثَّنَآءِ الْجَمِيْلِ وَاَلْحَقَكَ اللّٰهُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِكَ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَعَرَّضْتُ لِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِكَ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِكَ وَرَجَآءً لِّمَغْفِرَتِكَ وَجَزِيْلِ اِحْسَانِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ بِهِمْ دَآرًّا وَّعَيْشِيْ بِهِمْ قَآرًّا وَّزِيَارَتِيْ بِهِمْ مَقْبُوْلَةً وَّحَيٰوتِيْ بِهِمْ طَيِّبَةً وَّاَدْرِجْنِيْ اِدْرَاجَ الْمُكْرَمِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ مِنْ زِيَارَةِ مَشَاهِدِ

مجرّب دُعا

بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

تیرہویں دعا، دعا مجرب ہے انس سے روایت ہے کہ حضرت رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو ہر صبح و شام پڑھے تو خداوند عالم موکل چار فرشتوں جو اس کی حفاظت کریں گے آگے پیچھے دائیں بائیں سے اور وہ خدا کی امان میں رہے گا اگر جن و انس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کریں تو نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ یہ دعا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

أَحِبَّائِكَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا قَدِ اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ وَسَتْرَ الْعُيُوبِ وَكَشْفَ الْكُرُوبِ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ اور جب آنحضرت سے وداع کرنا چاہے تو قبر شریف کے پاس جائے اور پڑھے اس دعا کو جو ابو حمزہ ثمالی کی روایت میں ہے اور جسے علماء نے بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِكِتَابِهِ وَبِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي قَبْرَ ابْنِ أَخِي رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَارْزُقْنِي زِيَارَتَهُ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبَائِهِ فِي الْجِنَانِ وَعَرِّفْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِكَ وَأَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَوَفَّنِي عَلَى الْإِيمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُ يَا رَبِّي بِذٰلِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
پھر اپنے لئے اور مومنین و مسلمین کے لئے دعا کرے اور جو دعا تجھے پسند ہو وہ طلب کرے

مؤلف کہتا ہے کہ ایک خبر جو حضرت سید سجاد علیہ السلام سے مروی ہے اس میں روایت کی گئی ہے کہ جس کا ماحصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم رحمت نازل کرے حضرت عباس پر کہ جنہوں نے ایثار کیا اور اپنی جان اپنے بھائی پر قربان کی یہاں تک کہ بھائی کی مدد میں ان کے دونوں بازو قطع ہو گئے اور حق تعالیٰ نے ان کو ان دو بازوؤں کے بدلے ان کو دو پر عنایت فرمائے ہیں کہ جن سے وہ ملائکہ کے ساتھ جنت میں مثل جعفر طیار کے پرواز کرتے ہیں اور حضرت عباس کے لئے خداوند عالم کے نزدیک اتنی قدر و منزلت ہے کہ جس کی وجہ سے باقی تمام شہداء قیامت کے دن ان پر غبطہ اور رشک کریں گے اور سب شہید ان کے مقام و منزلت کی آرزو کریں گے اور نقل منقول ہے کہ وقت شہادت آپ کی عمر چونتیس سال تھی اور جناب ام المومنین جو حضرت عباس علیہ السلام اور ان کے اعیانی بھائیوں کی ماں تھی مدینہ کے باہر بقیع میں تشریف لے جاتی تھیں اور ان کے ماتم میں اس طرح ندبہ اور گریہ کرتی تھیں کہ جو بھی وہاں سے گذرتا تھا رو دیتا تھا دوستوں کا رونا تو کوئی بڑی بات نہیں مروان ابن حاکم

مجرب دعا

بِسْمِهِ سَمٌّ وَلَا دَاءٌ بِسْمِ اللّٰهِ أَصْبَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِي وَنَفْسِي بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِينِي وَعَقْلِي بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِي وَمَالِي بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا أَعْطَانِي رَبِّي بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ شَدِيدٍ وَمِنْ

جو بہت بڑا دشمن تھا خاندان نبوّت کا وہ بھی جب ام البنین کے پاس سے عبور کرتا تھا تو ان کے رونے کے اثر سے رو دیتا تھا اور یہ اشعار حضرت عبّاس ابوالفضل علیہ السّلام اور ان کے باقی بھائیوں کے مرثیہ میں جناب ام البنین سے نقل ہوئے ہیں

يَا مَنْ رَاَى الْعَبَّاسَ كَرَّ عَلَى جَمَاهِيرِ النَّقَدِ ‖ وَوَرَاهُ مِنْ اَبْنَاءِ حَيْدَرَ كُلُّ لَيْثٍ ذِي لَبَدٍ

اُنْبِئْتُ اَنَّ ابْنِي اُصِيبَ بِرَاْسِهِ مَقْطُوعَ يَدٍ ‖ وَيْلِي عَلَى شِبْلِي اَمَالَ بِرَاْسِهِ ضَرْبُ الْعَمَدِ

لَوْ كَانَ سَيْفُكَ فِي يَدَيْكَ لَمَا دَنَى مِنْهُ اَحَدٌ

نیز یہ اشعار بھی انہیں کی طرف منسوب ہیں:۔

لَا تَدْعُوِنِّي وَيْكِ اُمَّ الْبَنِينِ ‖ تُذَكِّرِينِي بِلُيُوثِ الْعَرِينِ

كَانَتْ بَنُونَ لِي اُدْعَى بِهِمْ ‖ وَالْيَوْمَ اَصْبَحْتُ وَلَا مِنْ بَنِينِ

اَرْبَعَةٌ مِثْلُ نُسُورِ الرُّبَى ‖ قَدْ وَاصَلُوا الْمَوْتَ بِقَطْعِ الْوَتِينِ

تَنَازَعَ الْخِرْصَانُ اَشْلَائَهُمْ ‖ فَكُلُّهُمْ اَمْسَى صَرِيعًا طَعِينِ

يَا لَيْتَ شِعْرِي اَكَمَا اَخْبَرُوا ‖ بِاَنَّ عَبَّاسًا قَطِيعُ الْيَمِينِ

مطلب سوم

حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السّلام کے زیارات مخصوصہ کے بیان میں ہے اور وہ چند زیارتیں ہیں پہلی زیارت رجب کی پہلی اور رجب کی پندرہ اور شعبان کی پندرہ تاریخ کی ہے حضرت صادق علیہ السّلام سے روایت ہوئی ہے کہ جو شخص بھی امام حسین علیہ السّلام کی زیارت ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو کرے تو یقیناً خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور ابن ابی نصر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے سوال کیا کہ امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کس وقت کروں تو زیادہ اچھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پندرہ رجب اور پندرہ شعبان، شیخ مفید اور سید ابن طاؤس نے ذکر کیا ہے کہ یہ زیارت جو ذکر ہو رہی ہے یہ رجب کے پہلے دن اور پندرہ شعبان کی رات کے لئے ہے لیکن شہید نے علاوہ برآن فرمایا ہے

دُعا حضرت رسول

شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَمِنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوءِ وَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ چودھویں دعا دعائے حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِي غِنَاكَ اَوْ اَضِلَّ فِي هُدَاكَ اَوْ اَذِلَّ فِي عِزِّكَ اَوْ اُضَامَ فِي سُلْطَانِكَ

کہ یہی زیارت رجب کی پہلی رات پندرہ رجب کی رات و دن اور پندرہ شعبان کے دن کے لئے ہے پس ان کے ارشاد کے مطابق یہ زیارت چھ وقتوں کے لئے ہے اور اس زیارت کا طریقہ اور کیفیت یہ ہے جب تو ان اوقات میں ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو غسل کر اور زیادہ پاکیزہ کپڑے پہن اور قبہ مطہرہ آنحضرت کے دروازہ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جا اور سلام کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمہؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ اور باقی ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور اس کے بعد زیارت عرفہ کے اذن دخول میں ان بزرگوں پر سلام کرنے کا طریقہ ذکر ہو گا پھر داخل ہو جا اور ضریح مقدس کے قریب کھڑے ہو کر سو مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ صَفِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ وَابْنَ حَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيرَ اللّٰهِ وَابْنَ سَفِيرِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ الْكِتَابِ الْمَسْطُورِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِكْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِطَّةٍ الَّذِي مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مِنَ الْاٰمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي

گھر سے باہر جانے کی دعا

اَوْ اُضْطَهَدَ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَقُولَ زُورًا اَوْ اَغْشٰى فُجُورًا اَوْ اَنْ اَكُونَ بِكَ مَغْرُورًا

پندرہویں دعا

جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا ہے۔ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اجازت چاہی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں حضرت گھر سے باہر تشریف لائے آپ اپنے لبوں کو حرکت دے رہے تھے اور فرمایا تو جانتا ہے میں کچھ کلام کر رہا تھا میں نے کہا کہ ہاں آپ پر قربان ہو جاؤں فرمایا میں ایک ایسی کلام کہہ رہا تھا کہ جو

رَتَّبَکُمُ اللّٰہُ فِیْہَا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَنَفْسِیْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَشْہَدُ لَقَدِ اقْشَعَرَّتْ لِدِمَائِکُمْ اَظِلَّۃُ الْعَرْشِ مَعَ اَظِلَّۃِ الْخَلَائِقِ وَبَکَتْکُمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَسُکَّانُ الْجِنَانِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ لَبَّیْکَ دَاعِیَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَمْ یُجِبْکَ بَدَنِیْ عِنْدَ اسْتِغَاثَتِکَ وَلِسَانِیْ عِنْدَ اسْتِنْصَارِکَ فَقَدْ اَجَابَکَ قَلْبِیْ وَسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اَشْہَدُ اَنَّکَ طُہْرٌ طَاہِرٌ مُطَہَّرٌ مِنْ طُہْرٍ طَاہِرٍ مُطَہَّرٍ طَہُرْتَ وَطَہُرَتْ بِکَ الْبِلَادُ وَطَہُرَتْ اَرْضٌ اَنْتَ بِہَا وَطَہُرَ حَرَمُکَ اَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ اَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ وَدَعَوْتَ اِلَیْہِمَا وَاَنَّکَ صَادِقٌ صِدِّیْقٌ صَدَقْتَ فِیْمَا دَعَوْتَ اِلَیْہِ وَاَنَّکَ ثَارُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللّٰہِ وَعَنْ جَدِّکَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَنْ اَبِیْکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَنْ اَخِیْکَ الْحَسَنِ وَنَصَحْتَ وَجَاہَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَہٗ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرَ جَزَاءِ السَّابِقِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّہِیْدِ الرَّشِیْدِ قَتِیْلِ الْعَبَرَاتِ وَاَسِیْرِ الْکُرُبَاتِ صَلٰوۃً نَامِیَۃً زَاکِیَۃً مُبَارَکَۃً یَصْعَدُ اَوَّلُہَا وَلَا یَنْفَدُ اٰخِرُہَا اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ اَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ اس وقت قبر مطہر کو بوسہ دے اور اپنا دہنا رخسارہ قبر پر رکھ پھر بایاں رخسارہ رکھ پھر قبر کے گرد چکر لگا اور طواف کر اور چاروں طرف سے قبر کو بوسہ دے شیخ مفید فرماتے ہیں کہ اس وقت قبر علی ابن الحسینؑ کی طرف جا اور آنجناب کی قبر کے پاس کھڑا ہو جا اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الصِّدِّیْقُ الطَّیِّبُ الزَّکِیُّ الْحَبِیْبُ الْمُقَرَّبُ وَابْنُ رَیْحَانَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنْ شَہِیْدٍ مُحْتَسِبٍ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مَا اَکْرَمَ مَقَامَکَ وَاَشْرَفَ مُنْقَلَبَکَ اَشْہَدُ لَقَدْ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَکَ وَاَجْزَلَ ثَوَابَکَ وَاَلْحَقَکَ بِالذِّرْوَۃِ الْعَالِیَۃِ حَیْثُ الشَّرَفُ کُلُّ الشَّرَفِ وَفِی الْغُرَفِ السَّامِیَۃِ کَمَا مَنَّ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَکَ مِنْ اَہْلِ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ اَذْہَبَ اللّٰہُ عَنْہُمُ الرِّجْسَ وَطَہَّرَہُمْ تَطْہِیْرًا صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَرِضْوَانُہٗ فَاشْفَعْ اَیُّہَا السَّیِّدُ الطَّاہِرُ اِلٰی رَبِّکَ فِیْ حَطِّ الْاَثْقَالِ عَنْ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

کلام کسی نے نہیں کہا مگر یہ کہ خدا اس کے دنیا و آخرت کے مہمات کی کفایت فرماتا ہے میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی وہ بتایئے فرمایا ہاں جو شخص بھی ان کلمات کو گھر سے باہر نکلنے کے وقت کہے تو اس کے مشکلات حل ہو جائیں گے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ کُلِّہَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

سولہویں دعا ادعیۃ الوسائل الی المسائل ہے محمد ابن حارث نوفلی خادم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے

ظَاھِرِیْ وَتَخْفِیْفِھَا عَنِّیْ وَارْحَمْ ذُلِّیْ وَخُضُوْعِیْ لَکَ وَلِلسَّیِّدِ اَبِیْکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمَا
پھر اپنے آپ کو قبر سے چسپاں کر اور یہ کہہ زَادَ اللّٰہُ فِیْ شَرَفِکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا شَرَّفَکُمْ
فِی الدُّنْیَا وَاَسْعَدَکُمْ کَمَا اَسْعَدَ بِکُمْ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمْ اَعْلَامُ الدِّیْنِ وَنُجُوْمُ الْعَالَمِیْنَ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر باقی شہداء کی طرف متوجہ ہو اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اللّٰہِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِہٖ وَاَنْصَارَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَنْصَارَ فَاطِمَۃَ
وَاَنْصَارَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَاَنْصَارَ الْاِسْلَامِ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ لَقَدْ نَصَحْتُمْ لِلّٰہِ وَجَاھَدْتُمْ فِیْ
سَبِیْلِہٖ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ فُزْتُمْ وَاللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا یَا لَیْتَنِیْ
کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اَشْھَدُ اَنَّکُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ تُرْزَقُوْنَ اَشْھَدُ
اَنَّکُمُ الشُّھَدَآءُ وَالسُّعَدَآءُ وَاَنَّکُمُ الْفَائِزُوْنَ فِیْ دَرَجَاتِ الْعُلٰی وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر اس کے بعد واپس لوٹ جا آنحضرت کے سرہانے کی طرف
اور نماز زیارت ادا کر اور اپنے اور اپنے ماں باپ و مومن بھائیوں کے لئے دعا مانگ یہ بھی
جان لے کہ سید ابن طاؤس نے حضرت علی اکبر اور باقی شہداء قدس اللہ ارواحھم کے لئے
ایک زیارت نقل کی ہے جو ان کے ناموں پر مشتمل ہے ہم نے اختصار اور اس زیارت کے
شیوع اور شہرت کی وجہ سے نقل نہیں کیا دوسری زیارت پندرہ رجب کی ہے یہ اس گذشتہ
زیارت کے علاوہ ہے اور یہ وہ زیارت ہے کہ جس کے متعلق شیخ مفید نے مزار میں نقل کیا
ہے کہ یہ پندرہ رجب کے مخصوصہ زیارات میں سے کہ جس کو غفیلہ کہتے ہیں، یعنی پندرہ رجب
کو غفیلہ کہتے ہیں نہ زیارت کو اور غفیلہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ عام لوگ اس کی فضیلت سے
غافل ہیں پس جب تو اس وقت آنحضرت کی زیارت کا قصد کرے اور صحن شریف کے
دروازے پر پہنچے پس داخل ہو یعنی حرم مطہر میں اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور قبر منور کے قریب
کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اٰلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صِفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَادَۃَ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا لُیُوْثَ الْغَابَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سُفُنَ النَّجَاۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

منقول ہے کہ جب مامون نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے کی تو حضرت نے اس کو لکھا کہ ہر عورت کے لئے شوہر کی طرف سے حق مہر ہوتا ہے اور اللہ تعالی ہمارے اموال آخرت میں ذخیرہ کئے ہیں جب کہ تمہیں دنیا میں مال دیا ہے میں نے تیری بیٹی کا مہر کو وسائل اسے المسائل دیا ہے اور وہ مناجات ہے جو مجھے میرے باپ نے دی ہے اور ان کو ان کے باپ جناب موسٰی علیہ السلام ابن جعفر نے اور ان کو ان کے باپ جعفر علیہ السلام سے اور ان کو ان کے باپ محمد سے اور ان کو ان کے

یَا وَارِثَ عِلْمِ الْاَنْبِیَاءِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّھْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَھِیْدُ بْنُ الشَّھِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَتِیْلُ بْنَ الْقَتِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ عَلٰی خَلْقِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَبَرَرْتَ بِوَالِدَیْکَ وَجَاھَدْتَ عَدُوَّکَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ تَسْمَعُ الْکَلَامَ وَتَرُدُّ الْجَوَابَ وَاَنَّکَ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَخَلِیْلُہٗ وَنَجِیْبُہٗ وَصَفِیُّہٗ وَابْنُ صَفِیِّہٖ یَا مَوْلَایَ وَابْنَ مَوْلَایَ زُرْتُکَ مُشْتَاقًا فَکُنْ لِیْ شَفِیْعًا اِلَی اللّٰہِ یَا سَیِّدِیْ وَاسْتَشْفِعُ اِلَی اللّٰہِ بِجَدِّکَ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَبِاَبِیْکَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِاُمِّکَ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلَا لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلِیْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ ظَالِمِیْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ سَالِبِیْکَ وَمُبْغِضِیْکَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اس کے بعد قبر مطہر کا بوسہ دے اور جناب علی اکبر کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر یہ زیارت پڑھے — اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَابْنَ مَوْلَایَ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلِیْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ ظَالِمِیْکَ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِزِیَارَتِکُمْ وَبِمَحَبَّتِکُمْ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَعْدَائِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر وہاں سے چلا جا یہاں تک کہ قبور شہداء رضوان اللہ علیہم تک پہنچ جائے تو وہاں رک جا اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُنِیْخَةِ بِقَبْرِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا طَاھِرِیْنَ مِنَ الدَّنَسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَھْدِیُّوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَبْرَارَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْحَافِّیْنَ بِقُبُوْرِکُمْ اَجْمَعِیْنَ جَمَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِہٖ وَتَحْتَ عَرْشِہٖ اِنَّہٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

باپ علی ابن الحسین سے اور ان کو ان کے باپ حسین علیہ السلام سے اور انہیں ان کے بھائی حسنؑ سے اور انہیں ان کے باپ امیر المؤمنین علیہ السلام علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہم سے اور انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے اور آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے دی اور کہا کہ اے محمد رب العزت نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے یہ دنیا اور آخرت کے خزانوں کی چابی ہے اور اس کو اپنے مطالب کے لئے وسیلہ قرار دے تاکہ تو اپنی مراد کو پہنچے اور تیرا مطلب پورا ہو جائے لیکن اس

بعد حرم عباسؑ ابن امیر المومنین علیہ السلام کی طرف جا اور جب وہاں پہنچ جائے تو آنجناب کے قبہ کے دروازہ پر رک جا اور یہ کہہ سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ آخر زیارت تک جو کہ اس سے پہلے صفحہ ۴۳۱ گذر چکی ہے تیسری زیارت پندرہ شعبان کی ہے۔ جان لے کہ بہت سی احادیث پندرہ شعبان کو آنحضرت کی زیارت کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور اس معاملہ میں بس اتنا کافی ہے کہ بہت سی معتبر اسناد سے حضرت امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے وارد ہوا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مصافحہ کریں تو وہ پندرہ شعبان کو ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرے کیونکہ فرشتے اور ارواح انبیاء اجازت طلب کرتے ہیں اور آنحضرت کی زیارت کے لئے آتے ہیں پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ جو ان سے مصافحہ کرے اور وہ اس سے مصافحہ کریں اور ان میں پانچ اولی العزم پیغمبر بھی نوح و ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین شامل ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا ان کو کیوں اولوالعزم کہا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ مشرق و مغرب کے والوں پر مبعوث کئے گئے ہیں باقی رہا الفاظ زیارت پس وہ دو طریقے سے نقل ہوئے ہیں ایک تو وہی زیارت ہے جو اول رجب کے لئے نقل ہو چکی ہے اور دوسری زیارت وہ ہے کہ جسے شیخ کفعمی نے کتاب بلد الامین میں حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور وہ زیارت اس طرح ہے حضرت کی قبر کے نزدیک کھڑا ہو جا اور یہ کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الزَّكِيُّ اُوْدِعُكَ شَهَادَةً مِنِّيْ لَكَ تُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ فِيْ يَوْمِ شَفَاعَتِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُتِلْتَ وَلَمْ تَمُتْ بَلْ بِرَجَاءِ حَيٰوتِكَ حَيِيَتْ قُلُوْبُ شِيْعَتِكَ وَبِضِيَاءِ نُوْرِكَ اهْتَدَى الطَّالِبُوْنَ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ نُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُطْفَأْ وَلَا يُطْفَأُ اَبَدًا وَاَنَّكَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَهْلِكْ وَلَا يَهْلِكُ اَبَدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ هٰذِهِ التُّرْبَةَ تُرْبَتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْمَصْرَعَ مَصْرَعُ بَدَنِكَ لَا ذَلِيْلَ وَاللّٰهِ مُعِزُّكَ وَلَا مَغْلُوْبَ وَاللّٰهِ نَاصِرُكَ هٰذِهِ شَهَادَةٌ لِيْ عِنْدَكَ اِلٰى يَوْمِ قَبْضِ رُوْحِيْ بِحَضْرَتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ چوتھی زیارت شبہائے قدر کی زیارت ہے جان لے کہ احادیث امام حسین علیہ السلام کی ماہ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

کو حاجات دنیا میں استعمال نہ کر تاکہ تیرا حصہ آخرت میں کم نہ ہو اور وہ دس وسیلے ہیں کہ جن سے رغبات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ حاجات طلب کی جاتی ہیں اور وہ پوری ہوتی ہیں اور اس کا نسخہ یہ ہے۔

مناجات استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ خِيَرَتَكَ فِيْمَا اَسْتَخِيْرُكَ فِيْهِ تُنِيْلُ الرَّغَائِبَ وَتُجْزِلُ الْمَوَاهِبَ وَتُغْنِمُ الْمَطَالِبَ وَتُطَيِّبُ الْمَكَاسِبَ وَتَهْدِيْ اِلٰى اَجْمَلِ الْمَذَاهِبِ وَتَسُوْقُ اِلٰى اَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ وَتَقِيْ مَخُوْفَ النَّوَائِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ فِيْمَا عَزَمَ رَاْيِيْ

مبارک رمضان میں خصوصاً پہلی رات اور پندرہویں رات اور آخری رات اور بالخصوص شبہائے قدر کی زیارت کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت ماہ رمضان کی تیئسویں رات کو کرے اور یہ وہی رات ہے جس کے متعلق امید ہے کہ شب قدر ہے اور اسی رات میں ہر امر محکم جدا اور مقدر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چوبیس ہزار فرشتے اور پیغمبر مصافحہ کرتے ہیں، کہ جو تمام کے تمام خداوند عالم سے اجازت چاہتے ہیں کہ اس رات آنحضرت کی زیارت کریں ایک اور حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو ساتویں آسمان میں بطنان عرش سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خداوند عالم نے بخش دیا ہے ہر اس شخص کو جو حسینؑ کی زیارت کے لئے آیا ہے اور ابن قولویہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور زیارت کے راستے میں مرجائے تو اس کے عرض اور حساب نہیں ہوگا اور اس کو کہا جاتا ہے کہ بغیر خوف وخطر کے بہشت میں داخل ہوجا باقی رہے وہ الفاظ کہ جن کے ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شب قدر میں زیارت کی جاتی ہے پس اس طرح ہے کہ شیخ مفید اور محمد بن مشہدی ابن طاؤس اور شہید علیہم رحمۃ اللہ نے کتب مزار میں ذکر کیا ہے اور اس زیارت کو شب قدر اور عیدین یعنی روز عید فطر اور قربان کے ساتھ مختص قرار دیا ہے اور شیخ محمد ابن المشہدی نے اپنے اسناد معتبرہ کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے فرمایا کہ جب تو زیارت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام کا قصد کرے تو غسل کرنے کے بعد آنحضرت کے مشہد کی طرف جائے درانحالیکہ پاکیزہ ترین لباس تونے پہنا ہوا ہو تو جب حضرت کی قبر کے نزدیک کھڑا ہو تو اپنا رخ آنحضرت کی طرف کر اور قبلہ کو اپنے دو کندھوں کے درمیان قرار دے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ

عَلَيْهِ وَقَادَنِيْ عَقْلِيْ
اِلَيْهِ وَسَهِّلِ اللّٰهُمَّ فِيْهِ
مَا تَوَعَّرَ وَلَيِّنْ مِنْهُ
مَا تَعَسَّرَ وَاكْفِنِيْ
فِيْهِ الْمُهِمَّ وَادْفَعْ بِهِ
عَنِّيْ كُلَّ مُلِمٍّ وَاجْعَلْ
يَا رَبِّ عَوَاقِبَهُ غُنْمًا
وَمَخُوْفَهُ سِلْمًا وَبُعْدَهُ
قُرْبًا وَجَدْبَهُ خِصْبًا
وَاَرْسِلِ اللّٰهُمَّ اِجَابَتِيْ
وَاَنْجِحْ طَلِبَتِيْ وَاقْضِ
حَاجَتِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ
عَوَائِقَهَا وَامْنَعْ عَنِّيْ
بَوَائِقَهَا وَاَعْطِنِيَ اللّٰهُمَّ
لِوَاءَ الظَّفَرِ وَالْخِيَرَةِ
فِيْمَا اسْتَخَرْتُكَ وَ
فُوْرَ الْمَغْنَمِ فِيْمَا
دَعَوْتُكَ وَعَوَائِدَ
الْاِفْضَالِ فِيْمَا رَجَوْتُكَ
وَاَقْرِنْهُ اللّٰهُمَّ بِالنَّجَاحِ
وَحُطَّهُ بِالصَّلَاحِ
وَاَرِنِيْ اَسْبَابَ الْخِيَرَةِ
فِيْهِ وَاضِحَةً وَاَعْلَامَ

اٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتَلَوْتَ الْکِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ وَجَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِہٖ مُحْتَسِبًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ اَشْھَدُ اَنَّ الَّذِیْنَ خَالَفُوْکَ وَحَارَبُوْکَ وَالَّذِیْنَ خَذَلُوْکَ وَالَّذِیْنَ قَتَلُوْکَ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی لَعَنَ اللّٰہُ الظَّالِمِیْنَ لَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَضَاعَفَ عَلَیْھِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اَتَیْتُکَ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّکَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَائِکَ مُعَادِیًا لِاَعْدَائِکَ مُسْتَبْصِرًا بِالْھُدَی الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْہِ عَارِفًا بِضَلَالَۃِ مَنْ خَالَفَکَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور اپنا چہرہ قبر کے اوپر رکھ دے پھر سر اقدس کی طرف جا اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَمَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ الطَّیِّبِ وَجَسَدِکَ الطَّاھِرِ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا مَوْلَایَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور اس کو بوسہ دے اور اپنا منہ اس کے اوپر رکھ دے پھر سر کی طرف جا کر دو رکعت نماز زیارت ادا کر اور ان دو رکعتوں کے بعد جتنا ہو سکے نماز پڑھ پھر پاؤں کی طرف جا اور علی بن الحسین علیہما السلام کی زیارت کر اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَابْنَ مَوْلَایَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ظَلَمَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ قَتَلَکَ وَضَاعَفَ عَلَیْھِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ اور دعا کر جو کچھ چاہے پھر شہداء کی زیارت کر در آنحالیکہ قبر کے پائینتی سمت سے تو قبلہ کی طرف مائل ہو اور پھر یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الشُّھَدَاءُ الصَّابِرُوْنَ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ جَاھَدْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَصَبَرْتُمْ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَنَصَحْتُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ حَتّٰی اَتٰیکُمُ الْیَقِیْنُ اَشْھَدُ اَنَّکُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ تُرْزَقُوْنَ فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ جَزَاءِ الْمُحْسِنِیْنَ وَجَمَعَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ فِیْ مَحَلِّ النَّعِیْمِ پھر عباس ابن امیر المؤمنین علیہما السلام کی زیارت کے لئے جا جب تو وہاں پہنچے اور آنجناب کے پاس کھڑا ہو جائے تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِیْعُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ الظَّالِمِیْنَ لَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَلْحَقَھُمْ بِدَرْکِ الْجَحِیْمِ پھر نماز مستحبی

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

غُنْمِھَا لَا تَخْتَہٗ وَاشْدُدْ خِنَاقَ تَعْسِیْرِھَا وَانْعَشْ صَرِیْعَ تَیْسِیْرِھَا وَبَیِّنِ اللّٰھُمَّ مُلْتَبِسَھَا وَاَطْلِقْ مُحْتَبِسَھَا وَمَکِّنْ اُسَّھَا حَتّٰی تَکُوْنَ خَیْرَۃً مُقْبِلَۃً بِالْغُنْمِ مُزِیْلَۃً لِلْغُرْمِ عَاجِلَۃً لِلنَّفْعِ بَاقِیَۃَ الصُّنْعِ اِنَّکَ مَلِیٌّ بِالْمَزِیْدِ مُبْتَدِیٌٔ بِالْجُوْدِ

مناجات استقالہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الرَّجَاءَ بِسَعَۃِ رَحْمَتِکَ اَنْطَقَنِیْ بِاسْتِقَالَتِکَ وَالْاَمَلَ لِاَنَاتِکَ وَرِفْقِکَ شَجَّعَنِیْ عَلٰی طَلَبِ اَمَانِکَ وَعَفْوِکَ وَلِیْ یَا رَبِّ ذُنُوْبٌ قَدْ وَاجَھَتْھَا اَوْجُہُ الْاِنْتِقَامِ وَخَطَایَا قَدْ لَاحَظَتْھَا اَعْیُنُ الْاِصْطِلَامِ وَاسْتَوْجَبْتُ

آنجناب کی مسجد میں جتنا چاہے ادا کرے اور باہر نکل آئے **پانچویں زیارت** حضرت امام حسین علیہ السلام کی وہ زیارت ہے جو عید فطر و قربان میں پڑھی جاتی ہے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین راتوں میں ایک رات قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں عید فطر کی رات یا عید الضحیٰ کی رات یا پندرہ شعبان کی رات روایت معتبر سے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تین راتوں میں سے ایک رات حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پندرہ شعبان تیئسویں ماہ رمضان کی رات اور عید فطر کی رات اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک ہی سال میں پندرہ شعبان کی رات اور عید فطر اور عرفہ کی رات امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، تو خداوند عالم اس کے لئے ہزار حج مبرور اور ہزار عمرہ مقبولہ لکھتا ہے اور اس کی ہزار حاجت دنیا و آخرت پوری ہوتی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص عرفہ کی رات زمین کربلا میں ہو اور روز عید کی زیارت تک وہیں رہے اور پھر پلٹ آئے تو خداوند عالم اس سال کے شر سے اس کی حفاظت کرے گا۔ جان لے کہ علماء نے ان دو شریف عیدوں کے لئے دو زیارتیں نقل کی ہیں ایک تو وہی گذشتہ جو شبہائے قدر کے لئے ذکر ہو چکی ہے اور دوسری یہ زیارت ہے اور علماء کے کلمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی زیارت عیدین کے دنوں کے لئے ہے اور یہ زیارت عیدین کی راتوں کے لئے ہے فرماتے ہیں جب تو ارادہ کرے ان دو راتوں میں آنحضرت کی زیارت کرے تو قبہ مطہرہ کے دروازے پر کھڑا ہو جا اور قبر کی طرف نگاہ کر اور اذن طلب کرتے ہوئے یہ کہے یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ الذَّلِیْلُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَالْمُصَغَّرُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِكَ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكَ جَاءَكَ مُسْتَجِیْرًا بِكَ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِكَ مُتَوَجِّهًا اِلٰی مَقَامِكَ مُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِكَ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ ءَاَدْخُلُ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِیْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ هٰذَا الْمَشْهَدِ پس اگر تیرا دل خشوع کرے اور تیری آنکھوں سے آنسو

بِهَا عَلٰی عَدْلِكَ اَلِیْمَ الْعَذَابِ وَاسْتَحَقَّقْتُ بِاجْتِرَاحِهَا مُبِیْرَ الْعِقَابِ وَخِفْتُ تَعْوِیْقَهَا لِاِجَابَتِیْ وَرَدَّهَا اِیَّایَ عَنْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ بِاِبْطَالِهَا لِطَلِبَتِیْ وَقَطْعِهَا لِاَسْبَابِ رَغْبَتِیْ مِنْ اَجْلِ مَا قَدْ اَنْقَضَ ظَهْرِیْ مِنْ ثِقْلِهَا وَبَهَظَنِیْ مِنَ الْاِسْتِقْلَالِ بِحَمْلِهَا ثُمَّ تَرَاجَعْتُ رَبِّ اِلٰی حِلْمِكَ عَنِ الْخَاطِئِیْنَ وَعَفْوِكَ عَنِ الْمُذْنِبِیْنَ وَرَحْمَتِكَ لِلْعَاصِیْنَ فَاَقْبَلْتُ بِثِقَتِیْ مُتَوَكِّلًا عَلَیْكَ طَارِحًا نَفْسِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ شَاكِیًا بَثِّیْ اِلَیْكَ سَائِلًا مَا لَا اَسْتَوْجِبُهٗ مِنْ تَفْرِیْجِ الْهَمِّ وَلَا اَسْتَحِقُّهٗ مِنْ

جاری ہوں تو دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
پھر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ
الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِیْ مَنَّ تَطَوُّلِہٖ سَھَّلَ
لِیْ زِیَارَۃَ مَوْلَایَ بِاِحْسَانِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ عَنْ زِیَارَتِہٖ مَمْنُوْعًا وَّلَا عَنْ ذِمَّتِہٖ مَدْفُوْعًا بَلْ
تَطَوَّلَ وَمَنَحَ پھر داخل ہو اور جب روضے کے درمیان پہنچے تو خضوع و گریہ و **تضرع کی حالت**
میں قبر مطہر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ اَمِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ حُجَّۃِ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْوَصِیُّ الْبَرُّ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ
الْمَوْتُوْرَ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَجَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ حَتّٰی اسْتُبِیْحَ حَرَمُکَ وَقُتِلْتَ مَظْلُوْمًا پھر
سر مقدس کے قریب خاشع دل اور گریاں آنکھوں کے ساتھ کھڑا ہو جا اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَطَلَ
الْمُسْلِمِیْنَ یَا مَوْلَایَ اَشْھَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَۃِ وَالْاَرْحَامِ
الْمُطَھَّرَۃِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاھِلِیَّۃُ بِاَنْجَاسِھَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُّدْلَھِمَّاتِ ثِیَابِھَا
وَاَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّیْنِ وَاَرْکَانِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْھَدُ
اَنَّکَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ الْھَادِی الْمَھْدِیُّ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْاَئِمَّۃَ مِنْ وُّلْدِکَ
کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْھُدٰی وَالْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّۃُ عَلٰٓی اَھْلِ الدُّنْیَا پھر قبر کے
ساتھ لپٹ جا اور یہ کہہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یَا مَوْلَایَ اَنَا مُوَالٍ لِّوَلِیِّکُمْ وَمُعَادٍ

تَنْفِیْسَ الْغَمِّ مُسْتَقِیْلًا
لِکَرْبَاتِیْ وَاثِقًا مَوْلَایَ
بِکَ اللّٰھُمَّ فَامْنُنْ
عَلَیَّ بِالْفَرَجِ وَتَطَوَّلْ عَلَیَّ
بِسُھُوْلَۃِ الْمَخْرَجِ وَادْ
لُلْنِیْ بِرَاْفَتِکَ عَلٰی سَمْتِ
الْمَنْھَجِ وَاَزْلِقْنِیْ
بِقُدْرَتِکَ عَنِ الطَّرِیْقِ
الْاَعْوَجِ وَخَلِّصْنِیْ مِنْ
سِجْنِ الْکَرْبِ بِاِقَالَتِکَ
وَاَطْلِقْ اَسْرِیْ بِرَحْمَتِکَ
وَاَطْلِقْ عَلَیَّ بِرِضْوَانِکَ
وَجُدْ عَلَیَّ بِاِحْسَانِکَ
وَاَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَفَرِّجْ
کُرْبَتِیْ وَارْحَمْ
عَبْرَتِیْ وَلَا تَحْجُبْ
دَعْوَتِیْ وَاشْدُدْ
بِالْاِقَالَۃِ اَزْرِیْ
وَقَوِّ بِھَا ظَھْرِیْ
وَاَصْلِحْ بِھَا اَمْرِیْ
وَاَطِلْ بِھَا عُمْرِیْ
وَارْحَمْنِیْ یَوْمَ حَشْرِیْ
وَوَقْتَ نَشْرِیْ اِنَّکَ

بِعَدُوِّكُمْ وَاَنَا بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَايِعِ دِيْنِي وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِي لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ يَا مَوْلَايَ اَتَيْتُكَ خَائِفًا فَاٰمِنِّي وَاَتَيْتُكَ مُسْتَجِيرًا فَاَجِرْنِي وَاَتَيْتُكَ فَقِيرًا فَاَغْنِنِي سَيِّدِي وَمَوْلَايَ اَنْتَ مَوْلَايَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اٰمَنْتُ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَبِظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ التَّالِي لِكِتَابِ اللهِ وَاَمِيْنُ اللهِ الدَّاعِي اِلَى اللهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَاُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ . پھر دو رکعت نماز آنحضرت کے سرہانے ادا کر اور جب سلام کہہ چکے تو یہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَكَ صَلَّيْتُ وَلَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ سَجَدْتُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَاِنَّهٗ لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ وَالرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ اِلَّا لَكَ اَنْتَ اللهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّي اَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى سَيِّدِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَاجْزِنِي عَلَيْهِمَا اَفْضَلَ اَمَلِي وَرَجَائِي فِيْكَ وَفِي وَلِيِّكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور اس کو بوسہ دے اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ وَاَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ الثَّائِرُ بِحَقِّكَ اَكْرَمْتَهٗ بِكَرَامَتِكَ وَخَتَمْتَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنَ الْقَادَةِ وَاَكْرَمْتَهٗ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ وَاَعْطَيْتَهٗ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النَّصِيْحَةَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِيْكَ حَتّٰى اسْتَنْقَذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهٗ مِنَ الْاٰخِرَةِ بِالْاَدْنٰى وَتَرَدّٰى فِي هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اُولِي الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتّٰى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهٗ وَاسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيْلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا پھر علی بن الحسین علیہما السلام کی طرف جا اور وہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے پائے مبارک کی طرف ہیں۔

جَوَادٌ كَرِيْمٌ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔

مناجات سفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيْدُ سَفَرًا فَخِرْ لِي فِيْهِ وَاَوْضِحْ لِي فِيْهِ سَبِيْلَ الرَّاْيِ وَفَهِّمْنِيْهِ وَافْتَحْ لِي عَزْمِي بِالْاِسْتِقَامَةِ وَاشْمُلْنِي فِي سَفَرِي بِالسَّلَامَةِ وَاَفِدْنِي جَزِيْلَ الْحَظِّ وَالْكَرَامَةِ وَاكْلَاْنِي بِحُسْنِ الْحِفْظِ وَالْحِرَاسَةِ وَجَنِّبْنِي اَللّٰهُمَّ وَعْثَاءَ الْاَسْفَارِ وَسَهِّلْ لِي حُزُوْنَةَ الْاَوْعَارِ وَاطْوِ لِي بِسَاطَ الْمَرَاحِلِ وَقَرِّبْ مِنِّي بُعْدَ نَاْيِ الْمَنَاهِلِ وَبَاعِدْ فِي الْمَسِيْرِ بَيْنَ خُطَى الرَّوَاحِلِ حَتّٰى تُقَرِّبَ نِيَاطَ الْبَعِيْدِ وَتُسَهِّلَ وُعُوْرَ الشَّدِيْدِ وَلَقِّنِي اَللّٰهُمَّ فِي سَفَرِي نُجْحَ

پس یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَظْلُوْمُ الشَّھِیْدُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ عِشْتَ سَعِیْدًا وَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا شَھِیْدًا پھر قبور شہداء رضوان اللہ علیہم کی طرف منہ کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الذَّابُّوْنَ عَنْ تَوْحِیْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا پھر حضرت عباس ابن علی علیہما السلام کی قبر کی طرف جا اور آنجناب کی ضریح کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ الصِّدِّیْقُ الْمُوَاسِیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اٰمَنْتَ بِاللّٰہِ وَ نَصَرْتَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ دَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ وَاسَیْتَ بِنَفْسِکَ فَعَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَ السَّلَامِ پھر قبر کے ساتھ لپٹ جا اور یہ کہہ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ الصِّدِّیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاصِرَ الْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ عَلَیْکَ مِنِّی السَّلَامُ مَا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلُ وَ النَّھَارُ پھر آنجناب کے سرہانے دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد وہ کہے کہ جو دعا حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس کہتا ہے یعنی دعائے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ الخ (ص۴۴۵) پڑھے پھر قبر حسین علیہ السلام کی طرف پلٹ آ اور جتنا دیر تک تو چاہے وہیں رہ مگر مستحب یہ ہے کہ اس مکان شریف کو اپنی خواب گاہ قرار نہ دے اور جب آنحضرت سے وداع کرنا چاہے تو سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر گریہ کرتے ہوئے یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَ لَا سَئِمٍ فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَۃٍ وَ اِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوْءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللّٰہُ الصَّابِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکَ وَ رَزَقَنِیَ الْعَوْدَ اِلَیْکَ وَ الْمُقَامَ فِیْ حَرَمِکَ وَ الْکَوْنَ فِیْ مَشْھَدِکَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پھر ضریح کو بوسہ دے اور اپنے سارے بدن کو اس پر مس کر کیونکہ یہ تیرے لئے حرز و امان کا باعث ہے۔ اور پھر باہر آ حضرت کے حرم سے اس طریقے سے کہ تیرا منہ قبر کی طرف ہو اور اس طرف پشت نہ کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَابَ الْمُقَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ الْخِصَامِ اَلسَّلَامُ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

طَائِرَ الْوَاقِیَۃِ وَ ھَبْنِیْ فِیْہِ غُنْمَ الْعَافِیَۃِ وَ خَفِیْرَ الْاِسْتِقْلَالِ وَ دَلِیْلَ مُجَاوَزَۃِ الْاَھْوَالِ وَ بَاعِثَ وُفُوْرِ الْکِفَایَۃِ وَ سَانِحَ خَفِیْرِ الْوِلَایَۃِ وَ جَعَلَہُ اللّٰھُمَّ سَبَبَ عَظِیْمِ السِّلْمِ حَاصِلَ الْغُنْمِ وَ اجْعَلِ اللَّیْلَ عَلَیَّ سِتْرًا مِنَ الْاٰفَاتِ وَ النَّھَارَ مَانِعًا مِنَ الْھَلَکَاتِ وَ اَقْطَعْ عَنِّیْ قِطَعَ لُصُوْصِھَا بِقُدْرَتِکَ وَ احْرُسْنِیْ مِنْ وُحُوْشِھَا بِقُوَّتِکَ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّلَامَۃُ فِیْہِ مُصَاحِبَتِیْ وَ الْعَافِیَۃُ فِیْہِ مُقَارِنَتِیْ وَ الْیُمْنُ سَائِقِیْ وَ الْیُسْرُ مُعَانِقِیْ وَ الْعُسْرُ مُفَارِقِیْ وَ الْفَوْزُ مُوَافِقِیْ وَ الْاَمْنُ مُرَافِقِیْ اِنَّکَ ذُو الطَّوْلِ

عَلَیْکَ یَا سَفِیْنَۃَ النَّجَاۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰٓئِکَۃَ رَبِّیَ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ھٰذَا الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اور کہہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر باہر چلا جا اور سیّد ابن طاؤس و محمد ابن المشھدی نے کہا ہے کہ جب تو نے ایسا کیا تو گویا کہ تو مثل اس شخص کے ہے کہ خدا کی عرش پر زیارت کی ہو۔

چھٹی زیارت امام حسین علیہ السّلام کی عرفہ کے دن کی زیارت ہے۔ جان تو کہ جو کچھ اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام سے زیارت عرفہ کے متعلق کثرت اخبار اور زیادہ فضیلت وثواب وارد ہوا ہے وہ حد احصا سے باہر ہے، اور ہم زائرین کی تشویق کے لئے چند احادیث پر اکتفا کرتے ہیں بسند معتبر بشیر دہان سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض اوقات حج مجھ سے فوت ہو جاتا ہے اور میں عرفہ کے دن قبر امام حسین علیہ السّلام کے پاس گذارتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اے بشیر تو بڑا اچھا کرتا ہے جو مومن امام حسین علیہ السلام کے حق کو پہچانتے ہوئے آنحضرت کی قبر کی زیارت عید کے علاوہ کسی دن کرے تو اس کے لئے بیس حج اور بیس عمرہ مبرورہ ومقبولہ اور بیس جہاد جو کہ اس نے کسی پیغمبر مرسل اور امام عادل کی معیت میں ہو کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص عرفہ کے دن آنحضرت کی زیارت ان کی معرفت کے ساتھ کرے تو اس کے لئے ہزار حج ہزار عمرہ پسندیدہ ومقبولہ اور ہزار جہاد جو نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں واقع ہوں کا ثواب ملتا ہے میں نے کہا کہ موقف عرفات کا ثواب کہاں مل سکتا ہے پس آنحضرت نے غضبناک شخص کی طرح نظر کی اور فرمایا کہ اے بشیر جب کوئی مومن عرفہ کے دن قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جائے اور نہر فرات سے غسل کرے پھر آنحضرت کی قبر کی طرف متوجہ ہو تو خداوند عالم لکھے گا اس کے لئے ہر قدم کے لئے جو وہ رکھتا ہے ایک حج تمام مناسک حج کے ساتھ جنہیں وہ بجا لائے راوی کہتا ہے کہ میرا یہ گمان ہے کہ حضرت نے عمرہ بھی فرمایا اور بہت سی احادیث جو بہت معتبر ہیں میں وارد ہیں کہ حق تعالیٰ عرفہ کے دن کہ قبل اس کے کہ اہل موقف عرفات کی طرف نظر کرے پہلے نظر رحمت زائرین قبر امام حسین علیہ السلام

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

وَالْمَنِّ وَالْقُوَّۃِ وَالْحَوْلِ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِعِبَادِکَ بَصِیْرٌ خَبِیْرٌ

مناجات طلب رزق

اَللّٰھُمَّ اَرْسِلْ عَلَیَّ سِجَالَ رِزْقِکَ مِدْرَارًا وَّاَمْطِرْ عَلَیَّ سَحَائِبَ اِفْضَالِکَ غِزَارًا وَّاَدِمْ غَیْثَ نَیْلِکَ اِلَیَّ سِجَالًا وَاَسْبِلْ مَزِیْدَ نِعَمِکَ عَلٰی خَلَّتِیْ اِسْبَالًا وَافْقِرْنِیْ بِجُوْدِکَ اِلَیْکَ وَاَغْنِنِیْ عَمَّنْ یَطْلُبُ مَا لَدَیْکَ وَدَاوِ دَاءَ فَقْرِیْ بِدَوَاءِ فَضْلِکَ وَانْعَشْ صَرْعَۃَ عَیْلَتِیْ بِطَوْلِکَ وَتَصَدَّقْ عَلٰی اِقْلَالِیْ بِکَثْرَۃِ عَطَائِکَ وَعَلَی اخْتِلَالِیْ بِکَرِیْمِ حِبَائِکَ وَسَھِّلْ رَبِّ سَبِیْلَ الرِّزْقِ اِلَیَّ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَہٗ لَدَیَّ

کی طرف فرماتا ہے اور حدیث معتبر میں رفاعہ سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے
مجھے فرمایا کہ کیا تونے اس سال حج کیا ہے تو میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں پیسے میرے پاس
نہ تھے کہ حج کے لئے جاؤں لیکن عرفہ کا دن میں نے قبر امام حسین علیہ السلام پر گذارا ہے
تو آپ نے فرمایا کہ اے رفاعہ تونے کوئی کوتاہی نہیں کی ان چیزوں سے جو اہل منیٰ نے
وہاں ادا کی ہیں اگر یہ چیز نہ ہوتی کہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ لوگ حج کو ترک کردیں تو البتہ
میں تجھے ایسی حدیث بتاتا ہوں کہ تو کبھی بھی آنحضرت کی زیارت کو ترک نہ کرتا. کچھ دیر تک
حضرت خاموش رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ مجھے میرے پدر بزرگوار نے خبر دی ہے کہ جو
شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف جائے اور آنحضرت کے حق کو بھی جانتا ہو اور تکبر کے ساتھ
بھی نہ جائے تو اس کے ساتھ ہزار فرشتے دائیں طرف اور ہزار فرشتے بائیں طرف ہوتے ہیں
اور اس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی نبی یا وصی نبی کی
معیت میں ادا کیا ہو. باقی رہا کیفیت زیارت آنحضرت تو وہ ایسے ہے جیسے علماء اجلہ اور
رؤسائے مذہب وملت نے فرمایا ہے کہ جب تو چاہے کہ اس دن آنحضرت کی زیارت
کرے تو اگر تیرے لئے ممکن ہو کہ نہر فرات سے غسل کرے تو ایسا کرو ورنہ جس پانی سے ہوسکے
اور پاکیزہ ترین لباس پہن اور آرام و وقار و تانی کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کا قصد کر
پھر جب حائر کے دروازے پر پہنچے تو اللہ اکبر کہہ اور یہ پڑھ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
کَثِیْراً وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَاَصِیْلاً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ
لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْمُنْتَظَرِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ اَلْمُوَالِیْ لِوَلِیِّکَ اَلْمُعَادِیْ لِعَدُوِّکَ اِسْتَجَارَ بِمَشْھَدِکَ وَتَقَرَّبَ اِلَی اللّٰہِ بِقَصْدِکَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

وَبَجِّسْ لِیْ عُیُوْنَ سَعَتِہٖ
بِرَحْمَتِکَ وَفَجِّرْ اَنْھَارَ
رَغَدِ الْعَیْشِ قِبَلِیْ
بِرَاْفَتِکَ وَاَجْدِبْ
اَرْضَ فَقْرِیْ وَاَخْصِبْ
جَدْبَ ضُرِّیْ وَاصْرِفْ
عَنِّیْ فِی الرِّزْقِ الْعَوَائِقَ
وَاقْطَعْ عَنِّیْ مِنَ الضِّیْقِ
الْعَلَائِقَ وَارْمِنِیْ
مِنْ سَعَۃِ الرِّزْقِ اَللّٰھُمَّ
بِاَخْصَبِ سِھَامِہٖ
وَاحْبُنِیْ مِنْ رَغَدِ الْعَیْشِ
بِاَکْثَرِ دَوَامِہٖ وَاکْسُنِیْ
اَللّٰھُمَّ سَرَابِیْلَ السَّعَۃِ
وَجَلَابِیْبَ الدَّعَۃِ
فَاِنِّیْ یَا رَبِّ مُنْتَظِرٌ
لِاِنْعَامِکَ بِحَذْفِ
الْمَضِیْقِ وَلِتَطَوُّلِکَ
بِقَطْعِ التَّعْوِیْقِ وَلِتَفَضُّلِکَ
بِاِزَالَۃِ التَّقْتِیْرِ
وَلِوُصُوْلِ حَبْلِیْ
بِکَرَمِکَ بِالتَّیْسِیْرِ
وَاَمْطِرِ اللّٰھُمَّ عَلَیَّ سَمَاءَ

الحمد لله الذی هدانی لولایتک وخصنی بزیارتک وسهل لی قصدک پھر روضہ
اقدس میں داخل ہو جا اور سرہانے کے برابر کھڑے ہو کر یہ کہہ السلام علیک یا وارث آدم
صفوة الله —— السلام علیک یا وارث نوح نبی الله السلام علیک یا وارث
ابراهیم خلیل الله السلام علیک یا وارث موسی کلیم الله السلام علیک یا وارث
عیسی روح الله السلام علیک یا وارث محمد حبیب الله السلام علیک یا وارث
امیر المؤمنین السلام علیک یا وارث فاطمة الزهراء السلام علیک یا بن
محمد المصطفی السلام علیک یا بن علی المرتضی السلام علیک یا بن فاطمة الزهراء
السلام علیک یا بن خدیجة الکبری السلام علیک یا ثار الله وابن ثاره والوتر
الموتور اشهد انک قد اقمت الصلوة وآتیت الزکوة وامرت بالمعروف ونهیت
عن المنکر واطعت الله حتی اتیک الیقین فلعن الله امة قتلتک ولعن الله امة
ظلمتک ولعن الله امة سمعت بذلک فرضیت به یا مولای یا ابا عبد الله اشهد
الله وملائکته وانبیاءه ورسله انی بکم مؤمن وبایابکم موقن بشرایع دینی
وخواتیم عملی ومنقلبی الی ربی فصلوات الله علیکم وعلی ارواحکم وعلی اجسادکم
وعلی شاهدکم وعلی غائبکم وظاهرکم وباطنکم السلام علیک یا بن خاتم
النبیین وابن سید الوصیین وابن امام المتقین وابن قائد الغر المحجلین الی
جنات النعیم وکیف لاتکون کذلک وانت باب الهدی وامام التقی والعروة
الوثقی والحجة علی اهل الدنیا وخامس اصحاب الکساء غذتک ید الرحمة ورضعت
من ثدی الایمان وربیت فی حجر الاسلام فالنفس غیر راضیة بفراقک ولا شاکة
فی حیوتک صلوات الله علیک وعلی آبائک وابنائک السلام علیک یا صریع
العبرة الساکبة وقرین المصیبة الراتبة لعن الله امة استحلت منک المحارم
فقتلت صلی الله علیک مقهورا واصبح رسول الله صلی الله علیه وآله بک
موتورا واصبح کتاب الله بفقدک مهجورا السلام علیک وعلی جدک وابیک

رزقک بسجال الدیم
واغننی عن خلقک
بعوائد النعم وارم
مقاتل الاقتار منی
واحمل کشف الضر
عنی علی مطایا الاعجال
واضرب عنی الضیق
بسیف الاستئصال
واتحفنی رب منک
بسعة الافضال وامدد
نی بنمو الاموال
واحرسنی من ضیق
الاقلال واقبض عنی
سوء الجدب وابسط
لی بساط الخصب
واسقنی من ماء
رزقک غدقا وانهج
لی من عمیم بذلک
طرقا وفاجئنی بالثروة
والمال وانعشنی به
من الاقلال وصبحنی
بالاستظهار ومسنی
بالتمکن من الیسار

وَ اُمِّكَ وَ اَخِيكَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ بَنِيكَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ
الْحَافِّينَ بِقَبْرِكَ وَالشَّاهِدِينَ لِزُوَّارِكَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْقَبُولِ عَلَى دُعَاءِ شِيعَتِكَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَاَتَيْتُ مَشْهَدَكَ اَسْاَلُ اللّٰهَ بِالشَّاْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُ وَبِالْمَحَلِّ
الَّذِي لَكَ لَدَيْهِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ بِمَنِّهٖ وَجُودِهٖ وَكَرَمِهٖ پھر ضریح کو بوسہ دے اور سرہانے کی طرف دو رکعت نماز
ادا کر اور ان دو رکعتوں میں جو سورۃ چاہے پڑھ اور جب فارغ ہو جائے تو یہ کہہ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي صَلَّيْتُ وَرَكَعْتُ وَسَجَدْتُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
لَا تَكُونُ لَكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْهُمْ
عَنِّي اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ اَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ
هَدِيَّةٌ مِنِّي اِلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَاِمَامِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ ذٰلِكَ مِنِّي وَاْجُرْنِي عَلَى ذٰلِكَ اَفْضَلَ اَمَلِي وَرَجَائِي فِيكَ
وَفِي وَلِيِّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پھر کھڑا ہو جا اور امام حسین علیہ السلام کے پائے مبارک
کی طرف جا اور علی بن الحسین علیہما السلام کی زیارت کر اور آنجناب کا سر ابی عبد اللہ علیہ السلام
کے پاؤں کے قریب ہے پس یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ
الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيدُ ابْنُ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُومُ ابْنُ
الْمَظْلُومِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهٖ لَقَدْ
عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَعَنَ اللّٰهُ

اِنَّكَ ذُو الطَّوْلِ الْعَظِيمِ وَالْفَضْلِ الْعَمِيمِ وَالْمَنِّ الْجَسِيمِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

مناجات استعاذہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ مُلِمَّاتِ نَوَازِلِ الْبَلَاءِ وَاَهْوَالِ عَظَائِمِ الضَّرَّاءِ فَاَعِذْنِي رَبِّ مِنْ صَرْعَةِ الْبَاْسَاءِ وَاجْنُبْنِي مِنْ سَطَوَاتِ الْبَلَاءِ وَنَجِّنِي مِنْ مُفَاجَاةِ النِّقَمِ وَاَجِرْنِي مِنْ زَوَالِ النِّعَمِ وَمِنْ زَلَلِ الْقَدَمِ وَاجْعَلْنِي اَللّٰهُمَّ فِي حِيَاطَةِ عِزِّكَ وَحِفَاظِ حِرْزِكَ مِنْ مُبَاغَتَةِ الدَّوَائِرِ وَمُعَاجَلَةِ الْبَوَادِرِ اَللّٰهُمَّ رَبِّ وَاَرْضَ الْبَلَاءِ فَاخْسِفْهَا وَعَرْصَةَ الْمِحَنِ فَارْجُفْهَا وَشَمْسَ النَّوَائِبِ

اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پھر شہدا کی طرف متوجّہ ہو اور ان کی زیارت کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّائَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَآءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّائَهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ وَاَنْصَارَ نَبِيِّهٖ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ الْمَظْلُوْمِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ وَاللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ فِي الْجِنَانِ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر امام حسین علیہ السّلام کے سرہانہ کی طرف پلٹ آ اور اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال اور مومنین بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعا مانگ سید ابن طاؤس اور شہید فرماتے ہیں اور پھر قبر حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جا جب وہاں پہنچے تو آنجناب کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَوَّلِ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَاَقْدَمِهِمْ اِيْمَانًا وَاَقْوَمِهِمْ بِدِيْنِ اللّٰهِ وَاَحْوَطِهِمْ عَلَى الْاِسْلَامِ اَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَخِيْكَ فَنِعْمَ الْاَخُ الْمُوَاسِيْ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ وَانْتَهَكَتْ فِيْ قَتْلِكَ حُرْمَةَ الْاِسْلَامِ فَنِعْمَ الْاَخُ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَامِي النَّاصِرُ وَالْاَخُ الدَّافِعُ عَنْ اَخِيْهِ الْمُجِيْبُ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّهِ الرَّاغِبُ فِيْمَا زَهِدَ فِيْهِ غَيْرُهٗ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَالثَّنَآءِ الْجَمِيْلِ وَاَلْحَقَكَ اللّٰهُ بِدَرَجَةِ اٰبَآئِكَ فِيْ دَارِ النَّعِيْمِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر اپنے آپ کو قبر کے اوپر گرا دے اور کہہ اَللّٰهُمَّ لَكَ تَعَرَّضْتُ وَلِزِيَارَةِ اَوْلِيَآئِكَ قَصَدْتُ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِكَ وَرَجَآءً لِمَغْفِرَتِكَ وَجَزِيْلِ اِحْسَانِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ رِزْقِيْ بِهِمْ دَآرًّا وَعَيْشِيْ بِهِمْ قَآرًّا وَزِيَارَتِيْ بِهِمْ

فَاكْسِفْهَا وَجِبَالَ السُّوْٓءِ فَانْسِفْهَا وَكُرَبَ الدَّهْرِ فَاكْشِفْهَا وَعَوَائِقَ الْاُمُوْرِ فَاصْرِفْهَا وَاَوْرِدْنِيْ حِيَاضَ السَّلَامَةِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى مَطَايَا الْكَرَامَةِ وَاصْحَبْنِيْ بِاِقَالَةِ الْعَثْرَةِ وَاشْمَلْنِيْ بِسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَجُدْ عَلَيَّ يَا رَبِّ بِاٰلَائِكَ وَكَشْفِ بَلَآئِكَ وَدَفْعِ ضَرَّآئِكَ وَادْفَعْ عَنِّيْ كَلَاكِلَ عَذَابِكَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ اَلِيْمَ عِقَابِكَ وَاَعِذْنِيْ مِنْ بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَاَنْقِذْنِيْ مِنْ سُوْٓءِ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاحْرُسْنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمَحْذُوْرِ وَاصْدَعْ صَفَاةَ الْبَلَآءِ عَنْ اَمْرِيْ وَاشْلُلْ يَدَهٗ عَنِّيْ مَدٰى عُمُرِيْ اِنَّكَ الرَّبُّ الْمَجِيْدُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْفَعَّالُ

مَقْبُولَةً وَذَنْبِیْ بِهِمْ مَغْفُوْرًا اَقْلِبْنِیْ بِهِمْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا دُعَائِیْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ زُوَّارِهٖ وَالْقَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر ضریح کو بوسہ دے اور آنحضرت کے پاس نماز زیارت ادا کریا اور جو کچھ چاہے اور جب آنحضرت سے وداع کرنے لگے تو وہ زیارت پڑھ جو پہلے آنحضرت کے وداع میں ذکر ہو چکی ہے (۴۳۴) ساتویں زیارت زیارت عاشورہ ہے جان لے کہ جو زیارتیں عاشورہ کے دن کے لئے نقل ہوئی ہیں وہ چند ہیں اور ہم اختصار کی وجہ سے دو زیارتوں پر اکتفا کرتے ہیں اور پہلے دوسرے باب میں روز عاشورہ کے اعمال جہاں ذکر کئے ہیں ایک زیارت وہاں بھی نقل کر چکے ہیں بمع ان مطالب کے اس جگہ کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں باقی رہیں دو زیارتیں تو ان میں سے پہلی زیارت عاشورہ ہی ہے جو معروف ہے کہ جو دور نزدیک سے پڑھی جاتی ہے اور اس کی شرح جیسے شیخ ابو جعفر طوسی نے کتاب مصباح میں ذکر فرمائی ہے اس طرح ہے کہ محمد ابن اسماعیل ابن بزیع نے صالح ابن عقبہ سے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دسویں محرم کے دن امام حسین ابن علی کی زیارت کرے یہاں تک کہ آپ کی قبر کے پاس گریہ کرے تو وہ قیامت کے دن خدا سے ملاقات کرے گا دو ہزار حج دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کے ثواب کے ساتھ کہ جن کا ثواب مثل اس شخص کے ثواب کے ہوگا کہ جس نے حج و عمرہ و جہاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی خدمت میں ادا کیا ہو۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی آپ پر فدا ہو جاؤں اس شخص کے لئے کیا ثواب ہے کہ کربلا سے دور شہروں میں رہتا ہو اور اس دن اس کے لئے ممکن نہ ہو کہ آپ کی قبر کی زیارت کے لئے جائے جناب نے فرمایا جب ایسا ہو تو وہ صحراء کی طرف جائے یا اپنے گھر کی بلند چھت کے اوپر چڑھے اور آنحضرت کی طرف اشارہ سلام کے ساتھ کرے۔ اور کوشش کرے آنحضرت کے قاتلین پر نفرین کرنے کی اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور دن کے اول حصے میں زوال سے پہلے پہلے یہ عمل بجا لائے اور پھر حسین علیہ السلام پر ندبہ اور گریہ کرے اور حکم کرے ان لوگوں کو جو گھر میں ہیں اگر ان سے

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

بِمَا تُرِيْدُ

مناجات طلب توبہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِاِخْلَاصِ تَوْبَةٍ نَصُوْحٍ وَتَثْبِيْتِ عَقْدٍ صَحِيْحٍ وَدُعَاءِ قَلْبٍ قَرِيْحٍ وَاِعْلَانِ قَوْلٍ صَرِيْحٍ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ مُخْلَصَ التَّوْبَةِ وَاِقْبَالَ سَرِيْعِ الْاَوْبَةِ وَمَصَارِعَ تَخَشُّعِ الْحَوْبَةِ وَقَابِلْ رَبِّ تَوْبَتِیْ بِجَزِيْلِ الثَّوَابِ وَكَرِيْمِ الْمَآبِ وَحَطِّ الْعِقَابِ وَصَرْفِ الْعَذَابِ وَغُنْمِ الْاِيَابِ وَسِتْرِ الْحِجَابِ وَامْحُ اللّٰهُمَّ مَا ثَبَتَ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاغْسِلْ بِقَبُوْلِهَا جَمِيْعَ عُيُوْبِیْ وَاجْعَلْهَا جَالِيَةً لِقَلْبِیْ شَاخِصَةً لِبَصِيْرَةِ لُبِّیْ غَاسِلَةً لِدَرَنِیْ مُطَهِّرَةً لِنَجَاسَةِ بَدَنِیْ مُصَحِّحَةً فِيْهَا ضَمِيْرِیْ عَاجِلَةً اِلَی

تقیہ نہیں کرتا تو وہ بھی گریہ کریں اور اپنے گھر میں مصیبت برپا کرے آنحضرت پر اظہار جزع
کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کو وہ تعزیت دیں حسین علیہ السلام کی مصیبت کی وجہ
سے تو میں ضامن ہوں خدا کی طرف سے ان لوگوں کے لئے کہ جب وہ یہ عمل بجالائیں تو ان کو بھی
پورا وہی ثواب ملے گا میں نے کہا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں کہ آپ اس ثواب کے ضامن اور
کفیل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں میں ضامن اور کفیل ہر اس شخص کے لئے جو یہ عمل بجالائے میں
نے کہا وہ کس طرح سے ایک دوسرے کو تعزیت کہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہیں اَعْظَمَ
اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ
مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ یعنی خداوند عالم زیادہ فرمائے ہمارے
اجروں کو بسبب ہمارے مصیبت زدہ ہونے کے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اور قرار
دے ہمیں اور تمہیں طالبان خون حسینؑ میں سے اس کے ولی امام مہدیؑ جو آل محمد علیہم السلام میں
سے ہیں کی مصیبت میں اور اگر تجھ سے ہو سکے تو اس دن اپنی حاجت کے لئے باہر نہ جائے
تو ایسا کر کیونکہ وہ نحس دن ہے کہ جس میں کسی مومن کی حاجت پوری نہیں ہوتی اور اگر پوری بھی
ہو جائے تو وہ اس کے لئے مبارک نہیں ہوگی اور اس میں خیر و رشد نہیں دیکھے گا اور تم میں سے
کوئی بھی اس دن اپنے گھر کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص بھی اس دن کوئی ذخیرہ
کرے گا اس میں برکت نہیں دیکھے گا اور وہ اس کے لئے مبارک نہیں ہوگی اور ان لوگوں
کے لئے کہ اپنے اہل میں سے جن کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔ پس جب یہ عمل بجالائیں گے تو خدا
وند عالم لکھے گا ان کے لئے ہزار حج ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کا ثواب جو اس نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصیبت میں کیا ہو۔ اور اس کے لئے ہوگی مزدوری اور ثواب ہر
پیغمبر رسول وصی صدیق شہید کی مصیبت کا کہ جو خود بخود فوت ہوا ہے یا قتل کیا گیا ہے
اس وقت سے لے کر جب سے خدا نے دنیا کو خلق کیا ہے اور اس زمانے تک کہ جب
قیامت قائم ہوگی۔ صالح ابن عقبہ اور سیف ابن عمیرہ کہتے ہیں کہ علقمہ ابن محمد حضرمی نے کہا کہ
میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جسے میں دسویں

اَلْوَفَاءِ بِهَا بِصِيْرَتِيْ
وَاَقْبِلْ يَا رَبِّ تَوْبَتِيْ
فَاِنَّهَا تَصْدُرُ مِنْ اِخْلَاصِ
نِيَّتِيْ وَمَحْضٍ مِنْ تَصْحِيْحِ
بَصِيْرَتِيْ وَاحْتِفَالًا فِيْ
طَوِيَّتِيْ وَاجْتِهَادًا فِيْ
نَقَاءِ سَرِيْرَتِيْ وَتَثْبِيْتًا
لِاِنَابَتِيْ وَمُسَارَعَةً
اِلٰى اَمْرِكَ بِطَاعَتِيْ
وَاجْلُ اللّٰهُمَّ بِالتَّوْبَةِ
عَنِّيْ ظُلْمَةَ الْاِصْرَارِ
وَامْحُ بِهَا مَا قَدَّمْتُهُ
مِنَ الْاَوْزَارِ وَاكْسُنِيْ
لِبَاسَ التَّقْوٰى وَجَلَابِيْبَ
الْهُدٰى فَقَدْ خَلَعْتُ
رِبْقَ الْمَعَاصِيْ عَنْ
جَلَدِيْ وَنَزَعْتُ سِرْبَالَ
الذُّنُوْبِ عَنْ جَسَدِيْ
مُسْتَمْسِكًا رَبِّ
بِقُدْرَتِكَ مُسْتَعِيْنًا
عَلٰى نَفْسِيْ بِعِزَّتِكَ
مُسْتَوْدِعًا تَوْبَتِيْ
مِنَ النَّكْثِ بِخَفْرِكَ

کے دن جب آپ کی نزدیک سے زیارت کروں تو وہ دعا پڑھوں اور ایسی دعا کہ جسے
ہیں اس وقت پڑھوں جب نزدیک سے زیارت نہ کر سکوں اور چاہوں کہ دور کے شہروں
سے اور اپنے گھر سے آپ کو اشارے کے ساتھ سلام کروں تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے
علقمہ جب تو دو رکعت نماز ادا کرے بعد اس کے کہ تو سلام کے لئے آنحضرت کی طرف اشارہ
کرے تو اشارہ کرنے کے وقت تکبیر کہنے کے بعد یہ کہہ (یعنی آنے والی زیارت) پس البتہ
جب تونے یہ قبول کیا تو تحقیق تونے دعا کی ہے اس طرح جیسے کہ ملائکہ جو آنحضرت کے
زائر ہیں دعا کرتے ہیں تو لکھے گا خداوند عالم ہزار لاکھ درجے اور تو ہو گا مثل اس شخص کے جو امام
حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور ان کے درجات میں شریک ہو گا اور تو شمار
کیا جائے گا ان شہداء میں جو حضرت کے ساتھ شہید ہوئے ہیں اور تیرے لئے ہر نبی و رسول
اور ہر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کا ثواب لکھا جائیگا جس دن سے آپ
شہید ہوئے آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر خدا کا سلام ہے وہ زیارت عاشورہ یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ
بِفِنَاۤئِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ
اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللهُ
اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ
عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً
قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَاۤئِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ
لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللهُ اٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ

خاص چیزوں کیلئے دعائیں

مُعْتَصِمًا مِنَ الْخِذْلَانِ بِعِصْمَتِكَ مُقَارِنًا بِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

مناجات طلب حج

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْحَجَّ الَّذِي افْتَرَضْتَهٗ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَاجْعَلْ لِيْ فِيْهِ هَادِيًا وَاِلَيْهِ دَلِيْلًا وَقَرِّبْ لِيْ بُعْدَ الْمَسَالِكِ وَاَعِنِّيْ عَلٰى تَاْدِيَةِ الْمَنَاسِكِ وَحَرِّمْ بِاِحْرَامِيْ عَلَى النَّارِ جَسَدِيْ وَزِدْ لِلسَّفَرِ قُوَّتِيْ وَجَلَدِيْ وَارْزُقْنِيْ رَبِّ الْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْاِفَاضَةَ اِلَيْكَ وَاَظْفِرْنِيْ بِالنُّجْحِ بِوَافِرِ الرِّبْحِ وَاَصْدِرْنِيْ رَبِّ مِنْ مَوْقِفِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اِلٰى مُزْدَلِفَةِ الْمَشْعَرِ وَاجْعَلْهَا زُلْفَةً

فاطمة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن سعد ولعن الله شمرا ولعن الله امة
اسرجت والجمت وتنقبت لقتالك بابی انت وامی لقد عظم مصابی بك فاسئل
الله الذی اکرم مقامك واکرمنی ان یرزقنی طلب ثارك مع امام منصور
من اهل بیت محمد صلی الله علیه واله اللهم اجعلنی عندك وجیها بالحسین
علیه السلام فی الدنیا والاخرة یا ابا عبد الله انی اتقرب الی الله والی رسوله
والی امیر المؤمنین والی فاطمة والی الحسن والیك بموالاتك وبالبراءة
ممن اسس اساس ذلك وبنی علیه بنیانه وجری فی ظلمه وجوره علیکم وعلی اشیاعکم
برئت الی الله والیکم منهم واتقرب الی الله ثم الیکم بموالاتکم وموالاة
ولیکم وبالبراءة من اعدائکم والناصبین لکم الحرب وبالبراءة من اشیاعهم
واتباعهم انی سلم لمن سالمکم وحرب لمن حاربکم وولی لمن والاکم وعدو لمن
عاداکم فاسئل الله الذی اکرمنی بمعرفتکم ومعرفة اولیائکم ورزقنی البراءة
من اعدائکم ان یجعلنی معکم فی الدنیا والاخرة وان یثبت لی عندکم قدم صدق
فی الدنیا والاخرة واسئله ان یبلغنی المقام المحمود لکم عند الله وان یرزقنی طلب
ثاری مع امام هدی ظاهر ناطق بالحق منکم واسئل الله بحقکم وبالشان الذی
لکم عنده ان یعطینی بمصابی بکم افضل ما یعطی مصابا بمصیبته مصیبة ما اعظمها
واعظم رزیتها فی الاسلام وفی جمیع السموات والارض اللهم اجعلنی فی مقامی
هذا ممن تناله منك صلوات ورحمة ومغفرة اللهم اجعل محیای محیا محمد وال
محمد ومماتی ممات محمد وال محمد اللهم ان هذا یوم تبرکت به بنو امیة
وابن اکلة الاکباد اللعین بن اللعین علی لسانك ولسان نبیك صلی الله علیه واله
فی کل موطن وموقف وقف فیه نبیك صلی الله علیه واله اللهم العن ابا سفیان
ومعویة ویزید بن معویة علیهم منك اللعنة ابد الابدین وهذا یوم فرحت به ال
زیاد وال مروان بقتلهم الحسین صلوات الله علیه اللهم فضاعف علیهم اللعن

الی رحمتك وطریقا
الی جنتك وقفنی موقف
المشعر الحرام ومقام
وقوف الاحرام واهلنی
لتادیة المناسك
ونحر الهدی التوامك
بدم یثج واوداج تمج
واراقة الدماء المسفوحة
والهدایا المذبوحة
وفری اوداجها علی
ما امرت والتنفل
بها کما رسمت
واحضرنی اللهم
صلوة العید راجیا
للوعد خائفا من الوعید
حالقا شعر راسی
ومقصرا ومجتهدا
فی طاعتك مشمرا
رامیا للجمار بسبع
بعد سبع من الاحجار
وادخلنی اللهم عرصة
بیتك وعقوتك
ومحل امنك وکعبتك

مِنْکَ وَالْعَذَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ ھٰذَا وَاَیَّامِ حَیٰوتِیْ
بِالْبَرَائَۃِ مِنْھُمْ وَاللَّعْنَۃِ عَلَیْھِمْ وَبِالْمُوَالاتِ لِنَبِیِّکَ وَاٰلِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ
پھر سو مرتبہ یہ کہے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ
اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَۃَ الَّتِیْ جَاھَدَتِ الْحُسَیْنَ وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰی قَتْلِہٖ اَللّٰھُمَّ
الْعَنْھُمْ جَمِیْعًا پھر سو مرتبہ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ
بِفِنَائِکَ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَلَا جَعَلَہُ اللّٰہُ
اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ لِزِیَارَتِکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَوْلَادِ
الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ اس کے بعد پھر پڑھے اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ
وَابْدَأْ بِہٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَیْدَ اللّٰہِ
ابْنَ زِیَادٍ وَّابْنَ مَرْجَانَۃَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّشِمْرًا وَّاٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاٰلَ زِیَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ
عَلٰی مُصَابِھِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ
وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ بَذَلُوْا مُھَجَھُمْ
دُوْنَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ علقمہ کہتا ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تجھ سے
ہو سکے کہ ہر دن ہی زیارت اپنے گھر میں بیٹھ کر پڑھے تو ایسا کر کہ اس سے یہ سب ثواب تجھے
ملیں گے۔ محمد ابن خالد طیالسی نے سیف ابن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ میں صفوان ابن مہران
اور اپنے اصحاب کچھ لوگوں کے ساتھ نجف کی طرف باہر نکلا بعد اس کے کہ حضرت صادق
علیہ السلام حیرہ سے مدینہ کی طرف خروج کر چکے تھے پس جس وقت ہم زیارت سے یعنی زیارت
امیر المومنین علیہ السلام سے فارغ ہوئے تو صفوان نے روضہ ابو عبداللہ علیہ السلام کی طرف
منہ پھیرا پھر ہمیں کہنے لگے کہ اس مکان سے یعنی امیر المومنین علیہ السلام کے سر مقدس کے
نزدیک سے حسین علیہ السلام کی زیارت کرو کیونکہ اسی جگہ سے حضرت صادق علیہ السلام نے
ایماء و اشارہ کے ذریعے آنحضرت کا سلام کیا تھا جب کہ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر

وَمَسَاکِنِکَ وَسُؤَالِکَ
وَتَحَاوُبِکَ وَجُدْ عَلَیَّ
اَللّٰھُمَّ بِوَافِرِ الْاَجْرِ مِنَ
الْاِنْکِفَاءِ وَالنَّفْرِ وَاخْتِمِ
اَللّٰھُمَّ مَنَاسِکَ حَجِّیْ
وَانْقِضَاءَ عَجِّیْ بِقَبُوْلٍ
مِنْکَ لِیْ وَرَاْفَۃٍ مِنْکَ
بِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مناجات کشف ظلم

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ظُلْمَ عِبَادِکَ
قَدْ تَمَکَّنَ فِیْ بِلَادِکَ
حَتّٰی اَمَاتَ الْعَدْلَ وَ
قَطَعَ السُّبُلَ وَمَحَقَ الْحَقَّ
وَاَبْطَلَ الصِّدْقَ وَاَخْفَی
الْبِرَّ وَاَظْھَرَ الشَّرَّ وَاَخْمَدَ
التَّقْوٰی وَاَزَالَ الْھُدٰی
وَاَزَاحَ الْخَیْرَ وَاَثْبَتَ
الضَّیْرَ وَاَنْمَی الْفَسَادَ
وَقَوَّی الْعِنَادَ وَبَسَطَ
الْجَوْرَ وَعَدَی الطَّوْرَ
اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ لَا یَکْشِفُ
ذٰلِکَ اِلَّا سُلْطَانُکَ
وَلَا یُجِیْرُ مِنْہُ اِلَّا امْتِنَانُکَ

تھا سیف کہتا ہے کہ پھر صفوان نے وہی زیارت پڑھی جو علقمہ ابن محمد حضرمی نے حضرت باقر علیہ السلام سے عاشورہ کے دن کے لئے روایت کی تھی اس وقت حضرت امیر علیہ السلام کے سرہانے دو رکعت نماز پڑھی اور اس نماز کے بعد امیر المومنین علیہ السلام سے وداع کیا اور قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے سلام کیا جب کہ اس نے اپنا منہ اس طرف پھیرا ہوا تھا اور زیارت کے بعد وداع کیا اور منجملہ ان دعاؤں کے جو نماز کے بعد اس نے پڑھیں ایک دعا یہ بھی تھی یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَیَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَیَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ وَیَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ خَافِیَةٌ یَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَیْهِ الْاَصْوَاتُ وَیَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَیَا مَنْ لَا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ یَا مُدْرِکَ کُلِّ فَوْتٍ وَیَا جَامِعَ کُلِّ شَمْلٍ وَیَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ هُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُنَفِّسَ الْکُرُبَاتِ یَا مُعْطِیَ السُّؤُلَاتِ یَا وَلِیَّ الرَّغَبَاتِ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ فَاِنِّیْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْکَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُکَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَیْکَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَکَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَکَ وَبِالَّذِیْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَهُمْ وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعٰلَمِیْنَ وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِیْنَ حَتّٰی فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَکَرْبِیْ وَتَکْفِیَنِی الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِیْ وَتَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَاقَةِ وَتُغْنِیَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتَکْفِیَنِیْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ

اَللّٰهُمَّ رَبِّ فَابْتُرِ الظُّلْمَ وَبُثَّ حِبَالَ الْغَشْمِ وَاَخْمِلْ سُوْقَ الْمُنْکَرِ وَاَعِزَّ مَنْ عَنْهُ یَنْزَجِرُ وَاحْصُدْ شَاْفَةَ اَهْلِ الْجَوْرِ وَاَلْبِسْهُمُ الْحَوْرَ بَعْدَ الْکَوْرِ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ اِلَیْهِمُ الْبَیَاتَ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِمُ الْمَثُلَاتِ وَاَمِتْ حَیٰوةَ الْمُنْکَرِ لِیُؤْمَنَ الْمَخُوْفُ وَیَسْکُنَ الْمَلْهُوْفُ وَیَشْبَعَ الْجَائِعُ وَیُحْفَظَ الضَّائِعُ وَیَاْوِیَ الطَّرِیْدُ وَیَعُوْدَ الشَّرِیْدُ وَیُغْنَی الْفَقِیْرُ وَیُجَارَ الْمُسْتَجِیْرُ وَیُوَقَّرَ الْکَبِیْرُ وَیُرْحَمَ الصَّغِیْرُ وَیُعَزَّ الْمَظْلُوْمُ وَیُذَلَّ الظَّالِمُ وَیُفَرَّجَ الْمَغْمُوْمُ وَتَنْفَرِجَ الْغَمَّاءُ وَتَسْکُنَ الدَّهْمَاءُ وَیَمُوْتَ الْاِخْتِلَافُ

هَمَّهُ وَغَمَّهُ مَنْ اَخَافُ غَمَّهُ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهُ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ
وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ
مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَهُ
عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ وَ
مَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَاْسَهُ وَاَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ
عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيْهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ
نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّيْ
بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِيْ كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ
وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ
وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيَ مَا لَا
يَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ
سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ
وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَلْجَاُهُ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِيْ
وَرَجَائِيْ وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ وَمَلْجَاِيْ وَمَنْجَايَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ
عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا
كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ
هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُوْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُوْنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُوْنَةٍ عَلٰى
نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِيْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِيْ هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِيْ

خاص چیزوں کے لیے دعائیں

وَيَعْلُو الْعِلْمُ وَيَشْمَلُ السِّلْمُ وَيُجْمَعُ الشَّتَاتُ وَيَقْوَى الْاِيْمَانُ وَيُتْلَى الْقُرْاٰنُ اِنَّكَ اَنْتَ الدَّيَّانُ الْمُنْعِمُ الْمَنَّانُ۔

مناجات شکر خدا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَرَدِّ نَوَازِلِ الْبَلَاءِ وَمُلِمَّاتِ الضَّرَّاءِ وَكَشْفِ نَوَائِبِ اللَّاْوَاءِ وَتَوَالِيْ سُبُوْغِ النَّعْمَاءِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى هَنِيْءِ عَطَائِكَ وَمَحْمُوْدِ بَلَائِكَ وَ جَلِيْلِ اٰلَائِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى اِحْسَانِكَ الْكَثِيْرِ وَخَيْرِكَ الْعَزِيْزِ وَتَكْلِيْفِكَ الْيَسِيْرِ وَدَفْعِ الْعَسِيْرِ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ عَلٰى تَثْمِيْرِكَ قَلِيْلَ الشُّكْرِ وَاِعْطَائِكَ

وَدُنْيَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْکُمَا مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ
وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِکُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَکُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ حَیٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَمِتْنِیْ مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهِمْ
وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَتَیْتُکُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمَا
وَمُتَوَجِّهًا اِلَیْهِ بِکُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِکُمَا اِلَی اللّٰهِ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِیْ فَاِنَّ
لَکُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِیْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِیْعَ وَالْوَسِیْلَةَ اِنِّیْ
اَنْقَلِبُ عَنْکُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَآئِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِکُمَا
لِیْ اِلَی اللّٰهِ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا اَخِیْبُ وَلَا یَکُوْنُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ یَکُوْنُ
مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَآءِ جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ وَتَشَفَّعَا لِیْ اِلَی اللّٰهِ
اِنْقَلَبْتُ عَلٰی مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِیْ
اِلَی اللّٰهِ مُتَوَکِّلًا عَلَی اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ لِیْ وَرَآءَ اللّٰهِ
وَوَرَآءَکُمْ یَا سَادَتِیْ مُنْتَهًی مَا شَآءَ رَبِّیْ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُکُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ اِلَیْکُمَا اِنْصَرَفْتُ یَا سَیِّدِیْ
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَوْلَایَ وَاَنْتَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا سَیِّدِیْ وَسَلَامِیْ عَلَیْکُمَا مُتَّصِلٌ
مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِکَ اِلَیْکُمَا غَیْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْکُمَا سَلَامِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ
وَاَسْئَلُهٗ بِحَقِّکُمَا اَنْ یَشَآءَ ذٰلِکَ وَیَفْعَلَ فَاِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اِنْقَلَبْتُ یَا سَیِّدَیَّ عَنْکُمَا
تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاکِرًا رَاجِیًا لِلْاِجَابَةِ غَیْرَ اٰیِسٍ وَلَا قَانِطٍ اٰئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا اِلٰی
زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَلَا مِنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ
فِیْکُمَا وَفِیْ زِیَارَتِکُمَا اَهْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ
زِیَارَتِکُمَا اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ سیف ابن عمیرہ کہتا ہے کہ میں نے صفوان سے سوال کیا کہ

وَاِفْرَ الْاَجْرِ وَحَطِّکَ
مُثْقَلَ الْوِزْرِ وَقَبُوْلِکَ
ضِیْقَ الْعُذْرِ وَوَضْعِکَ
بَاهِضَ الْاِصْرِ وَتَسْهِیْلِکَ
مَوْضِعَ الْوَعْرِ وَمَنْعِکَ
مُفْظِعَ الْاَمْرِ وَلَکَ الْحَمْدُ
عَلَی الْبَلَآءِ الْمَصْرُوْفِ
وَوَافِرِ الْمَعْرُوْفِ وَ
دَفْعِ الْمَخُوْفِ وَاِذْلَالِ
الْعَسُوْفِ وَلَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی قِلَّةِ التَّکْلِیْفِ
وَکَثْرَةِ التَّخْفِیْفِ
وَتَقْوِیَةِ الضَّعِیْفِ
وَاِغَاثَةِ اللَّهِیْفِ
وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَعَةِ
اِمْهَالِکَ وَدَوَامِ اِفْضَالِکَ
وَصَرْفِ اِمْحَالِکَ
وَحَمِیْدِ اَفْعَالِکَ
وَتَوَالِیْ نَوَالِکَ
وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی
تَاْخِیْرِ مُعَاجَلَةِ
الْعِقَابِ وَتَرْکِ مُغَافَصَةِ
الْعَذَابِ وَتَسْهِیْلِ

علقمہ ابن محمد نے ہمارے لئے یہ دعا حضرت باقر علیہ السلام سے روایت نہیں کی بلکہ اس نے تو وہی زیارت بیان کی ہے صفوان نے کہا کہ میں اپنے سید حضرت صادق علیہ السلام کے ساتھ اسی جگہ وارد ہوا تھا تو آپ نے ویسے کیا تھا جیسے ہم نے کیا۔ اسی طرح زیارت پڑھی تھی اور دو رکعت نماز کے بعد وداع کے وقت یہی دعا پڑھی تھی جیسے کہ ہم نے نماز اور وداع کیا ہے۔ پھر صفوان نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا کہ اس زیارت اور اس دعا کے پڑھنے پر مواظبت کر اور یونہی زیارت کیا کر البتہ میں ضامن خدا کی طرف ہر اس شخص کے لئے جو یوں زیارت پڑھے اور یوں دعا کرے نزدیک سے ہو یا دور سے تو اس کی زیارت مقبول ہوگی اور اس کا سلام حضرت کو پہنچ جائے گا اور محجوب نہیں ہوگا اور اس کی حاجت خدا کی طرف سے پوری ہوگی جب بھی وہ چاہے گا کہ پوری ہو اور اس کو ناامید نہیں پلٹائے گا۔ اے صفوان میں نے یہ زیارت اسی ضمانت کے ساتھ اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ علی ابن الحسین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور انہوں نے حسین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور انہوں نے اپنے بھائی حسن علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور حسن علیہ السلام نے اپنے باپ امیر المومنین علیہ السلام سے اسی ضمانت کے ساتھ اور امیر المومنین علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی ضمانت کے ساتھ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے اسی ضمانت کے ساتھ اور جبرئیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اسی ضمانت کے ساتھ حاصل کی ہے اور تحقیق خداوند عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اسی زیارت کے ساتھ نزدیک سے یا دور سے اور یہی دعا پڑھے تو میں اس کی زیارت قبول کروں گا اور اس کی ہر خواہش کو پورا کروں گا وہ جتنی بھی ہو اور اس کے سوال کو پورا کروں گا اور وہ میری درگاہ سے ناامید اور ناکام نہیں پلٹے گا۔ بلکہ وہ روشن چشم واپس لوٹے گا اس کی حاجت پوری ہو چکی ہوگی جنت پر فائز ہوگا اور دوزخ سے آزاد ہوگا۔ اور اس کی شفاعت قبول کروں گا جس کے حق میں بھی کریگا

خاص چیزوں کے لیے دعائیں

طَرِيقِ الْمَآبِ اِنْزَالِ غَيْثِ السَّحَابِ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْوَهَّابُ

مناجات طلب حوائج

جَلَّ يَا مَنْ اَمَرْتَهُ بِالدُّعَاءِ اَنْ يَدْعُوكَ وَمَنْ وَعَدْتَهُ بِالْاِجَابَةِ اَنْ يَرْجُوكَ وَلِيَ اللّٰهُمَّ حَاجَةٌ قَدْ عَجَزَتْ عَنْهَا حِيلَتِي وَكَلَّتْ فِيهَا طَاقَتِي وَضَعُفَ عَنْ مَرَامِهَا قُوَّتِي وَسَوَّلَتْ لِي نَفْسِيَ الْاَمَّارَةُ بِالسُّوْءِ وَعَدُوِّيَ الْغَرُورُ الَّذِي اَنَا مِنْهُ مَبْلُوٌّ اَنْ اَرْغَبَ اِلَيْكَ فِيهَا اللّٰهُمَّ وَاَنْجِحْهَا بِاَيْمَنِ النَّجَاحِ وَاهْدِهَا سَبِيلَ الْفَلَاحِ وَاشْرَحْ بِالرَّجَاءِ لِاِسْعَافِكَ صَدْرِي وَيَسِّرْ فِي اَسْبَابِ الْخَيْرِ اَمْرِي وَصَوِّرْ اِلَيَّ الْفَوْزَ بِبُلُوغِ

حضرت نے فرمایا کہ سوائے ہم اہل بیت کے دشمن کے کہ اس کے حق میں قبول نہیں ہو گی خداوند عالم نے اپنی ذات اقدس کی قسم کھائی ہے اور ہمیں گواہ قرار دیا ہے اس پر کہ جس کی ملائکہ ملکوت نے گواہی دی ہے پھر جبریل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے مجھے آپ کو خوش کرنے اور بشارت دینے کے لئے بھیجا ہے اور علی و فاطمہ حسن و حسین اور ان کی اولاد میں سے جو قیامت تک ہونے والے ہیں ان سب کی بشارت و خوش کرنے کے لئے بھیجا ہے پس آپ کی اور علی و فاطمہ حسن و حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام اور تمہارے شیعوں کی خوشی و مسرت دائم و مستمر رہے قیامت کے دن تک پھر صفوان نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا کہ اسے صفوان جب بھی تجھے کوئی حاجت درگاہ خداوند عالم میں درپیش ہو تو جہاں بھی ہو اسی جگہ یہ زیارت کر اور یہی دعا پڑھ اور جو حاجت چاہتا ہے وہ خدا سے طلب کر وہ پوری ہو گی۔ اور خداوند عالم نے جود و امتنان کا وعدہ اپنے رسول سے کیا ہے اس میں تخلف نہیں کرے گا۔ والحمد للہ، مؤلف کہتا ہے کہ نجم ثاقب میں جناب حاج سید احمد رشتی سفر حج میں حضرت صاحب العصر ارواحنا فداہ کے تشرف ملاقات کی حکایت کے ذیل میں آنجناب کی فرمائش ہے کہ تم لوگ عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے عاشورہ عاشورہ عاشورہ اور اس حکایت کو ہم انشاء اللہ زیارت جامعہ کبیرہ کے بعد نقل کریں گے۔ ہمارے استاد ثقۃ الاسلام نوری نے فرمایا ہے کہ زیارت عاشورہ کے فضل و مقام میں بس یہی کافی ہے کہ یہ زیارت باقی زیارت کی طرح صرف ظاہری انشاء و املاء معصوم نہیں اگرچہ ان کے قلوب مطہرہ سے جو چیز باہر آتی ہے وہ عالم بالا سے ہے، بلکہ یہ زیارت احادیث قدسیہ کی صنف سے ہے کہ جو اسی ترتیب میں زیارت ولعنت سلام و دعا حضرت احدیت سے جبریل امین تک اور اس سے خاتم النبیین تک پہنچی ہے اور بحسب تجربہ اس پر چالیس دن یا اس سے کم مداومت کرنا قضائے حوائج اور نیل مقاصد و دفع دشمن کے لئے بے نظیر ہے۔ لیکن سب سے بہتر فائدہ جو اس کی مواظبت سے دستیاب ہوا ہے وہ وہ ہے جسے میں نے کتاب دارالسلام میں ذکر کیا ہے اور اس کا اجمال یہ ہے کہ ثقہ صالح متقی حاجی ملا حسن یزدی جو نیک لوگوں میں سے تھے اور مجاور نجف اشرف تھے

مَا رَجَوْتُهُ بِالْوُصُولِ إِلَىٰ مَا أَمَّلْتُهُ وَوَفِّقْنِي اللَّهُمَّ فِي قَضَاءِ حَاجَتِي بِبُلُوغِ أُمْنِيَّتِي وَتَصَدَّ بِنُورِ رَغْبَتِي وَأَعِذْنِي اللَّهُمَّ بِكَرَمِكَ مِنَ الْخَيْبَةِ وَالْقُنُوطِ وَالْأَنَاةِ وَالتَّثْبِيطِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ مَلِيءٌ بِالْمَنَائِحِ الْجَزِيلَةِ وَفِيٌّ بِهَا وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِعِبَادِكَ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ستروین دعا حجاب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے۔ يَا مَنْ إِذَا اسْتَعَذْتُ بِهِ أَعَاذَنِي وَإِذَا اسْتَجَرْتُ بِهِ عِنْدَ الشَّدَائِدِ أَجَارَنِي وَإِذَا اسْتَغَثْتُ بِهِ عِنْدَ النَّوَائِبِ أَغَاثَنِي وَإِذَا اسْتَنْصَرْتُ بِهِ عَلَىٰ عَدُوِّي نَصَرَنِي وَأَعَانَنِي إِلَيْكَ الْمَفْزَعُ وَأَنْتَ الثِّقَةُ فَاقْمَعْ عَنِّي مَنْ أَرَادَنِي وَاغْلِبْ لِي مَنْ كَادَنِي يَا مَنْ قَالَ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ يَا مَنْ

اور عبادت و زیارت میں مشغول رہتے تھے نے ثقہ امین حاج حاجی محمد علی یزدی سے جو کہ ایک شخص فاضل و صالح تھے اور یزد میں ہمیشہ مشغول اصلاح امر آخرت رہتے تھے اور وہ اس مقبرہ میں کہ جو یزد کے باہر کہ جہاں صالحین کی ایک جماعت مدفون ہے اور جسے مزار کہتے ہیں راتیں گزارتے تھے اور ان کا ایک ہمسایہ تھا کہ جو ان کے ساتھ بڑھا پلا تھا اور ایک ہی استاد کے پاس دونوں جاتے تھے جب وہ بڑا ہؤا تو اس نے عشار کو اپنا شغل قرار دیا یہاں تک کہ وہ مرگیا اور اسی مقبرہ میں اس جگہ کے قریب کہ جہاں یہ شخص صالح رات گزارتا تھا دفن کیا گیا ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ اس نے اس کو ایک بہترین لباس اور حالت میں دیکھا پس اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں تیری ابتداء و انتہا اور تیرے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں اور تو ایسے اشخاص میں سے نہ تھا کہ جن کے متعلق یہ احتمال کیا جاسکے کہ ان کا باطن اچھا ہو۔ اور تیرے کام کا مقتضی یہ تھا کہ تو عذاب میں رہے پس کس عمل کے ساتھ تو اس مرتبہ پر پہنچا ہے وہ کہنے لگا کہ ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا اور میں جب سے فوت ہؤا بہت سخت عذاب میں معذب تھا یہاں تک کہ کل استاد اشرف حداد کی بیوی فوت ہوئی اور اس جگہ اس کو دفن کیا گیا ہے اور اس نے اشارہ کیا ایسی جگہ کی طرف جو وہاں سے ایک سو گز کے فاصلے پر تھی اور اس کی وفات کی رات حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام نے تین مرتبہ اس عورت کی زیارت کی اور تیسری مرتبہ حکم دیا کہ اس مقبرہ سے عذاب اٹھا دیا جائے پس اسی وقت سے ہماری حالت اچھی ہوگئی ہے اور وسعت و نعمت میں بسر کر رہے ہیں۔ پس وہ عابد حیران ہو کر بیدار ہؤا اور وہ اس حداد کو نہیں پہچانتا تھا اور اس کا محلہ بھی نہیں جانتا تھا پس وہ لوہاروں کے بازار میں گیا اور اس کی جستجو کی اور اس کو ملا آخر وہ مل گیا تو اس سے پوچھا کیا تیری کوئی بیوی تھی اس نے کہا کہاں وہ کل فوت ہوگئی اور اس کو فلاں جگہ اور اسی جگہ کا اس نے نام لیا میں نے دفن کیا ہے تو اس عابد نے کہا کہ کیا وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گئی تھی اس نے کہا کہ نہیں تو اس نے پوچھا کہ کیا وہ ذکر مصائب کرتی تھی کہنے لگا کہ نہیں پھر اس نے پوچھا کیا وہ مجلس تعزیت داری برپا کرتی تھی اس نے کہا کہ نہیں تو لوہار کہنے لگا تو کیا تلاش کرتا ہے۔ تو اس نے اپنا خواب نقل کیا تو وہ

حجاب حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام

نَجّٰی نُوحًا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یَا مَنْ نَجّٰی لُوطًا مِنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِیْنَ یَا مَنْ نَجّٰی هُوْدًا مِنَ الْقَوْمِ الْعَادِیْنَ یَا مَنْ نَجّٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ مِنَ الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ نَجِّنِیْ مِنْ اَعْدَائِیْ وَاَعْدَائِکَ بِاَسْمَائِکَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ لَا سَبِیْلَ لَهُمْ عَلٰی مَنْ تَعَوَّذَ بِالْقُرْاٰنِ وَاسْتَجَارَ بِالرَّحِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اٹھارویں دعا حجاب حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ

کہنے لگا کہ وہ ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھا کرتی تھی دوسری زیارت عاشورہ غیر معروفہ ہے جو زیارت مشہورہ متداولہ کے ساتھ اجر و ثواب میں شریک ہے کہ جس میں سو دفعہ لعنت اور سو دفعہ سلام کرنے کی مشقت بھی نہیں اور یہ ان لوگوں کے لئے جو مہم چیزوں میں مشغول ہیں ایک فوز عظیم ہے اس کا طریقہ جیسے کہ مزار قدیم کے نقل ہوا ہے بغیر شرح کے یہ ہے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے کہ آنحضرت کی زیارت کرے دور یا نزدیک سے پس وہ غسل کرے اور صحرا میں یا گھر کی چھت پر جائے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اس دن میں سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جب سلام کہے تو آنحضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلام شروع کرے اور متوجہ ہو اس سلام و اشارہ اور نیت کے ساتھ اس طرف کہ جس طرف ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہیں یعنی کربلا معلّٰی کی طرف اپنا منہ کرے اور خشوع و خضوع و استکانت کے ساتھ یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِی الزَّکِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِکَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِکَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِیَّۃُ وَجَلَّتْ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِیْنَ اَجْمَعِیْنَ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَتَحِیَّاتُہٗ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی اٰبَائِکَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذُرِّیَّاتِکُمُ الْهُدَاۃِ الْمَهْدِیِّیْنَ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً خَذَلَتْکَ وَتَرَکَتْ نُصْرَتَکَ وَمَعُوْنَتَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ لَکُمْ وَمَهَّدَتِ الْجَوْرَ عَلَیْکُمْ وَطَرَّقَتْ اِلٰی اَذِیَّتِکُمْ وَتَحِیْفِکُمْ وَجَارَتْ ذٰلِکَ فِیْ دِیَارِکُمْ وَاَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَیْکُمْ یَا سَادَتِیْ وَمَوَالِیَّ وَاَئِمَّتِیْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْیَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَکْرَمَ یَا مَوَالِیَّ مَقَامَکُمْ وَشَرَّفَ مَنْزِلَتَکُمْ وَشَاْنَکُمْ اَنْ یُکْرِمَنِیْ بِوِلَایَتِکُمْ وَمَحَبَّتِکُمْ وَالْاِیْتِمَامِ

لَا یَمُوْتُ وَتَحَصَّنْتُ بِذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاسْتَعَنْتُ بِذِی الْکِبْرِیَاءِ وَالْمَلَکُوْتِ مَوْلَایَ اسْتَسْلَمْتُ اِلَیْکَ فَلَا تُسْلِمْنِیْ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَلَا تَخْذُلْنِیْ وَلَجَأْتُ اِلٰی ظِلِّکَ الْبَسِیْطِ فَلَا تَطْرَحْنِیْ اَنْتَ الْمَطْلَبُ وَاِلَیْکَ الْمَهْرَبُ تَعْلَمُ مَا اُخْفِیْ وَمَا اُعْلِنُ وَتَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ فَاَمْسِکْ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَیْدِیَ الظَّالِمِیْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاشْفِنِیْ وَعَافِنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

انیسویں دعا حجاب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے اَلْخَالِقُ اَعْظَمُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَالرَّازِقُ اَبْسَطُ یَدًا مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ وَنَارُ اللّٰہِ الْمُوْصَدَۃُ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ

بِكُمْ وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ اَنْ يَرْزُقَنِىْ مَوَدَّتَكُمْ وَاَنْ يُوَفِّقَنِىْ
لِلطَّلَبِ بِثَارِكُمْ مَعَ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الْهَادِىْ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِىْ مَعَكُمْ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُبَلِّغَنِى الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ
الَّذِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ يُعْطِيَنِىْ بِمُصَابِىْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا اَعْطٰى مُصَابًا بِمُصِيْبَةٍ اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَالَهَا مِنْ مُصِيْبَةٍ مَا اَفْجَعَهَا وَاَنْكَاهَا لِقُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِىْ
فِىْ مَقَامِىْ مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ وَاجْعَلْنِىْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَاِنِّىْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّىْ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلِىٍّ وَالطَّيِّبِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ مَحْيَاىَ
مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِىْ مَمَاتَهُمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ
اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمٌ تُجَدَّدُ فِيْهِ النِّقْمَةُ وَتُنَزَّلُ فِيْهِ اللَّعْنَةُ عَلَى اللَّعِيْنِ يَزِيْدَ وَعَلٰى اٰلِ
يَزِيْدَ وَعَلٰى اٰلِ زِيَادٍ وَعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَالشِّمْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ وَالْعَنْ مَنْ رَضِىَ بِقَوْلِهِمْ
وَفِعْلِهِمْ مِنْ اَوَّلٍ وَاٰخِرٍ لَعْنًا كَثِيْرًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ وَاَسْكِنْهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِيْرًا وَاَوْجِبْ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ شَايَعَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَتَابَعَهُمْ وَسَاعَدَهُمْ وَرَضِىَ
بِفِعْلِهِمْ وَافْتَحْ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ رَضِىَ بِذٰلِكَ لَعَنَاتِكَ الَّتِىْ لَعَنْتَ بِهَا كُلَّ
ظَالِمٍ وَكُلَّ غَاصِبٍ وَكُلَّ جَاحِدٍ وَكُلَّ كَافِرٍ وَكُلَّ مُشْرِكٍ وَكُلَّ شَيْطَانٍ رَجِيْمٍ وَكُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ وَاٰلَ يَزِيْدَ وَبَنِىْ مَرْوَانَ جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ وَضَعِّفْ غَضَبَكَ وَسَخَطَكَ وَ
عَذَابَكَ وَنِقْمَتَكَ عَلٰى اَوَّلِ ظَالِمٍ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ
لَهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ اٰلَ بَيْتِ
مُحَمَّدٍ وَالْعَنْ اَرْوَاحَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الْعِصَابَةَ الَّتِىْ نَازَلَتِ
الْحُسَيْنَ بْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَحَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْ اَصْحَابَهٗ وَاَنْصَارَهٗ وَاَعْوَانَهٗ وَاَوْلِيَائَهٗ

شدت اور رزق کی دُعا

تَكِيْدُ اَفْئِدَةَ الْمَرَدَةِ
وَتَرُدُّ كَيْدَ الْحَسَدَةِ
بِالْاَقْسَامِ بِالْاَحْكَامِ
بِاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَالْحِجَابِ
الْمَضْرُوْبِ بِعَرْشِ رَبِّنَا
الْعَظِيْمِ اِحْتَجَبْتُ وَاسْتَتَرْتُ
وَاسْتَجَرْتُ وَاعْتَصَمْتُ
وَتَحَصَّنْتُ بِالٓمٓ وَبِكٓهٰيٰعٓصٓ
وَبِطٰهٰ وَبِطٰسٓمٓ وَبِحٰمٓ
وَبِحٰمٓعٓسٓقٓ وَنٓوْنٓ وَبِطٰسٓ وَيٰسٓ
وَبِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ
عَظِيْمٌ وَاللّٰهُ وَلِيِّىْ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ بیسویں دعا شیخ
کلینی کی تصنیف کتاب تعبیر
الرؤیا میں منقول ہے کہ وشا
نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار
کو عالم خواب میں دیکھا کہ
وہ فرمارہے ہیں اے فرزند
جب تم کسی مصیبت میں مبتلا
ہوجاؤ تو زیادہ کہا کرو یا

وَشِيعَتَهُ وَمُحِبِّيهِ وَاَهْلَ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتَهُ وَالْعَنِ اللّٰهُمَّ الَّذِينَ نَهَبُوا مَالَهُ وَسَلَبُوا حَرِيمَهُ وَلَمْ يَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلَا مَقَالَهُ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْ كُلَّ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَالْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ اِلٰى يَوْمِ الدِّينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ وَعَلٰى مَنْ سَاعَدَكَ وَعَاوَنَكَ وَوَاسَاكَ بِنَفْسِهِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِي الذَّبِّ عَنْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوحِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ يَا ابْنَ الشَّهِيدِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْوَقْتِ وَكُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً وَسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي اَخِيكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُمُ الْعَزَاءَ فِي مَوْلَاهُمُ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الطَّالِبِينَ بِثَارِهِ مَعَ اِمَامٍ عَدْلٍ تُعِزُّ بِهِ الْاِسْلَامَ

رزق کے لیے دعا

رَؤُوفُ یَا رَحِیمُ پھر حضرت نے فرمایا جو کچھ ہم عالم خواب میں دیکھیں ویسا ہو تلیے جیسا کہ ہم بیداری میں دیکھیں

اکیسویں دعا: دعائے رزق وغیرہ میں ہے یہ دعا کتاب مجتنیٰ تصنیف سید ابن طاؤس سے منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوبِي لَمْ يَبْقَ لَهَا اِلَّا رَجَاءُ عَفْوِكَ وَقَدْ قَدَّمْتُ اٰلَةَ الْحِرْمَانِ بَيْنَ يَدَيَّ فَاَنَا اَسْاَلُكَ مَا لَا اَسْتَحِقُّهُ وَاَدْعُوكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ بِمَا لَا اَسْتَاهِلُهُ وَلَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ حَالِي وَاِنْ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ كُنْهُ مَعْرِفَةِ اَمْرِي اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِي فِي السَّمَاءِ فَاَهْبِطْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ فَاَظْهِرْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيبًا فَيَسِّرْهُ

وَاَهْلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ پھر اسکے بعد سجدے میں جائے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا نَابَ مِنْ خَطْبٍ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ اَمْرٍ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى فِيْ عَظِيْمِ الْمُهِمَّاتِ بِخِيَرَتِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ وَذٰلِكَ لِمَا اَوْجَبْتَ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ وَالْفَضْلِ الْكَثِيْرِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَاجْعَلْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْنَ وَاسَوْهُ بِاَنْفُسِهِمْ وَبَذَلُوْا دُوْنَهُ مُهَجَهُمْ وَجَاهَدُوْا مَعَهُ اَعْدَآئَكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَرَجَآئِكَ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِكَ وَخَوْفًا مِنْ وَعِيْدِكَ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لِمَا تَشَآءُ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ◎

آٹھویں زیارت زیارت اربعین ہے

یعنی بیس صفر کی زیارت شیخ نے تہذیب اور مصباح میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ علامات مومن پانچ چیزیں ہیں ۵۱ رکعت نماز کہ جن سے مراد سترہ رکعتیں واجبی ہیں اور چونتیس رکعات نماز نافلہ ہے ہر رات دن میں ادا کرنا اور اربعین کی زیارت کرنا اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور پیشانی کو حالت سجدہ میں مٹی پر رکھنا اور حالت نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو باآواز بلند پڑھنا اس دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک تو وہ زیارت ہے کہ جس کو شیخ نے تہذیب و مصباح میں صفوان جمال سے روایت کیا ہے اس نے بیان کیا کہ مجھے میرے مولا حضرت صادق علیہ السلام نے زیارت اربعین کے متعلق فرمایا کہ زیارت کر حضرت کی جب کہ سورج اونچا آگیا ہو اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهُ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهُ

دفع ابلیس کیلئے دعا

وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا وَكَثِّرْهُ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

بائیسویں دعا۔ دعا دفع شر ابلیس ہے جو کتاب مجتنیٰ سے منقول ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْلِيْسَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِكَ يَرَانِيْ مِنْ حَيْثُ لَا اَرَاهُ وَاَنْتَ تَرَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَاكَ وَاَنْتَ اَقْوٰى عَلٰى اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَهُوَ لَا يَقْوٰى عَلٰى شَيْءٍ مِنْ اَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ فَاَنَا اَسْتَعِيْنُ بِكَ عَلَيْهِ يَا رَبِّ فَاِنِّيْ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ لِيْ عَلَيْهِ اِلَّا بِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ وَاِنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاكْفِنِيْ شَرَّهُ وَاجْعَلْ كَيْدَهُ فِيْ نَحْرِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

تیسویں دعا نیز کتاب مجتنیٰ سے منقول

بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنَ الْقَادَةِ
وَذَائِدًا مِنَ الذَّادَةِ وَاَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ
الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ
مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ
بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى وَشَرٰى آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِي هَوَاهُ
وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ
الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى سُفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمُهُ
وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَبِيلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيمًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِينُ اللّٰهِ وَابْنُ
اَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيدًا وَمَضَيْتَ حَمِيدًا وَمُتَّ فَقِيدًا مَظْلُومًا شَهِيدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ
اللّٰهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ
اَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ
نُورًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا
وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَاَرْكَانِ
الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ
خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِي لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى
يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ
وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

دشمن پر فتح پانے کی دعا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت چاہتے ہیں کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے دل کو زندہ کرے حضرت نے یہ کلمات اس کو تعلیم فرمائے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تین دفعہ یہ کلمات کہے تو میرا دل زندہ ہوگیا۔

چوبیسویں دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ اس کی موت مؤخر ہو جائے اور اپنے دشمنوں پر اس کو نصرت حاصل ہو تو تین مرتبہ رات داخل ہونے کے وقت اور تین مرتبہ صبح داخل ہونے کے وقت یہ کہے۔

ادائیگی قرض کی دعا

پھر دو رکعت نماز ادا کر اور جو کچھ چاہے دعا مانگ اور پھر واپس لوٹ آ اور دوسری وہ زیارت ہے کہ جو جابر سے منقول ہے اور اس کی کیفیت اور طریقہ یوں ہے جیسے کہ عطا سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ میں جابر ابن عبداللہ انصاری کے ساتھ ماہ صفر کی بیسویں تاریخ کو جب ہم غاضریہ میں پہنچے تو جابر نے فرات کے پانی سے غسل کیا اور پاکیزہ قمیص جو اس کے پاس تھا اس کو پہنا پھر مجھے کہا کہ اے عطا تیرے پاس کوئی خوشبو ہے میں نے کہا کہ ہاں سُعد ہے پس تھوڑی سی انہوں نے وہ لے لی اور اپنے سر اور بدن پر چھڑک دی اور ننگے پاؤں چلے یہاں تک کہ سر امام حسین علیہ السلام کے پاس جا ٹھہرے اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا پھر گرا اور بے ہوش ہو گیا اور جب ہوش میں آیا تو میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ السلام علیکم یا آل اللہ الخ جو کہ بعینہ وہی پندرہ رجب والی زیارت ہے کہ جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور اس سے چند کلمات کے علاوہ کوئی فرق نہیں یہ اختلاف بھی شاید نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے جیسا کہ شیخ مرحوم نے بھی احتمال دیا دیا ہے پس اگر کوئی شخص اس زیارت کو بھی پڑھنا چاہے تو پندرہ رجب کی زیارت کے بیان[۴۹] میں رجوع کرے اور اس کو پڑھے مؤلف کہتا ہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام ان اوقات کے علاوہ جو ذکر ہوئے اور اوقات شریفہ اور لیالی و ایام متبرکہ میں بھی افضل ہے خصوصاً وہ اوقات جو آنحضرت سے نسبت رکھتے ہیں مثلاً روز مباہلہ ہے اور ہل اتیٰ کے اترنے کا دن ہے اور آپ کی ولادت کی رات ہے جمعہ کی راتیں ہیں ایک روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ خداوند عالم ہر جمعہ کی رات آنحضرت پر نظر کرم فرماتا ہے اور تمام انبیاء اور ان کے اوصیاء کو آپ کی زیارت کے لئے بھیجتا ہے اور ابن قولویہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو وہ بے شک بخشا جائیگا اور دنیا سے حسرت و ندامت کے ساتھ نہیں جائے گا اور جنت میں اس کا مسکن امام حسینؑ کے ساتھ ہوگا اور اعمش کی خبر میں ہے کہ اس کے ہمسایہ نے اسے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے رقعے گر رہے ہیں جن میں امان نامہ لکھا ہوا ہے ہر اس شخص کیلئے جو جمعہ کی رات امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس کے بعد کاظمین کے اعمال میں حاجی علی بغدادی کی حکایت میں اس مطلب کی طرف اشارہ کیا جائیگا اور ان اوقات کے علاوہ اور جو اوقات شریفہ ہیں اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت صادق

سُبْحَانَ اللهِ مِلأَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ تجیسویں دعا کتاب نشر اللمالی تالیف سید سعید علی ابن فضل اللہ الحسینی راوندی سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے اپنے قرض کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَمُنَفِّسَ الْغَمِّ وَمُذْهِبَ الْاَحْزَانِ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا اَنْتَ رَحْمٰنِي وَرَحْمٰنُ كُلِّ شَيْءٍ فَارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِي بِهَا عَنِّي الدَّيْنَ (فرمایا) پس اگر زمین کے برابر سونے کا مقروض ہو تو خدا تعالیٰ تیرے

علیہ السلام سے پوچھا کہ امام حسین علیہ السلام کے لئے کوئی وقت ہے جو دوسرے وقت سے بہتر ہو تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت کی زیارت ہر وقت اور ہر زمانہ میں کرو کیونکہ آپ کی زیارت ایک مقرر شدہ نیکی ہے جو اس کو زیادہ بجالائے گا زیادہ خیر و نیکی حاصل کریگا اور جو کم کریگا سے تھوڑی خیر پہنچے گی اور کوشش کرو کہ آنحضرت کی زیارت ان اوقات شریفہ میں بجا لاؤ کہ جن میں اعمال صالحہ کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے اور ان اوقات میں ملائکہ آسمان سے آنحضرت کی زیارت کے لئے اترتے ہیں الخ لیکن مذکورہ بالا اوقات میں سے کسی وقت کیلئے کوئی زیارت مخصوصہ وارد نہیں ہوئی البتہ تیسری ماہ شعبان کہ جو حضرت کی ولادت کا دن ہے اس کے لئے ناحیہ شریفہ سے ایک دعا ظاہر ہوئی ہے کہ جس کو اس دن پڑھنا چاہیئے اور ہم اس کو ماہ شعبان کے اعمال میں ذکر کر چکے ہیں اور یہ بھی جان لے کہ آنحضرت کی زیارت کربلا کے علاوہ دور کے شہروں سے بھی بہت فضیلت رکھتی ہے اور ہم یہاں دو روایتوں پر جو کہ کافی تہذیب اور فقیہ میں ہیں اکتفا کرتے ہیں پہلی روایت کو ابن ابی عمیر نے ہشام سے روایت کیا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا راستہ دور ہو اور اس کے گھر سے لیکر ہماری قبور کے درمیان کی مسافت زیادہ ہو تو وہ اپنے گھر کی سب سے بلند چھت پر چڑھے اور دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ہماری قبروں کی طرف اشارہ کے ساتھ سلام کرے تو وہ سلام یقیناً ہم کو پہنچ جاتا ہے، دوسری روایت حنان ابن سدیر نے اپنے باپ سے نقل کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا اے سدیر کیا تو ہر دن قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ نہیں میں آپ پر فدا ہو جاؤں تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کس قدر جفا کار ہو کیا ہر جمعہ زیارت کرتے ہو میں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ کیا ہر مہینے زیارت کرتے ہو میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو میں نے کہا بعض سالہا ایسے تھے کہ جن میں میں نے زیارت کی ہے تو آپ نے فرمایا اے سدیر تم کس قدر جفا کرتے ہو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند عالم نے بیس ہزار فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں اور تہذیب و فقیہ میں ہے کہ دس ہزار ہیں جن کے بال پریشان ہیں اور غبار آلودہ ہیں جو آنحضرت پر گریہ کرتے رہتے ہیں اور زیارت کرتے ہیں درست نہیں ہوتے اور کیا ہو گیا ہے تجھے اے سدیر کے تو ہر جمعہ کو پانچ مرتبہ اور ہر دن ایک دفعہ حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت نہیں کرتا

اس قرض کو ادا فرمائے گا

باب ششم

بعض سورتوں اور آیتوں و دعاؤں، اور مختلف مطالب کے خواص کے بیان میں اور مشتمل ہے چالیس امور پر پہلا امر شیخ کلینی نے کتاب کافی میں حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص مسبحات یعنی سورہ حدید و حشر و صفّ و جمعہ و تغابن و اعلیٰ کو سونے سے پہلے پڑھے تو وہ اس وقت نہیں مرے گا جب تک حضرت قائم علیہ السلام کو پا نہ لے اور اگر مر گیا تو حضرت پیغمبر کے جوار میں رہے گا۔ دوسرا امر نیز اسی کتاب میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ بقرہ کی چار پہلی آیتیں اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی

میں نے کہا کہ آپ پر قربان ہو جاؤں ہمارے اور آنجناب کی قبر کے درمیان کافی فراسخ راستہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے مکان کی چھت پر جا پھر دائیں بائیں نگاہ ڈال پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر پھر آنحضرت کی قبر کی سمت قصد کر اور یہ کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تو تیرے لئے ایک زیارت لکھی جائے گی اور وہ زیارت حج اور عمرہ ہے سدیر کہتے ہیں کہ بعض اوقات مہینے میں بیس مرتبہ سے بھی زیادہ میں یہ کرتا تھا زیارات مطلقہ میں سے پہلی زیارت کے ابتداء میں گذر چکی ہے وہ چیز جو اس مقام سے مناسبت رکھتی ہے تذئیل تربت مقدس امام حسین علیہ السلام کی فضیلت اور آداب کے بیان میں جان لے کہ بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں کہ آنحضرت کی تربت ہر درد و مرض کیلئے شفا ہے سوائے موت کے اور ہر بلا و مصیبت سے امان ہے اور ہر خوف و بیم سے محفوظ رکھتی ہے اور اس معاملہ میں خبریں متواتر ہیں اور وہ معجزات جو اس تربت مقدس کی وجہ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ زیادہ ہیں اس سے کہ یہاں ذکر ہو سکیں اور میں نے کتاب فوائد الرضویہ میں جو کہ علماء امامیہ کے حالات میں ہے سید محدث متبحر آقا سید نعمت اللہ جزائری کے حالات میں لکھا ہے کہ اس سید جلیل نے تحصیل علم میں بہت زحمت جھیلی اور بہت رنج و تکلیف برداشت کی ہے اور ابتداء تعلیم میں چونکہ چراغ کے خریدنے کی طاقت ان میں نہیں تھی تو وہ چاند کی روشنی میں بیٹھ کر مطالعہ کرتے تھے تو نتیجہ یہ ہوا ماہتاب کی روشنی میں زیادہ مطالعہ کرنے اور زیادہ لکھنے اور مطالعہ کرنے کی وجہ سے انکی آنکھیں کمزور ہوگئیں تو وہ اپنی آنکھوں کی بینائی کیلئے تربت مقدس امام حسین علیہ السلام اور باقی ائمہ عراق علیہم السلام کے مراقد مقدسہ کی مٹی بطور سرمہ استعمال کرتے تھے تو ان تربتوں کی برکت سے ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں اور وہاں میں نے لکھا ہے کہ مبادا ہمارے زمانہ کے لوگ کفار و ملحدین کے ساتھ معاشرت کرنے کی وجہ سے اس مطلب سے تعجب کریں حالانکہ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان میں نقل کیا ہے کہ بڑے سانپ کی عمر جب ہزار سال ہو جاتی ہے تو اسکی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں تو خداوند عالم اسے الہام فرماتا ہے کہ اپنے اندھے پن کو دور کرنے کے لئے رازیانج (جو کہ ایک گھاس ہے) پر اپنی آنکھیں ملے پس مجبوراً باوجود اندھے ہونے کے وہ بیابان کو چھوڑ کر باغوں اور ان جگہوں کا قصد کرتا ہے کہ جہاں رازیانج گھاس ہوتی ہے اگرچہ راستہ لمبا ہی کیوں نہ ہو پس وہ اپنے آپ کو اس گھاس کے پاس پہنچاتا ہے اور اپنی آنکھوں کو اس پر ملتا ہے تو بینائی

دو آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اپنی جان و مال میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھے گا جو اسے بری معلوم ہو اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔ تیسرا امر نیز کلینی نے روایت کی ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے جو شخص سورہ انا انزلناہ کو بآواز بلند پڑھے تو وہ مثل اس شخص کی ہے جو تلوار کو نیام سے نکال کر راہ خدا میں جہاد کرے اور اگر آہستہ پڑھے تو مثل اس شخص کے ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں غلطاں ہو اگر دس مرتبہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں میں سے ہزار گناہ کو مٹا دے گا۔ چوتھا امر نیز شیخ کلینی نے حضرت صادق

پلٹ آتی ہے اور اس چیز کو زمخشری وغیرہ نے بھی نقل کیا ہے پس جب خداوند عالم نے ایک ترگھاس میں یہ خاصیت رکھدی ہے تاکہ اندھے سانپ اس کی طلب میں جائے اور اس کی حاجت پوری ہو تو کیا تعجب ہے اور استبعاد ہے کہ فرزندانِ رسول صلوات اللہ علیہ و آلہٖ کہ جو خود اور اسکی عترت اس کے راستہ میں مارے گئے ہیں اس کی تربت کو تمام بیماریوں کیلئے شفا اور صاحب فوائد و برکات قرار دے تاکہ شیعہ اور محبان اہل بیت اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم اس جگہ چند اخبار کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں پہلی روایت وہ روایت ہے کہ جس میں ہے کہ جب جنت کی حوریں دیکھتی ہیں کہ کوئی فرشتہ کسی کام کیلئے زمین پر جا رہا ہے تو اس سے التماس کرتی ہیں کہ ہمارے لئے بطور ہدیہ تسبیح اور تربت امام حسین علیہ السلام لے آنا۔ دوسری روایت بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے میرے لئے خراسان سے کچھ مال و متاع کا ایک دستہ بھیجا جب میں نے اس کو کھولا تو اس میں کچھ خاک تھی لانے والے آدمی سے میں نے سوال کیا یہ کیسی خاک ہے تو وہ کہنے لگا کہ یہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک ہے اور حضرت رضا کبھی بھی کوئی چیز کپڑا ہو یا کپڑے کے علاوہ اور کوئی چیز کسی کی طرف نہیں بھیجتے مگر یہ کہ یہ خاک اس میں رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ بلاؤں سے امان کا باعث ہے اذن و مشیت خداوندی کے ساتھ۔ تیسری روایت ہے کہ عبداللہ ابن یعفور نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ایک شخص تو قبر امام حسین علیہ السّلام کی مٹی اٹھاتا ہے اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص اٹھاتا ہے اور اس کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ خدا کی قسم جو بھی یہ مٹی اٹھائے اور اعتقاد بھی رکھتا ہو کہ یہ مجھے نفع دیگی تو یقیناً اسے نفع حاصل ہوگا چوتھی روایت ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہوئی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے اصحاب میں سے بعض امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک سے مٹی لیتے ہیں اور اس سے شفا پاتے ہیں آیا اس مٹی میں شفا رکھی گئی ہے آپنے فرمایا کہ آپ کی قبر مبارک سے لیکر چالیس میل تک کی مٹی میں شفا حاصل کی جا سکتی ہے اسی طرح جدّ بزرگوار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی مٹی اور امام حسین علیہ السلام اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر کی قبر کی مٹی میں بھی شفا موجود ہے اور تو بھی اس مٹی سے لیا کر کیونکہ وہ ہر درد کی شفا اور ہر خوفناک چیز کی ڈھال اور کوئی چیز بھی سوائے دعا کے کہ جس سے شفا لی جاتی ہے اس خاک کی برابری نہیں کر سکتی اور اس خاک پاک کو ناپاک جگہ

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ قل ھو اللہ احد قرآن کا تیسرا حصّہ ہے اور قل یا ایہا الکٰفرون قرآن کا چوتھا حصّہ ہے، پانچواں امر حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے تو وہ فالج گرنے سے نہ ڈرے انشاء اللہ اور جو ہر نماز واجبی کے بعد پڑھے تو اس کو کوئی زہر والی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی اور فرمایا جو شخص اپنے اور جابر کے درمیان قل ھو اللہ احد کو مقدم کرے تو اس کو خداوند عالم اس کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کو چاہیئے کہ وہ اس سورہ کو اپنے سامنے پیچھے دائیں بائیں پڑھے پس جب

یا برتن میں رکھنے سے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور اکثر لوگ جو اسے شفا کے لئے استعمال کرتے ہیں ان کا اس پر یقین بہت تھوڑا ہوتا ہے اور اگر کسی کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس میں شفا ہے تو البتہ یہ اس کیلئے کافی ہے اور وہ کسی دوسری دوا کی طرف محتاج نہ ہوگا اور اس خاک کے اثر کو وہ کافر جنّ جو اس سے اپنے آپ کو مل دیتے ہیں زائل کر دیتے ہیں اور جس چیز پر اس خاک کو رکھا جائے وہ اسے سونگھتے ہیں اور یہ ان سے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کافر جنات بنی آدم پر حسد کی وجہ سے اس خاک سے مل کر اس کی پاکیزہ خوشبو کو زائل کر دیتے ہیں اور جب بھی اس خاک کو حایر سے کوئی باہر لے آتا ہے تو کافر جنّ اس سے ملنے کیلئے اتنے اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ جن کے عدد کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ ملائکہ انہیں حایر امام حسین علیہ السلام کی حدود میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں اور اگر یہ خاک ان کافر جنات کے ملنے سے سالم بچ جائے تو جس بیمار کے معالجہ میں اسے استعمال کیا جائے ضرور اسی وقت اسے شفا حاصل ہوگی لہذا جب اس خاک کو وہاں سے اٹھائے تو چھپائے رکھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام زیادہ پڑھے اور میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ جو اس خاک کو وہاں سے لیتے ہیں معمولی سمجھتے ہیں اور بعض لوگ تو اسے حیوانات کے توبرہ اور خوراک کے برتنوں یا ایسی چیزوں میں رکھکر لاتے ہیں جو زیادہ ان کے استعمال کے ہوتے ہیں پس کس طرح ایسے شخص کو اس سے شفاء حاصل ہو جو اس قسم کا احترام اس کا کرتا ہے اور جس دل میں اس کا احترام نہیں اور جو چیز اس کیلئے مفید ہے اسے معمولی سمجھے وہ اپنے عمل کو خود فاسد کر دیتا ہے۔ پانچویں روایت یوں ہے کہ تم میں سے جو شخص اس خاک کربلا کو اٹھانا چاہے تو اسے اپنی انگلیوں کے پورے سے نخود کے برابر اٹھانا چاہیئے اور پھر اسے آنکھوں اور باقی جسم پر ملے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَبِحَقِّ مَنْ حَلَّ بِھَا وَثَوٰی فِیْھَا وَبِحَقِّ جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُّلْدِہٖ وَبِحَقِّ الْمَلَآئِکَۃِ الْحَافِّیْنَ بِہٖ اِلَّا جَعَلْتَھَا شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّبُرْءً ا مِّنْ کُلِّ مَرَضٍ وَّنَجَاۃً مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَّحِرْزًا مِّمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اور پھر اسے جس کیلئے چاہے استعمال میں لائے روایت میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو سجدہ گاہ بنانے کیلئے اس پر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے اور روایت میں ہے کہ جب خاکِ شفا کو خود کھائے یا کسی کو کھلائے تو پہلے یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مؤلف عرض کرتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی تربت کے بہت فائدے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

ایسا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس جابر کی خیر سے اس کو بہرہ مند اور اس کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔ اور آپ نے فرمایا جب تو کسی چیز سے ڈرے تو قرآن مجید کی سو آیتوں کی جہاں سے چاہے تلاوت کر پھر یہ کلمات تین دفعہ کہے اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنِّی الْبَلَآءَ۔ چھٹا امر نیز شیخ کلینی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص خدا اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو سورہ قل ہو اللہ پر واجبی نماز کے بعد ترک نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جو شخص اس کو پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے لئے خیر دنیا و آخرت جمع کردیگا اور خداوند عالم اس کو اس کے ماں باپ اولاد و والدین کو بخش دے گا۔

اسے میت کے ساتھ قبر میں رکھنا اور اس کے ساتھ کفن پر لکھنا اور اس پر سجدہ کرنا مستحب ہے روایت میں ہے کہ اس پر سجدہ کرنا سات حجاب کو اٹھا دیتا ہے یعنی نماز کے قبول ہونے کا سبب ہوتا کہ وہ نماز آسمان کی طرف لے جائی جاتی ہے اس کی تسبیح بنانا اور اس تسبیح کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا اور اسے ہاتھ میں رکھنے کی بہت کافی فضیلت ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ یہ آدمی کے ہاتھ میں تسبیح کرتی رہتی ہے اگرچہ اسے ہاتھ میں رکھنے والا تسبیح نہ بھی کر رہا ہو البتہ یہ تسبیح خاص ہے اور دوسری تسبیح سے جسے ہر شے کرتی ہے علاوہ ہے جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور اسی مطلب کو مولانا روم نے ان اشعار میں ضبط کیا ہے۔

گر ترا از غیب چشمی باز شد ‖ با تو ذرات جہان ہمراز شد
نطق خاک و نطق آب و نطق گل ‖ ہست محسوس حواس اہل دل
جملہ ذرات در عالم نہان ‖ با تو میگویند روزان و شبان
ما سمیعیم و بصیریم و ہاشیم ‖ با شما نامحرمان ما خامشیم
از جمادی سوے جان جان شوید! ‖ غلغل اجزای عالم بشنوید!
فاش تسبیح جمادات آیدت ‖ وسوسۂ تاویلہا بزدایدت

خلاصہ جو تسبیح اس روایت میں امام حسین علیہ السلام کی خاک کے لئے ذکر ہوئی ہے یہ اسی تربت کی خصوصیات سے ہے۔ چھٹے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خاک شفا کی مٹی کی تسبیح کو ہاتھ میں لیکر ہر دانہ لیکر یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو خداوند عالم اس کیلئے ہر دانہ پر چھ ہزار حسنہ لکھیگا اور اس کے چھ ہزار گناہ مٹا دے گا اور اس کیلئے چھ ہزار درجے بلند کریگا اور اس کیلئے چھ ہزار شفاعت لکھے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص پختہ تسبیح کو جو کربلا معلی کی مٹی سے بنائی جاتی ہے ہاتھ میں لیکر پھیرے اور ایک دفعہ استغفار کرے تو اس کیلئے ستر دفعہ استغفار لکھیگا اور اگر تسبیح کو صرف ہاتھ میں رکھے رہے اور کچھ نہ پڑھے تو اس کیلئے پھر بھی ہر دانے پر سات دفعہ استغفار لکھا جائیگا ساتویں معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام عراق تشریف لیگئے تو ایک جماعت آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہمیں پتہ ہے کہ خاکِ امام حسین علیہ السلام ہر درد کیلئے شفا ہے۔ آیا یہ ہر خوف کیلئے موجب امن بھی ہے تو آپنے فرمایا۔ ہاں جو شخص یہ چاہتا ہو

ساتواں امر۔ نیز آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورہ الہٰکم التکاثر کو سونے کے وقت پڑھے تو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ آٹھواں امر، اور نیز آنحضرت سے روایت ہے کہ اگر کسی مردہ پر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھی جائے اور اس کی روح پلٹ آئے تو عجب نہیں۔ نواں امر حضرت موسٰی ابن جعفر علیہ السلام سے اس چیز کے بہت سے خواص وارد ہوئے ہیں کہ جو ہر رات تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس اور سو مرتبہ سورہ توحید کو پڑھے اور اگر سو مرتبہ نہیں پڑھ سکتا تو پچاس دفعہ پڑھے جب اس چیز پر مواظبت کرے گا تو وہ

کہ ہر خطرے سے اسے اس کی وجہ سے امان رہے تو وہ اس خاک کی تسبیح بنی ہوتی ہاتھ میں رکھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ وَجِوَارِكَ الْمَنِيعِ الَّذِي لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَاشِمٍ وَطَارِقٍ مِنْ سَائِرِ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَصِينَةٍ وَهِيَ وِلَاءُ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مُحْتَجِزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ لِي اِلَى اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِينٍ الْاِخْلَاصِ فِي الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيعًا مُوقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَمِنْهُمْ وَفِيهِمْ وَبِهِمْ اُوَالِي مَنْ وَالَوْا وَاُعَادِي مَنْ عَادَوْا وَاُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَعِذْنِي اَللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيهِ يَا عَظِيمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِيَ عَنِّي بِبَدِيعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دیکر دونوں آنکھوں پر ملے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا وَبِحَقِّ جَدِّهٖ وَبِحَقِّ اَبِيهِ وَبِحَقِّ اُمِّهٖ وَبِحَقِّ اَخِيهِ وَبِحَقِّ وُلْدِهِ الطَّاهِرِينَ اجْعَلْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ پھر تسبیح کو پیشانی پر ملے اگر یہ عمل صبح کے وقت کرے تو اس دن شام تک اور اگر شام کو کرے تو صبح تک اللہ کی امان میں رہے گا۔ ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ جس شخص کو کسی بادشاہ یا کسی اور شخص کا خوف ہو تو وہ بھی یہ عمل جب گھر سے باہر آئے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا، مؤلف عرض کرتا ہے کہ علمائے کے درمیان مشہور تو یہی ہے کہ مٹی یا خاک کا کھانا مطلق جائز نہیں ہے لیکن امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو شفا کے قصد سے نخود برابر کھا سکتا ہے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ اسے بقدر عدس ہی کھائے اور بہتر تو یوں ہے کہ خاک شفاء کو منہ میں رکھکر اس کے اوپر پانی پی لے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَاسِعًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ احتیاط اسی میں ہے کہ سجدہ گاہ اور تسبیح کو جو خاک کربلا سے بنائی جائے اس کو خریدا اور بیچا نہ جائے بلکہ بعنوان ہدیہ اور بخشش دیا جائے اور اس کے بعد بغیر پہلے شرط کئے ایک دوسرے کو راضی کر لیں یعنی کچھ روپیہ دے دیں تو بہت ہی اچھا ہو گا جیسا کہ معتبر حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبر امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو بیچے تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے خود آنجناب علیہ السلام کے گوشت مبارک کو خریدا اور بیچا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ میرے استاد بزرگوار محدث متبحر ثقۃ الاسلام نوری نے

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

مصیبتوں سے مرتے دم تک محفوظ رہے گا۔

دسواں امر۔ نیز شیخ کلینی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مفضل سے فرمایا اے مفضل کہ اپنے آپ کو تمام لوگوں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور قل ہو اللہ احد کے ساتھ محفوظ کرے اور وہ یوں کہ ان کو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر اور نیچے کی طرف پڑھے اور جب کسی جابر بادشاہ پر وارد ہو تو اس کو تین مرتبہ پڑھے جب تو اس کو دیکھے اور بائیں ہاتھ سے گن اور اس ہاتھ کو اسی حالت میں کہ جس میں تو انگلیاں گننے کے لئے جمع کی ہیں رہنے دے جب تک تو اس کے پاس رہے اور بعض نے کہا کہ

اپنی کتاب دارالسلام میں فرمایا ہے کہ ایک دن میرے بھائیوں میں سے ایک والدہ مرحومہ کی خدمت میں حاضر ہوا والدہ مرحومہ نے دیکھا کہ اس نے سجدہ گاہ اپنی قبا کی اس جیب میں رکھی ہوئی تھی جو ایک پہلو میں ہوا کرتی ہے والدہ نے اسے اس بے ادبی کرنے پر ڈانٹا کیونکہ اکثر اوقات ایسی جیب میں رکھنے سے سجدہ گاہ ران کے نیچے آکر ٹوٹ جاتی ہے۔ میرے بھائی نے اس کا اعتراف کیا کہ مطلب یوں ہے جیسے آپ فرما رہے ہیں اور مجھ سے اس وقت تک دو سجدہ گاہ ٹوٹ چکی ہیں لیکن میں عہد و پیمان کرتا ہوں کہ آپ کے بعد ایسی جیب میں سجدہ گاہ نہیں رکھوں گا۔ کئی ایک دن گذر چکے تھے کہ میرے والد علامہ مرحوم نے خواب میں دیکھا اور انہیں اس قصّہ کی خبر نہ تھی کہ مولائی امام حسین علیہ السلام ان کے دیدار کیلئے تشریف لائے ہیں اور کتاب خانہ میں آکر بیٹھے ہیں اور والد سے فرمایا ہے کہ اپنے بیٹوں کو بلایئے کہ میں ان کی بھی تکریم و تعظیم کروں میرے والد نے میرے بھائیوں کو جو میرے ساتھ پانچ ہوتے تھے سب کو وہاں بلایا۔ ہم سب آپ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے آپ کے پاس لباس اور ایک خاص چیز تھی ہر ایک کو ہم سے بلا کر وہ عنایت فرماتے تھے یہاں تک کہ میرے اسی بھائی معہود کی نوبت آئی تو آپ نے ان کی طرف غضبناک نگاہ کی اور میرے والد سے فرمایا کہ اس نے میری قبر کی بنی ہوئی دو سجدہ گاہوں کو توڑا ہے آپ نے وہ خاص چیز اس کی طرف پھینکی اور دوسرے بھائیوں کی طرح اسے بلا کر ہاتھ میں نہ دی اور ابھی تک میرے ذہن میں ہے کہ وہ خاک چیز ترمہ کی کنگھی تھی میرے والد مرحوم بیدار ہوئے اور اپنا خواب والدہ مرحومہ سے بیان کیا تو والدہ نے اصل قصّہ کو ظاہر کیا والد مرحوم کو ایسے سچے خواب سے تعجب ہوا۔

آٹھویں فصل

کاظمین یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت اور اس کی فضیلت اور کیفیت اور مسجد براثا اور نوّاب اربعہ رضوان اللہ علیہم اور جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت میں ہے اور اس میں چند ایک مطلب ہیں، **پہلا مطلب** کاظمین علیہما السلام کی زیارت اور کیفیت میں ہے واضح رہے کہ ان دو بزرگواروں کی زیارت کی بہت کافی فضیلت ہے بہت زیادہ اخبار میں وارد ہوا ہے کہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جب تک اس کے پاس رہے تو سورت کو پڑھتا رہے گا۔ گیارھواں امر ایک حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے غرق ہونے اور جلنے سے محفوظ رہنے کے لئے یہ پڑھے اَللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اور سرکش گھوڑے کو رام کرنے کے لئے اس کے دائیں کان میں یہ پڑھے وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ اور جس زمین میں درندے

کی طرح ہے روایت میں ہے کہ جو آنحضرت کی زیارت کرے گویا اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ گویا اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ شیخ جلیل محمد بن شہر آشوب نے مناقب میں تاریخ بغداد سے نقل کیا ہے کہ خطیب بغدادی جو مؤلف تاریخ بغداد ہے اس نے اپنے استاد سے علی بن خلال سے نقل کیا ہے کہ جب بھی کوئی مشکل کام میرے پیش آیا تو میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس جاکر ان سے توسل کیا تو خداوند عالم نے وہ کام میرے لئے آسان کر دیا، انہوں نے کہا کہ ایک عورت کو بغداد میں دوڑ کر جاتے دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ کہاں جا رہی ہو اس نے کہا کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کی طرف جا رہی ہوں تاکہ وہاں جاکر اپنے لڑکے کے لئے جسے قید کر دیا گیا ہے دعا کروں ایک حنبلی مذہب رکھنے والا شخص وہاں کھڑا تھا تو اس نے اس عورت سے مزاح کرتے ہوئے کہا کہ تیرا لڑکا تو قید خانہ میں گیا ہے۔ اس عورت نے وہیں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے میرے مالک میں اس ذات کا واسطہ دیتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ جسے قید خانہ میں شہید کر دیا گیا اور اس کی مراد اس سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ذات مبارک تھی کہ تو اپنی قدرت کاملہ کو ظاہر فرما اچانک دیکھا گیا کہ اس عورت کے لڑکے کو رہا کر دیا گیا اور اس حنبلی کے لڑکے کو کہ جس نے استہزاء اور مسخرہ کیا تھا اس جنایت میں گرفتار کر لیا گیا۔ شیخ صدوقؒ نے ابراہیم بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک خط امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا اور اس میں سوال کیا تھا کہ امام حسین علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت میں سے کونسی زیارت بہتر ہے، جناب امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت مقدم ہے لیکن ان دو معصوم کی زیارت کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ بہر حال کاظمین کی زیارت کی کیفیت۔ واضح رہے کہ اس حرم شریف میں بعض زیارت تو ہر ایک امام کے ساتھ مختص ہے اور بعض زیارتیں ہر دونوں معصوم کیلئے مشترک ہیں پس جو زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ مختص ہے وہ یوں ہے جیسا کہ سید بن طاؤس نے مزار میں نقل کیا ہے کہ جب تو آنحضرت کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل کرے اور پھر بہت آرام اور وقار اور آہستہ آہستہ آنحضرت کے حرم کی طرف روانہ ہو اور جب حرم مبارک کے

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

جانور رہتے ہوں ان سے محفوظ رہنے کے لئے یہ پڑھے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ گم شدہ کے مل جانے کے لئے سورہ یٰسین کو دو رکعت نماز میں پڑھے يَا هَادِيَ الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي اور بھاگے ہوئے غلام کے لئے یہ پڑھے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ کو وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ اور چوروں سے محفوظ رہنے کے لئے سونے کے وقت

دروازے پر پہنچے تو یہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ہِدَایَتِہٖ لِدِیْنِہٖ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا دَعَا اِلَیْہِ مِنْ سَبِیْلِہٖ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ اَکْرَمُ مَقْصُوْدٍ وَاَکْرَمُ مَاْتِیٍّ وَقَدْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْکَ بِابْنِ بِنْتِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَاَبْنَائِہِ الطَّیِّبِیْنَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تُخَیِّبْ سَعْیِیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ وَاجْعَلْنِیْ عِنْدَکَ وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ پھر حرم مبارک کے اندر داخل ہو جائے اور پہلے اپنے دائیں پاؤں کو اندر رکھے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور جب قبر مبارک کے دروازے پر پہنچے تو ادب دخول یوں طلب کرے ءَاَدْخُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنَ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَاَدْخُلُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ ءَاَدْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ پھر اندر داخل ہو جائے بعد چار دفعے اللہ اکبر کہے اس کے بعد قبر مبارک کے سامنے قبلہ کو اپنے کندھے کے پیچھے رکھکر کھڑا ہو کر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ صَفِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ وَابْنَ اَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْہُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الدِّیْنِ وَالتُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَازِنَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَازِنَ عِلْمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَائِبَ الْاَوْصِیَآءِ السَّابِقِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْوَحْیِ الْمُبِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعِلْمِ الْیَقِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْبَۃَ عِلْمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْاِمَامُ الصَّالِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْاِمَامُ الزَّاہِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْاِمَامُ الْعَابِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْاِمَامُ السَّیِّدُ الرَّشِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْمَقْتُوْلُ الشَّہِیْدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

قل ادعوا اللہ اوادعوا الرحمٰن وکبّرہ تکبیرا تک پڑھے

بارھواں امر، نیز شیخ کلینی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سورہ اذا زلزلت الارض زلزالہا کی قرائت سے ملول نہ ہونا کیونکہ جو شخص اس کو نوافل میں پڑھے گا تو اس کو کبھی بھی زلزلہ نہیں پہنچے گا اور وہ زلزلے سے نہیں مرے گا کوئی صاعقہ اور کوئی آفت آفتہائے دنیا میں سے مرتے دم تک اسے نہیں پہنچے گی۔ اور اس کے مرنے کے وقت ایک کریم فرشتہ حق تعالیٰ کی طرف سے اس پر نازل ہوگا اور وہ اس کے سرہانے بیٹھ جائے گا اور کہے گا اے ملک الموت نرمی و مدارات کر ولی خدا

وَابْنَ وَصِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ مَا حَمَّلَكَ وَحَفِظْتَ مَا اسْتُوْدِعَكَ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ
اللهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ اللهِ وَاَقَمْتَ اَحْكَامَ اللهِ وَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى
فِيْ جَنْبِ اللهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا
مَضٰى عَلَيْهِ اٰبَاۤؤُكَ الطَّاهِرُوْنَ وَاَجْدَادُكَ الطَّيِّبُوْنَ الْاَوْصِيَاۤءُ الْهَادُوْنَ الْاَئِمَّةُ الْمَهْدِيُّوْنَ
لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلٰى هُدًى وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَّكَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَاجْتَنَبْتَ الْخِيَانَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ
وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ
الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاۤءِ وَاَشْرَفَ الْجَزَاۤءِ اَتَيْتُكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللهِ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُقِرًّا بِفَضْلِكَ مُحْتَمِلًا لِعِلْمِكَ مُحْتَجِبًا بِذِمَّتِكَ عَاۤئِذًا بِقَبْرِكَ
لَاۤئِذًا بِضَرِيْحِكَ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَى اللهِ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَاۤئِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَاۤئِكَ مُسْتَبْصِرًا
بِشَاْنِكَ وَبِالْهُدَى الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ عَالِمًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ وَبِالْعَمَى الَّذِيْ هُمْ
عَلَيْهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِزِيَارَتِكَ
اِلَى اللهِ تَعَالٰى وَمُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَيْهِ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَيَعْفُوَ عَنْ جُرْمِيْ
وَيَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِيْ وَيَمْحُوَ عَنِّيْ خَطِيْئَاتِيْ وَيُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ وَيَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ
وَيَغْفِرَ لِيْ وَلِاٰبَاۤئِيْ وَلِاِخْوَانِيْ وَاَخَوَاتِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بِفَضْلِهِ وَجُوْدِهِ وَمَنِّهِ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور
اس کا بوسہ لے اور اپنے دونوں چہرے اس پر یکے بعد دیگرے رکھے اور جو چاہے وہاں طلب کرے اور
اس کے بعد سر مبارک کی طرف لوٹ آئے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُوسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْهَادِيْ وَالْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ وَاَنَّكَ مَعْدِنُ
التَّنْزِيْلِ وَصَاحِبُ التَّاْوِيْلِ وَحَامِلُ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْعَالِمُ الْعَادِلُ وَالصَّادِقُ
الْعَامِلُ يَا مَوْلَايَ اَنَا اَبْرَءُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَاۤئِكَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمُوَالَاتِكَ فَصَلَّى اللهُ

کے ساتھ کیونکہ وہ مجھے
زیادہ یاد کرتا تھا الخبر
اسی خبر کے آخر میں ہے
کہ اس کی آنکھوں سے پردہ
اٹھا دیا جائے گا اور وہ
بہشت میں اپنی منازل
کو دیکھے گا۔ اور اس کا قبض
روح نرم ترین طریقہ
پر ہوگا اور ستر ہزار فرشتے
اس کی روح کی مشایعت
کریں گے اور بہشت میں
لے جائیں گے۔ تیرھواں
نیز کلینی نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا سورہ
ملک مانعہ ہے یعنی عذاب
قبر سے محفوظ رکھتی ہے
الخبر۔ چودھواں امر
نیز آنحضرت سے مروی
ہے کہ ایک قرآن مجید میں
گر گیا تھا جب وہ ملا تو
دیکھا گیا کہ سب ختم ہو چکا
تھا۔ سوائے اس آیت

عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ وَاَجْدَادِكَ وَاَبْنَآئِكَ وَشِيْعَتِكَ وَمُحِبِّيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری میں سورہ
الرحمٰن پڑھے یا جو سورہ بھی یاد ہو پڑھے اور اس کے بعد جو چاہے دعا طلب کرے۔ ایک اور زیارت
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شیخ مفید اور شہید اور محمد بن المشہدی نے فرمایا ہے کہ جب آنجناب
علیہ السلام کی کاظمین میں زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل زیارت بجا لائے اور اس کے بعد حرم مطہر کیطرف
روانہ ہو دروازے پر کھڑے ہو کر اذن دخول پڑھے اور حرم مبارک میں داخل ہو اور اس حالت میں یہ
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالسَّلَامُ
عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے مقابل کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ
حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ مُحْتَسِبًا وَعَبَدْتَهٗ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ
اَشْهَدُ اَنَّكَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَنَّكَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَقًّا اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَآئِكَ وَاَتَقَرَّبُ
اِلَى اللّٰهِ بِمُوَالَاتِكَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَآئِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ
فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک پر ڈال دے اور بوسہ دے اور اپنے چہرے
کے اطراف کو اس پر ملے۔ پھر وہاں سے سر مبارک کی جانب آ کر کھڑا ہو جائے اور یہ زیارت پڑھے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ صَادِقٌ اَدَّيْتَ نَاصِحًا وَقُلْتَ اَمِيْنًا وَمَضَيْتَ
شَهِيْدًا لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلَى الْهُدٰى وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ
وَاَبْنَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اس کے بعد قبر مبارک کا بوسہ دے اور پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور
اس کے بعد جو تیرا دل چاہے نمازیں پڑھے اور اس کے بعد پھر سجدہ میں جائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ
اِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَاِلَيْكَ قَصَدْتُ وَبِفَضْلِكَ رَجَوْتُ وَقَبْرَ اِمَامِيَ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ
عَلَيَّ طَاعَتَهٗ زُرْتُ وَبِهٖ اِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ فَبِحَقِّهِمُ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اغْفِرْ لِيْ

کے اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ
پندرھواں امر، نیز شیخ
کلینی نے زرارہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے کہا
کہ ماہ مبارک کی دوسری
تہائی میں قرآن کو اٹھا
لے اور کھول کر اپنے
سامنے رکھے اور پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ
وَمَا فِيْهِ وَفِيْهِ اسْمُكَ
الْاَعْظَمُ الْاَكْبَرُ وَ
اَسْمَآؤُكَ الْحُسْنٰى
وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى
اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ عُتَقَآئِكَ
مِنَ النَّارِ اور دعا کرے جس
حاجت کے متعلق تو چاہتا
ہے۔ سولہواں امر، شیخ
کفعمی نے مصباح میں اور
محدث فیض نے خلاصۃ الاذکار
میں فرمایا ہے کہ میں نے
اصحاب امامیہ کے بعض
کتب میں دیکھا ہے کہ جو

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَا کَرِیْمُ اس کے بعد پھر دائیں چہرے کی جانب قبر مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ حَوَائِجِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْضِهَا پھر چہرے کی بائیں جانب رکھ کر یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْصَیْتَ ذُنُوْبِیْ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْهَا وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ اس کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور سو دفعہ شُکْرًا شُکْرًا کہے پھر سجدے سے سر بلند کرے اور جو دعا چاہے طلب کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ سید جلیل علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ نے مصباح الزائرین میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ایک زیارت کے ذیل میں اس صلوات کہ جس میں آنحضرت کے فضائل اور عبادت و مصیبت موجود ہے نقل فرمایا ہے لہٰذا آنجناب کے زائر کو اس صلوات کے فیض سے اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہیئے اور وہ صلوات یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَصِیِّ الْاَبْرَارِ وَاِمَامِ الْاَخْیَارِ وَعَیْبَةِ الْاَنْوَارِ وَوَارِثِ السَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ وَالْحِکَمِ وَالْاٰثَارِ الَّذِیْ کَانَ یُحْیِی اللَّیْلَ بِالسَّهَرِ اِلَی السَّحَرِ بِمُوَاصَلَةِ الْاِسْتِغْفَارِ حَلِیْفِ السَّجْدَةِ الطَّوِیْلَةِ وَالدُّمُوْعِ الْغَزِیْرَةِ وَالْمُنَاجَاتِ الْکَثِیْرَةِ وَالضَّرَاعَاتِ الْمُتَّصِلَةِ وَمَقَرِّ النُّهٰی وَالْعَدْلِ وَالْخَیْرِ وَالْفَضْلِ وَالنَّدٰی وَالْبَذْلِ وَمَاْلَفِ الْبَلْوٰی وَالصَّبْرِ وَالْمُضْطَهَدِ بِالظُّلْمِ وَالْمَقْبُوْرِ بِالْجَوْرِ وَالْمُعَذَّبِ فِیْ قَعْرِ السُّجُوْنِ وَظُلَمِ الْمَطَامِیْرِ ذِی السَّاقِ الْمَرْضُوْضِ بِحَلَقِ الْقُیُوْدِ وَالْجَنَازَةِ الْمُنَادٰی عَلَیْهَا بِذُلِّ الْاِسْتِخْفَافِ وَالْوَارِدِ عَلٰی جَدِّهِ الْمُصْطَفٰی وَاَبِیْهِ الْمُرْتَضٰی وَاُمِّهٖ سَیِّدَةِ النِّسَاۤءِ بِاِرْثٍ مَغْصُوْبٍ وَوَلَاۤءٍ مَسْلُوْبٍ وَاَمْرٍ مَغْلُوْبٍ وَدَمٍ مَطْلُوْبٍ وَسَمٍّ مَشْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ وَکَمَا صَبَرَ عَلٰی غَلِیْظِ الْمِحَنِ وَتَجَرَّعَ غُصَصَ الْکُرَبِ وَاسْتَسْلَمَ لِرِضَاکَ وَاَخْلَصَ الطَّاعَةَ لَکَ وَمَحَضَ الْخُشُوْعَ وَاسْتَشْعَرَ الْخُضُوْعَ وَعَادَی الْبِدْعَةَ وَاَهْلَهَا وَلَمْ یَلْحَقْهُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَوَامِرِکَ وَنَوَاهِیْکَ لَوْمَةُ لَاۤئِمٍ صَلِّ عَلَیْهِ صَلٰوةً نَامِیَةً مُنِیْفَةً زَاکِیَةً تُوْجِبُ لَهَا بِهَا شَفَاعَةَ اُمَمٍ مِنْ خَلْقِکَ وَقُرُوْنٍ مِنْ بَرَایَاکَ وَبَلِّغْهُ عَنَّا تَحِیَّةً وَسَلَامًا وَاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ فِیْ مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا اِنَّکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَمِیْمِ وَالتَّجَاوُزِ الْعَظِیْمِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

زیارت مختص امام محمد نقی علیہ السلام سابقہ تین بزرگواروں نے فرمایا ہے کہ جب زیارت امام موسیٰ کاظمؑ

سورتوں اور آیات کی خاصیتیں

شخص چاہے کہ میں عالم خواب میں کسی پیغمبر یا امام علیہم السلام کو کسی اور آدمی کو یا اپنے والدین کو دیکھوں تو سورہ شمس و سورہ لیل و سورہ قدر و سورہ قل یا ایہا الکافرون و سورہ اخلاص و معوذتین کو پڑھے پھر سو دفعہ سورہ اخلاص اور سو دفعہ صلوات پڑھے اور باوضو ہو کر دائیں طرف سو جائے تو دیکھے گا جس کا ارادہ رکھتا ہے انشاء اللہ اور کلام کرے گا اس سے جو چاہے انشاء اللہ اور نسخہ میں میں نے دیکھا ہے کہ یہ عمل سات راتوں تک کرتا رہے بعد اس کے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْهُ مِنْکَ بَدَتِ الْاَشْیَاۤءُ وَاِلَیْکَ

سے فارغ ہو جائے تو پھر امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کی طرف جو اپنے جدّ بزرگوار امام موسٰی کاظم علیہ السلام کی پیٹھ کی جانب مدفون ہیں متوجہ ہو اور جب آنجناب کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو تو یہ زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبْنَائِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَوْلِيَائِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَصَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِي جَنْبِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اسکے بعد اپنے چہرے کو قبر مبارک پر ملے اور بوسہ دے اور دو رکعت نماز زیارت بجا لائے اور اسکے بعد جو نمازیں تیرا جی چاہے پڑھے اور جب فارغ ہو جائے تو سجدہ میں چلا جائے اور یہ پڑھے اِرْحَمْ مَنْ اَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ پھر چہرے کی دائیں جانب رکھ کر یہ کہے اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ پھر بائیں جانب چہرے کی رکھے اور یہ پڑھے عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيْمُ اس کے بعد پھر دوبارہ سجدے میں لوٹ آئے اور سو دفعہ شکراً شکراً کہے

ایک اور زیارت امام محمد تقی علیہ السلام

سیّد بن طاؤس نے مزار میں فرمایا ہے کہ جب امام موسٰی کاظم علیہ السلام کی زیارت کر چکے تو پھر امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک کے نزدیک ٹھہرے اور آنجناب کی یہ زیارت قبر مبارک کو بوسہ دینے کے بعد پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَرَّ التَّقِيَّ الْاِمَامَ الْوَفِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْرَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضِيَاءَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَاءَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاٰيَةُ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقْصِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ عِنْدَ الْاَشْرَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيُّ اللهِ

تَعُوْدُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْهَا كُنْتَ مَلْجَاَهٗ وَمَنْجَاهُ وَمَا اَدْبَرَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَلْجَاءٌ وَلَا مَنْجًا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ فَاَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِحَقِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ خَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اللَّذَيْنِ جَعَلْتَهُمَا سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُرِيَنِيْ مَيِّتِيْ فِي الْحَالِ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا ستر واں امر نیز کتاب خلاصہ میں بعض کتابوں سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے کتاب ادب الحمید میں دیکھا ہے جو

وَحُجَّتَهٗ فِیْ اَرْضِهٖ وَاَنَّكَ جَنْبُ اللّٰهِ وَخِيَرَةُ اللّٰهِ وَمُسْتَوْدَعُ عِلْمِ اللّٰهِ وَعِلْمِ الْاَنْبِيَآءِ وَرُكْنُ الْاِيْمَانِ
وَتَرْجُمَانُ الْقُرْاٰنِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدٰى وَاَنَّ مَنْ اَنْكَرَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدٰى اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيْتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اور پھر آنجناب کیلئے صلوات یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ التَّقِيِّ وَالْبَرِّ الْوَفِيِّ وَالْمُهَذَّبِ النَّقِيِّ هَادِى الْاُمَّةِ وَوَارِثِ الْاَئِمَّةِ
وَخَازِنِ الرَّحْمَةِ وَيَنْبُوْعِ الْحِكْمَةِ وَقَائِدِ الْبَرَكَةِ وَعَدِيْلِ الْقُرْاٰنِ فِى الطَّاعَةِ وَوَاحِدِ الْاَوْصِيَآءِ
فِى الْاِخْلَاصِ وَالْعِبَادَةِ وَحُجَّتِكَ الْعُلْيَا وَمَثَلِكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى الدَّاعِىْ اِلَيْكَ وَالدَّالِّ
عَلَيْكَ الَّذِىْ نَصَبْتَهٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمُتَرْجِمًا لِكِتَابِكَ وَصَادِعًا بِاَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِيْنِكَ
وَحُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ وَنُوْرًا تَخْرِقُ بِهِ الظُّلَمَ وَقُدْوَةً تُدْرَكُ بِهَا الْهِدَايَةُ وَشَفِيْعًا تُنَالُ بِهِ
الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَخَذَ فِىْ خُشُوْعِهٖ لَكَ حَظَّهٗ وَاسْتَوْفٰى مِنْ خَشْيَتِكَ نَصِيْبَهٗ فَصَلِّ عَلَيْهِ
اَضْعَافَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى وَلِيٍّ ارْتَضَيْتَ طَاعَتَهٗ وَقَبِلْتَ خِدْمَتَهٗ وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا
وَاٰتِنَا فِىْ مُوَالَاتِهٖ مِنْ لَّدُنْكَ فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا اِنَّكَ ذُو الْمَنِّ الْقَدِيْمِ
وَالصَّفْحِ الْجَمِيْلِ اور اس کے بعد نماز زیارت پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ
وَاَنَا الْمَرْبُوْبُ آخر تک، جو ص۹۹ پر موجود ہے ایک اور زیارت مختص آنجناب علیہ السلام شیخ صدوق نے
فقیہ میں روایت کی ہے کہ جب آنجناب کی زیارت کرنا چاہے تو پہلے غسل کرکے اپنے آپ کو پاک و
پاکیزہ کرکے پاکیزہ لباس پہن کر یہ زیارت پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْاِمَامِ التَّقِيِّ
النَّقِيِّ الرَّضِيِّ الْمَرْضِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى صَلٰوةً كَثِيْرَةً نَامِيَةً
زَاكِيَةً مُبَارَكَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَرَادِفَةً مُتَوَاتِرَةً كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِىْ
ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَآئِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَآئِكَ فَاشْفَعْ لِىْ
عِنْدَ رَبِّكَ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے اور پھر چار رکعت نماز دو رکعت امام محمد تقی علیہ السلام

محمد ابن جریر طبری کی تالیف ہے اس نے حارث ابن روح سے اس نے اپنے باپ و دادا سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنی اولاد سے کہا کہ جب کوئی چیز تمہیں اندوہناک کرے تو تم میں سے کوئی فرد بھی رات نہ گذارے مگر اس حالت میں کہ وہ باطہارت ہو اور اس کا فرش و لحاف بھی طاہر ہونا چاہیئے اور اس کے پاس عورت بھی نہیں ہونی چاہیئے پس سات دفعہ سورہ الشمس اور سات دفعہ سورہ واللیل کو پڑھے پھر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّىْ مِنْ اَمْرِىْ هٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا جب وہ اس عمل کو بجا لائے گا تو کوئی شخص اس کے پاس عالم خواب میں اسی رات یا تیسری رات یا پانچویں

کی زیارت کیلئے اور دو رکعت امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت کیلئے اس قبہ کے نیچے کہ جس میں امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک ہے بجا لائے اور نماز امام موسیٰ کاظمؑ کے سرہانے نہ پڑھے کیونکہ اس کے سامنے قریش کی قبریں ہیں اور ان قبروں کو اپنا قبلہ بنانا جائز نہیں ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ صدوق کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر مبارک جناب امام محمد تقیؑ کی قبر مبارک سے علیحدہ بنی ہوئی تھی اور اس کا قبہ علیحدہ تھا اور لوگ آنجنابؑ کے قبہ سے نکل کر امام محمد تقیؑ کے قبہ کی طرف جاتے تھے جو علیحدہ بنا ہوا تھا (لیکن مترجم عرض کرتا ہے کہ آجکل دونوں قبریں ایک ہی قبہ کے نیچے ایک ضریح کے اندر موجود ہیں)

دونوں اماموں کی مشترک زیارت: یہ بھی دو قسم پر ہے پہلی قسم: یہ وہ ہے کہ جو ہر ایک امام کیلئے علیحدہ پڑھی جاتی ہے شیخ جلیل جعفر بن محمد بن قولویہ قمی نے کامل الزیارۃ میں امام علی نقیؑ سے روایت کی ہے کہ ان دو اماموں میں سے ایک امام کی زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَاْنِهٖ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ یہ زیارت بہت کافی معتبر ہے شیخ صدوق اور شیخ کلینی اور شیخ طوسی نے بھی اسے معمولی اختلاف کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ دوسری قسم: یہ وہ زیارت ہے کہ جس کے پڑھنے سے دونوں اماموں کی زیارت ہو جائیگی اور وہ یوں ہے کہ شیخ مفید اور شہید اور محمد بن المشہدی نے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں بزرگواروں کی زیارت جب ضریح مبارک کے سامنے کھڑے ہو تو یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُوْرَيِ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنَّكُمَا قَدْ بَلَّغْتُمَا عَنِ اللهِ مَا حَمَّلَكُمَا وَحَفِظْتُمَا مَا اسْتُوْدِعْتُمَا وَحَلَّلْتُمَا حَلَالَ اللهِ وَحَرَّمْتُمَا حَرَامَ اللهِ وَاَقَمْتُمَا حُدُوْدَ اللهِ وَتَلَوْتُمَا كِتَابَ اللهِ وَصَبَرْتُمَا عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ اللهِ مُحْتَسِبَيْنِ حَتّٰى اَتَاكُمَا الْيَقِيْنُ اَبْرَاُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَائِكُمَا وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِوِلَايَتِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكُمَا مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكُمَا مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّذِيْ اَنْتُمَا عَلَيْهِ عَارِفًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكُمَا فَاشْفَعَا لِيْ عِنْدَ رَبِّكُمَا فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللهِ جَاهًا عَظِيْمًا وَمَقَامًا مَحْمُوْدًا اس کے بعد اس تربت شریف

اور میرا خیال ہے کہ اس نے کہا تھا یا ساتویں رات آئے گا اور اس کو اس غم واندوہ نجات پانے کا طریقہ بتائے گا۔ فقیر کہتا ہے کہ بعض نے کہا ہے سورہ والضحیٰ اور الم نشرح کو بھی پڑھے اور کتاب جواہر المنثورہ میں ہے کہ جو شخص چاہے کہ خواب میں دیکھے اپنے مطلب کو تو سونے کے وقت ان سورتوں میں سے ہر ایک سورہ کو سات دفعہ پڑھے والشمس واللیل والتین و اخلاص و قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کو اور با طہارت پاک مکان میں پاک لباس کے ساتھ رو بقبلہ داہنی جانب یعنی جیسے مردے کو لحد میں رکھا جاتا ہے سو جائے اور اپنے مطلب کو نیت میں لائے اگر اس رات نہ دیکھے تو بعد کی راتوں

کا بوسہ دے اور دائیں جانب چہرے کو اس پر رکھے اور اس کے بعد سر مبارک کی طرف چلا جائے اور یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا حُجَّتَیِ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَسَمَائِہٖ عَبْدُکُمَا وَلِیُّکُمَا زَائِرُکُمَا مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ بِزِیَارَتِکُمَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِیْ اَوْلِیَائِکَ الْمُصْطَفَیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیَّ مَشَاھِدَھُمْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اس کے بعد ہر ایک امام کیلئے دو دو رکعت نماز زیارت پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ چونکہ ان حضرات کے زمانے میں تقیہ بہت تھا اس واسطے مختصر زیارت انہوں نے اپنے شیعوں کو تعلیم دی ہے کہ تاکہ شیعہ حضرات ظالمین کے ظلم سے محفوظ رہیں اور اگر آجکل کوئی زائر لمبی زیارت پڑھنا چاہے تو اسے زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے کیونکہ یہ ان کی بہترین زیارت ہے خصوصاً اس سے ایک زیارت کہ جو حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امام موسیٰ کاظم کے ساتھ مختص ہے اور وہ زیارت بعد از میں زیارت جامعہ کے باب میں پہلی زیارت ہے جو ص۵۴۶ پر آئے گی اور جب زائران دو اماموں کے شہر سے واپس جانا چاہے تو اسے آنجناب کے کا وداع کرنا چاہیئے اور وداع جیسا کہ شیخ طوسی نے تہذیب الاحکام میں ذکر کیا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظمؑ کا وداع کرنا چاہے تو قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ اور امام محمد تقیؑ کے وداع میں یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یہ تیرا آخری وداع نہ ہو بلکہ پھر زیارت کی توفیق تجھے اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے اس کے بعد قبر مبارک کا بوسہ دے اور اپنے منہ کی دونوں جانب کو قبر مبارک پر رکھے۔ مؤلف کہتا ہے کہ یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکایت اور واقعہ جو مرد صالح باصفا حاجی علی بغدادی کو پیش آیا ہے اور جسے میرے استاد مرحوم نے اپنی کتاب جنۃ الماویٰ اور نجم الثاقب میں نقل کیا ہے ذکر کیا جائے اپنے نجم الثاقب میں فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب میں سوائے اس واقعہ کے جو بالکل تازہ ہو چکا ہے اور جو صحیح اور جس میں کافی فوائد موجود ہیں اور کوئی واقعہ نہ ہوتا تو بھی اس کتاب

سونے کے آداب

میں کرے اور سات راتوں سے متجاوز نہیں ہوگا۔ کہا گیا ہے کہ مجرب ہے۔ اٹھارواں امر نیز خلاصتہ الاذکار میں ہے کہ حضرت زہرا صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں نے بستر بچھایا ہوا تھا اور چاہتی تھی کہ سو جاؤں تو فرمانے لگے اے فاطمہؑ اس وقت تک نہ سو جب تک تو چار عمل بجا نہ لائے ختم قرآن کر اور پیغمبروں کو اپنا شفیع قرار دے اور مومنین کو اپنے سے خوش کر اور حج وعمرہ بجالا یہ کہنے کے بعد آپ مشغول نماز ہو گئے۔ میں نے ان کے نماز ختم کرنے تک توقف کیا اس کے

کی شرافت اور نفاست کیلئے کافی تھا آپ نے اس تمہید کے بعد فرمایا کہ حاجی علی بغدادی نے خداوند عالم
اس کی تائید فرمائے ذکر کیا ہے کہ میرے ذمہ اسّی تومان جو سکہ ایرانی ہے مال امام واجب الادا تھا
میں نجف اشرف گیا اور اس سے بیس تومان علم الھدیٰ الشیخ التقی شیخ مرتضیٰ اعلی اللہ مقامہ کی خدمت
میں اور بیس تومان جناب شیخ محمد حسین مجتہد کاظمینی اور بیس تومان جناب شیخ محمد حسن شروقی کی
خدمت میں پیش کئے اور باقی جو میرے ذمہ بیس تومان رہتے تھے میرا ارادہ تھا کہ واپس لوٹنے کے وقت
جناب شیخ محمد حسن کاظمینی آل یٰسین کی خدمت میں بغداد میں پیش کروں گا اور میں اس کی جلد ادائیگی کر دینے
میں عجلت سے کام لینے میں خوش تھا۔ جمعرات کو میں امامین ہمامین کاظمینؑ کی زیارت کے لئے مشرف
ہوا تو میں زیارت کے بعد جناب شیخ سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بیس تومان میں سے
کچھ ان کی خدمت میں پیش کئے اور ان سے وعدہ کیا کہ باقی کو آپ تدریجاً مجھے حوالہ فرمادیں میں
کیونکہ میں کچھ اجناس کو فروخت کر کے جہاں آپ فرمائیں گے ادا کر دوں گا اور میں نے ان کی خدمت
سے فارغ ہونے کے بعد اس دن عصر کو بغداد واپس جانے کا عزم ظاہر کیا تو شیخ مذکور نے فرمایا کہ آج یہیں
رہ جائیں۔ میں نے عرض کی کہ کارخانہ کے مزدوروں کی اجرت آج جا کر دینی ہے کیونکہ ہمارے ہاں رسم تھی
کہ پورے ہفتہ کی مزدوری جمعرات کی عصر کو دی جاتی تھی۔ میں وہاں سے اٹھا اور ابھی تقریباً تیسرا حصہ
راستہ کاطے کیا ہوگا کہ میری نگاہ ایک سیّد جلیل القدر پر جو بغداد سے میری طرف آرہے تھے پڑی جب
وہ میرے نزدیک پہنچے تو سلام کیا اور مصافحہ اور معانقہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اہلاً اور سہلاً فرمایا اور
مجھے سینے سے لگایا اور معانقہ کیا اور ہم نے ایک دوسرے کو (عربی قاعدے) کے ماتحت چوما۔
آپ کے سر مبارک پر سبز عمامہ تھا اور رخسار پر سیاہ بڑا خال تھا۔ آپ نے فرمایا حاجی علی آپ کا
کیا حال اور کہاں جا رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ کاظمین کی زیارت کر کے واپس بغداد جا رہا ہوں۔
آپ نے فرمایا آج رات شب جمعہ ہے اور زیارت کاظمین کیلئے واپس لوٹ آ۔ میں نے عرض کی۔
واپس جانے پر متمکن نہیں ہوں آپ نے فرمایا تو قادر ہے، واپس آجا تاکہ میں تیری گواہی دوں کہ تو میرے
جدّ بزرگوار جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اور میرے موالیوں اور دوست داروں میں سے ہے
اور شیخ بھی اس مطلب کی گواہی دے کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا کہ اپنے لئے شاہد (گواہ) بناؤ۔ اور

بعد میں نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ آپ نے مجھے
امر فرمایا ہے چار چیزوں
کا کہ اس وقت جن کے
بجالانے کی مجھ میں طاقت
نہیں آپ نے تبسم کیا اور
فرمایا جب تو تین دفعہ
قل ہو اللہ احد کو پڑھ لے
تو گویا کہ تو ایک ختم قرآن
کیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ
سے پہلے گزرے ہوئے
نبیوں پر صلوات بھیجے تو
گویا کہ ہم تیرے شفیع ہو
جائیں گے۔ اور جب تو
نے مومنین کے لئے استغفار
کی تو سب مومنین تجھ سے
خوش ہو جائیں گے اور
جب تو نے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر پڑھ لیا تو گویا تو
نے حج و عمرہ کیا۔ مولف
کہتا ہے کہ جو شخص سونے
کے وقت تین مرتبہ یفعل
اللہ ما یشاء بقدرتہ ویحکم
ما یرید

یہ عبارت ایک مطلب کی طرف اشارہ تھا جو میرے دل میں تھا کہ شیخ سے اس قسم کی خواہش کا
اظہار کروں کہ مجھے ایک ایسی تحریر لکھ دیں کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے دوست
داروں سے ہوں اور اسے اپنے کفن میں ساتھ رکھوں. میں نے عرض کی کہ آپ کو کیسے معلوم ہے
اور آپ کس قسم کی شہادت دیں گے. آپ نے فرمایا کہ جو شخص جس کا حق اسے پہنچاتا ہے اسے
اس کے متعلق کیسے علم نہ ہوگا. میں نے عرض کی کہ کونسا حق. آپ نے فرمایا وہ حق جو تو نے میرے
وکیل کو دیا ہے. میں نے کہا آپ کے کونسے وکیل. آپ نے فرمایا جناب شیخ محمد حسن. میں نے کہا کہ وہ
آپکے وکیل ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں وہ میرے وکیل ہیں اور جناب آقا سید محمد بھی. میرے دل میں خطور
ہوا کہ اس سید جلیل القدر نے مجھے میرے نام سے پکارا حالانکہ وہ مجھے نہیں پہچانتے تھے پھر خیال آیا کہ شاید
وہ مجھے جانتے ہونگے اور مجھے پتہ نہ ہو. پھر دل میں خیال آیا. کہ یہ سید بزرگوار حق سادات میں سے کچھ مجھ سے
چاہتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ انہیں مال امام علیہ السلام سے کچھ دوں تو میں نے عرض کی کہ اے بزرگوار
میرے پاس کچھ آپکے حق میں سے صرف سہم امام علیہ السلام موجود ہے اور میں نے آقا شیخ محمد حسن سے اجازت
لی ہوئی ہے تو کیا آپکو دیدوں تو آپنے تبسم فرمایا اور فرمایا ہاں تو نے ہمارے حق میں سے کچھ میرے وکیلوں
کو نجف اشرف میں پہنچا دیا ہے. میں نے عرض کی کہ جو کچھ میں دے چکا ہوں وہ قبول ہے تو آپنے فرمایا
ہاں. میرے دل میں آیا کہ یہ سید بزرگوار علماء کرام کو اپنا وکیل فرما رہے ہیں اور یہ چیز میرے دل میں بہت بڑی
معلوم ہوئی تو میں نے کہا کہ علماء کرام سہم سادات کے قبضہ میں وکیل ہوتے ہیں اور پھر مجھ پر غفلت طاری
ہوگئی (اور جواب نہ پوچھ سکا) تو آپنے اس وقت فرمایا کہ میرے جد بزرگوار کی زیارت کیلئے واپس لوٹ
جا (تنبیہ) ہمارے پاکستان میں جو حضرات مجتہدین عظام کو خصوصاً غیر سادات مجتہدین کو سہم امام
میں تصرف کرنیکا مجاز نہیں سمجھتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ علماء مجتہدین سہم امام علیہ السلام کو طلباء دین پر
خرچ نہیں کر سکتے انہیں اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور مجتہدین کے افعال اور اقوال پر اعتراض
کر کے اپنے امام علیہ السلام کے غضب سے ڈرنا چاہیئے) میں واپس زیارت کیلئے لوٹ آیا اور آپ اپنے دائیں
ہاتھ میں میرا ہاتھ لیکر چل پڑے جب ہم راستہ طے کر رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ہمارے دائیں جانب
ایک نہر سفید اور صاف پانی کی جاری ہے اور لیموں اور نارنجی اور انار اور انگور وغیرہ کے درخت

تا بعزتہم پڑھے تو گویا ایسا
ہے کہ اس نے ہزار رکعت
نماز ادا کی۔ انیسواں امر نیز
خلاصۃ الاذکار میں ہے، کہ
مطالعہ کے وقت یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِي مِنْ ظُلُمَاتِ
الْوَهْمِ وَاَكْرِمْنِي بِنُورِ
الْفَهْمِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَانْشُرْ
عَلَيْنَا خَزَائِنَ عُلُومِكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ بیسواں امر،
روایت میں ہے کہ ایک
شخص نے حضرت امام محمد
تقی علیہ السلام کی خدمت میں
لکھا کہ میں بہت مقروض
ہوگیا ہوں حضرت نے
جواب میں تحریر فرمایا کہ
زیادہ استغفار کیا کر اور زبان
کو انا انزلناہ کو پڑھنے سے
تر رکھ یعنی اس کو بھی زیادہ
پڑھا کر۔ اکیسواں امر، ایک
حدیث میں ہے کہ مفضل

میوہ دار جبکہ میوہ کا وقت بھی نہ تھا ہمارے سر کے اوپر سایہ ڈالے ہوئے موجود ہیں میں نے کہا کہ یہ نہر اور درخت کیسے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں میں سے جو میرے جدّ بزرگوار اور ہماری زیارت کرے یہ ان کیلئے ہیں تو میں نے عرض کی کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تو آپنے فرمایا پوچھ، میں نے کہا شیخ عبدالرزاق مرحوم ایک عالم مدرس تھے ایک دن میں ان کی خدمت میں گیا تو ان سے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنی عمر بھر رات کو عبادت کرتا رہے اور دن میں روزے رکھتا رہے اور چالیس حج اور چالیس عمرہ بجا لائے اور صفا اور مروہ کے درمیان فوت ہو جائے لیکن امیر المومنین علیہ السلام کے دوستداروں سے نہ ہو تو اسے ان کا کچھ بھی نہیں ملے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ قسم بخدا اسے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر میں نے اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے دوستداروں سے تھے آپنے فرمایا ہاں اور وہ بھی جو تیرے متعلقین میں سے ہیں، میں نے کہا کہ سیّدی ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تو آپنے فرمایا، پوچھ میں نے عرض کی۔ کہ واعظ اور روضہ خوان امام حسین علیہ السلام پڑھتے ہیں کہ ایک شخص سلیمان اعمش کے پاس آیا اور اس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ یہ بدعت ہے اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہودج (کجاوہ) زمین اور آسمان کے درمیان ہے تو پوچھا کہ اس میں کون ہے تو اسے کہا گیا کہ اس میں جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب خدیجۃ الکبریٰ ہیں اس نے کہا کہ کہاں جارہی ہیں تو جواب ملا کہ آج رات جو شب جمعہ ہے اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیلئے جارہی ہوں اس نے دیکھا کہ بہت کافی (کاغذ) ہودج سے گر رہے ہیں کہ جن پر لکھا ہوا ہے کہ شب جمعہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو جہنم کی آگ سے قیامت کے دن امان ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے آپنے فرمایا ہاں، یہ بالکل صحیح ہے۔ میں نے کہا کہ سیّدی کہ کیا یہ بالکل صحیح ہے کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت شب جمعہ کرے اس کیلئے امان ہے۔ آپنے فرمایا قسم بخدا بالکل صحیح ہے میں نے دیکھا کہ اسوقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ رو رہے تھے۔ میں نے کہا کچھ اور بھی پوچھنا ہے، تو آپنے فرمایا پوچھ۔ میں نے کہا کہ ہم نے ۱۲۶۹ھ میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی تھی اور درود مقام پر ایک عرب سے جو نجف اشرف کے مشرق کی جانب کا رہنے والا تھا ملاقات ہوئی تھی اور اسے ہم نے مہمان کیا تھا اور اس سے پوچھا تھا کہ امام رضا علیہ السلام کا ملک کیسا ہے تو اس نے کہا کہ جنت ہے

نے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں تنگی نفس کی شکایت کی اور کہنے لگا تھوڑا سا چلتا ہوں تو میرا سانس تنگ ہو جاتا ہے اور میں بیٹھ جاتا ہوں تو آپنے فرمایا کہ اونٹ کا پیشاب پی تاکہ ٹھیک ہو جائے، دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کھانسی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ کچھ انجدان رومی اور اسی مقدار نبات سفوف اس کو ملا کر ایک دو دن تک استعمال کر وہ شخص کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں نے کھایا تو ٹھیک ہوگیا، بائیسواں امر، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک شہر سے گزرے تو دیکھا کہ اس شہر کے لوگوں کے چہرے زرد ہیں اور آنکھیں

اور آج مجھے پندرہ دن ہو رہے ہیں کہ میں یہاں رہ رہا ہوں اور امام رضاؑ کے مہمان خانہ سے کھانا کھا رہا ہوں کیا جرأت ہے منکر اور نکیر کو کہ وہ قبر میں میرے پاس آئیں حالانکہ میرا گوشت و پوست امام رضا علیہ السلام کے مہمان خانہ سے بن چکا ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ امام رضاؑ اس کے پاس قبر میں آکر اسے منکر اور نکیر سے چھڑا لیں گے آپ نے فرمایا ہاں، قسم بخدا کہ میرے جدّ اس کے ضامن ہیں۔ میں نے کہا کہ ایک مختصر سوال ہے، آپ نے فرمایا، کہ پوچھ، میں نے کہا کہ میری زیارت امام رضا علیہ السلام کو قبول ہے تو آپ نے فرمایا قبول ہے انشاء اللہ، میں نے کہا اے مولائی ایک اور سوال ہے تو آپ نے فرمایا بسم اللہ پوچھ، میں نے کہا حاجی محمد حسین بزّاز باشی ولد مرحوم حاجی احمد بزّاز باشی جو میرے ساتھ امام رضاؑ کی زیارت میں ہم سفر اور ہم خرچ تھے کی زیارت قبول ہے یا نہ، تو آپ نے فرمایا، ہاں اس بندہ صالح کی بھی زیارت قبول ہے میں نے پھر پوچھا کہ فلاں شخص جو بغداد کا ہمارا رفیق سفر تھا اس کی زیارت قبول ہے یا نہ تو آپ ساکت ہو گئے۔ پھر میں نے دوبارہ پوچھا کہ اسکی زیارت قبول ہے یا نہ تو آپ نے کوئی جواب نہیں دیا یہی حاجی ناقل ہیں کہ وہ کئی ایک آدمی بغداد کے مالدار لوگوں میں سے تھے اور وہ سفر زیارت میں ہمیشہ لہو ولعب میں مشغول رہتے تھے اور جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا اس نے اپنی ماں کو بھی قتل کیا ہوا تھا اس کے بعد ہم ایک وسیع سڑک پر جس کے دونوں طرف میں باغات ہیں اور کاظمین کے قریب ہے ایک مقام پر پہنچے کہ جس کے دائیں جانب بغداد سے شروع ہونیوالے باغ آکر ملتے ہیں اور وہ مقام یتیم سیّد کا تھا کہ جسے حکومت نے سڑک میں ملا لیا تھا اور کاظمین کے اہل تقویٰ اور پرہیزگار لوگ سڑک کے اس نقطہ پر نہیں چلتے تھے میں نے اس بزرگوار کو دیکھا کہ وہ اس جگہ پر چل رہے ہیں، میں نے عرض کی کہ اے میرے مولیٰ۔ یہ جگہ بعض یتیم سادات کی ہے کہ جس میں تصرّف کرنا جائز نہیں ہے تو آپ نے فرمایا، کہ یہ جگہ میرے جدّ بزرگوار امیرالمؤمنینؑ کی ہے اور اس کی ذرّیت ہماری اولاد ہے اور ہمارے دوستداروں کیلئے اس جگہ میں تصرّف کرنا جائز ہے اور اس جگہ کے قریب ایک باغ حاجی مرزا ہادی کا تھا جو بغداد کے مشہور مالداروں میں سے ہے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اس باغ کے متعلق مشہور یہی ہے کہ یہ باغ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ہے تو آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا مطلب اور آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اتنے میں ہم دجلہ کی اس جگہ پہنچ گئے کہ جہاں سے پانی باغات اور زراعتوں کیلئے لیا

سبز ہو چکی ہیں اور انہوں اپنی کثرت بیماری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ گوشت کو بغیر دھونے کے پکاتے ہو اور کوئی حیوان نہیں مرتا، مگر یہ کہ وہ جنابت کے ساتھ پھر ان لوگوں نے گوشت کو دھونے کے بعد پکانا شروع کیا تو ان کی بیماریاں دفع دفع ہو گئیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک دوسرے شہر سے ہوا تو دیکھا کہ ان سب کے دانت گر چکے ہیں اور ان کے چہروں پر ورم آیا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ سونے کے وقت منہ کو کھلا رکھا کرو اور لبوں کو بند کر کے نہ سویا کرو، انہوں نے جب ایسا کیا تو ان کی بیماری ہی زائل ہو گئی، تئیسواں امر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

جاتا ہے اور وہاں سے دو راستے شہر کی طرف جاتے ہیں ایک سلطانی دوسرا سادات کے راستے سے مشہور ہے آپنے سادات کے راستے پر چلنا شروع کیا تو میں نے عرض کی کہ سلطانی راستے سے چلیں تو آپنے فرمایا نہیں ہم اسی راستے پر جائیں گے، تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ ہم صحن مبارک میں کفشداری کے جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں کے پاس پہنچ چکے تھے اور کسی کوچہ اور بازار سے گذر نہیں ہوا۔ ایوان مبارک میں باب المراد کی طرف سے جو مشرق کے جانب امامین ہمامین کے پائنتی طرف ہے داخل ہوئے آپ رواق میں بھی نہیں ٹھہرے اور اذن دخول بھی نہیں پڑھا اور حرم میں چلے گئے اور مجھے فرمایا کہ زیارت پڑھ۔ میں نے عرض کی کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو آپنے فرمایا کہ میں تجھے زیارت پڑھاؤں تو میں نے عرض کی کہ ہاں۔ تو آپنے فرمایا کہ ءَاَدْخُلُ یَا اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے بعد ہر ایک امام پر سلام کیا یہاں تک کہ امام حسن عسکری پر پہنچے تو فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ الْعَسْکَرِیْ اس کے بعد فرمایا کہ اپنے زمانے کے امام کو جانتا ہے تو میں نے کہا۔ ہاں تو فرمایا کہ ان پر سلام کر تو میں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا ابْنَ الْحَسَنِ آپنے تبسم فرمایا اور یہ کہا عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اس کے حرم میں داخل ہوئے اور ضریح مبارک کے نزدیک گئے اور اس سے چپٹے اور بوسہ دیا اس کے بعد فرمایا کہ اب زیارت پڑھو تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں تو آپنے فرمایا کہ میں تیرے لئے پڑھوں تو میں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا کہ کونسی زیارت پڑھوں: میں نے کہا جو زیارت افضل ہو تو آپنے فرمایا زیارت امین اللہ افضل ہے اسوقت اپنے یوں پڑھنا شروع کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا اَمِیْنَیِ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَحُجَّتَیْهِ عَلٰی عِبَادِهٖ آخر تک آپنے زیارت امین اللہ پڑھی اسوقت حرم مبارک کے چراغ جلائے گئے میں دیکھ رہا تھا کہ شمعیں جل رہی ہیں لیکن حرم مبارک کسی اور نور سے روشن تھا کہ جو سورج کی روشنی کی طرح اس کے مقابل شمعیں اس چراغ کی نسبت رکھتی تھیں کہ جو سورج کے سامنے جلائی جائے اور مجھ پر اتنی غفلت طاری تھی کہ میں ان علامات کی طرف ملتفت نہ تھا۔ جب زیارت سے آپ فارغ ہوتے تو پائنتی کی طرف مشرق کی جانب آکھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جدّ بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا شب جمعہ ہے میں زیارت آنحضرت کی کرنا چاہتا ہوں آپنے زیارت وارث

لڑکا ہونے کے لئے دُعا

سے منقول ہے کہ جب تو کسی مبتلا آدمی کو دیکھے تو آہستہ تین مرتبہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَلَوْ شَاءَ فَعَلَ جو ایسے کرے تو کبھی بھی وہ بلا اس کو نہیں پہنچے گی، دوسری روایت میں ہے کہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ اور اس کو آہستہ کہے تاکہ وہ نہ سنے، چوبیسواں امر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عورت حاملہ ہو اور اس کے حمل کے چار مہینے گذر جائیں تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کرکے آیۃ الکرسی اس پر پڑھو اور اس کے پہلو پر ہاتھ مس کرو اور یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا یعنی خدایا میں نے اس کا نام محمد

پڑھی اور اتنے میں مؤذن مغرب کی نماز کی اذان سے فارغ ہو چکے تھے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھو، آپ اس وقت اس مسجد میں جو سر مبارک کی پشت پر واقع ہے اور جہاں جماعت ہو رہی تھی آئے اور امام کے ساتھ دائیں پہلو انفراداً نماز پڑھنی شروع کی اور میں پہلی صف میں جماعت کیساتھ شریک ہوگیا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انہیں پھر نہیں دیکھا میں مسجد سے باہر نکل کر حرم مبارک میں انہیں ڈھونڈنا شروع کیا لیکن انہیں نہ پایا کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ انہیں کچھ نقدی طاقات کر کے دوں گا اور رات کو انہیں اپنے پاس مہمان رکھوں گا، اسوقت میری آنکھ خواب غفلت سے کھلی اور اس سیّد بزرگوار کے سب معجزات کی طرف ملتفت ہونے لگا کہ میں نے کیسے ان کی اطاعت کرتے ہوئے آپکے کام کو بغداد سے چھوڑ کر واپس آیا اور ان کا میرا نام لیکر بلانا، اور ان کا اپنے محبّوں کیلئے شہادت دینا اور اس نہر اور میوہ دار درختوں کا جیساکہ میوہ کا وقت نہ تھا دیکھنا وغیرہ کہ جسکی وجہ سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ تو میرے امام جناب مہدی علیہ السلام تھے کیونکہ ان کا اذنِ دخول میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد پوچھنا کہ اپنے زمانے کے امام کو جانتے ہو اور پھر فرمانا کہ ان پر سلام کرو اور سلام کے بعد تبسّم فرما کر ان کا وعلیک السلام سے جواب دینا وغیرہ یہ سب علامتیں میرے امام مہدی علیہ السلام کی ہی تھیں، میں اسوقت کفشداری کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ باہر چلے گئے ہیں اور کیا وہ سیّد تیرے رفیق اور ہمراہی تھے تو میں نے کہا ہاں اسکے بعد میں نے وہ رات اپنے سابقہ میزبان کے پاس آکر گزاری اور جب صبح ہوئی تو جناب شیخ محمد حسن کیخدمت میں حاضر ہو کر کل جو واقعات گذرے تھے ان سے بیان کئے آپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھکر مجھے اس قصّہ اور واقعہ اور راز کے بیان کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خداوند عالم موفّق کرے میں نے اس واقعہ کے ایک مہینہ گذرنے تک اس واقعہ کو کسی کے سامنے اظہار نہیں کیا تھا کہ ایک دن پھر حرم مطہر میں تھا کہ ایک سیّد جلیل القدر کو دیکھا کہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس دن کا کیا واقعہ تھا، تو میں نے کہا کہ میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی تھی آپنے پھر پوچھا تو میں نے شدید انکار کیا اس کے بعد وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور انہیں پھر نہیں دیکھا، دوسرا مطلب مسجد براثا میں جانا اور وہاں نماز ادا کرنے میں ہے، واضح رہے کہ مسجد براثا ایک مشہور اور متبرک مسجد ہے جو بغداد اور کاظمین کے درمیان زواروں کے راستے میں واقع ہوئی ہے اس کے فیض سے اکثر زوار محروم رہتے ہیں حالانکہ بہت کافی فضائل اور شرافت اس کے لئے نقل ہوئی ہے

رکھاہے۔ جب ایسا کریگا تو خدا اس کو بیٹا بنائے گا پس اگر اس کا نام محمد رکھے تو مبارک ہے اور اگر کوئی اور نام رکھا تو اگر خدا چاہے گا تو اس سے وہ لڑکا لے لے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو بخش دے گا، پچیسواں امر روایت ہے کہ عقیقہ کے گوسفند کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانٍ (یہاں پر اس بچے کا نام لے) لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ یہ دعا پڑھے يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا

حموی نے جو ۶۲۶ھ کے مورخین میں سے ہے اپنی معجم البلدان میں کہا ہے براثا بغداد کا ایک محلہ کرخ محلہ کے قبلہ اور باب محول کے جنوب میں واقع تھا اس محلہ میں ایک شیعوں کی جامع مسجد تھی کہ جس میں وہ نماز پڑھتے تھے اور بعد میں خراب ہو گئی تھی اور اس نے لکھا ہے کہ راضی باللہ خلیفہ بنی عباس کے زمانے سے پہلے شیعہ اس مسجد میں اکٹھے ہوتے تھے اور صحابہ پر سب کرتے تھے راضی باللہ کے حکم سے اچانک اس مسجد میں ٹوٹ پڑے اور جسے وہاں پایا گرفتار کر کے قید کر لیا اور مسجد کو خراب کر کے زمین کے مساوی کر دیا شیعوں نے اس واقعہ کی خبر بغداد کے گورنر حکم ماکانی کو دی اس گورنر نے حکم دیا کہ دوبارہ اس مسجد کو وسیع تر مضبوط بنا دیا جائے اس کے صدر دروازے پر راضی باللہ کا نام لکھا۔ اور اس زمانے سے لیکر ۴۵۰ھ تک یہ ہمیشہ آباد تھی اور نماز جماعت ہوتی تھی لیکن بعد میں اب تک بے کار غیر آباد پڑی ہوئی ہے (لیکن موجودہ زمانے میں جو ۱۳۷۹ھ ہے اس مسجد کو دوبارہ بہت بڑی عالیشان عمارت کیسا تھ شیعوں نے آباد کر دیا ہے اور اسوقت بہت زوار وہاں جاکر اعمال بجا لاتے ہیں، مترجم) براثا بغداد شہر کے آباد ہونے سے پہلے ایک دیہات تھا کہ جس کے متعلق لوگوں کا گمان ہے کہ وہاں سے امیر المومنین علی علیہ السلام نے خوارج نہروان کی لڑائی کو جاتے ہوئے گزر کیا تھا اور اسی مسجد میں نماز ادا فرمائی تھی اور اس بستی کے حمام میں بھی آپ نے غسل فرمایا تھا اور یہ براثا ابو شعیب عابد براثی کی طرف منسوب ہے اور وہ پہلے شخص ہیں جو براثا میں ایک جھونپڑی بنا کر سکونت اختیار کی اور اپنی موت کیوقت تک یہاں عبادت کرتے رہے ایک بہت بڑے مالدار کی لڑکی کا کہ جس کی تربیت عالیشان محلوں میں ہوئی تھی گزر اس جھونپڑی سے ہوا جب اس کی نگاہ ابو شعیب پر پڑی اور اس نے اس کی اس حالت کو دیکھا تو اسے اس کی وہ حالت بہت پسند آئی اور اسکے دل میں ابو شعیب کی محبت جاگزین اس حد تک ہوئی کہ اس کی اسیر محبت ہو کر مجبوراً اس عابد کے نزدیک آبیٹھی اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تیری خدمت رہوں انہوں نے جواب دیا میں تجھے اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ اس موجودہ شان و شوکت و ہیبت کو خیرباد کہہ دے اس سعادت مند عورت نے اسے قبول کیا اور عبادت گزاروں کے لباس کو اختیار کیا تب ابو شعیب نے ان سے شادی کر لی جب ہی وہ لڑکی اس جھونپڑی میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ ابو شعیب نے رطوبت کی سرایت سے بچنے کیلئے زمین پر اپنے نیچے ایک چٹائی بچھائی ہوئی تھی اس عورت نے ان سے کہا کہ میں تیرے پاس جب تک اس چٹائی کو اپنے نیچے سے باہر نہ پھینک دے نہیں رہوں گی کیونکہ میں نے آپ سے ہی سنا ہے کہ آپ کہتے تھے کہ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ تو لڑکے کا نام لے اور اس جانور کو ذبح کر دے علامہ مجلسی نے کتاب حلیہ میں فرمایا ہے کہ جان لینا چاہیئے بچے کے لئے عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے اس شخص کیلئے جو اس کی قدرت رکھتا ہو اور بعض علماء اس کو واجب سمجھتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ عقیقہ ساتویں دن کیا جائے اور اگر تاخیر کی گئی تو لڑکے کے بلوغ تک باپ پر سنت ہے اور بلوغ کے بعد آخیر عمر تک اس لڑکے

زمین کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو اپنے اور میرے درمیان حجاب اور پردہ ڈالتا ہے حالانکہ کل تو میرے پیٹ میں آنے والا ہے پس ابو شعیب نے اس چٹائی کو باہر پھینک دیا اور اس سعادت مند عورت کے ساتھ مرنے تک ٹھہرے رہے اور اللہ کی دونو بہت اچھی طرح عبادت کرتے رہے (مؤلّف کہتا ہے کہ ہم نے ہدیۃ الزّائرین میں اس مسجد کی فضیلت میں کافی روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان اخبار سے کئی ایک فضیلتیں اس مسجد کی معلوم ہوتی ہیں کہ اگر ایک فضیلت بھی ان میں سے کسی اور مسجد میں پائی جائے تو اس لائق ہو جاتی ہے کہ انسان اسکی طرف منازل بعیدہ سے سفر کرکے اس میں نماز اور دعا کے فیض سے مستفیض ہو۔ اور وہ فضیلتیں یہ ہیں۔ پہلی اللہ تعالیٰ کا یہ قرار دے دینا کہ اس سرزمین میں کوئی بادشاہ لشکر کے ساتھ سوائے پیغمبر اور وصی پیغمبر کے نہیں اُترے گا۔ دوسری حضرت مریم کے گھر کا یہاں پر ہونا، تیسری یہ زمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمین ہے۔ چوتھی اس چشمے کا یہاں ہونا جو حضرت مریمؑ کے لئے ظاہر ہوا تھا، پانچویں، اس چشمے کو حضرت امیر علیہ السلام کا دوبارہ ظاہر کرنا، چھٹی یہاں پر ایک متبرک سفید پتھر کا ہونا کہ جس پر حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھتی تھیں، ساتویں، اسی پتھر کا دوبارہ جناب امیرالمؤمنین کا معجزہ سے ظاہر کرنا اور اسے قبلہ کی طرف نصب کر دینا اور اس کی طرف نماز پڑھنا، آٹھویں۔ جناب امیرالمؤمنینؑ اور ان کے دو فرزند حضرت امام حسن مجتبیٰؑ و امام حسین سیّد الشّہداءؑ کا اس میں نماز پڑھنا۔ نویں، جناب امیرالمؤمنینؑ کا اس مکان کی شرافت اور اس زمین کی تقدّس کی وجہ سے یہاں پر چار دن تک رہنا، دسویں پیغمبروں کا یہاں نماز پڑھنا بالخصوص جناب خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا یہاں پر نماز بجالانا۔ گیارھویں، یہاں پر ایک پیغمبر کی قبر مبارک کا یہاں پر ہونا اور شاید وہ قبر جناب حضرت یوشع علیہ السلام کی ہو کیونکہ شیخ مرحوم نے فرمایا ہے کہ آپ کی قبر کاظمین سے باہر مسجد براثا کے سامنے ہے بارھویں، حضرت امیرالمؤمنینؑ کیلئے اسی جگہ پر آفتاب کا پلٹ آنا اتنی شرافتیں اور فضائل اور آیات الٰہی اور معاجز حیدریہ کے ظہور کے باوجود معلوم نہیں ہے کہ ہزار زائروں میں سے کوئی ایک زائر بھی اس مسجد میں جاتا ہو، حالانکہ وہ ان کے راستے پر ہے اور وہ ان سے مکرر گزرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی اتفاقاً وہاں اس فیض کے حاصل کرنے کیلئے چلا جائے اور وہاں پہنچ کر دروازہ مسجد کو بند پائے تو مختصر سی رقم دروازے کے کھلوانے پر خرچ کرنے سے کتراتا ہے اور اپنے آپکو اتنے بڑے فیوضات سے محروم رکھتا ہے حالانکہ بغداد اور ظالموں کے محلوں کی سیر و سیاحت کیلئے اور فضول مال و متاع نجس و ناپاک

کے لئے سنّت ہے اور بہت سی احادیث معتبرہ میں ہے کہ عقیقہ کرنا واجب ہے اس شخص پر کہ جس کے ہاں لڑکا ہو اور بہت سی احادیث میں منقول ہے کہ لڑکا عقیقہ کا گرو ہے یعنی اگر عقیقہ نہ کیا گیا تو تلف اور اس کے متعلق مختلف بیماریوں کا خوف ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ لازم ہے ہر اس شخص پر جو غنی ہے اور جو فقیر ہے جب اس سے ہو سکے تو کرے اور اگر نہ ہو سکے تو پھر کوئی ڈر نہیں۔ اور اگر عقیقہ اس کے لئے نہ کریں اور قربانی اس کے لئے کبھی کر دیں تو وہ قربانی عقیقہ کے لئے بھی کافی ہے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت سے سوال

سے خرید اجاتا ہے اور جس کے خریدنے کو زائر زیارت کا جزو سمجھتا ہے بے باکانہ خرچ کرتا ہے اللہ ہی نیکیوں کی طرف توفیق دینے والا ہے۔

(تیسرا مطلب) نوّاب اربعہ کی زیارت میں ہے

نواب اربعہ جناب ابو عمر عثمان بن سعید اسدی اور جناب ابو جعفر محمد بن عثمان اور شیخ ابوالقاسم حسین ابن روح نوبختی اور شیخ جلیل ابوالحسن علی بن محمد ثمری رضی اللہ عنہم ہیں۔ واضح رہے کہ زوار وں کے وظائف میں سے جب تک کہ وہ کاظمین شریفین میں رہ رہے ہیں امام صاحب العصر صلوات اللہ علیہ کے ان چار نائبوں کی زیارت کیلئے بغداد میں جانا بھی ہے کیونکہ ہر ایک ان نائبوں میں سے اگر دور کے شہروں میں مدفون ہوتے تو ہر انسان کو ان کی زیارت کا فیض حاصل کرنے کیلئے سفر کی تکالیف برداشت کرکے جانا چاہیئے تھا کیونکہ کوئی بھی ائمہ کے خاص اصحاب میں ان کی بزرگی اور جلالت قدر تک نہیں پہنچ سکتا اس واسطے کہ تقریباً ستر سال تک یہ بزرگوار منصب سفارت پر فائز تھے اور امام اور رعیّت کے درمیان واسطہ تھے کہ جن کے ہاتھوں پر بہت کافی کرامات اور خارق عادات جاری ہوئے حتیٰ کہ بعض علما ان کی عصمت کے بھی قائل ہو گئے ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ جبکہ یہ بزرگوار اپنی زندگی میں امام صاحب العصرؑ اور ان کی رعیت کے درمیان واسطہ تھے اور اس واسطے کے لوازم میں لوگوں کی حاجات اور خطوط اور عرائض کا آنحضرت تک پہنچانا تھا۔ اب بھی موت کے بعد ویسے منصب شریف پر انہیں یہ فخر حاصل ہے اور لا محالہ وہ خطوط جو حاجات اور تختیوں پر مشتمل ہیں ان کے واسطے سے آنحضرت تک پہنچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ یہ چیز اپنے مقام پر ثابت ہے۔ نواب اربعہ کی زیارت کیفیّت یوں ہے جیسا کہ شیخ طوسیؒ نے تہذیب میں اور سیّد بن طاؤسؒ نے مصباح الزائر میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کیفیّت کی نسبت ابوالقاسم حسین بن روحؒ کی طرف دی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان کی زیارت میں پہلے جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ پر سلام کرے اور ان کے بعد جناب امیرالمومنین اور جناب خدیجۃ الکبریٰ اور جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور ہر ایک امامؑ پر سلام کرے۔ یہاں تک صاحب العصر صلوات اللہ علیہ تک پہنچ جائے اور اس کے بعد یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور فلان بن فلان کی جگہ اس نائب کا اسم گرامی

کیا کہ ہم نے عقیقہ کرنے کے لئے گوسفند تلاش کیا ہے لیکن نہیں مل سکا تو کیا فرماتے ہیں آپ کیا اس کی قیمت تصدق کر دیں آپ نے فرمایا طلب کر یہاں تک کہ مل جائے۔ خدا دوست رکھتا ہے طعام کھلانے اور خون بہانے کو، دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ بچہ جو ساتویں دن مر جائے کیا اس کے لئے بھی عقیقہ کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ظہر سے پہلے مر جائے تو عقیقہ نہیں اور اگر ظہر کے بعد مرے تو کرنا چاہیئے۔ ایک حدیث معتبر میں عمر ابن یزید سے منقول ہے کہ اس نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا، کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا تھا

اوران کے والد کا نام لے اور پھر یہ کہے اَشْهَدُ اَنَّكَ بَابُ الْمَوْلَىٰ اَدَّيْتَ عَنْهُ وَاَدَّيْتَ اِلَيْهِ مَا خَالَفْتَهُ وَلَا خَالَفْتَ عَلَيْهِ قُمْتَ خَاصًّا وَانْصَرَفْتَ سَابِقًا جِئْتُكَ عَارِفًا بِالْحَقِّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ وَاَنَّكَ مَا خُنْتَ فِي التَّاْدِيَةِ وَالسِّفَارَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ بَابٍ مَا اَوْسَعَهُ وَمِنْ سَفِيْرٍ مَا اٰمَنَكَ وَمِنْ ثِقَةٍ مَا اَمْكَنَكَ اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اخْتَصَّكَ بِنُوْرِهٖ حَتّٰى عَايَنْتَ الشَّخْصَ فَاَدَّيْتَ عَنْهُ وَاَدَّيْتَ اِلَيْهِ اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام شروع کر کے امام صاحب العصر تک سلام کرتا جائے اور پھر یہ کہے جِئْتُكَ مُخْلِصًا بِتَوْحِيْدِ اللهِ وَمُوَالَاةِ اَوْلِيَآئِهٖ وَالْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ خَالَفُوْكَ يَا حُجَّةَ الْمَوْلٰى وَبِكَ اِلَيْهِمْ تَوَجُّهِيْ وَبِهِمْ اِلَى اللهِ تَوَسُّلِيْ اس کے بعد دعا کرے اور اللہ تعالےٰ سے جو کوئی حاجت ہو طلب کرے کہ انشاءاللہ پوری ہو گی۔ مؤلف کہتا ہے کہ بہت مناسب اور ضروری ہے کہ بغداد میں جناب شیخ اجل عالیمقام ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی کی خداوند عالم ان کی قبر مبارک معطر فرمائے زیارت کی جائے اور یہ وہ عالی قدر شیعوں کے محدّث ہیں کہ جنہیں شیخ اور رئیس الشیعہ کہا جاتا ہے اور مقام روایت میں اوثق اور اثبت ہیں اور جنہوں نے کتاب اصول کافی اور فروع کافی جو شیعوں کیلئے نور بصارت کی حیثیت رکھتی ہے عرصہ بیس سال میں اسے تالیف کیا ہے۔ واقعا اس بزرگوار نے تمام شیعوں پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے اور بالخصوص علما شیعوں پر ان کا بہت احسان ہے ان کی جلالت قدر اور عظمت و بزرگی کو دیکھتے ہوئے ابن اثیر جیسے اہل سنّت والجماعت کے عالم اور مورخ اور محدّث نے انہیں سنہ ۳ھ کا مجدّد مانا ہے اور سنہ ۲ھ کا مجدد جناب امام رضا علیہ السلام ثامن الائمہ علیہم السلام کو کہا ہے اور ہم نے ان اکثر علما کا ذکر ہدیۃ الزّائرین میں کیا ہے جو مشاہد مقدسہ ائمہ طاہرین میں مدفون ہیں صاحب ذوق اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں

چوتھا مطلب جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت میں ہے۔ واضح رہے جو زائرین کاظمین شریفین پہنچ چکے ہوں انہیں وہاں سے مدائن اللہ کے صالح اور نیک بندے جناب سلمان محمدی رضوان اللہ علیہ کی زیارت کیلئے جانا چاہیئے جو پہلے چار رکنوں میں ایک رکن ہیں جنکے متعلق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ السلمان منّا اہل البیت یعنی سلمان ہم اہل بیت نبوت میں سے ایک ہے آنجناب کی فضیلت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ایک سمندر ہے یعنی علم کا جو خشک نہیں ہو گا اور وہ ایک خزانہ (ایمان وعلم) ہے جو ختم ہونے والا نہیں، سلمان ہم اہلبیت

عقیقہ کا بیان

یا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے لئے عقیقہ کر تو اس نے بوڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا، اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ ساتویں دن بچے کا نام بھی رکھنا چاہیئے اور عقیقہ بھی کرنا چاہیئے اور سر بھی منڈوانا چاہیئے اور اس کے سر کے بالوں کو چاندی سے وزن کر کے اس چاندی کو تصدق کیا جائے اور عقیقہ کے جانور کا ایک پاؤں اور ایک ران اس دایہ کے پاس بھیجنی چاہیئے جس نے بچہ کے پیدا ہونے کے وقت مدد کی ہے اور باقی گوشت لوگوں کو کھانے کیلئے دیں اور صدقہ کریں اور دوسری حدیث موثق میں ہے کہ جب بچہ یا بچی میرے ہاں پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا عقیقہ کر اور اس کا نام رکھ اور اس کا سر منڈوا

میں سے ہیں اور وہ علم و حکمت کی سخاوت کرتے ہیں اور دلیل و برہان لوگوں کو دیتے ہیں، جناب امیر
المومنینؑ نے انہیں لقمان حکیم قرار دیا ہے۔ بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے انہیں لقمان حکیم سے بہتر فرمایا ہے
اور امام محمد باقرؑ نے انہیں متوسمین سے قرار دیا ہے (یعنی جو ایمان و جنت کے علامت زدہ لوگ قیامت
کے دن ہونگے ان کے ایک فرد حضرت سلمان فارسی ہونگے) روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سلمان
محمدی اسم اعظم کا علم رکھتے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے کہ جنکے ساتھ ملائکہ بات چیت کرتے ہیں اور وہ ایمان
کے جس کے کل دس درجے ہیں دسویں درجے تک فائز ہو چکے تھے اور انہیں علم غیب اور منایا حاصل تھا۔
انہوں نے بہشت کے تحفے دنیا میں تناول فرمائے ہوئے تھے انکی طرف بہشت مشتاق اور عاشق تھی، اللہ کا
رسول پاک انہیں بہت دوست رکھتے تھے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداوند عالم کا چار انسانوں کے
ساتھ محبت رکھنے کا جو امر ملا تھا ان چار میں سے ایک جناب سلمان فارسیؓ تھے۔ بہت کافی قرآن کی آیتیں ان کی
مدح و ثنا میں نازل ہوئی ہیں اور جب بھی جناب جبرائیلؑ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے
تو انہیں عرض کرتے تھے کہ خداوند عالم کا سلام جناب سلمان فارسی کو پہنچا دیں اور انہیں منایا اور بلایا اور انساب کا علم
عطا کریں۔ بعض راتوں میں وہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ خلوت میں رہتے تھے اور انہیں جناب رسولخدا
اور جناب امیرالمومنینؑ نے ایسے اسرار الٰہی کی تعلیم دی تھی کہ جسے ان کے علاوہ کوئی قوت برداشت نہیں رکھتا تھا
اور وہ ایسے مرتبہ تک پہنچ چکے تھے کہ جن کے متعلق جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سلمان پاک نے علم اوّل اور
علم آخر کو پالیا ہے اور وہ ایسا سمندر ہے جو ختم نہیں ہوگا۔ اور وہ ہم اہلبیت میں سے ہیں ہم نے جو کچھ یہاں مختصر
سلمان فارسی کے فضائل نقل کئے ہیں ان کی زیارت کرنے کے شوق کیلئے کافی ہیں اور انہیں تمام صحابہ کرام اور تمام
امتؐ ایک خاص امتیاز حاصل ہے کہ ان کے غسل و کفن کیلئے جناب امیرالمومنینؑ بطور اعجاز مدینۂ منورہ سے مدائن
تشریف لے گئے اور انہیں اپنے دست مبارک سے غسل و کفن دیا اور ان پر نماز جنازہ درانحالیکہ ان کے پیچھے
ملائکہ کی بے شمار صفیں موجود تھیں پڑھی اور پھر اسی رات واپس مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے (سبحان اللہ) محمد و آل محمد
کے ساتھ محبت اور مودت اور ان کے افعال و اقوال کی سچی پیروی دیکھئے، جناب سلمانؓ کو کس عظمت و جلالت
پر پہنچا دیا کاش آج کے شیعہ جو اپنے آپ کو زبانی شیعہ کہلاتے ہیں اور جن کے افعال اور اقوال سے ائمہؑ کے دامن امامت
پر بدنما داغ بنے ہوئے ہیں اپنے ائمہ اطہار کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت دیتے تو تمام عالم پر واضح ہو جاتا کہ امن

اور سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دے۔ اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ گوسفند کا چوتھا حصہ دایہ کو دینا چاہیئے اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو وہ چوتھائی ماں کو دی جائے تاکہ وہ جسے چاہے دیدے اور کم از کم دس مسلمانوں کو کھلایا جائے اور جتنے زیادہ ہوں تو بہتر ہے اور خود اس سے نہ کھائے اور اگر دایہ یہودی عورت ہو تو اس کو گوسفند کی قیمت کا چوتھا حصہ دیا جائے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ قابلہ یعنی دایہ کو تیسرا حصہ گوسفند کا دینا چاہیئے اور علماء کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور اونٹ ہو یا دنبہ یا بکری اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے

عالم اور نجاتِ و فلاحِ انسانیت صرف انہیں بزرگوار خاندان نبوت وعصمت کے نقش قدم پر چلنے میں منحصر ہے۔ مترجم)
آپکی زیارت کی کیفیت، سید بن طاؤس نے مصباح الزائر میں اس بزرگوار کی چار زیارتیں نقل کی ہیں ہم یہاں پر ان میں سے صرف پہلی زیارت کو نقل کرتے ہیں جب آپ اس بزرگوار کی زیارت کرنا چاہیں تو ان کی قبر مبارک کے پاس قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیئے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الرَّاشِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُوْدَعَ اَسْرَارِ السَّادَۃِ الْمَیَامِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ اللّٰہِ مِنَ الْبَرَرَۃِ الْمَاضِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْہَدُ اَنَّکَ اَطَعْتَ اللّٰہَ کَمَا اَمَرَکَ وَاتَّبَعْتَ الرَّسُوْلَ کَمَا نَدَبَکَ وَتَوَلَّیْتَ خَلِیْفَتَہٗ کَمَا اَلْزَمَکَ وَدَعَوْتَ اِلَی الْاِہْتِمَامِ بِذُرِّیَّتِہٖ کَمَا وَقَفَکَ وَعَلِمْتَ الْحَقَّ یَقِیْنًا وَاعْتَمَدْتَہٗ کَمَا اَمَرَکَ اَشْہَدُ اَنَّکَ بَابُ وَصِیِّ الْمُصْطَفٰی وَطَرِیْقُ حُجَّۃِ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی وَاَمِیْنُ اللّٰہِ فِیْمَا اسْتُوْدِعْتَ مِنْ عُلُوْمِ الْاَصْفِیَآءِ اَشْہَدُ اَنَّکَ مِنْ اَہْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ النُّجَبَآءِ الْمُخْتَارِیْنَ لِنُصْرَۃِ الْوَصِیِّ اَشْہَدُ اَنَّکَ صَاحِبُ الْعَاشِرَۃِ وَالْبَرَاہِیْنِ وَالدَّلَآئِلِ الْقَاہِرَۃِ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَصَبَرْتَ عَلَی الْاَذٰی فِیْ جَنْبِہٖ حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ جَحَدَکَ حَقَّکَ وَحَطَّ مِنْ قَدْرِکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰذَاکَ فِیْ مَوَالِیْکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَعْنَتَکَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِکَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَامَکَ فِیْ سَادَاتِکَ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَضَاعَفَ عَلَیْہِمُ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلَیْکَ یَا مَوْلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رُوْحِکَ الطَّیِّبَۃِ وَجَسَدِکَ الطَّاہِرِ وَاَلْحَقَنَا مِنَّۃً وَرَاْفَۃً اِذَا تَوَفَّانَا بِکَ وَبِمَحَلِّ السَّادَۃِ الْمَیَامِیْنِ وَجَمَعَنَا مَعَہُمْ بِجِوَارِہِمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰٓی اِخْوَانِکَ الشِّیْعَۃِ الْبَرَرَۃِ مِنَ السَّلَفِ الْمَیَامِیْنِ وَاَدْخَلَ الرَّوْحَ وَالرِّضْوَانَ عَلَی الْخَلَفِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْحَقَنَا وَاِیَّاہُمْ بِمَنْ تَوَلَّاہُ مِنَ الْعِتْرَۃِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے بعد سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھیئے اور اس کے بعد جو مستحب نمازیں چاہیں وہاں پر بجالائیں ۔ مؤلف کہتا ہے کہ جب وہاں سے واپس لوٹنا چاہے تو قبر مبارک کے پاس وداع کیلئے جائے اور اس طرح وداع کرے، اور

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین صلوات اللہ علیہما کی ولادت کے دن ان کے کانوں میں اذان کہی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ساتویں دن اپنے بچوں کی طرف سے عقیقہ کیا اور دایہ کو ایک پاؤں گوسفند کا دیا ساتھ ایک اشرفی بھی عنایت فرمائی ۔ عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہو تو پانچ سالہ ہو یا چھٹے سال میں ہو یا اس سے زیادہ عمر کا ہونا چاہیئے اور اگر بکرا ہو تو ایک سالہ اور اگر دنبہ ہو تو کم از کم چھ ماہ کا ہو یا ساتویں مہینہ میں داخل ہو اور پورے سات ماہ کا ہو تو بہتر ہے اور اس کے خصیتین کو نہ نکالا گیا ہو اور سلے گئے ہو اور اس کے سینگ وغیرہ

اس وداع کو سیّد نے ان کی چوتھی زیارت کے آخر میں نقل فرمایا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ الْمُؤْتٰی مِنْہُ وَالْمَاْخُوْذُ عَنْہُ اَشْہَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ صِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰی مَوْلَایَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِیَةً وَسِرًّا اَتَیْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِیْ لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَّہَا اَنَا ذَا مُوَدِّعُكَ اَسْتَوْدِعُكَ دِیْنِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ وَجَوَامِعَ اَمَلِیْ اِلٰی مُنْتَہٰی اَجَلِیْ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَخْیَارِ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دعا مانگے اور پھر وہاں سے پلٹ آئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جب زائر مدائن پہنچ جائے اور جناب سلمان فارسیؓ کی زیارت سے فارغ ہو چکے تو اسے وہاں پر دو اور چیزوں کو بھی کرنا ہوگا۔ پہلے وہاں پر طاق کسریٰ ہے اور اس میں ہر زائر دو رکعت نماز یا اس سے زیادہ بجالائے کیونکہ وہ جگہ امیرالمومنینؑ کے نماز پڑھنے کا مقام تھا۔ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امیرالمومنینؑ مدائن تشریف لائے اور ایوانِ کسریٰ میں نازل ہوئے اور آپکے ساتھ دلف بن بحیر تھے۔ آپنے وہاں نماز ادا کی اور اس کے بعد دلف بن بحیر کو فرمایا میرے ساتھ چل اور آپ بھی چل پڑے ورانحالیکہ اہل ساباط میں سے ایک گروہ بھی آپکے ساتھ تھا اور آپ کسریٰ کے مختلف منازل دیکھ رہے تھے اور دلف بن بحیر سے فرماتے تھے کہ کسریٰ کیلئے یہاں فلاں چیز تھی اور وہاں فلاں چیز اور دلف کہتے تھے، بخدا قسم جسطرح آپ فرمارہے ہیں بالکل ٹھیک ہے آپ اس جماعت کیساتھ کسریٰ کے محل میں پھرے اور ان کے حقائق بیان کرتے جاتے تھے اور دلف کہتے تھے کہ اے مولیٰ گویا آپ اس محل کی سب خصوصیات کو جانتے ہیں اور گویا آپنے ان چیزوں کو اپنے دست مبارک سے ہر جگہ پر رکھا ہے، روایت میں ہے کہ آپ اسوقت مدائن کو دیکھ رہے تھے اور بادشاہ کسریٰ کے آثار اور محل خراب شدہ کا معائنہ فرما رہے تھے تو آپکے ساتھیوں میں سے ایک نے عبرت کے طور پر یہ شعر پڑھا۔

جَرَتِ الرِّیَاحُ عَلٰی رُسُوْمِ دِیَارِہِمْ ٭ فَكَاَنَّہُمْ كَانُوْا عَلٰی مِیْعَادِ

یعنی ان کے مکانات کے باقی ماندہ آثار پر زمانے کی ہوائیں چل رہی ہیں اور گویا وہ یعنی اس میں رہنے والے ایک مدت معلوم تک کیلئے اس دنیا میں آئے تھے (اور چلے گئے اور سب وہ چیزیں کہ جن کی جمع آوری پر انہوں نے عمر عزیز کو فنا کر دیا تھا اسی دنیا میں چھوڑ گئے اور کاش کہ زندہ انسان ان لوگوں سے عبرت حاصل کرتا اور امور اخروی پر توجہ دیتا) حضرت امیرؑ نے اس شعر پڑھنے والے کو فرمایا کہ تم نے اس مقام مناسب کیلئے ان آیات کو کیوں نہیں پڑھا یعنی جب قرآن میں عبرت آور آیات موجود ہیں تو ان کو کیوں نہیں تلاوت کیا کہ تَرَكُوْا

ٹوٹے ہوئے نہ ہوں اور سینگ کان کٹے ہوئے نہ ہوں زیادہ کمزور بھی نہ ہو اندھا اور زیادہ لنگڑا کہ جس کے بغیر چلنا مشکل ہو ایسا نہیں ہونا چاہیئے لیکن حدیث معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ مثل قربانی کے نہیں پس جو گوسفند بھی مل جائے ٹھیک ہے کیونکہ مقصد گوشت ہے جتنا زیادہ موٹا ہوگا بہتر ہے اور علماءؒ کے درمیان مشہور یہ ہے کہ لڑکے کا عقیقہ نر جانور سے کیا جائے اور لڑکی کا مادہ سے حقیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لئے اگر گوسفند نر ہو تو بہتر ہے بہت سی احادیث معتبر کے موافق اگرچہ دونوں کیلئے گوسفند مادہ بھی ٹھیک ہے اور سنت ہے کہ ماں باپ عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں بلکہ جو طعام اس میں پکایا جائے اس سے وہ دونوں نہ کھائیں خصوصاً ماں کے لئے کھانا زیادہ مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ جو ماں باپ کی

مِن جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَۃٍ کَانُوْا فِیْھَا فَاکِھِیْنَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰھَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا کَانُوْا مُنْظَرِیْنَ اور پھر آپ نے اِن آیات کی تلاوت فرمائی اِنَّ ھٰؤُلَآءِ کَانُوْا وَارِثِیْنَ فَاَصْبَحُوْا مَوْرُوْثِیْنَ لَمْ یَشْکُرُوا النِّعْمَۃَ فَسُلِبُوْا دُنْیَاھُمْ بِالْمَعْصِیَۃِ اِیَّاکُمْ وَکُفْرَ النِّعَمِ لَا تُحِلُّ بِکُمُ النِّقَمُ فقیر مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس مقام ما حصل کو حکیم خاقانی نے ان اشعار میں جمع فرمایا ہے۔

ہان ای دل عبرت بین از دیدہ نظر کن ہان ؛ ایوان مدائن را آیینۂ عبرت دان

پرویز کہ بنہادی بر خوان ترۂ زرین ؛ زرین ترہ کو بر خوان رو کم ترکوا برخوان

دوسری چیز جو زائر مدائن کو ضرور بجا لانی چاہیئے وہ جناب حذیفۃ بن الیمان کی زیارت ہے اور جناب حذیفہؓ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت بڑے صحابہ میں سے تھے اور امیر المؤمنینؑ کے خواص سے ان کا شمار ہوتا تھا اور تمام صحابہ میں سے ان میں ایک خصوصیت تھی کہ انہیں منافقین کے نام معلوم تھے اور انہیں پہچانتے تھے اور جن کے جنازے پر یہ نہیں جاتے تھے، جناب خلیفہ ثانی بھی ان پر نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ کو انہوں نے مدائن میں والی اور گورنر مقرر کیا ہوا تھا اور ایک مدت تک وہاں رہے ان کو معزول کر کے جناب سلمان فارسی کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا اور جب وفات پا گئے تو پھر دوبارہ جناب حذیفہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا اور آپ جناب امیر المؤمنین کی ظاہری خلافت کے آنے وقت تک وہاں پر گورنر تھے اور جب امیر المؤمنینؑ کو خلافت ظاہری پر تمکن حاصل ہوا تو آپ نے اہل مدائن کو اپنی خلافت سے آگاہ کیا اور جناب حذیفہ کی گورنری کو بحال رکھا لیکن جب حضرت امیرؑ مدینہ سے بصرہ کی طرف اصحاب جمل کی سرکوبی کیلئے گئے اور ابھی کوفہ میں جناب امیرؑ کا لشکر نہیں آیا تھا کہ اس کے بعد جناب حذیفہؓ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور آپ کو وہیں مدائن میں دفن کیا گیا ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ جب جناب حذیفہ کی وفات قریب آئی تو آپ نے اپنے فرزند کو اپنے نزدیک بلایا اور ان سود مند نصیحتوں پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔ اور فرمایا کہ اے فرزند ہر اس چیز سے اپنے آپ کو مایوس سمجھ جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اسی میں تونگری اور غنا ہے، اور لوگوں سے حاجات طلب نہ کر کیونکہ یہی فقر ہے۔ اور ہر روز اس طرح زندگی بسر کرے کہ تیرا آج کا دن گذرے ہوئے دن سے بہتر ہو، اور جب نماز ادا کرے تو یہ جان کر نماز پڑھے کہ یہ تیری آخری نماز ہے۔ اور ایسا کام نہ کرے کہ جس کی وجہ سے تجھے معافی مانگنی پڑے۔ یہ بھی واضح رہے کہ جناب سلمان فارسی کے حرم کے قریب جامع مسجد

عیالات میں ہیں اور ان کے گھر میں رہتے ہیں وہ بھی اس سے نہ کھائیں اور سنت ہے کہ پکا کے دیں اور خام صدقہ نہ کریں کم از کم یہ ہے کہ پانی اور نمک سے پکائیں بلکہ احتمال ہے یہ بہتر ہو اور خام بھی تصدق کردیں تو بھی بہتر ہے اور اگر عقیقہ کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت بطور صدقہ دینا فضول ہے بلکہ صبر کرنا چاہیئے یہاں تک کہ مل جائے اور یہ بھی شرط نہیں کہ جن لوگوں کو عقیقہ کھانے کے لئے بلایا جائے وہ فقیر ہوں لیکن نیک لوگوں اور فقراء کو بلانا بہتر ہے فقیر کہتا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیوں کو توڑنا مکروہ ہے اور روایت یُکْسَرُ عَظْمُھَا وَیُقْطَعُ لَحْمُھَا وَتَصْنَعُ

مدائن کی ہے جو امام حسن عسکری کی طرف منسوب ہے کہ آنجناب نے اسے بنوایا تھا یا آپنے اس میں نماز ادا کی تھی، امید ہے کہ زائر دو رکعت تحیۃ مسجد کے فیض سے اپنے آپ کو محروم نہیں رکھے گا۔

فصل نہم

جناب ثامن الائمہ امام الانس والجن سید الوریٰ مولانا ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا صلوات اللہ علیہ وآبائہ واولادہ ائمۃ الہدیٰ کی زیارت میں ہے۔ آپکی زیارت کے فضائل حد شمار سے باہر ہیں لیکن پھر بھی ہم چند ایک حدیثیں آپکی زیارت کے فضائل میں یہاں نقل کرتے ہیں، پہلی۔ جناب رسول خداؐ سے منقول ہے۔ کہ آپنے فرمایا، کہ بہت جلد میرے جسم کا ٹکڑا خراسان کی زمین میں دفن کیا جائے گا اور جو مومن بھی ان کی زیارت کو جائے گا خداوند عالم اس کیلئے جنت واجب کرے گا۔ اور اس کے جسم پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیگا، ایک اور معتبر حدیث میں ہے کہ میرے جسم کا ٹکڑا خراسان میں دفن کیا جائیگا جو غم ناک اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اسکے غم کو دور کر دے گا اور جو گناہ گار ان کی زیارت کو جائے گا خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ دوسری معتبر سند سے جناب امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص میرے فرزند علی الرضا کی زیارت کرے گا اس کیلئے خداوند عالم کے نزدیک ستر مقبول حج کا ثواب ہوگا۔ راوی نے اس ثواب کو بہت بعید سمجھا اور کہا۔ ستر حج مقبول زائر کیلئے ہونگے تو آپنے فرمایا ہاں ستر ہزار حج۔ اس نے کہا ستر ہزار حج مقبول۔ آپنے فرمایا ہاں ستر ہزار حج۔ اور بسا اوقات عام لوگوں کے حج تو مقبول بھی نہیں ہوتے، اور جو شخص آنجناب کی زیارت کرے یا ایک رات وہاں آنحضرت کے نزدیک رہے تو گویا یوں ہے کہ اس نے خداوند عالم کی عرش معلّی میں زیارت کی ہے، اس نے کہا گویا یوں ہے کہ اس نے خدا کی عرش معلّی میں زیارت کی ہے، آپنے فرمایا ہاں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو چار انسان سابقہ زمانے کے اور چار انسان موجود زمانے کے اللہ کے عرش پر موجود ہونگے، سابقہ زمانے کے چار انسان جناب نوح اور حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہونگے اور موجود زمانے کے چار انسان جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب علی مرتضیٰ اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہونگے اور ہمارے ساتھ عرش پر وہ لوگ بیٹھیں گے جنہوں نے ائمہ علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کی ہو لیکن ان سب میں سے میرے فرزند

ختنہ کے آداب

بھا بعد البلوغ ماشئت کراہت کے ساتھ منافات نہیں رکھتی صاحب کتاب جواہر فرماتے ہیں یہ چیز جو اہل عراق کے درمیان مشہور ہے کہ مستحب ہے کہ ہڈیوں کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے میں نے اس کے متعلق کوئی نص نہیں دیکھی واللہ العالم

چھبیسواں امر، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے کو ختنہ کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے اور اس وقت نہ ہو سکے تو اس کے بالغ ہونے تک جب ہو سکے تو پڑھے تاکہ اس کو لوہے کی حرارت قتل وغیرہ سے دور رکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّۃُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاتِّبَاعٌ مِنَّالَکَ

علی الرضاؑ کے زائروں کا رتبہ بلند ہوگا اور ان کو عطا بھی ان سب سے زیادہ عنایت کی جائے گی، تیسری امام رضاؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خراسان میں ایک بقعہ ہے کہ جس پر ایک زمانہ میں ملائکہ کی آمد و رفت ہو گی اور صور کے پھونکے جانے تک ہمیشہ ایک ملائکہ کی فوج زمین پر اترتی رہے گی اور ایک فوج آسمان کیطرف چڑھتی رہیگی، آپ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول مقبول وہ کونسا بقعہ ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بقعہ طوس کی زمین میں ہوگا اور قسم بخدا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جو شخص میری زیارت وہاں کریگا تو گویا اسطرح ہوگا کہ اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو اور خداوند عالم اس زیارت کے سبب سے اس کیلئے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ مقبولہ کا ثواب لکھے گا اور میں اور میرے اجداد طاہرین قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔ چوتھی کئی ایک سند صحیح کے واسطے سے ابن ابی نصر سے منقول ہے کہ میں نے وہ خط جو امام رضا علیہ السلام نے اپنے شیعوں کیلئے لکھا تھا پڑھا کہ جس میں یہ تحریر تھا کہ میرے شیعوں تک یہ پہنچا دو کہ میری زیارت خداوند عالم کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے۔ میں نے اس حدیث کو جناب امام محمد تقیؑ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔ قسم بخدا اس شخص کیلئے جو آپ کو امام حق مانتا ہو اور پھر زیارت کرے تو وہ ہزار ہزار حج کے برابر ہے، پانچویں۔ دو معتبر سند سے منقول ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کی زیارت باوجود اتنے دور ہونے کے کریگا۔ میں ایسے شخص کے پاس قیامت کیدن تین موقعوں پر آؤں گا تاکہ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلواؤں۔ ایک تو اس وقت جب نیکوں کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ اور بروں کے نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ دیئے جائیں گے۔ دوسرے۔ صراط (پل) کے گذرنے کے وقت، تیسرے اعمال کے تولے جانے کے وقت، چھٹی معتبر حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بہت جلد میں زہر کیساتھ ظلم وستم سے قتل و شہید کر دیا جاؤں گا اور مجھے ہارون رشید کے پہلو میں دفن کیا جائے گا اور خداوند عالم میری قبر کو میرے شیعوں اور محبوں کی آمد ورفت کا مرکز قرار دے گا۔ پس جو شخص میری اس مسافرت اور غربت میں زیارت کریگا تو مجھ پر واجب ہو جائیگا کہ میں بھی اس کی زیارت قیامت کے دن کروں، مجھے قسم اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اور پیغمبر بنایا اور انہیں تمام عالمین سے منتخب فرمایا کہ جو بھی تم شیعوں میں سے میری قبر کے نزدیک دو رکعت نماز آکر پڑھے تو وہ اس کا مستحق ہو جائیگا کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس کے گناہ بخش دے

قرآن سے فال کے آداب

وَلِنَبِیِّکَ عِتْرَتِکَ وَ بِمَا اَدْرِکْ وَقَضَایَاکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَہُ وَقَضَاءٍ حَتَّمْتَہُ وَ اَمْرٍ اَنْفَذْتَہُ اَذَقْتَہُ حَرَّ الْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِہِ وَحِجَامَتِہِ بِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِہِ مِنِّیْ اَللّٰہُمَّ فَطَہِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمُرِہِ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِہِ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِہِ وَزِدْہُ مِنَ الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْہُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ۔

ستائیسواں امر، سید ابن طاؤس نے دعوات خطیب مستغفری سے نقل کیا ہے اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جب تو کتاب خدا سے فال کرنا چاہے تو تین مرتبہ سورہ اخلاص اس کے بعد تین مرتبہ

مجھے اس خدا کی قسم کہ جس نے ہمیں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد امامت کیلئے منتخب کیا ہے اور ہمیں آنجناب کا وصی قرار دیا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری زیارت کرنے والے خداوند عالم کے نزدیک قیامت کے دن ہر گروہ سے زیادہ عزیز ہونگے جو مومن میری زیارت کرے اور (اسے اس سفر میں) کوئی بارش کا قطرہ جسم پر پہنچے تو خداوند عالم اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا، ساتویں معتبر سند سے منقول ہے کہ محمد بن سلیمان نے جناب امام محمد تقی سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے حج واجب جو اس پر واجب تھا بجا لایا اور پھر وہاں سے مدینہ منورہ گیا اور جناب رسول خدا کی زیارت کی اور پھر اس کے بعد نجف اشرف گیا اور جناب امیر المومنینؑ کی زیارت کی درانحالیکہ وہ جناب امیرؑ کو حجت خداوند عالم اور امام حق اور اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ رسول مانتا تھا اور پھر اس کے بعد کربلا معلیٰ گیا اور جناب امام حسینؑ کی زیارت کی اور اس کے بعد بغداد جا کر جناب امام موسیٰ کاظم کی زیارت بھی بجا لایا اور اس کے بعد پھر اپنے گھر واپس لوٹ آیا اب خداوند عالم نے اسے بہت کافی مال دیا ہوا ہے کہ وہ حج کو جا سکتا ہے کیا اس شخص کیلئے یہ بہتر ہے کہ وہ حج کو دوبارہ جائے۔ حالانکہ وہ واجب حج بجا لا چکا ہے یا وہ آپ کے والد ماجد کی زیارت کیلئے خراسان چلا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے میرے والد ماجد کے سلام کیلئے خراسان جانا افضل ہے لیکن وہ آجکل نہ جائے کیونکہ خلیفہ وقت سے مجھ پر اور تم پر خوفِ ملامت ہے بلکہ وہ رجب کے مہینے میں جائے آٹھویں شیخ صدوق نے من لا یحضرہ الفقیہ میں امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ طوس کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک زمین کا ٹکڑا ہے جو بہشت سے لایا گیا ہے جو بھی اس ٹکڑا زمین میں داخل ہو جائے تو وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگا نیز آنحضرت سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہشت کا اس کیلئے ضامن ہوں جو میرے والد ماجد کی زیارت طوس میں کرے اور وہ انہیں حق کا امام مانتا ہو۔ دسویں، شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے عیون اخبار الرضا میں روایت کی ہے کہ ایک مردِ صالح نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ، تیرے فرزندوں میں سے کس کی میں زیارت کروں تو آپ نے فرمایا کہ میرے بعض فرزند دنیا سے زہر کھا کر میرے پاس آئے اور بعض میرے فرزند قتل کئے گئے میں نے عرض کی کہ ان کی قبروں کا مختلف جگہ پر ہونیکی وجہ سے ان میں سے کس کی زیارت کروں تو آپ نے فرمایا کہ اس کی زیارت کرے جس کی قبر تیرے گھر کی نسبت سے نزدیک ہے اور (وہ عالم) مسافرت میں مدفون ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اس فرمائش سے جناب امام رضا علیہ السلام کو مراد لیا ہے تو آپ نے

پیغمبر اور اس کی آل پر صلوات بھیج اور اس کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَأَّلْتُ بِکِتَابِکَ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَاَرِنِیْ مِنْ کِتَابِکَ مَا ھُوَ مَکْتُوْبٌ مِنْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ غَیْبِکَ پھر جامع کو یعنی وہ قرآن جو تمام سورہ و آیات کا جامع ہے کھول اور دائیں صفحے کی پہلی سطر سے بغیر اوراق و سطور کے شمار کرنے کے فال لے اور جاننا چاہیئے کہ علامہ مجلسی نے بعض اصحاب کی تالیفات سے شیخ یوسف قطیفی کے خط سے اور اس نے آیت اللہ علامہ کے خط سے نقل کیا ہے روایت میں ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو کتاب عزیز سے استخارہ کرنا چاہیئے۔ تو بسم اللہ کے بعد کہہ اِنْ کَانَ فِیْ قَضَائِکَ وَقَدَرِکَ اَنْ

فرمایا کہ تنہا رضا نہ کہئے بلکہ اس کے ساتھ کہے صلی اللہ علیہ وسلم کہے صلی اللہ علیہ اور کہہ صلی اللہ علیہ۔ آپ نے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔ مولف کہتا ہے کہ وسائل اور مستدرک میں ایک باب کا ذکر ہے جو بعنوان انتخاب تبرک مشہد امام رضا اور مشاہد آئمہ طاہرین ہے اور اس میں ہے کہ مستحب ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو امام حسین علیہ السلام اور دیگر آئمہ طاہرین کی زیارت اور حج مندوب اور عمرہ مندوبہ پر ترجیح دے اور اسے اختیار کرے لیکن ہم نے طوالت کا خیال کرتے ہوئے اس باب کی احادیث کو یہاں نقل نہیں کیا بلکہ صرف ان دس احادیث پر ہی اکتفا کی ہے

آپ کی زیارت کی کیفیت

واضح رہے کہ امام رضا علیہ السلام کیلئے کئی ایک زیارتیں نقل ہوئی ہیں آپ کی مشہور زیارت وہ ہے جو معتبر کتابوں میں موجود ہے اور اسے شیخ جلیل محمد بن الحسن بن الولید جو جناب شیخ صدوق کے اساتذہ میں سے بھی ہیں کی طرف اس زیارت کو منسوب کیا گیا ہے اور ابن قولویہ کی کتاب مزار سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ زیارت ائمہ علیہم السلام سے بھی مروی ہے اور اس کی کیفیت موافق کتاب من لایحضرہ الفقیہ یوں ہے کہ جب تیرا ارادہ آپ کی زیارت کا ہو تو گھر سے زیارت کے سفر پر جانے سے پہلے غسل بجا لائے اور جب غسل کر رہا ہو تو اس وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوْرًا وَشِفَاءً اور جب گھر سے باہر نکلے تو اس حالت میں یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَاِلَى ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَاِلَيْكَ قَصَدْتُ وَمَا عِنْدَكَ اَرَدْتُ اور جب گھر سے نکلے تو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو جائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَعَلَيْكَ خَلَّفْتُ اَهْلِي وَمَالِي وَمَا خَوَّلْتَنِي وَبِكَ وَثِقْتُ فَلَا تُخَيِّبْنِي يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ مَنْ اَرَادَهُ وَلَا يُضَيِّعُ مَنْ حَفِظَهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ فَاِنَّهُ لَا يُضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَ پھر جب صحیح و سالم مشہد پہنچ جائے اور جب زیارت کو جانا چاہے تو پہلے غسل کرے اور اس وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا

مَنَّ عَلٰى شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِفَرَجٍ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ فَاَخْرِجْ اِلَيْنَا اٰيَةً مِّنْ كِتَابِكَ نَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ پس قرآن شریف کو کھول اور چھ ورق شمار کر اور ساتویں ورق کی چھ سطروں کو شمار کر اور چھٹی سطر میں اپنے مطلب کو حاصل کر شیخ شہید نے ذکری میں فرمایا ہے کہ منجملہ استخاروں کے ایک استخارہ عدد ہے یہ گزشتہ زمانے میں سید کبیر عابد رضی الدین محمد بن محمد الآوی الحسینی مجاور مشہد غروی رضی اللہ عنہ سے پہلے مشہور نہ تھا اور ہم اس استخارہ کو تمام مرویات کے ساتھ اپنے اساتذہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شیخ کبیر فاضل جمال الدین

بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لِاَمْرِكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهَادَةُ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ شِفَآءً وَنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے بعد پاک و پاکیزہ لباس زیب تن کرکے ننگے پاؤں اللہ کی یاد کرتے ہوئے بہت آرام وقار سے حرم مبارک کی طرف جائے اور یہ بھی پڑھتا جائے وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چلتے وقت قدم تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رکھتا جائے اور جب روضۂ اقدس میں داخل ہو تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ اس کے بعد ضریح مبارک کے نزدیک قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے اور ضریح مقدس کی طرف منہ کرکے یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ صَلٰوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهٗ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهٗ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهٗ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنِ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَاُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الطُّهْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ صَلٰوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْقَآئِمَيْنِ فِيْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلَيْنِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانَيِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَيْ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَبْدِكَ الْقَآئِمِ فِيْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ اَرْضِكَ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِيْنِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ الصَّادِقِ الْبَآرِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَبْدِكَ الصَّالِحِ وَلِسَانِكَ فِيْ خَلْقِكَ النَّاطِقِ بِحُكْمِكَ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى

استخارہ تسبیح

ابن مطہر سے اور انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہما سے انہوں نے سیّد رضی الدین سے نقل کیا ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ الصلوات والسلام کی طرف سے ذکر ہوا ہے کہ سورہ فاتحہ کو دس مرتبہ پڑھ اور کم از کم تین مرتبہ اور اس سے کم ایک مرتبہ پھر دس دفعہ سورہ قدر کو پڑھ پھر تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِيْرُكَ لِحُسْنِ ظَنِّيْ بِكَ فِي الْمَاْمُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ الْفُلَانِيُّ مِمَّا قَدْ نِيْطَتْ بِالْبَرَكَةِ اَعْجَازُهٗ وَبَوَادِيْهِ وَحُفَّتْ بِالْكَرَامَةِ اَيَّامُهٗ وَلَيَالِيْهِ فَخِرْ لِيْ اَللّٰهُمَّ فِيْهِ خِيَرَةً تَرُدُّ

عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِيْنِكَ الْقَائِمِ بِعَدْلِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ اٰبَائِهِ الصَّادِقِيْنَ صَلٰوةً لَا
يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَائِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ وَالدَّاعِيْ
اِلٰى سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَامِلِ
بِاَمْرِكَ الْقَائِمِ فِيْ خَلْقِكَ وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِيِّكَ وَشَاهِدِكَ عَلٰى خَلْقِكَ الْمَخْصُوْصِ بِكَرَامَتِكَ
الدَّاعِيْ اِلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ
الْقَائِمِ فِيْ خَلْقِكَ صَلٰوةً تَامَّةً نَامِيَةً بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهٗ وَتَنْصُرُهٗ بِهَا وَتَجْعَلُنَا مَعَهٗ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَاُوَالِيْ وَلِيَّهُمْ وَاُعَادِيْ عَدُوَّهُمْ فَارْزُقْنِيْ
بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ بِهِمْ شَرَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ سرہانے
بیٹھ جائے اور پھر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
مُوْسَى ابْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ
اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس کے بعد اپنے
آپ کو ضریح سے چمٹائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ اَرْضِيْ وَقَطَعْتُ الْبِلَادَ رَجَاءَ
رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَلَا تَرُدَّنِيْ بِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَتِيْ وَارْحَمْ تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ اَخِيْ رَسُوْلِكَ

شموسة ذكوكاو تقعض اتاهة سروتا اَللّٰهُمَّ اِمَّا اَمَرْتَ فَاْتَمِرْ وَ اِمَّا نَهَيْتَ فَانْتَهِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِرَحْمَتِكَ خِيَرَةً فِيْ عَافِيَةٍ پھر تسبیح کے دانوں کے ایک قبضہ کو پکڑ اور اپنی حاجت کی نیت کر اگر ان دانوں کے قبضے کا عدد جفت ہے تو اس فعل کو بجا لا اور اگر طاق تو اس کو نہ کر یا اس کا عکس یعنی طاق ٹھیک ہے اور جفت بد ہے اور یہ چیز استخارہ کرنے والے کے قصد سے وابستہ ہے فقیر کہتا ہے کہ تقعض نقطہ دار ضاد کے ساتھ ہے جس کا معنی تزلزل و تعطف ہے اور ہم نے نمازوں کے باب میں استخارہ ذات الرقاع اور بعض اور قسم کے استخارے

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا مَوْلَايَ أَتَيْتُكَ زَائِرًا وَافِدًا عَائِذًا مِمَّا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي وَاحْتَطَبْتُ عَلَى ظَهْرِي فَكُنْ لِي شَافِعًا إِلَى اللَّهِ يَوْمَ فَقْرِي وَفَاقَتِي فَلَكَ عِنْدَ اللَّهِ مَقَامٌ مَحْمُودٌ وَأَنْتَ عِنْدَهُ وَجِيهٌ اس کے بعد دائیں ہاتھ کو بلند کرے اور بائیں ہاتھ کو قبر مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَبِوِلَايَتِهِمْ أَتَوَلَّى آخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ وَأَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ وَاتَّهَمُوا نَبِيَّكَ وَجَحَدُوا بِآيَاتِكَ وَسَخِرُوا بِإِمَامِكَ وَحَمَلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِ آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا رَحْمٰنُ اس کے بعد لوٹ کر پاؤں کی طرف آجائے اور یہ پڑھے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ صَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللَّهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ اس کے بعد تضرع و زاری کرے اور امیر المومنین علیہ السلام اور امام حسن اور امام حسین اور دیگر اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاتلوں پر خوب لعنت کرے اس کے بعد پھر آنحضرت کے سرہانے جاکر دو رکعت نماز زیارت پڑھے کہ جکی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الرحمٰن پڑھے اور پھر اللہ تعالےٰ سے تضرع اور زاری کرکے اپنے اور اپنے ماں باپ اور تمام ایمانی بھائیوں کیلئے خوب دعا مانگے اور اس بندہ گناہ گار مترجم کیلئے اور ان کے والدین کو نجات اور اہل بیت کے ساتھ محشور ہونے کی بھی دعا کرے اور پھر جتنا تیرا دل چاہے وہاں پر ذکر و دعا وغیرہ مشغول رہے اور یہ بھی بہت مناسب ہے کہ اپنی نمازوں کو آنحضرت کی قبر مبارک کے نزدیک بجالایا کرے مؤلف کہتا ہے کہ یہ زیارت جو نقل کی گئی ہے آنحضرت کی زیارتوں سے بہتر ہے جو کہ من لا یحضرہ الفقیہ اور عیون اور علامہ مجلسی کی کتب میں سخروا بامامک کا جملہ ہے جو آخر زیارت میں گذرا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا لعنت کرے ان لوگوں پر کہ جنہوں نے تیرے معین کردہ امام کا استہزاء اور مسخرہ اپنی زندگی میں کیا ہے لیکن مصباح الزائرین میں یہ جملہ یوں ہے وَسَخِرُوا بِأَيَّامِكَ اور یہ جملہ بھی معنی کے لحاظ سے ٹھیک ہے کیونکہ ایام سے مراد ائمہ ہیں جیسا کہ ایک حدیث صقر بن ابی دلف کی پہلے باب کی پانچویں فصل ص۵۴ پر گذر چکی ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ ائمہ علیہم السلام کے قاتلوں پر جس زبان میں بھی لعنت کی جائے بہتر ہے لیکن اگر اس عبارت کو جو بعض

کسی کے لیے استخارہ کرنا

اور ان کے اوقات کو ذکر کیا ہے وہاں رجوع کیا جائے۔ اور جان لے کہ سید ابن طاؤس نے ایک کلام فرمائی کہ جس کا ماحصل یہ ہے کہ میں نے کوئی صریح حدیث نہیں دیکھی کہ جس میں یہ ہو کہ انسان غیر کیلئے بھی استخارہ کرسکتا ہے لیکن بہت سی احادیث ایسی ملتی ہیں کہ جن میں حکم کیا گیا ہے کہ بھائیوں کی حاجات دعاؤں اور باقی ذرائع سے پوری کی جائیں بلکہ بھائیوں کیلئے دعا کرنے کے فوائد اتنے ذکر ہوئے ہیں جو محتاج ذکر نہیں اور استخارہ بھی منجملہ حاجات اور دعاؤں میں سے ہے کیونکہ جب کسی انسان کو کوئی شخص استخارہ کرنے کی تکلیف دے تو گویا اس نے اس پر اپنی حاجت

دعاؤں سے لی گئی ہے مقام لعنت میں پڑھا جائے تو زیادہ مناسب ہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَتَلَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَتَلَةَ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَعْدَاءَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَتَلَتَهُمْ وَزِدْهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ وَهَوَانًا فَوْقَ هَوَانٍ وَذُلًّا فَوْقَ ذُلٍّ وَخِزْيًا فَوْقَ خِزْيٍ اَللّٰهُمَّ دُعَّهُمْ اِلَى النَّارِ دَعًّا وَاَرْكِسْهُمْ فِيْ اَلِيْمِ عَذَابِكَ رَكْسًا وَاحْشُرْهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا تحفۃ الزائر میں شیخ مفید نے فرمایا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے بعد اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ الدَّائِمُ فِيْ مُلْكِهِ الْقَائِمُ فِيْ عِزِّهِ الْمُطَاعُ فِيْ سُلْطَانِهِ الْمُتَفَرِّدُ فِيْ كِبْرِيَائِهِ الْمُتَوَحِّدُ فِيْ دَيْمُوْمِيَّةِ بَقَائِهِ الْعَادِلُ فِيْ بَرِيَّتِهِ الْعَالِمُ فِيْ قَضِيَّتِهِ الْكَرِيْمُ فِيْ تَاْخِيْرِ عُقُوْبَتِهِ اِلٰهِيْ حَاجَاتِيْ مَصْرُوْفَةٌ اِلَيْكَ وَاٰمَالِيْ مَوْقُوْفَةٌ لَدَيْكَ وَكُلَّمَا وَفَّقْتَنِيْ مِنْ خَيْرٍ فَاَنْتَ دَلِيْلِيْ عَلَيْهِ وَطَرِيْقِيْ اِلَيْهِ يَا قَدِيْرًا لَا تَؤُوْدُهُ الْمَطَالِبُ يَا مَلِيًّا يَلْجَاُ اِلَيْهِ كُلُّ رَاغِبٍ مَا زِلْتُ مَصْحُوْبًا مِنْكَ بِالنِّعَمِ جَارِيًا عَلٰى عَادَاتِ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ اَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ النَّافِذَةِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ وَقَضَائِكَ الْمُبْرَمِ الَّذِيْ تَحْجُبُهُ بِاَيْسَرِ الدُّعَاءِ وَبِالنَّظْرَةِ الَّتِيْ نَظَرْتَ بِهَا اِلَى الْجِبَالِ فَتَشَامَخَتْ وَاِلَى الْاَرَضِيْنَ فَتَسَطَّحَتْ وَاِلَى السَّمٰوٰتِ فَارْتَفَعَتْ وَاِلَى الْبِحَارِ فَتَفَجَّرَتْ يَا مَنْ جَلَّ عَنْ اَدَوَاتِ لَحَظَاتِ الْبَشَرِ وَلَطُفَ عَنْ دَقَائِقِ خَطَرَاتِ الْفِكَرِ لَا تُحْمَدُ يَا سَيِّدِيْ اِلَّا بِتَوْفِيْقٍ مِنْكَ يَقْتَضِيْ حَمْدًا وَلَا تُشْكَرُ عَلٰى اَصْغَرِ مِنَّةٍ اِلَّا اسْتَوْجَبْتَ بِهَا شُكْرًا فَمَتٰى تُحْصٰى نَعْمَاؤُكَ يَا اِلٰهِيْ وَتُجَازٰى اٰلَاؤُكَ يَا مَوْلَايَ وَتُكَافَأُ صَنَائِعُكَ يَا سَيِّدِيْ وَمِنْ نِعَمِكَ يَحْمَدُ الْحَامِدُوْنَ وَمِنْ شُكْرِكَ يَشْكُرُ الشَّاكِرُوْنَ وَاَنْتَ الْمُعْتَمَدُ لِلذُّنُوْبِ فِيْ عَفْوِكَ وَالنَّاشِرُ عَلَى الْخَاطِئِيْنَ جَنَاحَ سِتْرِكَ وَاَنْتَ الْكَاشِفُ لِلضُّرِّ بِيَدِكَ فَكَمْ مِنْ سَيِّئَةٍ اَخْفَاهَا حِلْمُكَ حَتّٰى دَخِلَتْ وَحَسَنَةٍ ضَاعَفَهَا فَضْلُكَ حَتّٰى عَظُمَتْ عَلَيْهَا مُجَازَاتُكَ جَلَلْتَ اَنْ يُخَافَ مِنْكَ اِلَّا الْعَدْلُ وَاَنْ يُرْجٰى مِنْكَ اِلَّا الْاِحْسَانُ وَالْفَضْلُ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا اَوْجَبَهُ فَضْلُكَ وَلَا تَخْذُلْنِيْ بِمَا يَحْكُمُ بِهِ عَدْلُكَ سَيِّدِيْ لَوْ عَلِمَتِ الْاَرْضُ بِذُنُوْبِيْ لَسَاخَتْ بِيْ اَوِ الْجِبَالُ لَهَدَّتْنِيْ اَوِ السَّمٰوٰتُ لَاخْتَطَفَتْنِيْ اَوِ الْبِحَارُ لَاَغْرَقَتْنِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ مَوْلَايَ مَوْلَايَ مَوْلَايَ قَدْ تَكَرَّرَ وُقُوْفِيْ لِضِيَافَتِكَ فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا وَعَدْتَ الْمُتَعَرِّضِيْنَ لِمَسْئَلَتِكَ يَا مَعْرُوْفَ الْعَارِفِيْنَ يَا مَعْبُوْدَ الْعَابِدِيْنَ

کسی کے لئے استخارہ کرنا

وارد کی ہے پس جو شخص استخارہ کرتا ہے تو اپنے لئے کہ آیا میرے صلاح ہے کہ اس کو یہ کہوں کہ یہ کر یا نہ اور چاہتا ہے کہ اس شخص کیلئے استخارہ کرے کہ جس نے استخارہ کرنے کے لئے اس کو کہا ہے کہ آیا اس کام کرنے میں مصلحت ہے یا نہ کرنے میں اور یہ وہ چیز ہے جو عموم روایات اور قضائے حاجات کے تحت داخل ہے، علامہ مجلسی نے مثل کلام سید کے کہا ہے کہ غیر کیلئے استخارہ کرنا بھی قوت سے خالی نہیں خصوصاً جب کہ نائب اپنے لئے قصد کرے کہ وہ کہے اس شخص سے کہ جس نے استخارہ کروایا ہے کہ یہ کام کرنا نہ کر جیسے کہ سید نے بھی اسی کی

یَا مَشْکُوْرَ الشَّاکِرِیْنَ یَا جَلِیْسَ الذَّاکِرِیْنَ یَا مَحْمُوْدَ مَنْ حَمِدَہٗ یَا مَوْجُوْدَ مَنْ طَلَبَہٗ یَا مَوْصُوْفَ مَنْ وَحَّدَہٗ یَا مَحْبُوْبَ مَنْ اَحَبَّہٗ یَا غَوْثَ مَنْ اَرَادَہٗ یَا مَقْصُوْدَ مَنْ اَنَابَ اِلَیْہِ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلَّا ھُوَ یَا مَنْ لَا یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اِلَّا ھُوَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ حَیَاءٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ رَجَاءٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ اِنَابَۃٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ رَغْبَۃٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ رَھْبَۃٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ طَاعَۃٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ اِیْمَانٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ اِقْرَارٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ اِخْلَاصٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ تَقْوٰی وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ تَوَکُّلٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ ذِلَّۃٍ وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ عَامِلٍ لَکَ ھَارِبٍ مِنْکَ اِلَیْکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُبْ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ بِمَا تُبْتَ وَتَتُوْبُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مَنْ یُسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ یَا مَنْ یُسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ یَا مَنْ یُسَمّٰی بِالْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ وَاشْکُرْ سَعْیِیْ وَارْحَمْ ضَرَاعَتِیْ وَلَا تَحْجُبْ صَوْتِیْ وَلَا تُخَیِّبْ مَسْئَلَتِیْ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَاَبْلِغْ اَئِمَّتِیْ سَلَامِیْ وَدُعَائِیْ وَشَفِّعْھُمْ فِیْ جَمِیْعِ مَا سَئَلْتُکَ وَاَوْصِلْ ھَدِیَّتِیْ اِلَیْھِمْ کَمَا یَنْبَغِیْ لَھُمْ وَزِدْھُمْ مِنْ ذٰلِکَ مَا یَنْبَغِیْ لَکَ بِاَضْعَافٍ لَا یُحْصِیْھَا غَیْرُکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی اَطْیَبِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ مجلسی رہ نے بحار الانوار میں بعض قدما سے امام رضا علیہ السلام کیلئے ایک زیارت جو زیارت جوادیہ کے نام سے موسوم ہے نقل کی ہے اور اس کے آخر میں فرمایا ہے کہ اسکے بعد نماز زیارت بجا لائے اور تسبیح پڑھے اور پھر اسے آنحضرت علیہ السلام کیلئے اسے ہدیہ کرے اور پھر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اللّٰہُ اللّٰہُ اٰخِرُ یہ وہی دعا جو ابھی ہم نے نقل کی ہے لہٰذا اگر تو بھی مشہد مقدس میں جب بھی زیارت جوادیہ کو پڑھے تو اس دعا کو بھی اس کے بعد ترک نہ کرنا۔ **ایک اور زیارت** ابن قولویہ نے بعض ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو امام رضا علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک جائے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی الْاِمَامِ التَّقِیِّ النَّقِیِّ وَحُجَّتِکَ عَلٰی مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰی الصِّدِّیْقِ الشَّھِیْدِ صَلٰوۃً کَثِیْرَۃً تَامَّۃً زَاکِیَۃً مُتَوَاصِلَۃً مُتَوَاتِرَۃً

یہودی وگبر کے دیکھنے کی دُعا

طرف اشارہ فرمایا ہے، اور یہ اس استخارہ کو اخبار خاصہ کے ماتحت داخل کرنے کا ایک حیلہ ہے اگرچہ اولیٰ اور احوط یہ ہے کہ صاحب حاجت خود ہی اپنے لئے استخارہ کرے کیونکہ ہم نے کوئی ایسی خبر نہیں دیکھی جو استخارہ میں جواز وکالت کیلئے وارد ہوئی ہے، اور اگر یہ جائز یا راجح ہوتا تو اصحاب ائمہ علیہم السلام سے سوال کرتے۔ اور اگر وہ سوال کرتے تو نقل ہوتا۔ اور نہیں تو کم از کم تو ایک روایت ہوتی، علاوہ اس کے مضطر کی اجابت دعا کیلئے اولاً سکی دعا خلوص نیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے انتہیٰ، اٹھائیسواں امر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی

مُتَرَادِفَۃً کَاَفْضَلِ مَاصَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَآئِکَ **ایک اور زیارت** شیخ مفید نے مقنعہ میں نقل فرمایا ہے کہ غسل کرنے اور پاکیزہ لباس پہننے کے بعد آنحضرت کی قبر مبارک کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ وَابْنَ وَلِیِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحُجَّۃَ اللّٰہِ وَابْنَ حُجَّتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْھُدٰی وَالْعُرْوَۃَ الْوُثْقٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ مَضَیْتَ عَلٰی مَامَضٰی عَلَیْہِ اٰبَآؤُکَ الطَّاھِرُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ لَمْ تُؤْثِرْ عَمًی عَلٰی ھُدًی وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰی بَاطِلٍ وَاَنَّکَ نَصَحْتَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ فَجَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَآءِ اَتَیْتُکَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّکَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَآئِکَ مُعَادِیًا لِاَعْدَآئِکَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک سے چمٹائے اور چہرے کی دونوں طرف کو اس پر رکھے اور بوسہ دے اور پھر سر مبارک کی جانب آجائے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الْاِمَامُ الْھَادِیْ وَالْوَلِیُّ الْمُرْشِدُ اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَعْدَآئِکَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِوِلَایَتِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اسکے بعد جو نماز میں چاہے وہاں پڑھے اور پھر پاؤں کی طرف لوٹ آئے اور جو دعا چاہے طلب کرے مؤلف کہتا ہے کہ آپکی زیارت خاص خاص دنوں میں بہت کافی فضیلت رکھتی ہے اور بالخصوص رجب کے مہینے اور تیئسویں اور پچیسویں ذی القعدہ اور چھٹی رمضان المبارک میں جیسا کہ مہینوں کے اعمال میں گذر چکا ہے اور اس کے علاوہ ان دنوں میں بھی جو آپ کے ساتھ کوئی خصوصیت رکھتے ہیں ان میں بھی آپ کی زیارت کی فضیلت بہت کافی ہے اور جب آنحضرت کا وداع کرنا چاہے تو وہ وداع پڑھے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وداع کے وقت پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے لَاجَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ تَسْلِیْمِیْ عَلَیْکَ اور اگر چاہے تو یہ وداع بھی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَتِیْ ابْنَ نَبِیِّکَ وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ وَاجْمَعْنِیْ وَاِیَّاہُ فِیْ جَنَّتِکَ وَاحْشُرْنِیْ مَعَہٗ وَفِیْ حِزْبِہٖ مَعَ الشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا وَاَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَاَسْتَرْعِیْکَ وَاَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَاجِئْتَ بِہٖ وَدَلَلْتَ عَلَیْہِ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ مؤلف کہتا ہے کہ یہاں پر کسی ایک مطالب کا ذکر کر دینا بہت مناسب ہے

کفار سے مشابہت کی مذمت

یہودی یا نصرانی یا مجوسی کو دیکھے تو یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِعَلِیٍّ اِمَامًا وَّبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً خدا اس کافر کو اور اس شخص کو جہنم میں جمع نہیں کرے گا مؤلف کہتا ہے کہ آیات اور بہت سی اخبار سے مستفاد ہوتا ہے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ کفار کی دوستی ان سے میل و محبت اور ان کے ساتھ متشابہ ہونے سے اجتناب کرے اور ان کے طریقے پر نہ چلے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ اِبْرٰھِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِھِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃُ

پہلے بسند معتبر امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اسے میرے جد بزرگوار امام رضا علیہ السلام کی زیارت طوس میں اس حالت میں کہ اس نے غسل کیا ہوا ہو کرنی چاہیئے اور دو رکعت آنحضرت کے سرہانے نماز ادا کرے اور اپنی حاجت کو اس نماز کے قنوت میں مانگے تو ضرور وہ حاجت پوری ہوگی مگر یہ کہ وہ حاجت کسی گناہ یا قطع رحم کیلئے ہو کیونکہ آنحضرت کی قبر جنت کے بقعوں میں سے ایک بقعہ ہے کوئی مومن بھی اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا اور بہشت میں اسے داخل فرمائے گا، دوسرے علامہ مجلسی نے شیخ جلیل حسین بن عبد الصمد جو شیخ بہائی کے والد ہیں کا ایک خط نقل کیا ہے کہ جس میں ہے کہ شیخ ابو الطیب حسین بن احمد فقیہ رازی نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص امام رضا علیہ السلام کی یا کسی دوسرے ائمہ میں سے کسی امامؑ کی زیارت کرے اور امام علیہ السلام کے نزدیک نماز جعفر طیارؑ کو بجالائے تو اس کیلئے ہر رکعت کے عوض اس شخص کا ثواب لکھا جائے گا کہ جس نے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ بجالایا ہو اور ہزار غلام اللہ کے راستے میں آزاد کیا ہو اور ہزار دفعہ جہاد کیلئے کسی نبی مرسل کیساتھ حاضر ہوا ہو اور اس کیلئے سو حسنہ لکھا جائے گا اور سو گناہ مٹا دیئے جائیںگے، نماز جعفر کا طریقہ جمعہ کے دن کے اعمال میں ص پر گذر چکا ہے۔ تیسرے محول سجستانی سے روایت ہے کہ جب مامون الرشید ملعون نے امام رضا کو مدینہ منورہ سے خراسان کی طرف بلایا تو امام رضا مسجد نبوی میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وداع کیلئے گئے اور آپ بار بار پیغمبر کی قبر مبارک سے وداع کر کے باہر آتے اور پھر قبر کی طرف لوٹ جاتے اور ہر دفعہ آپ کے گریہ کی آواز بلند ہو جاتی میں آپ کے نزدیک گیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا میں آپ کو اس سفر کے جانے پر مبارک باد دی تو آپنے فرمایا کہ تم میری زیارت کر لو کیونکہ میں اپنے جد بزرگوار کے جوار سے جا رہا ہوں اور اسی سفر میں غربت کے عالم میں وفات کر جاؤں گا اور مجھے ہارون رشید ملعون کے پہلو میں دفن کیا جائے گا شیخ یوسف بن حاتم شامی نے در النظیم میں کہا ہے کہ اس کیلئے جناب امام رضا کے اصحاب میں سے ایک گروہ نے روایت کی ہے کہ امام رضا نے فرمایا ہے کہ جب میں مدینہ منورہ سے باہر آنے لگا تھا تو میں نے اپنے اہل وعیال کو اکٹھا کر کے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مجھ پر گریہ وبکا کریں اور میں ان کے گریہ وبکا کو خود سنوں اور میں نے ان کے درمیان بارہ ہزار دینار تقسیم کئے اور کہا کہ میں اس سفر سے واپس اپنے اہل وعیال کی طرف نہیں لوٹوں گا اور میں نے اپنے فرزند ابو جعفر جوادؑ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے

وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا الشیخ صدوق نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک پیغمبر کی طرف وحی کی کہ مومنین سے کہہ دے کہ وہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں اور ان جیسی خوراک نہ کھائیں اور ان کے راستوں پر نہ چلیں ورنہ یہ بھی میرے دشمن ہو جائیں گے جیسے وہ میرے دشمن ہیں اسی لئے بہت سی اخبار میں وارد ہوا ہے کہ فلاں عمل کو بجالاؤ اور اپنے آپ کو کفار کے مشابہ نہ بناؤ، مثل اس روایت کے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اپنی مونچھوں کو جڑ سے نکالو اور ڈاڑھی کو لمبا کرو، یہودیوں اور مجوسیوں کے مشابہ نہ

جدّ بزرگوار کی قبر کے پاس لے جاکر ان کا ہاتھ قبر مبارک پر رکھکر انہیں قبر سے گلے لگا دیا اور آنجناب صلعم سے ان کی حفاظت کا طالب ہوا اور اپنے تمام وکلاء اور خادموں کو اپنے فرزند کی اطاعت کا حکم دیا اور ان کی مخالفت کرنے سے منع کیا اور انہیں بتلا کر آیا کہ وہ میرے قائم مقام ہیں۔ سید عبدالکریم بن طاؤس نے روایت کی ہے کہ جب مامون الرشید جناب امام رضا کو مدینہ سے خراسان کی طرف بلایا تھا تو آپ نے مدینہ سے بصرہ کی طرف حرکت کی اور کوفہ نہیں گئے اور پھر بصرہ سے کوفہ ہوتے ہوئے بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور پھر وہاں سے قم کی طرف روانہ ہوئے اور جب آپ قم میں داخل ہوئے تو آپکے استقبال کیلئے قم کے لوگ راستے میں آئے ہوئے تھے اور آپس میں اس بات پر ہر ایک اصرار کرتا تھا کہ آنجناب میرے مہمان ہوں اور میرے گھر نزول اجلال فرمائیں آپنے فرمایا کہ میرا اونٹ مامور ہے کہ وہ جہاں بیٹھے گا میں اسی کے ہاں مہمان ہوں گا۔ وہ اونٹ چلتے چلتے ایک ایسے شخص کے گھر کے سامنے بیٹھا کہ جس گھر والے نے اسی رات خواب میں دیکھا تھا کہ کل امام رضا علیہ السلام اس کے مہمان ہونگے تھوڑی مدت کے بعد وہ جگہ ایک بلند مقام کی مالک ہوگئی اور ہمارے زمانے میں اس مکان میں ایک مدرسہ دینی بنا ہوا ہے، شیخ صدوق نے اسحاق بن راہویہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور پہنچے اور وہاں آگے چلنا چاہا تو وہاں کے علماء محدثین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہ اے فرزند رسولؐ آپ ہم میں سے جا رہے ہیں کیا آپ ہمیں کوئی حدیث بیان نہیں فرماتے کہ جس سے ہم استفادہ کریں آپ اس وقت عماری (کجاوہ) میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سر مبارک عماری سے باہر نکالا اور فرمایا کہ میں نے اپنے والد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار جعفر بن محمد سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن الحسین سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار حسین بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار علی بن ابی طالب علیہم السلام سے اور انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل نے خداوند عالم عزوجل سے سنا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا ایک مضبوط قلعہ اور جو بھی اس میرے قلعہ میں داخل ہو وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ آپنے یہ فرمایا اور چل دیئے اور جب اونٹ چلنے لگا تو آپنے ہمیں آواز دی اور فرمایا بشرطہا وشروطہا وانا

کفار سے مشابہت کی مذمت

بتاؤ۔ نیز آپنے فرمایا کہ مجوسی ڈاڑھیوں کو منڈواتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں اور ہم مونچھیں کٹواتے ہیں اور ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ اور جب حضرت کا دعوت نامہ بادشاہوں کو پہنچا تو کسریٰ نے باذان اپنے عاملین کو لکھا کہ آنحضرت کو اس کے پاس لے جائے تو اس نے اپنے کاتب بانویہ اور ایک دوسرے شخص کو کہ جس کو خرخسک کو مدینے بھیجا اور ان دونوں نے اپنی ڈاڑھیاں منوائی ہوئی تھیں اور مونچھیں رکھی ہوئی تھیں تو حضرت نے پسند نہ کیا کہ ان کی طرف دیکھیں اور فرمایا وائے ہو تم پر کس نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے وہ کہنے لگے کہ ہمارے رب یعنی کسریٰ نے آپ نے فرمایا لیکن

من شروطها یعنی وہ اپنی شرط اور شروط کیساتھ محکم ہے اور میں بھی اس قلعہ کی ایک شرط ہوں یعنی مجھے برحق امام ماننا بھی اس قلعہ کی ایک شرط ہے۔ ابوالصلت روایت کرتے ہیں کہ جب امام رضا علیہ السلام سرخ نامی بستی پہنچے تو لوگوں نے عرض کی اے فرزند رسولؐ ظہر ہوچکی ہے کیا آپ نماز یہاں ادا نہیں فرماتے، آپ وہیں اتر پڑے اور وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو انہوں نے کہا پانی تو ہمارے پاس نہیں تو آپنے اپنے ہاتھ مبارک سے زمین کو کھریدنا شروع کیا تو وہاں سے اتنا پانی ابل پڑا کہ آپنے اور آپکے سب ساتھیوں نے اس سے وضو کیا اور اس پانی کا وجود اب تک وہاں موجود ہے اور جب آپ سنا آباد کے شہر میں داخل ہوئے تو آپنے اپنی پیٹھ مبارک کی ٹیک وہاں کے ایک پہاڑ سے لگائی کہ جس سے آج تک ہانڈیوں کے بنانے کا پتھر نکل رہا ہے اور آپنے فرمایا تھا کہ اے خدا عزوجل اس پہاڑ کو بامنفعت قرار دے اور ہر اس چیز میں برکت عنایت فرما کہ جو اس کے برتن میں رکھی جائے اور راوی کہتا ہے کہ آنحضرت کیلئے اس پہاڑ سے ہانڈیاں بنا کر لوگوں نے آپ کی خدمت میں پیش کیں اور آپنے حکم دے دیا تھا کہ آپ کیلئے انہیں ہانڈیوں میں پکایا جائے۔ اسی دن سے لوگوں نے اس پہاڑ سے برتن بنانے شروع کئے اور انہیں بابرکت پایا۔

چوتھے۔ صاحب مطلع الشمس نے نقل کیا ہے کہ پچیس ذی الحجہ ۱۰۰۶ھ میں شاہ عباس اوّل مشہد مقدس میں وارد ہوئے اور دیکھا کہ حرم مبارک عبدالمومن خان اوزبگی نے غارت کر لیا ہے اور سوائے محجر طلا کے اور وہاں پر کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ شاہ عبّاس ستائیس ذی الحجہ کو وہاں سے روانہ ہو کر ہرات گئے اور اس کو اپنے ماتحت کر لیا اور اس کے انتظام کو مکمل کرنے کے بعد مشہد مقدس لوٹ آئے اور ایک ماہ تک مشہد مقدس ٹھہرا رہا اور وہاں کے صحن اقدس کو تعمیر کیا اور روضہ مبارکہ کے خدّام کو انعامات دیئے اور پھر واپس عراق چلے گئے اور پھر دوبارہ ۱۰۰۸ھ میں شاہ عبّاس مشہد مقدس گیا اور پوری سردیاں وہاں رہا اور آستانہ مقدس کا خادم بن کر بنفس نفیس خدمت انجام دیتا رہا، حتّٰی کہ رات کو شمع کی صفائی مقراض کے ساتھ خود کرتا تھا اور اسی مضمون کو شیخ بہائی نے بابدیھتہ ان اشعار میں انشاء فرمایا۔

پیوستہ بود ملایک علیّین ! پروانۂ شمع روضۂ خلد آیین

مقراض با حتیاط زن ای خادم ترسم ببری شہپر جبریل امین

اور ۱۰۱۰ھ کو شاہ عباس ایک نذر جو انہوں نے کر رکھی تھی کہ پیادہ زیارت امام رضا علیہ السلام کو جاؤنگا

کفار سے مشابہت کی مذمت

میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ڈاڑھی رکھوں اور مونچھیں کٹواؤں اور جان تو کہ حق تعالیٰ سورہ ہود میں فرمایا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ مفسرین اس کے معنی میں فرماتے ہیں کہ یعنی تھوڑا سا میلان بھی نہ کرو چہ جائیکہ زیادہ ان لوگوں کی طرف کہ جنہوں نے ظلم کیا ہے پس تم تک بھی آتش جہنم پہنچ جائے گی، اور بعضوں نے کہا ہے کہ رکون کہ جس کی اس آیت میں نفی کی گئی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ظلم میں ان کے ساتھ داخل نہ ہو اور ان کے کاموں سے اظہار رضایت و اظہار موالات نہ کرو

پھر مشہد مقدس پیدل آئے اور اس دور دراز کو اٹھائیس دن میں طے کیا۔ اسی مناسبت سے صاحب
تاریخ عالم آرا نے ان اشعار کو ان کے بارے میں کہا تھا

غلام شاہ مردان شاہ عباس ٭ شہ والا گہر خاقان امجد
بطوف مرقد شاہ خراسان ٭ پیادہ رفت با اخلاص بیجد
پیادہ رفت شد تاریخ رفتن ٭ ز اصفاہان پیادہ تا بمشہد (۱۰۰۹)

جب شاہ مشہد مقدس پہنچے تو اس دفعہ صحن مبارک کو وسیع کیا اور ایوان علی شیر کو وسط میں قرار دیا
اور پہلے روضہ مبارکہ کے ایک طرف صحن میں واقع تھا اور بدنما معلوم ہوتا تھا اور اس کے مقابل میں جو ایوان
تھا اسے دوسری طرف بنایا اور ایک سڑک مغرب کے دروازے سے مشرق تک بنائی جو صحن مبارک
کی طرف ہر جانب سے پہنچائی ہوئی ایوانوں سے گزر جاتی تھی، اور شہر کیلئے چشمے اور نہریں جاری کیں اور
ایک نہر سڑک کے وسط سے نکالی جو صحن مبارک سے گزرتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے اور صحن کے وسط میں
ایک بہت بڑا حوض بھی بنوایا کہ جس سے پانی گزر کر مشرق کی طرف خیابان کو نکل جاتا ہے اور پھر ہر ایک
تازہ تعمیر پر میرزا محمد رضائی صدر الکتاب اور علی رضا عباسی اور محمد رضا امامی کے خط سے ہر جگہ لوح لکھوا کر
نصب کئے اور شاہ عباس نے ہی جناب امام رضا علیہ السلام کے قبہ مطہر کو طلائی خشت سے بنوایا اور اس
کیلئے جو کتیبہ لکھا گیا ہے اس کا مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عظایم توفیقات اللہ
سبحانہ ان وفق السلطان الاعظم مولی ملوک العرب والعجم صاحب النسب الطاہر النبوی والحسب الباہر العلوی
تراب اقدام خدام ہذہ العتبۃ المطہرۃ اللاہوتیۃ غبار نعال زوار ہذہ الروضۃ المنورۃ الملکوتیۃ مروج آثار اجدادہ
المعصومین السلطان بن السلطان ابو المظفر شاہ عباس الحسینی الموسوی الصفوی بہادر خان فاستسعد بالمجیئ ماشیاً
علی قدمیہ من دار السلطنۃ اصفہان الی زیارۃ ہذا الحرم الاشرف وقد تشرف بزینۃ ہذہ القبۃ من خلص مالہ فی
سنۃ الف وعشر وتم فی سنۃ الف وست وعشر یا پانچویں شیخ طبرسی نے اعلام الوری میں امام رضا علیہ السلام
کے بہت کافی معجزات ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد سے ہمارے
زمانے تک جو معجزات اور عجیب و غریب علائم کے جنہیں ہر خاص و عام نے دیکھا اور مخالف اور موافق
نے ان کی تصدیق کی ہے وہ شمار سے باہر ہیں اور یہ ثابت ہے کہ یہاں ہر مادر زاد اندھوں اور کوڑھے

آفات سے بچنے کی دعا

اور روایات اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ رکون کا معنی ان کی مودت ان سے نصیحت اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔

انیسواں امر۔ انیس حرف ہیں جو دعا کرنے والے کے لئے آفات سے ذریعہ فرج ہیں کہ جو حضرت رسول خدا نے امیر المومنین صلوات اللہ علیہما والہما کو تعلیم فرمایا کہ جن کو شیخ صدوق نے کتاب خصال کے انیسویں باب میں ذکر کیا ہے آپنے فرمایا کہ یوں کہو یا عماد من لا عماد لہ ویا ذخر من لا ذخر لہ ویا سند من لا سند لہ ویا حرز من لا حرز لہ ویا غیاث من لا غیاث لہ ویا کریم العفو ویا

مریضوں نے شفا حاصل کی ہے اور لوگوں کی دعائیں یہاں مستجاب ہوئیں اور ان کی حاجات پوری ہوئیں اور لوگوں کی مصیبتیں اور سختیاں برطرف ہوئیں، اور بہت کافی ان میں سے ہم نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جس کی وجہ سے ہم کو علم اور یقین ہو گیا کہ اس میں جائے شک باقی نہیں رہا۔ شیخ اجل شیخ حرّ عاملی نے اثبات الہدیٰ میں شیخ طبرسی کی اس کلام کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں نے اکثر ان معجزات کا خود بھی مشاہدہ کیا ہے جیسا کہ شیخ طبرسی نے دیکھا ہے اور مجھے بھی ویسے یقین حاصل ہوا ہے جیسے انہیں اس کا یقین حاصل ہوا ہے اور میری مشہد مقدس کی مجاورت کے زمانے میں جو چھبیس سال تک تھی اتنی باتیں سننے میں آئی ہیں کہ جو حد تواتر سے متجاوز ہیں اور مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے خداوند عالم سے اس روضہ مبارکہ میں کوئی دعا یا حاجت طلب کی ہو اور پھر وہ پوری نہ ہوئی ہو الحمد للہ۔ مؤلف اس کتاب کا عبّاس قمی عرض کرتا ہے کہ ہر زمانے میں یہاں پر اتنے معجزات ظاہر ہو رہے ہیں کہ جن کے بعد گزشتہ معجزات کے نقل کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اور ہم نے دوسرے باب میں ستائیس رجب کی رات کے اعمال میں کچھ چیزیں جو اس مقام کے مناسب ہے یہیں نقل کی ہیں اور فعلاً مقام کی تنگی کا لحاظ کرتے ہوئے کسی اور چیز کے نقل کرنے کی گنجائش نظر نہیں آرہی لہٰذا ہم اس فصل کو یہیں پر ختم کرتے ہیں اور یہ چند اشعار جو جامیؒ نے امام رضا علیہ السلام کی مدح میں کہے ہیں یہاں پر نقل کرتے ہیں ۔

سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ طٰہٰ وَیٰسٓ ❊ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ

سَلَامٌ عَلٰی رَوْضَۃٍ حَلَّ فِیْھَا ❊ اِمَامٌ یُبَاھِیْ بِہِ الْمُلْکُ وَالدِّیْنُ

امام بحق شاہ مطلق کہ آمد ❊ حریم درش قبلہ گاہ سلاطین

شہ کاخ عرفان گل شاخ احسان ❊ دُر دُرج امکان مہ برج تمکین

علی بن موسی الرضا کز خدایش ❊ رضا شد لقب چون رضا بودش آئین

ز فضل و شرف بینی او را جہانے ❊ اگر نبود ت تیرہ چشم جہان بین

پی عطر روبند حوران جنت ❊ غبار درش را بگیسوی مشکین

اگر خواہی آری بکف دامن او

برو دامن از ہر چہ جز اوست برچین

حاشیہ: دروازے پر بسم اللہ لکھنا

حَسَنَ الْبَلَاءِ وَیَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ وَیَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ وَ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی وَیَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَنُوْرُ النَّھَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پھر کہے اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور اس کی جگہ اپنی حاجت ذکر کر پس تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ تیری دعا مستجاب ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ، تیسواں امر شیخ کفعمی نے مفاتیح الغیب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے گھر کے دروازے کے بیرونی حصہ میں لفظ بسم اللہ لکھے تو وہ ہلاکت سے

دسویں فصل

ان ائمہ علیہم السلام کی زیارت میں جو سرمن رای (سامرہ) میں مدفون ہیں اور سرداب مطہر کے اعمال میں ہے اور اس میں دو مقام ہیں۔ پہلا مقام (دو معصوموں کی زیارت میں ہے یعنی امام علی نقی اور امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہما کی زیارت میں)، جب تم سامرہ (سرمن رای) پہنچو اور ان دو اماموں کی زیارت کرنا چاہو تو پہلے غسل کرو پھر بہت باوقار اور آرام سے چلتے ہوئے حرم مبارک کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذنِ دخول عام جو زیارت کے باب کی ابتداء میں ص۳۰۲ پر گزر چکا ہے پڑھیئے اور پھر حرم میں داخل ہو کر ان دو بزرگوارں کی لکھی زیارت پڑھیے جو تمام زیارتوں میں سے صحیح تر ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا نُورَيِ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مَنْ بَدَا لِلّٰهِ فِي شَانِكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكُمَا مُعَادِيًا لِاَعْدَائِكُمَا مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكُمَا مُؤْمِنًا بِمَا اٰمَنْتُمَا بِهٖ كَافِرًا بِمَا كَفَرْتُمَا بِهٖ مُحَقِّقًا لِمَا حَقَّقْتُمَا مُبْطِلًا لِمَا اَبْطَلْتُمَا اَسْئَلُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمَا اَنْ يَجْعَلَ حَظِّيْ مِنْ زِيَارَتِكُمَا الصَّلٰوةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَنْ يَرْزُقَنِيْ مُرَافَقَتَكُمَا فِي الْجِنَانِ مَعَ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَيَرْزُقَنِيْ شَفَاعَتَكُمَا وَمُصَاحَبَتَكُمَا وَيُعَرِّفَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمَا وَلَا يَسْلُبَنِيْ حُبَّكُمَا وَحُبَّ اٰبَائِكُمَا الصَّالِحِيْنَ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهٗ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَيَحْشُرَنِيْ مَعَكُمَا فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّهُمَا وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمَا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظَالِمِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْاَوَّلِيْنَ مِنْهُمْ وَالْاٰخِرِيْنَ وَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ وَابْلُغْ بِهِمْ وَبِاَشْيَاعِهِمْ وَمُحِبِّيْهِمْ وَمُتَّبِعِيْهِمْ اَسْفَلَ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْ فَرَجَنَا مَعَ فَرَجِهِمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اس کے بعد اپنے اور والدین کیلئے اور بہن بھائی اور مؤمنین کیلئے دعا مانگے اور جو دعا بھی تیرا دل چاہے۔ وہاں طلب کرے اور اگر ہو سکے تو قبر مبارک کے نزدیک دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو جو مسجد وہاں کے قریب ہے اس میں جاکر نماز ادا کرے اور پھر جو دعا چاہے طلب کرے وہ پوری کی جائے گی اور یہ مسجد آنجناب علیہ السلام کے گھر کے نزدیک ہے اور جناب امام علی نقی اور

جلنے سے محفوظ رہنے کی دعا

محفوظ رہے گا اگرچہ کافر بھی ہو، اور کہا ہے کہ فرعون کو خداوند عالم نے ہلاک نہ کیا اور باوجود اس کے ادعائے ربوبیت کے اسکو مہلت دی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے گھر کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی تھی خداوند عالم نے حضرت موسٰی کو وحی فرمائی حضرت موسٰی نے اس کے جلدی ہلاک ہونے کی درخواست کی تھی کہ تو اس کے کفر کیطرف دیکھتا ہے اور میں اس چیز کی طرف دیکھتا ہوں جو اس نے اپنے دروازے پر لکھی ہے اکتیسواں امر شیخ ابن فہد نے روایت کی ہے کہ ایک دن لوگوں نے ابوالدرداء کو خبر دی کہ تیرا گھر جل گیا ہے تو وہ کہنے لگا کہ نہیں جلا۔ کسی اور آدمی

حسن عسکری علیہما السلام اس میں نماز پڑھا کرتے تھے مؤلف کہتا ہے کہ جو زیارت ہم نے ابھی نقل کی ہے
وہ کامل الزیارۃ کی روایت کے مطابق تھی اور اسے محمد بن المشہدی اور شیخ مفید اور شہید نے بھی اپنی کتب
مزار میں معمولی اختلاف سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے فی الجنۃ برحمتہ کے جملہ کے بعد اپنے
آپ کو ان دونوں قبروں پر لپٹا دے اور انہیں بوسہ دے اور اپنے دائیں اور بائیں چہرے کو بھی ہر دو قبر
مطہر پر رکھے اور پھر اپنا سر وہاں سے اٹھائے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّھُمْ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِھِمْ اور پھر اس
کے بعد زیارت کے باقی جملوں کو آخر تک پڑھے اور یہ بھی انہوں نے فرمایا کہ زیارت کے بعد دو رکعت کرکے
چار رکعت نماز زیارت سر مبارک کے نزدیک پڑھے اور پھر اس کے بعد جو نمازیں چاہے پڑھے، یہ واضح رہے
کہ یہ دونوں امام معصوم اپنے گھر میں مدفون ہیں اور اس گھر میں ایک دروازہ تھا جو بعض اوقات شیعوں اور
محبّوں کیلئے کھولا جاتا تھا اور اس سے وہ ان دونوں قبروں کی زیارت کرتے تھے اور بسا اوقات اسے بند
رکھا جاتا تھا اور اس پنجرے سے جو قبر مبارک کے سامنے والی دیوار میں ہوتا تھا ان دونوں قبروں کی
زیارت کی جاتی تھی، اسی سابقہ حدیث کی ابتداء میں اس کا بھی ذکر ہے کہ غسل کرنے کے بعد اگر ہوسکے تو اندر جا کر
زیارت کرے ورنہ پنجرے سے جو قبر مبارک کی طرف سے سامنے والی دیوار سے میں ہے سلام کرے اور
ایسے شخص کو نماز زیارت کو نزدیک والی مسجد میں ادا کرنی چاہیئے، بعد میں شیعان حیدر کرار کی ہمت سے
اس گھر کو گرادیا گیا اور اس کی جگہ گنبد اور ایوان رواق بہت عالیشان بنادیئے گئے اور وہ نزدیک والی مسجد
بھی حرم کے اندر داخل کرکے اسے حرم کا جزو بنا دیا گیا، اور آج کل اس مسجد کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو ایوان مستطیل
قبر مبارک کی پشت پر تعمیر کیا ہوا ہے اصل میں یہاں پر وہ مسجد تھی بہرحال آجکل زائرین اس تفصیل سے راحت
میں ہیں یعنی جہاں چاہیں نماز زیارت ادا کرسکتے ہیں اور ان پر دو بزرگواروں کیلئے زیارت علیحدہ علیحدہ بھی کتب
مزار میں موجود ہے اور کسی زائر کی طبیعت حاضر ہو تو یہاں پر زیارت جامعہ کبیرہ کو جو بعد میں ص۵۴۷ پر نقل
ہوگی پڑھے کیونکہ اس زیارت کے کلمات میں ائمہ علیہ السلام کی عظمت اور بزرگی اور ان کی غلامی کا اعتراف
موجود ہے اور یہ زیارت صاحب عظمت وجلال جناب امام علی نقیؑ سے صادر ہوئی ہے سیّد بن طاؤس
نے ہر ایک ان دو اماموں کیلئے ایک ایک زیارت مفصل بمع صلوات اور دعا مخصوص کے نقل کی ہے لہٰذا ہم
بھی اس زیارت کے فوائد جلیلہ اور ثواب عظیم کو دیکھتے ہوئے یہاں پر نقل کر دیتے ہیں، سیّد بن طاؤس نے

جلنے سے محفوظ رہنے کی دُعا

نے آکر کہا پھر بھی اس نے
ویسا ہی جواب دیا، تین
دفعہ ایسا ہوا پھر معلوم ہوا
کہ اس کے گھر کے اطراف
میں اس کے گھر کے علاوہ
باقی سب جل گئے ہیں تو
لوگوں نے پوچھا کہ تجھے
کہاں سے معلوم ہوا۔ کہ
تیرا گھر نہیں جلا کہنے لگا کہ
میں نے رسول خدا سے
سنا تھا کہ جو شخص صبح
کو یہ دعا پڑھے تو اس دن
اس کو کوئی بدی نہیں پہنچے
گی اور اگر شام کو پڑھے تو
رات کو کوئی بدی نہیں
پہنچے گی اور میں نے اس
دعا کو آج پڑھا تھا اَللّٰھُمَّ
اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ

فرمایا کہ جب تم سر من رای (سامرہ) پہنچ جاؤ تو اس کے بعد غسل زیارت کرکے پاک و پاکیزہ لباس پہن کر وقار اور آرام کے ساتھ زیارت کو روانہ ہو اور جب حرم مبارک کے دروازے پر پہنچے تو اندر داخل ہونے کی اجازت اس طرح طلب کرے ءَادْخُلُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ءَادْخُلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ءَادْخُلُ یَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ ءَادْخُلُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ءَادْخُلُ یَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُوَكَّلِیْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ الشَّرِیْفِ اس کے بعد حرم مبارک کے اندر داخل ہو جائے لیکن داخل ہونے کے وقت پہلے دایاں قدم اندر رکھے اور پھر جناب امام علی نقی علیہ السلام کی ضریح مبارک کے سامنے ضریح کی طرف منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے کھڑے ہو جائے اور سو دفعہ اللّٰہ اکبر کہے اور پھر یہ زیارت آنحضرت کی پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الزَّكِیَّ الرَّاشِدَ النُّوْرَ الثَّاقِبَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سِرَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اٰلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَقَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا زَیْنَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَلِیْلَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُنْصُرَ الْاَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رُكْنَ الْاِیْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلَمَ الْهُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَلِیْفَ التُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمُوْدَ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاَمِیْنُ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ الرَّضِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الزَّاهِدُ التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْحُجَّةُ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا التَّالِیْ لِلْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُبَیِّنُ لِلْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوَلِیُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الطَّرِیْقُ الْوَاضِحُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّجْمُ اللَّائِحُ اَشْهَدُ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی

جلنے سے محفوظ رہنے کی دعا

وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوْءِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

شیخ کلینی وغیرہ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ازراہ کو یہ دعا تعلیم دی کہ غیبت کے زمانہ اور شیعوں کے کے وقت یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ

خَلْقِهٖ وَخَلِيفَتُهٗ فِي بَرِيَّتِهٖ وَاَمِينُهٗ فِي بِلَادِهٖ وَشَاهِدًا عَلٰى عِبَادِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ
بَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْمُطَهَّرُ مِنَ
الذُّنُوبِ الْمُبَرَّاُ مِنَ الْعُيُوبِ وَالْمُخْتَصُّ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ وَالْمَحْبُوُّ بِحُجَّةِ اللّٰهِ وَالْمَوْهُوبُ لَهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَالرُّكْنُ
الَّذِي يَلْجَاُ اِلَيْهِ الْعِبَادُ وَتُحْيٰى بِهِ الْبِلَادُ وَاَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنِّي بِكَ وَبِآبَائِكَ وَاَبْنَائِكَ مُوقِنٌ مُقِرٌّ
وَلَكُمْ تَابِعٌ فِي ذَاتِ نَفْسِي وَشَرَائِعِ دِينِي وَخَاتِمَةِ عَمَلِي وَمُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ وَاَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس کے بعد ضریح کو بوسہ دے اور دائیں چہرے کی جانب کو ضریح پر رکھے اور پھر بائیں
چہرے کو رکھے اور پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ الْوَفِيِّ وَوَلِيِّكَ الزَّكِيِّ وَ
اَمِينِكَ الْمُرْتَضٰى وَصَفِيِّكَ الْهَادِي وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ وَالْجَادَّةِ الْعُظْمٰى وَالطَّرِيقَةِ الْوُسْطٰى نُورِ قُلُوبِ
الْمُؤْمِنِينَ وَوَلِيِّ الْمُتَّقِينَ وَصَاحِبِ الْمُخْلَصِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ
بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ الْمَعْصُومِ مِنَ الزَّلَلِ وَالطَّاهِرِ مِنَ الْخَلَلِ وَالْمُنْقَطِعِ اِلَيْكَ بِالْاَمَلِ الْمَبْلُوِّ بِالْفِتَنِ وَالْمُخْتَبَرِ
بِالْمِحَنِ وَالْمُمْتَحَنِ بِحُسْنِ الْبَلْوٰى وَصَبْرِ الشَّكْوٰى مُرْشِدِ عِبَادِكَ وَبَرَكَةِ بِلَادِكَ وَمَحَلِّ رَحْمَتِكَ وَمُسْتَوْدَعِ
حِكْمَتِكَ وَالْقَائِدِ اِلٰى جَنَّتِكَ الْعَالِمِ فِي بَرِيَّتِكَ وَالْهَادِي فِي خَلِيقَتِكَ الَّذِي ارْتَضَيْتَهٗ وَانْتَجَبْتَهٗ
وَاخْتَرْتَهٗ لِمَقَامِ رَسُولِكَ فِي اُمَّتِهٖ وَاَلْزَمْتَهٗ حِفْظَ شَرِيعَتِهٖ فَاسْتَقَلَّ بِاَعْبَاءِ الْوَصِيَّةِ نَاهِضًا بِهَا
وَمُضْطَلِعًا بِحَمْلِهَا لَمْ يَعْثُرْ فِي مُشْكِلٍ وَلَا هَفَا فِي مُعْضِلٍ بَلْ كَشَفَ الْغُمَّةَ وَسَدَّ الْفُرْجَةَ وَاَدَّى
الْمُفْتَرَضَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا اَقْرَرْتَ نَاظِرَ نَبِيِّكَ بِهٖ فَرَقِّهٖ دَرَجَتَهٗ وَاَجْزِلْ لَدَيْكَ مَثُوبَتَهٗ وَصَلِّ عَلَيْهِ
وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِي مُوَالَاتِهٖ فَضْلًا وَاِحْسَانًا وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا
اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور جب سلام دے چکے تو بعد میں
یہ پڑھے يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْمِنَنِ الْمُتَتَابِعَةِ وَالْآلَاءِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَالْاَيَادِي
الْجَلِيلَةِ وَالْمَوَاهِبِ الْجَزِيلَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ وَاَعْطِنِي سُؤْلِي وَاجْمَعْ شَمْلِي
وَلُمَّ شَعْثِي وَزَكِّ عَمَلِي وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي وَلَا تُزِلَّ قَدَمِي وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ
اَبَدًا وَلَا تُخَيِّبْ طَمَعِي وَلَا تُبْدِ عَوْرَتِي وَلَا تَهْتِكْ سِتْرِي وَلَا تُوحِشْنِي وَلَا تُؤْيِسْنِي وَكُنْ بِي رَؤُوفًا

سونے کے وقت دعا

رَسُولَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ

ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي

تیسواں امر، کتاب عدۃ الداعی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی سونا چاہے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ وَوِلَايَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ پس جو شخص سونے کے بعد یہ کہے گا تو خداوند عالم اس کو غارت کرنے والے چوروں سے اور خراب ہونے

رَاحِمًا وَاهْدِلِی وَزَكِّنِی وَطَهِّرْنِی وَصَفِّنِی وَاصْطَفِنِی وَخَلِّصْنِی وَاسْتَخْلِصْنِی وَاصْنَعْنِی وَاصْطَنِعْنِی وَقَرِّبْنِی اِلَیْكَ وَلَا تُبَاعِدْنِی مِنْكَ وَالْطُفْ بِی وَلَا تَجْفُنِی وَاَكْرِمْنِی وَلَا تُهِنِّی وَمَا اَسْئَلُكَ فَلَا تَحْرِمْنِی وَمَا لَا اَسْئَلُكَ فَاجْمَعْهُ لِی بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ وَاَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِیمِ وَبِحُرْمَةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَبِحُرْمَةِ اَهْلِ بَیْتِ رَسُولِكَ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الْبَاقِی صَلَوَاتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَیْهِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِینَ وَتُعَجِّلَ فَرَجَ قَائِمِهِمْ بِاَمْرِكَ وَتَنْصُرَهُ وَتَنْتَصِرَ بِهٖ لِدِینِكَ وَتَجْعَلَنِی فِی جُمْلَةِ النَّاجِینَ بِهٖ وَالْمُخْلِصِینَ فِی طَاعَتِهٖ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّهِمْ لَمَّا اسْتَجَبْتَ لِی دَعْوَتِی وَقَضَیْتَ لِی حَاجَتِی وَاَعْطَیْتَنِی سُؤْلِی وَكَفَیْتَنِی مَا اَهَمَّنِی مِنْ اَمْرِ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ یَا نُورُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیرُ یَا مُبِینُ یَا رَبِّ اكْفِنِی شَرَّ الشُّرُورِ وَاٰفَاتِ الدُّهُورِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّورِ اور پھر جس کیلئے چاہے دعا مانگے اور اس دعا کو وہاں زیادہ پڑھے یَا عُدَّتِی عِنْدَ الْعَدَدِ وَیَا رَجَائِی وَالْمُعْتَمَدَ وَیَا كَهْفِی وَالسَّنَدَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ وَیَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِی خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِی كَذَا وَكَذَا اور لفظ کذا الذا کی جگہ اپنی حاجات کا ذکر کرے کیونکہ اسی جناب سے ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا ہے کہ اس شخص کو خداوند عالم ناامید نہ پلٹائے جو اس دعا کو میرے روضہ میں پڑھے

زیارت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام

بسند معتبر شیخ نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میری قبر سر من رای میں دونوں اطراف کے لوگوں کیلئے خدا کے عذاب اور مصیبتوں سے امان ہے، مجلسی اوّل نے دونوں طرف کے معنی شیعہ اور سنّی کے کئے ہیں اور فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی برکت نے دوست اور دشمن کا احاطہ کیا ہوا ہے جیسا کہ کاظمین شریفین بغداد کیلئے سبب امان بنے ہوتے ہیں، سیّد بن طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے تو جو آداب ان کے والد ماجد امام علی نقی علیہ السلام کی زیارت کے گزرے ہیں پہلے انہیں بجا لائے اور جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی ضریح مبارک کے قریب آکر کھڑا ہو تو آپ کی

سونے کے وقت دعا

سے حفاظت کرے گا اور ملائکہ اس کیلئے طلب بخشش کریں گے، چونتیسواں امر نیز عدۃ الداعی میں ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ کا پڑھنا حرز اور محفوظ کرنے والی چیز ہے ہر اس چیز کو جو ذخیرہ کی جائے اور پوشیدہ رکھی جائے جیسا کہ ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے پینتیسواں امر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل ہے کہ جو شخص قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھے جہاں سے چاہے پھر سات مرتبہ یا اللہ کہے تو اگر کسی پتھر پر پڑھے تو وہ شگافتہ ہو جائے گا، چھتیسواں امر نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص قل ہو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھے جب بستر پر لیٹ جائے تو خداوند عالم پچاس ہزار

زیارت یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْهَادِيَ الْمُهْتَدِيَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَابْنَ اَوْلِيَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَجِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ وَابْنَ اَصْفِيَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللهِ وَابْنَ خُلَفَائِهِ وَاَبَا خَلِيفَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَئِمَّةِ الْهَادِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَوْصِيَاءِ الرَّاشِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْمُتَّقِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْفَائِزِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رُكْنَ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَرَجَ الْمَلْهُوفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ الْمُنْتَجَبِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِي بِحُكْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاطِقُ بِكِتَابِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الْحُجَجِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْاُمَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ النِّعَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ الْعِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْحِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ الظَّاهِرَةِ لِلْعَاقِلِ حُجَّتُهُ وَالثَّابِتَةِ فِي الْيَقِينِ مَعْرِفَتُهُ الْمُحْتَجَبِ عَنْ اَعْيُنِ الظَّالِمِينَ وَالْمُغَيَّبِ عَنْ دَوْلَةِ الْفَاسِقِينَ وَالْمُعِيدِ رَبُّنَا بِهِ الْاِسْلَامَ جَدِيدًا بَعْدَ الْاِنْطِمَاسِ وَالْقُرْآنَ غَضًّا بَعْدَ الْاِنْدِرَاسِ اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ اَنْ يَتَقَبَّلَ زِيَارَتِي لَكُمْ وَيَشْكُرَ سَعْيِي اِلَيْكُمْ وَيَسْتَجِيبَ دُعَائِي بِكُمْ وَيَجْعَلَنِي مِنْ اَنْصَارِ الْحَقِّ وَاَتْبَاعِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَمَوَالِيهِ وَمُحِبِّيهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اس کے بعد ضریح مبارک کا بوسہ دے اور چہرے کی دائیں جانب کو قبر مبارک پر رکھے اور پھر دائیں جانب اور اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِي اِلٰى دِينِكَ وَالدَّاعِي اِلٰى سَبِيلِكَ عَلَمِ الْهُدٰى وَمَنَارِ التُّقٰى وَمَعْدِنِ الْحِجٰى وَمَاْوَى النُّهٰى وَغَيْثِ الْوَرٰى وَسَحَابِ الْحِكْمَةِ وَبَحْرِ الْمَوْعِظَةِ وَوَارِثِ الْاَئِمَّةِ وَالشَّهِيدِ عَلَى الْاُمَّةِ الْمَعْصُومِ الْمُهَذَّبِ وَالْفَاضِلِ الْمُقَرَّبِ وَالْمُطَهَّرِ مِنَ الرِّجْسِ الَّذِي وَرَّثْتَهُ عِلْمَ الْكِتَابِ وَاَلْهَمْتَهُ فَصْلَ الْخِطَابِ وَنَصَبْتَهُ عَلَمًا

فضیلت سورۃ قل ہو اللہ

فرشتوں کو موکل فرمائے گا جو اس کی حفاظت کریں گے اس رات میں حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ جس شخص پر ایک دن گذر جائے اور وہ اپنی نمازوں میں قل ہو اللہ احد نہ پڑھے تو قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا اے بندۂ خدا تو نماز گذاروں میں سے نہیں ہے اور نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جس پر گذر جائے جمعہ یعنی ایک ہفتہ اور اس میں اس نے قل ہو اللہ احد نہ پڑھا ہو تو وہ دین ابی لہب پر مرے گا نیز آنحضرت سے مروی ہے کہ جو شخص کسی مرض یا شدت

لِاَهْلِ قِبْلَتِكَ وَقَرَنْتَ طَاعَتَهُ بِطَاعَتِكَ وَفَرَضْتَ مَوَدَّتَهُ عَلٰى جَمِيْعِ خَلِيْقَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا
اَنَابَ بِحُسْنِ الْاِخْلَاصِ فِيْ تَوْحِيْدِكَ وَاَرْدٰى مَنْ خَاضَ فِيْ تَشْبِيْهِكَ وَحَامٰى عَنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِكَ
فَصَلِّ يَا رَبِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً يَلْحَقُ بِهَا مَحَلَّ الْخَاشِعِيْنَ وَيَعْلُوْ فِي الْجَنَّةِ بِدَرَجَةِ جَدِّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
وَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهِ فَضْلًا وَّاِحْسَانًا وَّمَغْفِرَةً وَّرِضْوَانًا
اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ وَّمَنٍّ جَسِيْمٍ اس کے بعد (دو رکعت) نماز زیارت بجا لائے اور سلام کے بعد یہ دعا
پڑھے يَا دَائِمُ يَا دَيْمُوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَيَا فَارِجَ الْغَمِّ وَيَا بَاعِثَ
الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ الْوَعْدِ وَيَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّوَصِيِّهِ عَلِيٍّ ابْنِ عَمِّهِ
وَصِهْرِهِ عَلٰى اِبْنَتِهِ الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِمَا الشَّرَائِعَ وَفَتَحْتَ بِهِمَا التَّاْوِيْلَ وَالطَّلَائِعَ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا
صَلٰوةً يَشْهَدُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَيَنْجُوْ بِهَا الْاَوْلِيَآءُ وَالصَّالِحُوْنَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ وَالِدَةِ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَسَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ الْمُشَفَّعَةِ فِيْ شِيْعَةِ اَوْلَادِهَا الطَّيِّبِيْنَ
فَصَلِّ عَلَيْهَا صَلٰوةً دَائِمَةً اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَسَنِ الرَّضِيِّ الطَّاهِرِ
الزَّكِيِّ وَالْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الْمَرْضِيِّ الْبَرِّ التَّقِيِّ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْاِمَامَيْنِ الْخَيِّرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ
التَّقِيَّيْنِ النَّقِيَّيْنِ الطَّاهِرَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْمَظْلُوْمَيْنِ الْمَقْتُوْلَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ
وَمَا غَرَبَتْ صَلٰوةً مُتَوَالِيَةً مُتَتَالِيَةً وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ الْمَحْجُوْبِ
مِنْ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ الطَّاهِرِ النُّوْرِ الزَّاهِرِ الْاِمَامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ مِفْتَاحَيِ الْبَرَكَاتِ
وَمِصْبَاحَيِ الظُّلُمَاتِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَرٰى لَيْلٌ وَّمَا اَضَآءَ نَهَارٌ صَلٰوةً تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنِ اللّٰهِ وَالنَّاطِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ وَبِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَبْدِ
الصَّالِحِ فِيْ نَفْسِهِ وَالْوَصِيِّ النَّاصِحِ الْاِمَامَيْنِ الْهَادِيَيْنِ الْمَهْدِيَّيْنِ الْوَافِيَيْنِ الْكَافِيَيْنِ فَصَلِّ
عَلَيْهِمَا مَا سَبَّحَ لَكَ مَلَكٌ وَّتَحَرَّكَ لَكَ فَلَكٌ صَلٰوةً تُنْمٰى وَتَزِيْدُ وَلَا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ وَاَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى الْاِمَامَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ الْمُنْتَجَبَيْنِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا
مَا اَضَآءَ صُبْحٌ وَّدَامَ صَلٰوةً تُرَقِّيْهِمَا اِلٰى رِضْوَانِكَ فِي الْعِلِّيِّيْنَ مِنْ جِنَانِكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّاشِدِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِي الْقَائِمَيْنِ بِاَمْرِ عِبَادِكَ الْمُخْتَبَرَيْنِ بِالْمِحَنِ

زراعت کے حفظ کی دعا

میں مبتلا ہوا در وہ اس حالت میں قل ہو اللہ احد نہ پڑھے اور اس مرض یا شدت میں مر جائے تو وہ اہل جہنم میں سے ہے سنتیسواں امر، نیز عدۃ الداعی میں نقل ہے کہ یہ تعویذ خربوزہ کھیرا اور باقی زراعات کو کیڑے اور دیگر ضرر رساں جانوروں سے جو اس کو خراب کرتے ہیں، محفوظ رکھنے کیلئے ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ چار لکڑیوں پر یا رقعوں پر لکھ کر ان کو چار لکڑیوں میں رکھ کر ان کو زراعت کے چار گوشوں میں رکھا جائے
اَيَّتُهَا الدُّوْدُ اَيَّتُهَا الدَّوَابُّ وَالْهَوَامُّ وَالْحَيَوَانَاتُ اُخْرُجُوْا مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ وَالزَّرْعِ اِلَى الْخَرَابِ

الْهَائِلَةِ وَالصَّابِرِينَ فِي الْمِحَنِ الْمَائِلَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِمَا كِفَاءَ أَجْرِ الصَّابِرِينَ وَإِزَاءَ ثَوَابِ الْفَائِزِينَ
صَلَاةً تُمَهِّدُ لَهُمَا الرِّفْعَةَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ يَا رَبِّ بِإِمَامِنَا وَمُحَقِّقِ زَمَانِنَا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَالشَّاهِدِ
الْمَشْهُودِ وَالنُّورِ الْأَزْهَرِ وَالضِّيَاءِ الْأَنْوَرِ الْمَنْصُورِ بِالرُّعْبِ الْمُظَفَّرِ بِالسَّعَادَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِ عَدَدَ
الثَّمَرِ وَأَوْرَاقِ الشَّجَرِ وَأَجْزَاءِ الْمَدَرِ وَعَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَبَرِ وَعَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَحْصَاهُ
كِتَابُكَ صَلَاةً يَغْبِطُهُ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَاحْفَظْنَا عَلَى طَاعَتِهِ
وَاحْرُسْنَا بِدَوْلَتِهِ وَأَتْحِفْنَا بِوِلَايَتِهِ وَانْصُرْنَا عَلَى أَعْدَائِنَا بِعِزَّتِهِ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنَ التَّوَّابِينَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ وَإِنَّ إِبْلِيسَ الْمُمَرِّدَ اللَّعِينَ قَدِ اسْتَنْظَرَكَ لِإِغْوَاءِ خَلْقِكَ فَأَنْظَرْتَهُ
وَاسْتَمْهَلَكَ لِإِضْلَالِ عَبِيدِكَ فَأَمْهَلْتَهُ بِسَابِقِ عِلْمِكَ فِيهِ وَقَدْ عَشَّشَ وَكَثُرَتْ جُنُودُهُ
وَازْدَحَمَتْ جُيُوشُهُ وَانْتَشَرَتْ دُعَاتُهُ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ فَأَضَلُّوا عِبَادَكَ وَأَفْسَدُوا دِينَكَ
وَحَرَّفُوا الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَجَعَلُوا عِبَادَكَ شِيَعًا مُتَفَرِّقِينَ وَأَحْزَابًا مُتَمَرِّدِينَ وَقَدْ وَعَدْتَ
نَقْضَ بُنْيَانِهِ وَتَمْزِيقَ شَأْنِهِ فَأَهْلِكْ أَوْلَادَهُ وَجُيُوشَهُ وَطَهِّرْ بِلَادَكَ مِنِ اخْتِرَاعَاتِهِ وَاخْتِلَافَاتِهِ
وَأَرِحْ عِبَادَكَ مِنْ مَذَاهِبِهِ وَقِيَاسَاتِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ وَابْسُطْ عَدْلَكَ وَأَظْهِرْ دِينَكَ
وَقَوِّ أَوْلِيَاءَكَ وَأَوْهِنْ أَعْدَاءَكَ وَأَوْرِثْ دِيَارَ إِبْلِيسَ وَدِيَارَ أَوْلِيَائِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَخَلِّدْهُمْ
فِي الْجَحِيمِ وَأَذِقْهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ وَاجْعَلْ لَعَائِنَكَ الْمُسْتَوْدَعَةَ فِي مَنَاحِسِ الْخِلْقَةِ وَمَشَاوِيهِ
الْفِطْرَةِ دَائِرَةً عَلَيْهِمْ وَمُوَكَّلَةً بِهِمْ وَجَارِيَةً فِيهِمْ كُلَّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ وَغُدُوٍّ وَرَوَاحٍ رَبَّنَا آتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اس کے
بعد اپنے بہن بھائی اور مومنین کے لئے جو چاہے دعا مانگے۔ اس کے بعد ملکہ دنیا اور آخرت والدہ
ماجدہ امام قائم جناب حجۃ بن الحسن صاحب العصر والزمان علیہما السلام کی زیارت کرے اور اس معظّمہ
محترمہ کی قبر مبارک جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی ضریح کی پشت پر واقع ہے اور جب وہاں پہنچے
تو یوں زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ اَلسَّلَامُ
عَلَىٰ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ الْحُجَجِ الْمَيَامِينِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ وَالِدَةِ الْإِمَامِ
وَالْمُودَعَةِ أَسْرَارَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ وَالْحَامِلَةِ لِأَشْرَفِ الْأَنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ

كَمَا خَرَجَ ابْنُ مَتَّى مِنْ
بَطْنِ الْحُوتِ فَإِنْ لَمْ
تَخْرُجُوا أُرْسِلْتُ عَلَيْكُمْ
شُوَاظًا مِنْ نَارٍ وَنُحَاسًا
فَلَا تَنْتَصِرَانِ أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوا
فَمَاتُوا اُخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّكَ
رَجِيمٌ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا
يَتَرَقَّبُ سُبْحَانَ الَّذِي
أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى كَأَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا
عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا فَأَخْرَجْنَا
هُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ
وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ
اُخْرُجْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ
أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ
إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ اُخْرُجْ
مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا

الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا شَبِيهَةَ أُمِّ مُوسَى وَابْنَةَ حَوَارِيِّ عِيسَى السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ
السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْمَنْعُوتَةُ فِي الْإِنْجِيلِ الْمَخْطُوبَةُ مِنْ
رُوحِ اللّٰهِ الْأَمِينِ وَمَنْ رَغِبَ فِي وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَالْمُسْتَوْدَعَةُ أَسْرَارَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى آبَائِكِ الْحَوَارِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى بَعْلِكِ وَوَلَدِكِ السَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ
أَشْهَدُ أَنَّكِ أَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَأَدَّيْتِ الْأَمَانَةَ وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَصَبَرْتِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَحَفِظْتِ سِرَّ اللّٰهِ وَحَمَلْتِ وَلِيَّ اللّٰهِ وَ
بَالَغْتِ فِي حِفْظِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَرَغِبْتِ فِي وُصْلَةِ أَبْنَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِمْ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِمْ
مُعْتَرِفَةً بِمَنْزِلَتِهِمْ مُسْتَبْصِرَةً بِأَمْرِهِمْ مُشْفِقَةً عَلَيْهِمْ مُؤْثِرَةً هَوَاهُمْ وَأَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ
عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصَّالِحِينَ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً تَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ
عَنْكِ وَأَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ فَلَقَدْ أَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَوْلَاكِ وَأَعْطَاكِ
مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهِ أَغْنَاكِ فَهَنَّاكِ اللّٰهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَأَمْرَاكِ اس کے بعد اپنے سر
کو اوپر کی طرف اٹھائے اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَلِرِضَاكَ طَلَبْتُ وَبِأَوْلِيَائِكَ إِلَيْكَ
تَوَسَّلْتُ وَعَلَى غُفْرَانِكَ وَحِلْمِكَ اتَّكَلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَبِقَبْرِ أُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ فَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا وَثَبِّتْنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا وَلَا تَحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ
وَلَدِهَا وَارْزُقْنِي مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ وَلَدِهَا كَمَا وَفَّقْتَنِي لِزِيَارَةِ وَلَدِهَا
وَزِيَارَتِهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحُجَجِ الْمَيَامِينِ
مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْمُطْمَئِنِّينَ
الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ الْمُسْتَبْشِرِينَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ قَبِلْتَ
سَعْيَهُ وَيَسَّرْتَ أَمْرَهُ وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ وَآمَنْتَ خَوْفَهُ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي إِيَّاهَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهَا أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي
وَإِذَا تَوَفَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهَا وَأَدْخِلْنِي فِي شَفَاعَةِ وَلَدِهَا وَشَفَاعَتِهَا وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ
النَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَاتِي وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مؤلف کہتا ہے کہ زید شحام نے

انگوٹھی کو دیکھنے کی دعا
فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ

اٹھتیسواں امر سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کرے اور اس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اس کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنے ہو اور قبل اس کے کہ کسی آدمی پر نظر کرے اور اس کو ہتھیلی پر پھیرے اور اس کو دیکھے اور سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کو آخر تک پڑھے پھر یہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَآمَنْتُ بِسِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ پس جب ایسے کرے گا تو خداوند عالم اس کو اس دن محفوظ رکھیگا ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرات میں سے کسی ایک کی جو شخص زیارت کرے اس کیلئے کیا ثواب ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایسے ہے جیسے کے اس نے جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو، اور ہم نے سابقاً جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام واجب الاطاعۃ (یعنی خدا کی طرف سے معین کردہ امام) کی زیارت کرے اور اس کی قبر کے نزدیک چار رکعت نماز بجالائے تو اس کیلئے حج اور عمرہ لکھا جائے گا، اور ہدیۃ الزائرین میں ہم نے جناب حکیم امام محمد تقی علیہ السلام کی دختر نیک اختر کے فضائل کو نقل کیا ہے اور آپ کی قبر ضریح عسکریین (یعنی امام علی نقی اور حسن عسکری علیہما السلام) کے پائنتی طرف بالکل متصل ہے باوجود اتنے بڑے مرتبہ کے مالک ہونے کے آپ کی کوئی خاص زیارت وارد نہیں ہوئی لہٰذا بہتر یہی ہے کہ وہ زیارت آپ کیلئے پڑھی جائے جو آئمہ علیہ السلام کی مطلق اولاد کیلئے وارد ہوئی ہے اور اگر ان الفاظ سے آپکی زیارت پڑھیں جو آپ کی عمہ مکرمہ حضرت فاطمہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دختر ہیں اور معصومہ قم سے مشہور قم شہر میں مدفون ہیں تو بھی کوئی حرج نہیں اور وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ سَیِّدَةَ نِسَاۤءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا سِبْطَیِ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَقُرَّةَ عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِیَّ النَّاصِحَ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ وَسِرَاجِكَ وَوَلِیِّ وَلِیِّكَ وَوَصِیِّ وَصِیِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَخَدِیْجَةَ اَلسَّلَامُ

سہو اور نسیان کیلئے دعا چیزوں کے شر سے جو آسمان کی طرف جاتی ہیں اور ان چیزوں سے جو زمین کی طرف آتی ہیں یا اس سے باہر نکلتی ہیں اور وہ حرز و حمایت خدا اور دوستان خدا میں رہے گا شام تک۔ انتالیسواں امر شیخ کفعمی نے کتاب جمع الشتات سے حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے جب تو چاہیے ہماری کوئی حدیث بیان کرے اور شیطان تیرے ذہن سے وہ حدیث اتار دی ہو تو اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ اور یہ کہہ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مُذَكِّرَ الْخَیْرِ وَفَاعِلَهٗ وَالْاٰمِرَ بِهٖ ذَكِّرْنِیْ مَا اَنْسَانِیْهِ الشَّیْطَانُ اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے جو شخص حالت نماز میں زیادہ سہو کرتا ہو وہ جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ پڑھے

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ التَّقِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِي زُمْرَتِكُمْ وَاَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ يَجْمَعَنَا وَاِيَّاكُمْ فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهُ وَلِيٌّ قَدِيْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالتَّسْلِيْمِ اِلَى اللّٰهِ رَاضِيًا بِهِ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰى يَقِيْنِ مَا اَتٰى بِهِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِيْ اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ يَا حَكِيْمَةُ اشْفَعِيْ لِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللّٰهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِيْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ یہ مشہور اور معروف ہے کہ عسکریین علیہما السلام کی قبر مبارک کے نزدیک بہت سادات عظام کے قبور ہیں، ان میں سے ایک جناب حسین فرزند امام علی نقی علیہ السلام ہیں جو وہاں مدفون ہیں اگرچہ مجھے جناب حسین کے حالات بہت کافی معلوم نہیں لیکن اتنا میری نظر میں ہے کہ آپ ایک بہت جلیل القدر اور عظیم الشان سید بزرگوار تھے اور بعض روایات سے میں نے یہ سمجھا ہے کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام اور آپکے بھائی جناب حسین کو سبطین سے تعبیر کیا جاتا تھا اور ان دو بزرگواروں کو اپنے دو جد بزرگوار جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ تشبیہ دی جاتی تھی اور ابو الطیب کی روایت میں ہے کہ جناب حجۃ بن الحسن عجل اللہ فرجہ کی آواز جناب حسین رضی اللہ عنہ کی آواز کی طرح تھی، شجرۃ الاولیاء جو فقیہ سید محدث حکیم سید احمد کافی یزدی کی تالیف ہے اس میں ہے، کہ جناب امام علی نقی علیہ السلام کی اولاد میں ہے کہ ایک جناب حسین تھے جو بہت زاہد اور عابد تھے اور اپنے بھائی امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت کے معترف تھے اور اگر کوئی شخص اس سے زیادہ تتبع کرے تو شاید انہیں اس سے زیادہ بھی ان کے اوصاف مل سکیں جو ان کی جلالت قدر کو اور زیادہ واضح کر دیں، یہ بھی واضح رہے

سہو لانے والی اشیاء بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مؤلف کہتا ہے کہ جو چاہتا ہو کہ اس کا حافظہ زیادہ ہو جائے تو وہ مسواک کرے اور روزہ رکھے اور قرآن مجید پڑھے اور خصوصاً آیۃ الکرسی اور ہمیشہ ناشتہ کے وقت مویز یعنی کشمش کھائے خصوصاً اگر سرخ اور اکیس دانے ہوں تو فہم ذہن اور حافظہ کیلئے نافع ہے اور حلوے کا کھانا اور گردن کے نزدیک کا گوشت کھانا اور شہد دستور کی آل بھی حفظ کا باعث بنتی ہے اور نقل ہوا ہے کہ منجملہ ان دواؤں کے جو حد تجربہ کو پہنچی ہوئی ہیں یہ ہے کہ کندر اور سعد اور شکر طبرزد کو ایک دوسرے کے برابر لے اور باریک پیس کر سفوف بنالے اور ہر دن پانچ درہم کے برابر کھائے لیکن تین دن پے درپے کھائے اور پانچ

کہ فرزندانِ امام علی نقی علیہ السلام سے ایک عالیمرتبہ فرزند جناب سید محمد ہیں جو سامرہ سے پہلے ایک منزل بلد کے مقام پر مدفون ہیں اور آج کل وہ سیّد محمد نام سے مشہور ہے اس کی جگہ بہت مشہور اور معروف ہے، وہ بہت صاحب کرامات ہیں اور ان کی جلالت قدر و کرامات کا ذکر ہر عام و خاص کے زبان پر ہے، بہت لوگ آپکی زیارت کو جاتے ہیں اور بہت کافی ہدایا اور نذر بس کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے اپنی حاجات ان بزرگوار کے واسطے سے طلب کرتے ہیں، اطراف کے عرب جیسی قوم آپ کے معجزات اور جلالت قدر سے خوف کھاتے ہیں (بندۂ مترجم نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کے صحن مبارک میں وہ نذر بس اور ہدایا جو ان پر آکر لوگ چڑھاتے ہیں عام کھلی پڑی ہیں جس کا دل چاہے جو چیز ان میں سے اٹھا کر اسی حدود میں استعمال کرتا پھرے لیکن آج تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ ان کی کوئی چیز دیگ، گہوارے، قالین وغیرہ سے کوئی بھی چوری کرکے لے جائے، موجودہ زمانہ میں جیسا کہ لوگوں کے اسلام اور اسلام کے حامیوں اور ناصروں کے متعلق عقائد سست ہوگئے ان کے متعلق تمام عرب قوم کا یہ عقیدہ اور ان سے اتنا خوف کھانا آلِ محمد کی صداقت کے پورے عالم پر واضح دلیل ہے اگر آپ کو اس میں شک ہو تو جا کر آزما دیکھیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو آپ کو ہماری اس تحریر کا یقین ہو جائے گا، جناب سیّد محمد علیہ السّلام امام علی نقی علیہ السلام کے بڑے لڑکے تھے اور آپ کی وفات پر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام جیسے معصوم نے اپنے گریبان کو چاک کیا، ہمارے استاذ ثقۃ الاسلام نوری مرحوم خدا ان کی قبر کو منور رکھے سید محمد رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنے کے بہت کافی معتقد تھے اور آپ ہی نے ان کی ضریح مبارک اور مسجد کی تعمیر میں بہت سعی کی تھی اور آپنے جو کتیبہ ان کی ضریح مبارک پر لکھا ہے اس کی عبارت یہ ہے ہٰذا مرقد السیّد الجلیل ابی جعفر محمد بن الامام ابی الحسن علی الہادی علیہ السلام عظیم الشّان جلیل القدر کانت الشیعۃ تزعم انّہ الامام بعد ابیہ علیہ السلام فلمّا توفّی نصّ ابوہ علی اخیہ ابی محمد الزّکی علیہ السلام وقال لہ احدث للّٰہ شکراً فقد احدث فیک امراً خلّفہ ابوہ فی المدینۃ طفلا وقدم علیہ فی سامرّاء مشتدّا ونہض الی الرّجوع الی الحجاز ولمّا بلغ بلد علی تسعۃ فراسخ مرض وتوفی ودفن ہناک ولمّا توفّی شق ابو محمد علیہ ثوبہ وقال فی جواب من عابہ علیہ قد شقّ موسٰی علی اخیہ ہارون وکانت وفاتہ فی حدود اثنین وخمسین بعد المائتین خلاصہ آپ کی زیارت پر زائر کو جانا چاہیئے اور آپ کی زیارت بھی کوئی خاص نووارد نہیں ہوئی لیکن مطلق اولاد ائمہ علیہم السلام کی زیارت پڑھی جانی چاہیئے

دن چھوڑ دے اسی طرح کرتا رہے اور کہتے ہیں کہ ہر دن صبح کی نماز کے بعد قبل اس کے کہ کسی سے بات چیت کرے یہ پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئًا عِلْمُہٗ وَلَا یَؤُدُہٗ اور نیز تمام نمازوں کے بعد دعائے سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلِکَتِہٖ پڑھے اور اس نماز کو بھی کہ جس کو دوسرے باب میں قوّت حافظہ کیلئے ہم نے نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی ہیں اور اجتناب کرے ایسی چیزوں سے جو نسیان کا باعث بنتی ہیں اور کھٹے سیب کا کھانا سبز تھوم وپنیر ہے اور چوہے کا جھوٹا کھڑے ہوتے پانی میں پیشاب کرنا قبر پر لگی ہوئی تختیوں کو پڑھنا دو عورتوں کے درمیان گذرنا جوں کو زندہ پھینکنا ناخن اتارنا قیلولہ کو چھوڑنا، زیادہ گناہ کرنا معاملات دنیا کیلئے زیادہ ہموم واحزان

جب آپ سامرہ سے وداع کرنا چاہیں تو عسکریین علیہما السلام کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں وداع پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَلِيَّيِ اللهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللهَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكُمَا السَّلَامَ اٰمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمَا بِهٖ وَدَلَلْتُمَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ اِيَّاهُمَا وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِمَا وَاحْشُرْنِيْ مَعَهُمَا وَمَعَ اٰبَائِهِمَا الطَّاهِرِيْنَ وَالْقَائِمِ الْحُجَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دوسرا مقام

"سرداب کے آداب اور جناب حجۃ بن الحسن بارھویں امام خلق جناب صاحب العصر والزمان کی زیارت میں ہے" ایک بات کا بتا دینا اصل مطلب کے شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے اور وہ یہ کہ یہ سرداب پہلے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں تھا (عراق کے اکثر شہروں میں بہت سخت گرمی کے پڑنے کی وجہ سے وہاں ہر گھر میں تہہ خانے بنائے جاتے ہیں جسے عرب سرداب سے تعبیر کرتے ہیں اور اس گھر کی کوئی وقعت خریدنے اور کرایہ پر لینے کی نہیں سمجھی جاتی کہ جس کے گھر کے اندر تہہ خانہ یعنی سرداب نہ ہو اور یہ رواج کوئی آج کل کے زمانے میں پیدا نہیں ہوا بلکہ گرم ممالک میں بہت قدیم زمانے سے یہ چیز چلی آرہی ہے۔ اسی نظریہ کے ماتحت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں بھی ایک تہہ خانہ تھا جسے سرداب میں کتب شیعہ میں تعبیر کیا جاتا ہے اور جسے ہمارے سنی بھائی اپنے تعصب کی وجہ سے اور عوام کو دھوکا اور شیعوں سے مسخرے اور استہزا کی غرض سے اسے غار سے تعبیر کرتے ہیں اور اس میں ان کے بڑے بڑے علماء گرفتار ہیں حالانکہ اگر پہاڑ کی نماز کوئی موجب استہزا اور عیب آور چیز ہے تو انہیں اپنے یار غار کی تعریف غار کی وجہ سے کرنے میں کچھ دامن انسانیت میں نظر ڈال کر کرنی چاہیئے اور پھر سوچنا چاہیئے کہ غار کے لفظ موجب مسخرہ ہے یا نہیں، مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ آل رسول کی فضیلت غار کی وجہ سے بیان ہو تو وہ موجب استہزاء بنائی جاتی ہے اور آل رسول کے علاوہ کسی کی تعریف مقصود ہو تو صرف یہی غار ہی طرہ امتیاز بیان کیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ تہہ خانہ اور سرداب جو امام کے گھر میں تھا اس نئی عمارت کے بنائے جانے سے پہلے اس سرداب تک پہنچنے کا راستہ اسی گھر کے اندر سے تھا جو نرجس خاتون کے قبر مبارک کے نزدیک

میں رہنا اور کثرت علائق مشاغل سولی لٹکائے ہوئے شخص کی طرف دیکھنا اور راونٹوں کی قطار کے درمیان سے گذرنا۔ چالیسواں امر شیخ ابن فہد نے حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس دعا کے پہلے تمجید ہو وہ دم بریدہ ہے کیونکہ پہلے حمد ہے اور پھر ثنا ہے راوی نے عرض کی کم از کم تمجید کتنی ہونی چاہیئے۔ جو کفایت کر جائے آپ نے فرمایا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ

خاتمہ

بعض آداب اور دعاؤں کے بیان میں ہے جو موت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جان لے کہ جب کسی شخص پہ آثار موت ظاہر ہوں تو پہلا شخص اسکے حالات کی جانچ پڑتال

سے پڑتا تھا اور ممکن ہے کہ آج کل عمارت میں اس رستے کی اصلی جگہ رواق میں آگئی ہو۔ پہلے زائرین اسی گھر والے راستے سے جاتے تھے نورا ستے میں ایک برآمدہ جو تاریک تھا اس سے گذر کر سرداب اور تہہ خانے کی اس جگہ پہنچ جاتے تھے جہاں سے امام العصر والزمان غائب ہوئے تھے اور آج کل غائب ہونے والی جگہ کو بہت عمدہ آئینہ کاری اور بجلی کے قمقموں سے مزین کیا جا چکا ہے اور وہ پنجرے جو سورج کی روشنائی کیلئے اوپر سے رکھا جاتا ہے وہ اس سرداب کیلئے قبلہ کی طرف جناب عسکریین کے صحن مبارک میں ہوا کرتا تھا اور آج کل اسے کاشی کر کے محرابی شکل کا بنا دیا گیا ہے خلاصہ پہلے لوگ حرم مبارک سے ہی تینوں چیزوں کے اعمال بجا لاتے تھے یعنی زیارت عسکریین کے بعد اسی حرم مبارک سے ہی ان زینوں سے اتر کر سرداب چلے جاتے تھے لیکن آج کل وہ حرم مبارک کے اندر جو سرداب کے لئے زینے تھے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب باہر سے زیارت سے فارغ ہو کر مسجد میں سے زینے نکال کر اس سرداب تک جانے کیلئے بنا دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شہید اول نے عسکریین علیہما السلام کی زیارت کے بعد سرداب کی زیارت کو نقل کیا ہے اور پھر اس کے بعد جناب نرجس خاتون کی زیارت کو نقل کیا ہے آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے مؤید مسند جناب احمد خان نے ایک بہت بڑی رقم اکٹھی کر کے ان اماموں کے صحن اور قبہ و بارگاہ کو اس موجودہ شکل پر بنوایا اور سرداب کیلئے علیحدہ صحن درست کیا اور اسے حرم مبارک والے راستے کاٹ دیا اور سرداب میں مستورات کیلئے علیحدہ برآمدہ وغیرہ جیسے کہ آج کل موجود ہے بنوا دیا اور پہلے طریقے سے جو بعض آداب وارد ہوئے ہیں ان کے بجا لانے کی اب کوئی صورت نہیں نکل سکتی کیونکہ دو علیحدہ علیحدہ قبہ دار عمارتیں بن گئی ہیں اور پہلے راستے بالکل بند کر دیئے گئے ہیں، لیکن اس کے باوجود جو سرداب کی زیارتیں وارد ہوئی ہیں۔ ان کے پڑھنے میں یہ تبدیلی اثر انداز نہیں ہوتی

سرداب کی زیارت کی کیفیت

اذن دخول لینا بھی جس دروازے سے ممکن ہو ہر امام کی زیارت کے وقت ضروری ہے لہٰذا اب جو دروازے موجودہ بنا دیئے گئے ہیں انہیں دروازوں پر ٹھہر کر اذن دخول وغیرہ پڑھ کر ہر زائر کو اندر جانا چاہیئے اور بغیر اذن دخول پڑھے زائر کو اندر جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور سرداب کے اندر

کرے وہ خود ہے کہ جسکو سفر ابدی آخرت درپیش ہے اور اس سفر میں اس کیلئے توشہ اور زاد راہ کی ضرورت ہے پس پہلی چیز جو اس کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ گناہ کا اقرار اور اعتراف کرے اور کئے ہوئے گناہوں پر اظہار ندامت کرے اور توبہ کامل کرے اور درگاہ ایزدی میں تضرع وزاری کرے کہ خداوند عالم اس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے اور ان حالات اور ہولناک منازل میں جو اس کے سامنے ہیں اس کو اس کے نفس کی طرف نہ چھوڑے پس وصیت کی طرف متوجہ ہووے اور حقوق خدا اور حقوق خلق کو جو اسکے ذمے ہیں ادا کرے اور ان کو لوگوں کیلئے واگذار نہ کرے کیونکہ مرنے کے بعد اختیار اس کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور وہ حسرت کے ساتھ اپنے اموال کو دیکھتا ہے اور شیاطین جنی وانسی اس کے اوصیا اور وارثوں

جانے کا اذنِ دخول وہ زیارت ہے کہ جو بعد میں ص۵۳۳ پر آئے گی کہ جس کی ابتدا میں یہ جملے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ اور اس کے آخر میں اذن دخول کے جملے ہیں لہٰذا اسی زیارت کو اذن دخول کے سرداب کے نیچے جانے سے پہلے اس کے دروازے پر پڑھا جانا چاہیئے اور اس کیلئے سید بن طاؤس نے بھی ایک اذن دخول نقل کیا ہے کہ جس کا مضمون اس اذن دخول جیسا ہے جو ہر امام کی زیارت کیلئے پہلے پڑھا جاتا ہے اور جسے ہم زیارات کے باب کی دوسری فصل میں ص۔ پر نقل کر چکے ہیں، اور علامہ مجلسی نے بھی اس کیلئے ایک اذن دخول نقل کیا ہے کہ جس کا اول یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا وَعَقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا اور ہم بھی اسے اذن عمومی کے بعد پہلے نقل کر آئے ہیں جو طالب ہوں ص۳۰۵ پر رجوع کرے جب اذن دخول پڑھ چکے تو سرداب کے اندر چلا جائے اور اس طرح آنحضرت کی زیارت پڑھے کہ جسے انہوں نے خود فرمایا ہے جیسا کہ شیخ جلیل احمد بن ابی طالب طبرسی نے احتجاج میں روایت کی ہے کہ محمد حمیری کی طرف ان سوالوں کا جواب جو کسی نے آنحضرت سے کئے تھے ناحیۂ مقدسہ (یعنی امام العصر والزمان کی جانب) سے وارد ہوا اور وہ یوں تھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا لِاَمْرِهٖ تَعْقِلُوْنَ وَلَا مِنْ اَوْلِيَآئِهٖ تَقْبَلُوْنَ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِي النُّذُرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ آپ نے اس میں فرمایا کہ جب تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف یا ہماری طرف متوجہ ہونا چاہو تو یوں کہا کرو جیسے خداوند عالم نے فرمایا ہے سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللهِ وَرَبَّانِيَّ اٰيَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللهِ وَدَيَّانَ دِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَدَلِيْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِيْ اٰنَآءِ لَيْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيْثَاقَ اللهِ الَّذِيْ اَخَذَهٗ وَوَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللهِ الَّذِيْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَاُ وَتُبَيِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّيْ وَتَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِيْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

آدابِ اموات

کے دنوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اور مانع ہوتے ہیں اس سے کہ وارث اسکو بری الذمہ کریں اور مرنے والے کیلئے کوئی چارہ کار نہیں ہوتا اور وہ کہتا ہے کہ مجھے واپس پلٹا دو اتنی دیر کیلئے کہ میں اپنے مال کے معاملے میں اچھے اعمال کرسکوں لیکن اس کی یہ بات نہیں سنی جاتی اور اس کی حسرت و ندامت سے فائدہ مند نہیں ہوسکتی پس اسے چاہیئے کہ اپنے مال کے تیسرے حصّے میں اپنے قریبیوں کیلئے اور صدقات و خیرات کیلئے اور جو کچھ اسکے حال کے موافق ہو وصیّت کرے کیونکہ وہ تیسرے حصّے سے زیادتی کا اختیار نہیں رکھتا اور اسے برادران ایمانی سے برآت ذمہ کرنی چاہیئے اور جس شخص کی اس نے غیبت کی ہو، اہانت کی ہو، یا کوئی اسے تکلیف پہنچائی ہو اگر وہ حاضر ہے تو اس سے التماس کرلے کہ وہ اسے معاف کردے

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَأْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا حَبِيْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُكَ يَا مَوْلَايَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ
حُجَّتُهٗ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَ
مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ اَنْتُمُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ فِيْهَا يَوْمَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَاَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَاَنَّ نَاكِرًا وَنَكِيْرًا حَقٌّ وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ
حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيْدَ بِهِمَا
حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ عَلٰى مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَ
اَنَا وَلِيٌّ لَكَ بَرِيْءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوْهُ وَالْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ
بِهٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِيْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُمْ يَا مَوْلَايَ اَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِيْ مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتِيْ خَالِصَةٌ لَكُمْ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ
وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِيْ نُوْرَ الْيَقِيْنِ وَصَدْرِيْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ وَفِكْرِيْ نُوْرَ النِّيَّاتِ
وَعَزْمِيْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِيْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِيْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِيْنِيْ نُوْرَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ
وَبَصَرِيْ نُوْرَ الضِّيَاءِ وَسَمْعِيْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِيْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيَنِيْ رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِيْ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ
وَالثَّائِرِ بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَوَارِ الْكَافِرِيْنَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ
بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِيْ اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ
سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَمُجَلِّي الْعَمٰى

اور اگر موجود نہ ہو تو باقی مومن
بھائیوں سے التجا کرے کہ
وہ اس شخص سے اس کو بری
الذمہ کرائیں اور اپنے اطفال
وعیال کے معاملات کو توکل
بر خدا کے بعد کسی امین کے
سپرد کرے اور چھوٹے بچوں
کیلئے کسی کو وصی معین کرے
پھر اپنا کفن تیار کرے اور
اس پر شہادتین عقائد اذکار
دعائیں اور آیات جو کہ کتب
مبسوطہ میں ذکر ہیں اور یہ
رسالہ انکے ذکر کی گنجائش نہیں
رکھتا تربت حضرت امام
حسین علیہ السلام سے حکم دے
کر لکھیں اور یہ اس صورت میں
ہے کہ وہ پہلے سے غافل ہو اور
اس کے پاس کفن موجود نہ
ہو جیسا کہ حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جس کا کفن اس کے گھر میں
موجود ہے وہ غافلین میں سے
نہیں لکھا جائیگا اور جب وہ
کفن کو دیکھے گا تو اسے ثواب

الذی یملأ الارض عدلاً و قسطاً کما ملئت ظلماً و جوراً انک علی کل شیءٍ قدیر اللّٰھم صل علی ولیک وابن اولیائک الذین فرضت طاعتھم و اوجبت حقھم و اذھبت عنھم الرجس و طھرتھم تطھیراً اللّٰھم انصرہ و انتصر بہ لدینک و انصر بہ اولیائک و اولیائہ و شیعتہ و انصارہ و اجعلنا منھم اللّٰھم اعذہ من شر کل باغٍ و طاغٍ و من شر جمیع خلقک و احفظہ من بین یدیہ و من خلفہ و عن یمینہ و عن شمالہ و احرسہ و امنعہ من ان یوصل الیہ بسوءٍ و احفظ فیہ رسولک و آل رسولک و اظھر بہ العدل و ایدہ بالنصر و انصر ناصریہ و اخذل خاذلیہ و اقصم قاصمیہ و اقصم بہ جبابرۃ الکفر و اقتل بہ الکفار و المنافقین و جمیع الملحدین حیث کانوا من مشارق الارض و مغاربھا برھا و بحرھا و املأ بہ الارض عدلاً و اظھر بہ دین نبیک صلی اللہ علیہ و آلہ و اجعلنی اللّٰھم من انصارہ و اعوانہ و اتباعہ و شیعتہ و ارنی فی آل محمد علیھم السلام ما یأملون و فی عدوھم ما یحذرون الٰہ الحق آمین یا ذا الجلال و الاکرام یا ارحم الراحمین ۔

جناب صاحب العصر والزمان کی ایک اور زیارت

علما کی معتبر کتب میں منقول ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ کی زیارت یوں پڑھے السلام علیک یا خلیفۃ اللہ و خلیفۃ آبائہ المھدیین السلام علیک یا وصی الاوصیاء الماضین السلام علیک یا حافظ اسرار رب العالمین السلام علیک یا بقیۃ اللہ من الصفوۃ المنتجبین السلام علیک یا ابن الانوار الزاھرۃ السلام علیک یا ابن الاعلام الباھرۃ السلام علیک یا ابن العترۃ الطاھرۃ السلام علیک یا معدن العلوم النبویۃ السلام علیک یا باب اللہ الذی لا یؤتی الا منہ السلام علیک یا سبیل اللہ الذی من سلک غیرہ ھلک السلام علیک یا ناظر شجرۃ طوبی و سدرۃ المنتھی السلام علیک یا نور اللہ الذی لا یطفی السلام علیک یا حجۃ اللہ التی لا تخفی السلام علیک یا حجۃ اللہ علی من فی الارض و السماء السلام علیک سلام من عرفک بما عرفک بہ اللہ و نعتک ببعض نعوتک

ملے گا اور اسے چاہیئے کہ اس کے بعد وہ عورت اولاد اور مال کو فکر نہ کرے اور خداوند عالم کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کی یاد میں رہے اور یہ فکر کرے کہ یہ فانی امور اس کے کام نہیں آئیں گے اور سوائے لطف و رحمت پروردگار کے دنیا و آخرت میں کوئی چیز اس کی فریاد کو نہیں پہنچے گی اور یہ جان لے کہ جب اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا تو اس کے پس ماندگان کے امور باحسن وجوہ صورت پذیر ہوں گے اور یہ بھی جان لے کہ اگر وہ خود باقی رہتا تو بغیر مشیت ایزدی کے وہ ان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا تھا اور کوئی ضرر ان سے دور نہ کر سکتا تھا۔ اور وہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان پر اور سے چاہیئے اس حالت میں رجاء اور امید کی منزل میں ہو اور رحمت الٰہی سے زیادہ امید وار رہے اور شفاعت خدا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

الَّتِیْ اَنْتَ اَهْلُهَا وَفَوْقَهَا اَشْهَدُ اَنَّكَ الْحُجَّةُ عَلٰی مَنْ مَضٰی وَمَنْ بَقِیَ وَاَنَّ حِزْبَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَ
اَوْلِيَآئَكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ وَاَعْدَآئَكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنَّكَ خَازِنُ كُلِّ عِلْمٍ وَفَاتِقُ كُلِّ
رَتْقٍ وَمُحَقِّقُ كُلِّ حَقٍّ وَمُبْطِلُ كُلِّ بَاطِلٍ رَضِيْتُكَ يَا مَوْلَايَ اِمَامًا وَهَادِيًا وَوَلِيًّا وَمُرْشِدًا
لَا اَبْتَغِیْ بِكَ بَدَلًا وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِكَ وَلِيًّا اَشْهَدُ اَنَّكَ الْحَقُّ الثَّابِتُ الَّذِیْ لَا عَيْبَ فِيْهِ
وَاَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ فِيْكَ حَقٌّ لَا اَرْتَابُ لِطُوْلِ الْغَيْبَةِ وَبُعْدِ الْاَمَدِ وَلَا اَتَحَيَّرُ مَعَ مَنْ جَهِلَكَ وَجَهِلَ
بِكَ مُنْتَظِرٌ مُتَوَقِّعٌ لِاَيَّامِكَ وَاَنْتَ الشَّافِعُ الَّذِیْ لَا تُنَازَعُ وَالْوَلِیُّ الَّذِیْ لَا تُدَافَعُ ذَخَرَكَ
اللّٰهُ لِنُصْرَةِ الدِّيْنِ وَاِعْزَازِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاِنْتِقَامِ مِنَ الْجَاحِدِيْنَ الْمَارِقِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّ بِوِلَايَتِكَ
تُقْبَلُ الْاَعْمَالُ وَتُزَكَّی الْاَفْعَالُ وَتُضَاعَفُ الْحَسَنَاتُ وَتُمْحَی السَّيِّئَاتُ فَمَنْ جَآءَ بِوِلَايَتِكَ وَاعْتَرَفَ
بِاِمَامَتِكَ قُبِلَتْ اَعْمَالُهٗ وَصُدِّقَتْ اَقْوَالُهٗ وَتَضَاعَفَتْ حَسَنَاتُهٗ وَمُحِيَتْ سَيِّئَاتُهٗ وَمَنْ
عَدَلَ عَنْ وِلَايَتِكَ وَجَهِلَ مَعْرِفَتَكَ وَاسْتَبْدَلَ بِكَ غَيْرَكَ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْخِرِهٖ فِی النَّارِ
وَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ عَمَلًا وَلَمْ يُقِمْ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاُشْهِدُكَ
يَا مَوْلَايَ بِهٰذَا ظَاهِرُهٗ كَبَاطِنِهٖ وَسِرُّهٗ كَعَلَانِيَتِهٖ وَاَنْتَ الشَّاهِدُ عَلٰی ذٰلِكَ وَهُوَ عَهْدِیْ
اِلَيْكَ وَمِيْثَاقِیْ لَدَيْكَ اِذْ اَنْتَ نِظَامُ الدِّيْنِ وَيَعْسُوْبُ الْمُتَّقِيْنَ وَعِزُّ الْمُوَحِّدِيْنَ وَبِذٰلِكَ
اَمَرَنِیْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَلَوْ تَطَاوَلَتِ الدُّهُوْرُ وَتَمَادَتِ الْاَعْمَارُ لَمْ اَزْدَدْ فِيْكَ اِلَّا يَقِيْنًا وَلَكَ
اِلَّا حُبًّا وَعَلَيْكَ اِلَّا مُتَّكَلًا وَمُعْتَمَدًا وَلِظُهُوْرِكَ اِلَّا مُتَوَقِّعًا وَمُنْتَظِرًا وَلِجِهَادِیْ بَيْنَ يَدَيْكَ
مُتَرَقِّبًا فَاَبْذُلُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَاَهْلِیْ وَجَمِيْعَ مَا خَوَّلَنِیْ رَبِّیْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالتَّصَرُّفَ
بَيْنَ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ مَوْلَايَ فَاِنْ اَدْرَكْتُ اَيَّامَكَ الزَّاهِرَةَ وَاَعْلَامَكَ الْبَاهِرَةَ فَهَا اَنَا ذَا
عَبْدُكَ الْمُتَصَرِّفُ بَيْنَ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ اَرْجُوْ بِهِ الشَّهَادَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْفَوْزَ لَدَيْكَ
مَوْلَايَ فَاِنْ اَدْرَكَنِیَ الْمَوْتُ قَبْلَ ظُهُوْرِكَ فَاِنِّیْ اَتَوَسَّلُ بِكَ وَبِآبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ لِیْ كَرَّةً فِیْ ظُهُوْرِكَ
وَرَجْعَةً فِیْ اَيَّامِكَ لِاَبْلُغَ مِنْ طَاعَتِكَ مُرَادِیْ وَاَشْفِیَ مِنْ اَعْدَآئِكَ فُؤَادِیْ مَوْلَايَ وَقَفْتُ
فِیْ زِيَارَتِكَ مَوْقِفَ الْخَاطِئِيْنَ النَّادِمِيْنَ الْخَآئِفِيْنَ مِنْ عِقَابِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَقَدِ اتَّكَلْتُ

وسلم اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پر امید عظیم رکھتا ہو اور ان کے قدوم شریف کا منتظر ہو اور یہ جانے سب اس وقت حاضر ہوں گے اور اپنے شیعوں کو بشارتیں دیتے ہیں اور ملک الموت کو سفارش کرتے ہیں، شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں فرمایا ہے کہ مستحب ہے انسان کیلئے کہ وصیت کرے اور اس کو ترک نہ کرے کیونکہ روایت میں ہے کہ انسان کیلئے سزاوار ہے کہ اس کی ایک رات بھی نہ گذرے مگر یہ کہ وصیّت نامہ اس کے سر کے نیچے ہو اور حالت مرض میں تاکید کی گئی ہے اور اس کو اچھی وصیّت کرنی چاہیئے اور اپنے آپ کو ان حقوق سے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہیں چھٹکارا دلائے اور مظالم عباد سے بھی کیونکہ جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے کہ جو شخص مرنے کے وقت اچھی وصیّت نہ کرے تو اس کی عقل اور مروّت

علی شفاعتك ورجوت بموالاتك وشفاعتك محو ذنوبي وستر عيوبي ومغفرة زللي فكن
لوليك يا مولاي عند تحقيق امله واسئل الله غفران زلله فقد تعلق بحبلك وتمسك
بولايتك وتبرء من اعدائك اللهم صل علی محمد وآله وانجز لوليك ما وعدته اللهم
اظهر كلمته واعل دعوته وانصره علی عدوه وعدوك يا رب العالمين اللهم صل
علی محمد وآل محمد واظهر كلمتك التامة ومغيبك في ارضك الخائف المترقب اللهم
انصره نصرا عزيزا وافتح له فتحا يسيرا اللهم واعز به الدين بعد الخمول واطلع به الحق بعد
الافول واجل به الظلمة واكشف به الغمة اللهم وآمن به البلاد واهد به العباد اللهم
املاء به الارض عدلا وقسطا كما ملئت ظلما وجورا انك سميع مجيب السلام
عليك يا ولي الله ائذن لوليك في الدخول الی حرمك صلوات الله عليك وعلی آبائك
الطاهرين ورحمة الله وبركاته‌ اس کے بعد اس سرداب میں جائے کہ جہاں سے آنحضرت
غائب ہوئے تھے اور اس کے دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں دروازوں کو
ہاتھ سے پکڑ کر وہاں ایسے کھانسے کہ جیسے کوئی اجازت لینے والا کھانسا کرتا ہے اور پھر بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم پڑھے اور نیچے کی طرف سرداب میں آرام و وقار سے اترنے لگے جب سرداب کے ایک
برامدہ نما کھلی جگہ پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اللّٰہ اکبر
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر ولله الحمد الحمد لله الذي هدانا
لهذا وعرفنا اولياءه واعداءه ووفقنا لزيارة ائمتنا ولم يجعلنا من المعاندين
الناصبين ولا من الغلاة المفوضين ولا من المرتابين المقصرين السلام علی ولي الله
وابن اوليائه السلام علی المدخر لكرامة اولياء الله وبوار اعدائه السلام علی النور
الذي اراد اهل الكفر اطفاءه فابی الله الا ان يتم نوره بكرههم وايده بالحيوة حتی يظهر
علی يده الحق برغمهم اشهد ان الله اصطفيك صغيرا واكمل لك علومه كبيرا
وانك حي لا تموت حتی تبطل الجبت والطاغوت اللهم صل عليه وعلی خدامه
واعوانه علی غيبته ونأيه واستره سترا عزيزا واجعل له معقلا حريزا واشدد اللهم

وصیت کا بیان ! میں نقص ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ اچھی وصیت کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت آئے اور لوگ اس کے پاس جمع ہوں تو یہ کہے اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم اني اعهد اليك اني اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا صلی الله عليه واله عبده و رسوله وان الساعة اتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور وان الحساب حق وان الجنة حق وان ما وعد فيها من النعيم من الماكل والمشرب والنكاح حق وان النار حق وان الايمان حق وان الدين كما وصف وان الاسلام كما شرع وان القول كما قال وان القرآن كما انزل وان الله هو الحق المبين واني اعهد اليك في دار الدنيا اني

وَطَاَتَكَ عَلٰی مُعَانِدِیْہِ وَاحْرُسْ مَوَالِیَہُ وَزَائِرِیْہِ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَ قَلْبِیْ بِذِکْرِہٖ مَعْمُوْرًا
فَاجْعَلْ سِلَاحِیْ بِنُصْرَتِہٖ مَشْھُوْرًا وَاِنْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ لِقَآئِہِ الْمَوْتُ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عَلٰی عِبَادِکَ
حَتْمًا وَاَقْدَرْتَ بِہٖ عَلٰی خَلِیْقَتِکَ رَغْمًا فَابْعَثْنِیْ عِنْدَ خُرُوْجِہٖ ظَاھِرًا مِنْ حُفْرَتِیْ مُؤْتَزِرًا
کَفَنِیْ حَتّٰی اُجَاھِدَ بَیْنَ یَدَیْہِ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ اَثْنَیْتَ عَلٰی اَھْلِہٖ فِیْ کِتَابِکَ فَقُلْتَ کَاَنَّھُمْ
بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ اَللّٰھُمَّ طَالَ الْاِنْتِظَارُ وَشَمِتَ مِنَّا الْفُجَّارُ وَصَعُبَ عَلَیْنَا الْاِنْتِظَارُ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا وَجْہَ
وَلِیِّکَ الْمَیْمُوْنِ فِیْ حَیَاتِنَا وَبَعْدَ الْمَنُوْنِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدِیْنُ لَکَ بِالرَّجْعَۃِ بَیْنَ یَدَیْ صَاحِبِ ھٰذِہِ
الْبُقْعَۃِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ قَطَعْتُ فِیْ وُصْلَتِکَ الْخُلَّانَ وَھَجَرْتُ
لِزِیَارَتِکَ الْاَوْطَانَ وَاَخْفَیْتُ اَمْرِیْ عَنْ اَھْلِ الْبُلْدَانِ لِتَکُوْنَ شَفِیْعًا عِنْدَ رَبِّکَ وَرَبِّیْ
وَاِلٰی اٰبَآئِکَ وَمَوَالِیَّ فِیْ حُسْنِ التَّوْفِیْقِ لِیْ وَاِسْبَاغِ النِّعْمَۃِ عَلَیَّ وَسَوْقِ الْاِحْسَانِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَصْحَابِ الْحَقِّ وَقَادَۃِ الْخَلْقِ وَاسْتَجِبْ مِنِّیْ مَا دَعَوْتُکَ وَاَعْطِنِیْ
مَا لَمْ اَنْطِقْ بِہٖ فِیْ دُعَآئِیْ مِنْ صَلَاحِ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ اس کے بعد ایک صفہ جو چھوٹا سا کمرہ تما ہے اور جہاں ایک دو آدمیوں کے بیٹھنے
کی جگہ ہے چلا جائے اور دو رکعت نماز بجالائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ الزَّائِرُ
فِیْ فِنَاءِ وَلِیِّکَ الْمَزُوْرِ الَّذِیْ فَرَضْتَ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعَبِیْدِ وَالْاَحْرَارِ وَاَنْقَذْتَ بِہٖ اَوْلِیَآئَکَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا زِیَارَۃً مَّقْبُوْلَۃً ذَاتَ دُعَآءٍ مُّسْتَجَابٍ مِّنْ مُّصَدِّقٍ بِوَلِیِّکَ غَیْرِ
مُرْتَابٍ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ بِہٖ وَلَا بِزِیَارَتِہٖ وَلَا تَقْطَعْ اَثَرِیْ مِنْ مَّشْھَدِہٖ وَزِیَارَۃِ اَبِیْہِ
وَجَدِّہٖ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ عَلَیَّ نَفَقَتِیْ وَانْفَعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ لِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَبَوَیَّ
وَجَمِیْعِ عِتْرَتِیْ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الَّذِیْ یَفُوْزُ بِہِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَیَھْلِکُ عَلٰی یَدَیْہِ
الْکَافِرُوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ یَا مَوْلَایَ یَا ابْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ جِئْتُکَ زَائِرًا لَکَ وَلِاَبِیْکَ وَجَدِّکَ
مُتَیَقِّنًا الْفَوْزَ بِکُمْ مُّعْتَقِدًا اِمَامَتَکُمْ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ ھٰذِہِ الشَّھَادَۃَ وَالزِّیَارَۃَ لِیْ عِنْدَکَ
فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَبَلِّغْنِیْ بَلَاغَ الصَّالِحِیْنَ وَانْفَعْنِیْ بِحُبِّھِمْ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

رَضِیْتُ بِکَ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِعَلِیٍّ وَّلِیًّا
وَّبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّاَنَّ
اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ
وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِیْ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ
وَرَجَآئِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَعُدَّتِیْ
عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَنْزِلُ بِیْ
وَاَنْتَ وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَ
اِلٰھِیْ وَاِلٰہُ اٰبَآئِیْ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی
نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا وَّاٰنِسْ فِیْ قَبْرِیْ
وَحْشَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ
عَھْدًا یَّوْمَ اَلْقَاکَ مَنْشُوْرًا
پس یہ عہد ہے میت کا اس دن
کہ جس دن وصیت کر رہا ہے
اپنی حاجت کے متعلق اور یہ
وصیت حق پر ہے ہر مسلمان
پر حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس کی تصدیق
سورہ مریم میں خداوند عالم
کا یہ قول ہے لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ
عَھْدًا یعنی شفاعت کے
مالک نہیں مگر وہ شخص جس نے

ایک اور زیارت

اس زیارت کو سیّد بن طاؤس نے نقل کیا اور وہ یوں ہے اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ وَالْعَالِمِ الَّذِىْ عِلْمُهٗ لَا يَبِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِى الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُبِيْرِ الْكَافِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْدِيِّ الْاُمَمِ وَجَامِعِ الْكَلِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلَفِ السَّلَفِ وَصَاحِبِ الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُعِزِّ الْاَوْلِيَاۤءِ وَمُذِلِّ الْاَعْدَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلٰى وَارِثِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَخَاتَمِ الْاَوْصِيَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَاۤئِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ الْمُشْتَهَرِ اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَالْقَمَرِ الزَّاهِرِ وَالنُّوْرِ الْبَاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَبِيْعِ الْاَنَامِ وَنَضْرَةِ الْاَيَّامِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَفَلَّاقِ الْهَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّيْنِ الْمَاْثُوْرِ وَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى بَقِيَّةِ اللّٰهِ فِىْ بِلَادِهٖ وَحُجَّتِهٖ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُنْتَهٰى اِلَيْهِ مَوَارِيْثُ الْاَنْبِيَاۤءِ وَلَدَيْهِ مَوْجُوْدٌ اٰثَارُ الْاَصْفِيَاۤءِ الْمُؤْتَمَنِ عَلَى السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ الَّذِىْ وَعَدَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْاُمَمَ اَنْ يَّجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ وَيَلُمَّ بِهِ الشَّعَثَ وَيَمْلَاَ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَيُمَكِّنَ لَهٗ وَيُنْجِزَ بِهٖ وَعْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ يَا مَوْلَاىَ اَنَّكَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ اٰبَاۤئِكَ اَئِمَّتِىْ وَمَوَالِىَّ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ اَسْئَلُكَ يَا مَوْلَاىَ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ صَلَاحِ شَاْنِىْ وَقَضَاۤءِ حَوَاۤئِجِىْ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِىْ وَالْاَخْذِ بِيَدِىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاٰخِرَتِىْ لِىْ وَلِاِخْوَانِىْ وَاَخَوَاتِىَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَاۤفَّةً اِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اس کے بعد نماز زیارت بارہ رکعت دو دو رکعت کر کے بجالائے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ہر دوسری رکعت کے سلام کے لئے ہدیہ کرتا جائے اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ فِىْ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِىْ بِلَادِكَ الدَّاعِىْ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَالْقَاۤئِمِ بِقِسْطِكَ وَالْفَاۤئِزِ بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُبِيْرِ الْكَافِرِيْنَ وَمُجَلِّى الظُّلْمَةِ وَمُنِيْرِ الْحَقِّ وَالصَّادِعِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ وَعَيْنِكَ فِىْ اَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَاۤئِفِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ وَمُفَرِّجِ الْكَرْبِ وَمُزِيْلِ الْهَمِّ وَكَاشِفِ الْبَلْوٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَاۤئِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ وَالْقَادَةِ

دعا جو مردہ کیساتھ رکھے

خدا سے عہد و پیمان لیا ہے اور یہ وہی عہد ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کو آپ بھی یاد رکھیں اور اپنے اہل بیت و شیعوں کو اسے تعلیم دیں اور فرمایا کہ یہ مجھے جبرئیل نے سکھایا ہے پھر شیخ فرماتے ہیں کہ وہ لکھا ہوا نسخہ کہ جسکو میّت کے ساتھ جریدہ کے قریب رکھا جاتا ہے اس کے لکھنے سے پہلے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ حَقٌّ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ پھر اس وقت یہ لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اس کی جگہ

الْمُبَايِنِ مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْاَسْحَارِ وَاَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ وَاَيْنَعَتِ الْاَثْمَارُ وَاخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَغَرَّدَتِ الْاَطْيَارُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِحُبِّهِ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَائِهِ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۞

آنحضرت پر صلوات یوں پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ وَالْغَائِبِ فِيْ خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهٗ وَاَنْجِزْ وَعْدَهٗ وَاَوْفِ عَهْدَهٗ وَاكْشِفْ عَنْ بَاْسِهِ حِجَابَ الْغَيْبَةِ وَاَظْهِرْ بِظُهُوْرِهٖ صَحَائِفَ الْمِحْنَةِ وَقَدِّمْ اَمَامَهُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَاَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ وَاَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَسَلِّطْهُ عَلٰى اَعْدَآءِ دِيْنِكَ اَجْمَعِيْنَ وَاَلْهِمْهُ اَنْ لَا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْنًا اِلَّا هَدَّهٗ وَلَا هَامًا اِلَّا قَدَّهٗ وَلَا كَيْدًا اِلَّا رَدَّهٗ وَلَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّهٗ وَلَا فِرْعَوْنَ اِلَّا اَهْلَكَهٗ وَلَا سِتْرًا اِلَّا هَتَكَهٗ وَلَا عَلَمًا اِلَّا نَكَّسَهٗ وَلَا سُلْطَانًا اِلَّا كَسَبَهٗ وَلَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَهٗ وَلَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَهٗ وَلَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَهٗ وَلَا مِنْبَرًا اِلَّا اَحْرَقَهٗ وَلَا سَيْفًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّهٗ وَلَا دَمًا اِلَّا اَرَاقَهٗ وَلَا جَوْرًا اِلَّا اَبَادَهٗ وَلَا حِصْنًا اِلَّا هَدَمَهٗ وَلَا بَابًا اِلَّا رَدَمَهٗ وَلَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَهٗ وَلَا مَسْكَنًا اِلَّا فَتَّشَهٗ وَلَا سَهْلًا اِلَّا اَوْطَاَهٗ وَلَا جَبَلًا اِلَّا صَعِدَهٗ وَلَا كَنْزًا اِلَّا اَخْرَجَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مؤلف کہتا ہے کہ شیخ مفید جب سابقہ زیارت کی جس کی ابتدا میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر نقل کر چکے تو آپ نے فرمایا کہ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب سرداب میں داخل ہو چکے تو یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ تا آخر اور پھر بارہ رکعت نماز زیارت کو نقل کیا اور پھر فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو اس دعا کو کہ جو اسی جناب سے نقل ہوئی ہے وہاں پڑھے اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ فَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ

اس شخص کا نام مع والد لکھے اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جَآءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِي فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ وَاكْفِيَانِي فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ

يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي اَدْرِكْنِي

مؤلف کہتا ہے کہ یہ بہت عمدہ دعا ہے اسے سرداب میں بار بار اور دوسری جگہوں پر پڑھتے رہنا چاہیئے اور ہم اسے پہلے باب میں معمولی سے اختلاف کے ساتھ نقل کر آئے ہیں۔

دعائے ندبہ

سیّد بن طاؤس نے نقل کیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ زیارت پڑھے سَلَامُ اللّٰهِ الْكَامِلُ التَّامُّ الشَّامِلُ تا آخر اور ہم اس زیارت کو پہلے باب کی ساتویں فصل میں آنجناب علیہ السلام سے استغاثہ کے عنوان میں اسے کلم الطیّب سے نقل کیا ہے وہاں پر مراجعہ فرمائیں، مؤلف کہتا ہے کہ سیّد بن طاؤس نے مصباح الزّائر میں ایک فصل سرداب کے اعمال کیلئے مختص ذکر کی ہے اور اس میں انہوں نے آنجناب کی چھ زیارتیں نقل کی ہیں اور اس کے بعد فرمایا ہے کہ اسی فصل کے ساتھ دعائے ندبہ اور وہ زیارت جو آنحضرت کی ہر دن صبح کی نماز کے بعد پڑھی جانی چاہیئے ملحق کی جاتی ہے اور دعائے عہد بھی یہاں بیان ہوئی ہے کہ جسے زمانِ غیبت امام علیہ السلام میں پڑھنے کا حکم ہوا اور وہ دعا بھی ذکر ہوتی ہے کہ جسے حرم مبارک سے واپس پلٹنے کے وقت پڑھنا چاہیئے اس کے بعد ان چار چیزوں کو انہوں نے وہاں بیان کیا ہے، ہم بھی اس کتاب میں انہیں کی پیروی کرتے ہوئے انہیں چار چیزوں کو یہاں ذکر کرتے ہیں، **پہلی چیز وہ دعائے ندبہ ہے** اس دعا کا چار عیدوں میں پڑھنا مستحبّ ہے یعنی عید فطر عید قربان، عید غدیر، جمعہ کے دن، اور وہ یہ دعا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَاۤؤُكَ فِيْ اَوْلِيَاۤئِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ الَّذِيْ لَا زَوَالَ لَهٗ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِيْ دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَاۤءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَاۤءَ الْجَلِيَّ وَاَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلٰۤئِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ

دعا جو مردہ کیساتھ رکھے
بِحَقِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمُسْتَخْلَفُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَحُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهٖ پھر کہے یا شہود لے فلاں والے فلاں کہ جن کے نام اس نے لئے ہوں اس تو تم لوگ میرے لئے اپنی شہادتیں اپنے پاس کرو تاکہ انہی شہادات کیساتھ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو، پس شہود کہیں اے فلاں نَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَالشَّهَادَةُ وَالْاِقْرَارُ وَالْاِخَاۤءُ مَوْدُوْعَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَنَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بوحیک ورفدتهم بعلمک وجعلتهم الذریعة الیک والوسیلة الی رضوانک فبعض
اسکنته جنتک الی ان اخرجته منها وبعض حملته فی فلکک ونجیته ومن اٰمن معه
من الهلکة برحمتک وبعض اتخذته لنفسک خلیلاً وسئلک لسان صدق فی الاٰخرین
فاجبته وجعلت ذٰلک علیاً وبعض کلمته من شجرة تکلیماً وجعلت له من اخیه ردءاً
ووزیراً وبعض اولدته من غیر اب واٰتیته البینات وایدته بروح القدس وکلٌّ
شرعت له شریعة ونهجت له منهاجاً وتخیرت له اوصیاء مستحفظاً بعد مستحفظ من مدة
الی مدة اقامة لدینک وحجة علی عبادک ولئلا یزول الحق عن مقره ویغلب الباطل
علی اهله ولا یقول احد لولا ارسلت الینا رسولاً منذراً واقمت لنا علماً هادیاً فنتبع
اٰیاتک من قبل ان نذل ونخزٰی الی ان انتهیت بالامر الی حبیبک ونجیبک محمد صلی
اللّٰه علیه واٰله فکان کما انتجبته سید من خلقته وصفوة من اصطفیته وافضل
من اجتبیته واکرم من اعتمدته قدمته علی انبیائک وبعثته الی الثقلین من
عبادک واوطاته مشارقک ومغاربک وسخرت له البراق وعرجت بروحه الی سمائک و
اودعته علم ما کان وما یکون الی انقضاء خلقک ثم نصرته بالرعب وحففته بجبرئیل
ومیکائیل والمسومین من ملٰئکتک ووعدته ان تظهر دینه علی الدین کله
ولو کره المشرکون وذٰلک بعد ان بواته مبوا صدق من اهله وجعلت له ولهم
اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکاً وهدًی للعالمین فیه اٰیات بینات مقام
ابراهیم ومن دخله کان اٰمناً وقلت انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل
البیت ویطهرکم تطهیراً ثم جعلت اجر محمد صلواتک علیه واٰله مودتهم فی کتابک
فقلت قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربٰی وقلت ما سئلتکم من اجر فهو
لکم وقلت ما اسئلکم علیه من اجر الا من شاء ان یتخذ الی ربه سبیلاً فکانوا هم السبیل
الیک والمسلک الی رضوانک فلما انقضت ایامه اقام ولیه علی بن ابی طالب صلواتک
علیهما واٰلهما هادیاً اذ کان هو المنذر ولکل قوم هاد فقال والملاء امامه من کنت

پھر اس صحیفے کو لپیٹ دیں اور اس پر مہر ثبت کریں اور چاہئے کہ وہ مہر شہود اور مہر میت سے مختوم ہو اور اس کو میت کی دائیں طرف جریدہ کے ساتھ رکھا جائے اور وہ صحیفہ کافور کے ساتھ ایک لکڑی کی نوک کے ساتھ لکھا جائے اور اس کو معطر و خوشبودار نہ کیا جائے اور سزاوار ہے کہ موت کے وقت میت کے قدموں کے تلووں کو قبلہ کی طرف کیا جائے اور کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ کر سورہ یٰسین اور صافات کو پڑھے اور ذکر خدا کرے اور تلقین شہادتین کرے اور ایک ایک امام کا اقرار کرائے کلمات فرج کی تلقین کرے وہ یہ ہیں لا الٰه الا اللّٰه الحلیم الکریم لا الٰه الا اللّٰه العلی العظیم سبحان اللّٰه رب السمٰوات السبع ورب الارضین السبع وما فیهن وما بینهن وما تحتهن ورب العرش العظیم والحمد للّٰه رب العالمین والصلوٰة علی محمد واٰله الطیبین اور اس کے نزدیک

مولاه فعليٌّ مولاه اللّهمّ وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله
وقال من كنت انا نبيّه فعليٌّ اميره وقال انا وعليٌّ من شجرة واحدة وسائر النّاس من شجر
شتّى واحلّه محلّ هارون من موسى فقال له انت منّي بمنزلة هارون من موسى الّا انّه لا
نبيّ بعدي وزوّجه ابنته سيّدة نساء العالمين واحلّ له من مسجده ما حلّ له وسدّ الابواب
الّا بابه ثمّ اودعه علمه وحكمته فقال انا مدينة العلم وعليٌّ بابها فمن اراد المدينة
والحكمة فليأتها من بابها ثمّ قال انت اخي ووصيّي ووارثي لحمك من لحمي ودمك
من دمي وسلمك سلمي وحربك حربي والايمان مخالط لحمك ودمك كما خالط لحمي
ودمي وانت غدا على الحوض خليفتي وانت تقضي ديني وتنجز عداتي وشيعتك على منابر
من نور مبيضّة وجوههم حولي في الجنّة وهم جيراني ولولا انت يا عليّ لم يعرف المؤمنون
بعدي وكان بعده هدًى من الضّلال ونورا من العمى وحبل الله المتين وصراطه
المستقيم لا يسبق بقرابة في رحم ولا بسابقة في دين ولا يلحق في منقبة من مناقبه يحذو
حذو الرّسول صلّى الله عليهما وآلهما ويقاتل على التّأويل ولا تأخذه في الله لومة لائم
قد وتر فيه صناديد العرب وقتل ابطالهم وناوش ذؤبانهم فاودع قلوبهم احقادا
بدريّة وخيبريّة وحنينيّة وغيرهنّ فاضبّت على عداوته واكبّت على منابذته حتّى قتل
النّاكثين والقاسطين والمارقين ولمّا قضى نحبه وقتله اشقى الآخرين يتبع اشقى
الاوّلين لم يمتثل امر رسول الله صلّى الله عليه وآله في الهادين بعد الهادين والامّة مصرّة على
مقته مجتمعة على قطيعة رحمه واقصاء ولده الّا القليل ممّن وفى لرعاية الحقّ فيهم
فقتل من قتل وسبي من سبي واقصي من اقصي وجرى القضاء لهم بما يرجى له حسن
المثوبة اذ كانت الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتّقين وسبحان
ربّنا ان كان وعد ربّنا لمفعولا ولن يخلف الله وعده وهو العزيز الحكيم فعلى الا
طائب من اهل بيت محمّد وعليّ صلّى الله عليهما وآلهما فليبك الباكون وايّاهم
فليندب النّادبون ولمثلهم فلتذرف الدّموع وليصرخ الصّارخون ويضجّ الضّاجّون

جنب اور حائض نہ ہو اور
جب وہ دنیا سے رخصت
ہو جائے تو اس کی آنکھوں کو
بند کیا جائے اور ہاتھوں کو
سیدھا کیا جائے اور اس کے
لبوں کو بند کیا جائے اور اسکی
پنڈلیوں کو کھینچا جائے اور
اس کی ٹھوڑی کو باندھا جائے
اور اس کے کفن کو حاصل کرنے
کی کوشش کریں اور واجب
کفن کیلئے تین کپڑے ہیں لنگ
یعنی چادر اور پیراہن وازار کہ
جس کو سرتاسری کہتے ہیں اور
مستحب ہے اس کے علاوہ
یمنی چادر اور وہ ایک کپڑا ہے
کہ جسکو یمن سے لایا جاتا ہے، یا
کوئی اور چادر زیادہ کیجائے
اور پانچواں کپڑا کہ جس سے میت
کی رانوں کو لپیٹا جائے زیادہ
کریں۔ اور مستحب ہے کہ ان کے
علاوہ ایک عمامہ بھی بنائیں
اور اس کیلئے ایک مقدار کافور
کہ جس کو آگ سے مس نہ کیا گیا ہو
اور افضل یہ ہے کہ اس کا وزن
۱۳ ۱/۳ درہم ہو اور متوسط چار
مثقال ہے اور کم از کم ایک

وَيَعِجَّ الْعَاجُّوْنَ اَيْنَ الْحَسَنُ اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْنَاۤءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ
صَادِقٍ اَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ السَّبِيْلِ اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوْسُ الطَّالِعَةُ اَيْنَ الْاَقْمَارُ
الْمُنِيْرَةُ اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ اَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تَخْلُوْ مِنَ
الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ الْاَمْتِ وَالْعِوَجِ اَيْنَ
الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرَاۤئِضِ وَالسُّنَنِ اَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ
لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِاِحْيَاۤءِ الْكِتَابِ وَحُدُوْدِهٖ اَيْنَ مُحْيِيْ مَعَالِمِ الدِّيْنِ وَ
اَهْلِهٖ اَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَيْنَ مُبِيْدُ اَهْلِ الْفُسُوْقِ
وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ اَيْنَ حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ اَيْنَ طَامِسُ اٰثَارِ الزَّيْغِ وَالْاَهْوَاۤءِ
اَيْنَ قَاطِعُ حَبَاۤئِلِ الْكِذْبِ وَالْاِفْتِرَاۤءِ اَيْنَ مُبِيْدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ اَيْنَ مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ
وَالتَّضْلِيْلِ وَالْاِلْحَادِ اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَاۤءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَاۤءِ اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى
اَيْنَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِيْ مِنْهُ يُؤْتٰى اَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَاۤءُ اَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ
بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاۤءِ اَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ
وَالرِّضَا اَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُوْلِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَاَبْنَاۤءِ الْاَنْبِيَاۤءِ اَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُوْلِ بِكَرْبَلَاۤءَ
اَيْنَ الْمَنْصُوْرُ عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِيْ يُجَابُ اِذَا دَعَا اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَاۤئِقِ
ذُو الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيْجَةَ الْغَرَّاۤءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ
الْكُبْرٰى بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ لَكَ الْوِقَاۤءُ وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ يَابْنَ النُّجَبَاۤءِ الْاَكْرَمِيْنَ
يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْاَنْجَبِيْنَ يَابْنَ الْاَطَاۤئِبِ
الْمُطَهَّرِيْنَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْبُدُوْرِ الْمُنِيْرَةِ يَابْنَ
السُّرُجِ الْمُضِيْۤئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْاَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَابْنَ
الْاَعْلَامِ اللَّاۤئِحَةِ يَابْنَ الْعُلُوْمِ الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَاْثُوْرَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُوْدَةِ يَابْنَ الدَّلَاۤئِلِ
الْمَشْهُوْدَةِ يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَابْنَ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ يَابْنَ الْاٰيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ
يَابْنَ الدَّلَاۤئِلِ الظَّاهِرَاتِ يَابْنَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَابْنَ

درہم اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو
جتنا ممکن ہو اور یہ بھی بہتر ہے
کہ کفن کے تمام کپڑوں پر لکھا
جائے فُلَانٌ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ
عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةَ
مِنْ وُلْدِهٖ اور ایک ایک امام
کا نام ذکر کرے پھر لکھے اَئِمَّتُهٗ
اَئِمَّةُ الْهُدٰی الْاَبْرَارُ اور
ان چیزوں کو تربت امام حسین
علیہ السلام یا انگلی کے ساتھ لکھے
اور سیاہی کیساتھ نہ لکھے۔ اور
میت کو تین غسل دینے چاہئیں
پہلا غسل سدر کے پانی سے اور
دوسرا کافور کے پانی سے اور
تیسرا خالص پانی سے اور غسل کا
طریقہ غسل جنابت والا ہے اور
پہلے میت کے ہاتھوں کو تین
مرتبہ دھوئے پھر اس کی
شرم گاہ کو تھوڑی سی اشنان
کیساتھ دھوئے پھر اس کے
سر کو سدر کی جھاگ کیساتھ
تین مرتبہ دھوئے پھر داہنی
طرف اور پھر بائیں طرف اور
اپنا ہاتھ میت کے سب بدن

النِّعَمِ السَّابِغَاتِ یَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ یَابْنَ یٰسٓ وَالذَّارِیَاتِ یَابْنَ الطُّوْرِ وَالْعَادِیَاتِ
یَابْنَ مَنْ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی دُنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی لَیْتَ شِعْرِیْ
اَیْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰی بَلْ اَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰی اَبِرَضْوٰی اَوْ غَیْرِهَا اَمْ ذِیْ طُوٰی عَزِیْزٌ
عَلَیَّ اَنْ اَرَی الْخَلْقَ وَلَا تُرٰی وَلَا اَسْمَعُ لَكَ حَسِیْسًا وَلَا نَجْوٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ تُحِیْطَ بِكَ دُوْنِیَ الْبَلْوٰی
وَلَا یَنَالُكَ مِنِّیْ ضَجِیْجٌ وَلَا شَكْوٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ مُغَیَّبٍ لَمْ یَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ نَازِحٍ
مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِیْ اَنْتَ اُمْنِیَّةُ شَائِقٍ یَتَمَنّٰی مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا بِنَفْسِیْ اَنْتَ
مِنْ عَقِیْدِ عِزٍّ لَا یُسَامٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ اَثِیْلِ مَجْدٍ لَا یُجَارٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهٰی
بِنَفْسِیْ اَنْتَ مِنْ نَصِیْفِ شَرَفٍ لَا یُسَاوٰی اِلٰی مَتٰی اَحَارُ فِیْكَ یَا مَوْلَایَ وَاِلٰی مَتٰی وَاَیَّ خِطَابٍ
اَصِفُ فِیْكَ وَاَیَّ نَجْوٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ وَاُنَاغٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اَبْكِیَكَ وَیَخْذُلَكَ
الْوَرٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ یَجْرِیَ عَلَیْكَ دُوْنَهُمْ مَا جَرٰی هَلْ مِنْ مُعِیْنٍ فَاُطِیْلَ مَعَهُ الْعَوِیْلَ وَالْبُكَاءَ
هَلْ مِنْ جَزُوْعٍ فَاُسَاعِدَ جَزَعَهٗ اِذَا خَلَا هَلْ قَذِیَتْ عَیْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَیْنِیْ عَلَی الْقَذٰی
هَلْ اِلَیْكَ یَابْنَ اَحْمَدَ سَبِیْلٌ فَتُلْقٰی هَلْ یَتَّصِلُ یَوْمُنَا مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظٰی مَتٰی نَرِدُ مَنَاهِلَكَ
الرَّوِیَّةَ فَنَرْوٰی مَتٰی نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدٰی مَتٰی نُغَادِیْكَ وَنُرَاوِحُكَ
فَتَقِرُّ عُیُوْنُنَا مَتٰی تَرَانَا وَنَرَاكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِوَاءَ النَّصْرِ تُرٰی اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَاَ
وَقَدْ مَلَاْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَاءَكَ هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ وَقَطَعْتَ
دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِیْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ الظَّالِمِیْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰی وَاِلَیْكَ اَسْتَعْدِیْ فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰی وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ
وَالدُّنْیَا فَاَغِثْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ عُبَیْدَكَ الْمُبْتَلٰی وَاَرِهٖ سَیِّدَهٗ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی وَاَزِلْ
عَنْهُ بِهِ الْاَسٰی وَالْجَوٰی وَبَرِّدْ غَلِیْلَهٗ یَا مَنْ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَمَنْ اِلَیْهِ الرُّجْعٰی وَالْمُنْتَهٰی اَللّٰهُمَّ
وَنَحْنُ عَبِیْدُكَ التَّائِقُوْنَ اِلٰی وَلِیِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِیِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا
وَاَقَمْتَهٗ لَنَا قِوَامًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِیْنَ مِنَّا اِمَامًا فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِیَّةً وَسَلَامًا وَزِدْنَا
بِذٰلِكَ یَا رَبِّ اِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ لَنَا مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِیْمِكَ

پرسطے اور یہ سب دھونا سدر
کے پانی کیساتھ ہونا چاہیئے پھر برتن کو
صاف کرے یہاں تک کہ
سدر کا اثر زائل ہو جائے اور
نیا پانی اس برتن میں ڈالے اور
تھوڑی سی مقدار کافور ڈالکر
ویسے غسل دے جیسے سدر
کے پانی کے ساتھ دیا تھا اور
بچے ہوئے پانی کو پھینک دے
اور پھر برتن کو صاف کرے۔
پھر خالص پانی لے آئے۔
اور تیسرا غسل اسی طریقے سے
دے اور غسل دینے والے
کو چاہیئے کہ وہ میت کی دائیں طرف
کھڑا ہو اور جب کسی عضو کو دھوئے
تو عفواً عفواً کہے اور جب غسل
دینے سے فارغ ہو تو کسی صاف
کپڑے کیساتھ میت کے بدن
کو خشک کرے اور واجب
ہے غسل دینے والے پر کہ اسی
وقت یا اس کے بعد غسل کرے
اور میت کو تینوں غسل دینے
سے پہلے مستحب ہے کہ وہ
وضو کرے پھر اس کو کفن
پہنائے اور دے آئے اس
پانچویں کپڑے کو کہ جسے میت

اِیَّاہُ اَمَامَنَا حَتّٰی تُوْرِدَنَا جِنَانَکَ وَمُرَافَقَۃَ الشُّھَدَآءِ مِنْ خُلَصَآئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ جَدِّہٖ وَرَسُوْلِکَ السَّیِّدِ الْاَکْبَرِ وَعَلٰی اَبِیْہِ السَّیِّدِ الْاَصْغَرِ
وَجَدَّتِہِ الصِّدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مَنِ اصْطَفَیْتَ مِنْ اٰبَآئِہِ الْبَرَرَۃِ
وَعَلَیْہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَتَمَّ وَاَدْوَمَ وَاَکْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَصْفِیَآئِکَ وَ
خِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلَیْہِ صَلٰوۃً لَاغَایَۃَ لِعَدَدِھَا وَلَانِھَایَۃَ لِمَدَدِھَا وَلَا
نَفَادَ لِاَمَدِھَا اَللّٰھُمَّ وَاَقِمْ بِہِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ بِہِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِہٖ اَوْلِیَآئَکَ وَاَذْلِلْ بِہٖ
اَعْدَآئَکَ وَصِلِ اللّٰھُمَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ وُصْلَۃً تُؤَدِّیْ اِلٰی مُرَافَقَۃِ سَلَفِہٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّاْخُذُ
بِحُجْزَتِھِمْ وَیَمْکُثُ فِیْ ظِلِّھِمْ وَاَعِنَّا عَلٰی تَاْدِیَۃِ حُقُوْقِہٖ اِلَیْہِ وَالْاِجْتِھَادِ فِیْ طَاعَتِہٖ وَاجْتِنَابِ
مَعْصِیَتِہٖ وَامْنُنْ عَلَیْنَا بِرِضَاہُ وَھَبْ لَنَا رَاْفَتَہٗ وَرَحْمَتَہٗ وَدُعَآئَہٗ وَخَیْرَہٗ مَا نَنَالُ بِہٖ
سَعَۃً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَفَوْزًا عِنْدَکَ وَاجْعَلْ صَلٰوتَنَا بِہٖ مَقْبُوْلَۃً وَّذُنُوْبَنَا بِہٖ مَغْفُوْرَۃً وَّدُعَآئَنَا
بِہٖ مُسْتَجَابًا وَّاجْعَلْ اَرْزَاقَنَا بِہٖ مَبْسُوْطَۃً وَّھُمُوْمَنَا بِہٖ مَکْفِیَّۃً وَّحَوَآئِجَنَا بِہٖ مَقْضِیَّۃً وَ
اَقْبِلْ اِلَیْنَا بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَیْکَ وَانْظُرْ اِلَیْنَا نَظْرَۃً رَّحِیْمَۃً نَّسْتَکْمِلُ بِھَا الْکَرَامَۃَ
عِنْدَکَ ثُمَّ لَاتَصْرِفْھَا عَنَّا بِجُوْدِکَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِکَاْسِہٖ
وَبِیَدِہٖ رَیًّا رَوِیًّا ھَنِیْئًا سَآئِغًا لَاظَمَاَ بَعْدَہٗ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؛ اس کے بعد نماز زیارت
جو پہلے گذر چکی ہے پڑھے اور پھر جو تیرا دل چاہے وہاں دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی، دوسری چیز
یہ وہ زیارت ہے کہ جسے ہر روز صبح کی نماز کے بعد امام صاحب العصر والزمان کی یاد میں پڑھنی چاہیئے
اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَبَرِّھَا وَبَحْرِھَا وَسَھْلِھَا وَجَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ وَعَنْ
وَالِدَیَّ وَوُلْدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمُنْتَھٰی
رِضَاہُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ
وَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَھْدًا وَّعَقْدًا وَّبَیْعَۃً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَ
فَضَّلْتَنِیْ بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَۃِ وَخَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَۃِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ

کی ران پر لپیٹنا ہے اور اس کو پھیلا دے، اور کچھ مقدار روئی اس پر رکھے اور کچھ مقدار زریرہ اس پر چھڑکے اور اس کو قبل و دبر میت پر رکھے اور میت کے دبر کے سوراخ پر کچھ روئی رکھے، پھر اس کپڑے کو میت کی ران پر باندھ دے اور اسے محکم باندھے پھر اس کو چادر بند ہونے ناف سے لیکر جہاں تک وہ پہنچ سکتی ہے اور اسے قمیص پہنائے اور اس کے اوپر سرتاسری اور اس کے اوپر یمنی چادر یا وہ چیز جو اس کے قائمقام ہو لپیٹے اور اس کے ساتھ دو جریدے کھجور کی لکڑی کے یا کسی اور درخت کے رکھے اور وہ تروتازہ ہونے چاہئیں اور انکی مقدار بازو کی ہڈی کے برابر ہو ان میں سے ایک ایک طرف بدن کے ساتھ ملائے رکھے اس جگہ سے لیکر جہاں چادر باندھی گئی ہے اور دوسرے کو قمیص اور سرتاسری کے درمیان بائیں طرف رکھے

صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ
بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَّهٗ
فِيْ عُنُقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مؤلف کہتا ہے کہ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں فرمایا ہے کہ میں
نے بعض پہلی کتابوں میں دیکھا ہے کہ اس زیارت کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح
سے مارے جیسا کہ کسی کی بیعت کے وقت مارا جاتا ہے۔ ہم نے آنحضرت کی زیارت ایام ہفتہ کے
بیان میں جمعہ کے دن نقل کی ہے لہٰذا جمعہ کے دن وہ زیارت بھی پڑھی جا سکتی ہے، تیسری چیز
وہ دعائے عہد ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چالیس صبح اس دعائے عہد
کو پڑھے تو وہ صاحب العصر والزمان کے مددگاروں سے ہوگا اور اگر وہ شخص آپ کے ظہور سے پہلے
مر جائے تو اسے قبر سے خداوند عالم اٹھائے گا تاکہ وہ امام علیہ السلام کا ہم رکاب ہو اور خداوند عالم اس
کے ہر کلمہ کے عوض ہزار حسنہ دے گا اور ہزار گناہ اس کے مٹا دے گا اور دعائے عہد یہ ہے اَللّٰهُمَّ
رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ
يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ
يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ
الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ
فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا
وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَاءِ

اور کافور کو میت کے سجدہ کی جگہوں یعنی پیشانی ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھوں پر رکھے اور اگر کافور کچھ بچ جائے تو اس کو میت کے سینے پر رکھ دے، پھر کفن کو لپیٹ کر باندھ دے سر کی اور پاؤں کی طرف سے یہاں تک کہ جب اس کو سپرد خاک کرے تو کفن کی گرہیں کھول دے اور جب کفن دینے سے فارغ ہو جائیں تو اس کو ایک تابوت پر رکھ کر نماز کی جگہ لے جائیں اور اس پر نماز پڑھیں۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد کے باب نماز میت میں فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نماز واجب ہے، ہر اس مسلمان پر کہ جسے کسی شخص کے مرنے کا علم ہو جائے اور اگر ایک بھی اسے بجا لائے تو باقیوں سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہے نماز میت ہر اس شیعہ میت پر کہ جو اثنا عشری ہو اور بالغ ہو اور سنی نہ ہو۔ اور اشہر و اقوی یہ ہے کہ جو بچہ چھ سال کا ہو

حَوَائِجِهِ وَالْمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُحَامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَىٰ عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شَاهِراً سَيْفِي مُجَرِّداً قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّىٰ بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتَّىٰ لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِراً لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَيْرَكَ وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَىٰ دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَرَاهُ قَرِيباً بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اس کے بعد تین دفعہ اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور ہر دفعہ ہاتھ مارتے وقت یہ پڑھے اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ **چوتھی چیز** سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تم اس حرم مبارک سے پلٹنا چاہو تو دوبارہ پھر سرداب میں جاکر جتنی چاہو نمازیں پڑھو اور اس کے بعد قبلہ کی طرف مونہہ کرکے یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ اس دعا کو آخر تک نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جو خداوند عالم سے چاہو دعا مانگو اور پھر واپس لوٹ آؤ۔ مؤلّف کہتا ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں اس دعا کو جمعہ کے دن کے اعمال میں امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے ہم بھی اس دعا کو جیسے شیخ نے نقل کیا ہے یہاں نقل کرتے ہیں۔ یونس بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے جناب امام صاحب العصر والزمان کیلئے یوں دعا کرنے کا حکم دیا اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ النَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ وَعَيْنِكَ النَّاظِرَةِ بِإِذْنِكَ

اس پر نماز پڑھنا بھی واجب ہے اور ظاہراً قصد قربت کافی ہے۔ اور وہ بچہ جو چھ مہینے سے پہلے زندہ متولد ہو بعض نے کہا ہے کہ اس پر نماز پڑھنا سنت ہے اور بعض بدعت کہتے ہیں اور احوط یہ ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے میّت پر نماز پڑھنے کے لحاظ سے بنا بر مشہور وارث زیادہ حقدار ہے، شوہر اولیٰ ہے کہ اپنی بیوی پر نماز پڑھے اور واجب ہے کہ نماز پڑھنے والا رو بقبلہ ہو اور جنازہ کا سر اس کی دائیں طرف ہو۔ اور میّت کو پشت پر لٹایا جائے اور اس نماز میں طہارت از حدث شرط نہیں جنب اور حائض اور بے وضو بھی اس پر نماز پڑھ سکتا ہے اور سنت یہ ہے کہ باوضو ہو۔ اور اگر پانی نہ ہو تو یا کوئی استعمال کرنے سے مانع ہو یا وقت تنگ ہو تو تیمّم کرنا مستحب ہے اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر عذر کے بھی

وَشَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاهِدِ الْعَائِذِ بِكَ الْعَابِدِ عِنْدَكَ وَاَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ
مَا خَلَقْتَ وَبَرَاْتَ وَاَنْشَاْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ
شِمَالِهٖ وَمِنْ فَوْقِهٖ وَمِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِيْ لَا يَضِيْعُ مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
وَاٰبَاءَهٗ اَئِمَّتَكَ وَدَعَائِمَ دِيْنِكَ وَاجْعَلْهُ فِيْ وَدِيْعَتِكَ الَّتِيْ لَا تَضِيْعُ وَفِيْ جِوَارِكَ الَّذِيْ لَا يُخْفَرُ
وَفِيْ مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُقْهَرُ وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهٗ بِهٖ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ
وَاٰمِنْهُ بِاَمَانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُخْذَلُ مَنْ اٰمَنْتَهٗ بِهٖ وَاجْعَلْهُ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيْهِ وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ وَاَيِّدْهُ
بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَقَوِّهٖ بِقُوَّتِكَ وَاَرْدِفْهُ بِمَلٰٓئِكَتِكَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
وَاَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ وَحُفَّهٗ بِالْمَلٰٓئِكَةِ حَفًّا اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ وَارْتُقْ
بِهِ الْفَتْقَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْاَرْضَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَقَوِّ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهٗ
وَاقْتُلْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهٗ وَدَعَائِمَهٗ وَاقْصِمْ بِهٖ رُءُوْسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ الْبِدَعِ
وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَاَبِرْ بِهِ الْكَافِرِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ
فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا
وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَاَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَحْيِ
بِهٖ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَدَارِسَ حُكْمِ النَّبِيِّيْنَ وَجَدِّدْ بِهٖ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ وَبُدِّلَ مِنْ
حُكْمِكَ حَتّٰى تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ جَدِيْدًا غَضًّا مَحْضًا صَحِيْحًا لَا عِوَجَ فِيْهِ وَلَا
بِدْعَةَ مَعَهٗ وَحَتّٰى تُنِيْرَ بِعَدْلِهٖ ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُطْفِئَ بِهٖ نِيْرَانَ الْكُفْرِ وَتُوَضِّحَ بِهٖ مَعَاقِدَ الْحَقِّ
وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ فَاِنَّهٗ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهٗ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهٗ عَلٰى غَيْبِكَ وَعَصَمْتَهٗ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَهٗ مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهٗ مِنَ الرِّجْسِ وَسَلَّمْتَهٗ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا
نَشْهَدُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطَّآمَّةِ اَنَّهٗ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْبًا وَلَا اَتٰى حُوْبًا وَلَمْ يَرْتَكِبْ
مَعْصِيَةً وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طَاعَةً وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيْضَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ
شَرِيْعَةً وَاَنَّهُ الْهَادِي الْمُهْتَدِي الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ

تیمم مستحب ہے اور مستحب ہے
کہ پیش نماز مرد کے درمیانہ
حصے کے برابر کھڑا ہو اور
عورت کے سینہ کے مقابلہ
میں یہ مشہور ہے اور مستحب ہے
کہ جوتا اتار دے اور واجب ہے
کہ نیت نماز کرے اور پانچ
تکبیریں کہے اور مستحب ہے کہ
ہر تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو
کانوں کے برابر لے جائے
اور مشہور یہ ہے کہ تکبیر اول
کے بعد یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری تکبیر
کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور تیسری
تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
کہے اور چوتھی تکبیر کے بعد
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ
اور پانچویں تکبیر کہہ کے فارغ
ہو تو کافی ہے۔ اور مشہور کے
موافق بہتر یہ ہے کہ یہ کہے
نیت کے بعد کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ وَجَمِيعِ رَعِيَّتِهِ مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ
الْمُمْلَكَاتِ كُلِّهَا قَرِيبِهَا وَبَعِيدِهَا وَعَزِيزِهَا وَذَلِيلِهَا حَتَّى تُجْرِيَ حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ
وَتَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ بَاطِلٍ اللَّهُمَّ اسْلُكْ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدَى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى وَالطَّرِيقَةَ
الْوُسْطَى الَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغَالِي وَيَلْحَقُ بِهَا التَّالِي وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ وَثَبِّتْنَا عَلَى مُشَايَعَتِهِ وَامْنُنْ
عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ وَاجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ الْقَوَّامِينَ بِأَمْرِهِ الصَّابِرِينَ مَعَهُ الطَّالِبِينَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ
حَتَّى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ اللَّهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ
لَنَا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتَّى لَا نَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا
وَجْهَكَ وَحَتَّى تُحِلَّنَا مَحَلَّهُ وَتَجْعَلَنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ وَأَعِذْنَا مِنَ السَّامَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَاجْعَلْنَا
مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا فَإِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا
غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيرٌ وَهُوَ عَلَيْنَا كَثِيرٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وُلَاةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَبَلِّغْهُمْ
آمَالَهُمْ وَزِدْ فِي آجَالِهِمْ وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا أَسْنَدْتَ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِكَ لَهُمْ وَثَبِّتْ
دَعَائِمَهُمْ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ أَعْوَانًا وَعَلَى دِينِكَ أَنْصَارًا فَإِنَّهُمْ مَعَادِنُ كَلِمَاتِكَ وَخُزَّانُ
عِلْمِكَ وَأَرْكَانُ تَوْحِيدِكَ وَدَعَائِمُ دِينِكَ وَوُلَاةُ أَمْرِكَ وَخَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ
وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَوْلِيَاؤُكَ وَسَلَائِلُ أَوْلِيَائِكَ وَصَفْوَةُ أَوْلَادِ نَبِيِّكَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔

فصل

زیارت جامعہ اور وہ دعا جو زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہے اور ائمہ طاہرین پر صلوات کے
بیان میں ہے۔ یہ فصل چند ایک مقام پر مشتمل ہے۔ پہلا مقام۔ زیارت جامعہ میں ہے کہ جس سے
ہر ایک امام کی زیارت کی جاسکتی ہے اور وہ کئی ایک زیارتیں ہیں۔ **پہلی زیارت** شیخ صدوق
نے من لایحضرہ الفقیہ میں روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السّلام سے لوگوں نے امام موسٰی کاظم علیہ
السلام کی زیارت کے جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو آپ کی قبر مبارک کے نزدیک مسجدین

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا
وَآلَ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ پھر کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ تَابِعْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
پھر کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَ
أَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اللَّهُمَّ
إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ

ہیں وہاں نماز ادا کرو اور تمہیں کافی ہے کہ جس امام علیہ السلام یا جس نبی یا وصی کی زیارت کو جاؤ تو یہ وہاں پڑھو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ وَاَصْفِیَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اُمَنَآءِ اللّٰہِ وَاَحِبَّآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْصَارِ اللّٰہِ وَخُلَفَآئِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسَاکِنِ ذِکْرِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُظْہِرِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَنَہْیِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الدُّعَاۃِ اِلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ مَرْضَاتِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَدِلَّآءِ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْنَ مَنْ وَالَاھُمْ فَقَدْ وَالَی اللّٰہَ وَمَنْ عَادَاھُمْ فَقَدْ عَادَی اللّٰہَ وَمَنْ عَرَفَھُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰہَ وَمَنْ جَھِلَھُمْ فَقَدْ جَھِلَ اللّٰہَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِھِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَخَلّٰی مِنْھُمْ فَقَدْ تَخَلّٰی مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاُشْھِدُ اللّٰہَ اَنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَعَلَانِیَتِکُمْ مُفَوِّضٌ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اِلَیْکُمْ لَعَنَ اللّٰہُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ یہ زیارت کافی، تہذیب، کامل الزیارۃ میں بھی منقول ہے اور ان تمام کتابوں میں یہ بھی موجود ہے کہ یہ زیارت ہر امام کی زیارت کیلئے کافی ہے اور محمد و آل محمد پر بہت کافی درود و صلوات پڑھے اور ان میں سے ہر ایک کا نام لے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرے اور اپنے لئے اور مومنین کے لئے جو دعا چاہے وہاں طلب کرے۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری جملے بھی روایت کے ہیں اور اگر بالفرض یہ محدثین کی اپنی کلام بھی ہو تو بھی چونکہ ایسے محدثین اور مشائخ عظام نے اس سے یہ مطلب سمجھا ہے کہ یہ ہر امام کیلئے کافی ہے تو بھی ہمارے لئے ان کی فرمائش کافی ہے اور ساتھ ہی ان علماء نے اسے بھی زیارت جامعہ کے باب میں نقل کیا ہے اور زیارت میں ایسے الفاظ اور اوصاف کا ذکر آتا ہے جو کسی خاص کے لئے مختص نہیں لہٰذا اس زیارت کا جامعہ ہونا اور اسے تمام مشاہد مقدسہ انبیاء اور اوصیاء میں جیسا کہ بعض علما جناب یونس علیہ السلام کے روضہ پر اسے ان کی زیارت پڑھنا نقل کیا ہے بہت ہی مناسب ہے اور چونکہ زیارت کے آخر میں ہر ایک کیلئے صلوات پڑھنے کا بالخصوص حکم وارد ہوا ہے اس واسطے اگر اس صلوات کو پڑھا جائے جو ابوالحسن ضرب اصفہانی کی طرف منسوب ہے اور جسے ہم نے جمعہ کے دن کے اعمال میں صـ۵۲ پر نقل کیا تو بہت ہی مناسب ہوگا

عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اللہ اکبر کہہ کر فارغ ہو جائے اور اگر عورت ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر میت مستضعفین میں سے ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور اگر میت بچہ نابالغ ہو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا

دوسری زیارت جامعہ

شیخ صدوق نے من لایحضرہ الفقیہ اور عیون میں عبداللہ نخعی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے جناب امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ مجھے ایک ایسی بابلاغت اور کامل زیارت تعلیم فرمائیے کہ جب میں آپ میں سے جس کی زیارت کرنا چاہوں اسے پڑھوں (یعنی اجس امام کی زیارت کو جاؤں اسے ہر جگہ پر پڑھ سکوں) تو آپ نے فرمایا کہ جب تم کسی امام کی درگاہ پر پہنچو تو غسل کی حالت میں یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور جب حرم میں داخل ہو اور قبر مبارک کو دیکھے تو ٹھہر جائے اور تیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے بہت باوقار اور سکون قلب اور آرامی جسم کے ساتھ آگے چلے اور پھر تھوڑا سا آگے جا کر ٹھہر جائے اور تیس دفعہ اللہ اکبر کہے اس کے بعد قبر مبارک کے نزدیک پہنچ کر چالیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، ممکن ہے جیسا کہ مجلسیؒ نے فرمایا کہ اس طرح کی سو دفعہ اللہ اکبر سے غرض یہ ہو کہ اکثر لوگ غلو اور اہلبیت کے غیر جائز محبت کی طرف مائل ہوتے ہیں اور وہ لوگ ان بزرگواروں کی زیارت جیسی عبادت کرنے سے غلو میں مبتلا نہ ہو جائیں یا وہ اللہ تعالٰی کی عظمت اور بزرگی سے غافل نہ ہو جائیں اسی واسطے انہیں اس حالت میں تکبیر کا حکم ہوا ہے تاکہ توحید اور عظمت الٰہی انہیں اس حالت میں یاد دلائی جائے اور جب کل سو دفعہ تکبیر کہہ چکے تو اس امام کی اس طرح زیارت پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ وَقَادَةَ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءَ النِّعَمِ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَدَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ وَسَاسَةَ الْعِبَادِ وَاَرْكَانَ الْبِلَادِ وَاَبْوَابَ الْاِيْمَانِ وَاُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَسُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الدُّجٰى وَاَعْلَامِ التُّقٰى وَذَوِي النُّهٰى وَاُولِي الْحِجٰى وَكَهْفِ الْوَرٰى وَوَرَثَةِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰى وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰٓى اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَمَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ وَمَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ

سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور پڑھے مستحب ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنی جگہ پر کھڑا رہے جب تک جنازہ اٹھا نہ لیں، خصوصًا پیش نماز اور ایک روایت میں ہے کہ نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کے مرنے کی خبر برادرانِ ایمانی کو دینی چاہیئے تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہوں اور اس پر نماز پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں اور میت اور آنیوالے سب لوگ ثواب حاصل کریں اور حدیث حسن میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر پر رکھتے ہیں تو اس کو ندا آتی ہے کہ پہلی چیز جو ہم نے تجھے عطا کی ہے وہ بہشت ہے اور پہلی چیز ان لوگوں کو جو تیرے جنازے کیساتھ آئے ہیں عطا کی گئی ہے وہ یہ ہے

وَحَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْصِيَاءِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ وَالْاَدِلَّاۤءِ عَلٰى مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ
اَمْرِ اللّٰهِ وَالتَّامِّيْنَ فِيْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ وَالْمُخْلِصِيْنَ فِيْ تَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَالْمُظْهِرِيْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ
وَعِبَادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَالْقَادَةِ الْهُدَاةِ وَالسَّادَةِ الْوُلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ وَاَهْلِ الذِّكْرِ
وَاُولِي الْاَمْرِ وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهٖ وَحِزْبِهٖ وَعَيْبَةِ عِلْمِهٖ وَحُجَّتِهٖ وَصِرَاطِهٖ وَنُوْرِهٖ وَبُرْهَانِهٖ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهٖ وَشَهِدَتْ
لَهٗ مَلٰٓئِكَتُهٗ وَاُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
الْمُنْتَجَبُ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ
الْمُتَّقُوْنَ الصَّادِقُوْنَ الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُوْنَ بِاَمْرِهٖ الْعَامِلُوْنَ بِاِرَادَتِهٖ الْفَائِزُوْنَ
بِكَرَامَتِهٖ اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهٖ وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهٖ وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهٖ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهٖ
وَاَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهٖ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهٖ وَاَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهٖ وَرَضِيَكُمْ
خُلَفَاۤءَ فِيْ اَرْضِهٖ وَحُجَجًا عَلٰى بَرِيَّتِهٖ وَاَنْصَارًا لِدِيْنِهٖ وَحَفَظَةً لِسِرِّهٖ وَخَزَنَةً لِعِلْمِهٖ وَمُسْتَوْدَعًا
لِحِكْمَتِهٖ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهٖ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِهٖ وَشُهَدَاۤءَ عَلٰى خَلْقِهٖ وَاَعْلَامًا لِعِبَادِهٖ وَ
مَنَارًا فِيْ بِلَادِهٖ وَاَدِلَّاۤءَ عَلٰى صِرَاطِهٖ عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ وَاٰمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ
مِنَ الدَّنَسِ وَاَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهٗ وَاَكْبَرْتُمْ شَاْنَهٗ
وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهٗ وَاَدَمْتُمْ ذِكْرَهٗ وَوَكَّدْتُمْ مِيْثَاقَهٗ وَاَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهٖ وَنَصَحْتُمْ لَهٗ فِي السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَبَذَلْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فِيْ مَرْضَاتِهٖ
وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ فِيْ جَنْبِهٖ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهٗ وَبَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهٗ وَ
اَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ وَنَشَرْتُمْ شَرَايِعَ اَحْكَامِهٖ وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهٗ وَصِرْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضَا

کہ ان کے گناہ بخش دیتے ہیں اور ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ پہلا تحفہ جو مومن کو قبر میں دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے ساتھ اس کے دفن ہونے تک شامل رہتا ہے تو خداوند عالم ستر فرشتوں کو قیامت کے دن حکم دے گا کہ وہ اس شخص کے ساتھ رہیں اور اس کیلئے استغفار کریں یہ فرشتے قبر سے لیکر موقف حساب تک اس کے ساتھ رہیں گے اور فرمایا ہے کہ جو شخص جنازے کی ایک سمت کو کندھا دے تو اس کے پچیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اگر چار سمتوں کو عبور کرے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں اور بہتر یہ ہے کہ جو شخص تشییع جنازہ کرتا ہے تو پہلے میت کی دائیں سمت کو جو کہ جنازہ کی بائیں جانب ہو گی اپنے دائیں کندھے پر رکھے پھر میت کے پیچھے سے جا کر میت کے بائیں

وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ مَضٰى فَالرَّاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ وَاللَّازِمُ لَكُمْ لَاحِقٌ
وَالْمُقَصِّرُ فِيْ حَقِّكُمْ زَاهِقٌ وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُهٗ وَمَعْدِنُهٗ
وَمِيْرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ وَاِيَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ وَفَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ
وَاٰيَاتُ اللّٰهِ لَدَيْكُمْ وَعَزَآئِمُهٗ فِيْكُمْ وَنُوْرُهٗ وَبُرْهَانُهٗ عِنْدَكُمْ وَاَمْرُهٗ اِلَيْكُمْ مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ
وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَ اللّٰهَ وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ
اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ اَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ وَشُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ وَشُفَعَآءُ دَارِ
الْبَقَآءِ وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ وَالْاٰيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ وَالْاَمَانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ وَالْبَابُ الْمُبْتَلٰى بِهِ النَّاسُ مَنْ
اَتَاكُمْ نَجٰى وَمَنْ لَمْ يَاْتِكُمْ هَلَكَ اِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ وَعَلَيْهِ تَدُلُّوْنَ وَبِهٖ تُؤْمِنُوْنَ وَلَهٗ تُسَلِّمُوْنَ
وَبِاَمْرِهٖ تَعْمَلُوْنَ وَاِلٰى سَبِيْلِهٖ تُرْشِدُوْنَ وَبِقَوْلِهٖ تَحْكُمُوْنَ سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ وَهَلَكَ مَنْ
عَادَاكُمْ وَخَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ وَسَلِمَ
مَنْ صَدَّقَكُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوٰيهُ وَمَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ
مَثْوٰيهُ وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِيْ اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ اَشْهَدُ
اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيْمَا مَضٰى وَجَارٍ لَكُمْ فِيْمَا بَقِيَ وَاَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُوْرَكُمْ وَطِيْنَتَكُمْ
وَاحِدَةٌ طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهٖ مُحْدِقِيْنَ
حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا
عَلَيْكُمْ وَمَا خَصَّنَا بِهٖ مِنْ وَلَايَتِكُمْ طِيْبًا لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا وَتَزْكِيَةً لَنَا وَكَفَّارَةً
لِذُنُوْبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ
اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَاَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ لَا يَلْحَقُهٗ
لَاحِقٌ وَلَا يَفُوْقُهٗ فَائِقٌ وَلَا يَسْبِقُهٗ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِهٖ طَامِعٌ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا صِدِّيْقٌ وَلَا شَهِيْدٌ وَلَا عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ وَلَا دَنِيٌّ وَلَا فَاضِلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ
صَالِحٌ وَلَا فَاجِرٌ طَالِحٌ وَلَا جَبَّارٌ عَنِيْدٌ وَلَا شَيْطَانٌ مَرِيْدٌ وَلَا خَلْقٌ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ اِلَّا عَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَاْنِكُمْ وَتَمَامَ نُوْرِكُمْ وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ

طرف کے پچھلے حصے کو اپنا
بایاں کندھا دے، پھر میت
کے سر کی بائیں طرف کو جو
جنازہ کی دائیں طرف ہے
بایاں کندھا دے اور جب
یہ چاہے کہ دوبارہ تربیع کرے
تو جنازہ کے آگے نہ نکلے بلکہ
جنازہ کے پچھلے حصے سے
آئے اور اسی طریقے سے
چاروں طرف کندھا دے
اور اکثر علماء اس کے برعکس
کہتے ہیں یعنی ابتدا جنازہ کے
دائیں طرف سے کرے
پھر دائیں طرف کے پچھلے
حصے اور پھر بائیں طرف
کے پچھلے حصے اور پھر بائیں
طرف کے اگلے حصے سے
کندھا دے۔ اور پہلا طریقہ
چونکہ احادیث معتبرہ کے
مطابق ہے لہذا بہتر ہے اور
اگر دونوں پر عمل کرے تو
یہ زیادہ بہتر ہے اور افضل
یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے یا اس
کی ایک طرف چلے اور جنازہ
کے آگے آگے نہ جائے اور
اکثر احادیث سے یہ ظاہر

مقامکم وشرف محلکم ومنزلتکم عنده وکرامتکم علیه وخاصتکم لدیه وقرب
منزلتکم منه بابی انتم وامی واهلی ومالی واسرتی اشهد الله واشهدکم انی مؤمن بکم
وبما آمنتم به کافر بعدوکم وبما کفرتم به مستبصر بشانکم وبضلالة من خالفکم
موال لکم ولاولیائکم مبغض لاعدائکم ومعاد لهم سلم لمن سالمکم وحرب لمن حاربکم
محقق لما حققتم مبطل لما ابطلتم مطیع لکم عارف بحقکم مقر بفضلکم محتمل لعلمکم
محتجب بذمتکم معترف بکم مؤمن بایابکم مصدق برجعتکم منتظر لامرکم مرتقب لدولتکم
آخذ بقولکم عامل بامرکم مستجیر بکم زائر لکم لائذ عائذ بقبورکم مستشفع الی الله عزوجل
بکم ومتقرب بکم الیه ومقدمکم امام طلبتی وحوائجی وارادتی فی کل احوالی واموری مؤمن
بسرکم وعلانیتکم وشاهدکم وغائبکم واولکم وآخرکم ومفوض فی ذلک کله الیکم و
مسلم فیه معکم وقلبی لکم مسلم ورایی لکم تبع ونصرتی لکم معدة حتی یحیی الله تعالی
دینه بکم ویردکم فی ایامه ویظهرکم لعدله ویمکنکم فی ارضه فمعکم معکم لامع غیرکم
آمنت بکم وتولیت آخرکم بما تولیت به اولکم وبرئت الی الله عزوجل من اعدائکم ومن الجبت
والطاغوت والشیاطین وحزبهم الظالمین لکم الجاحدین لحقکم والمارقین من ولایتکم
والغاصبین لارثکم الشاکین فیکم المنحرفین عنکم ومن کل ولیجة دونکم وکل مطاع
سواکم ومن الائمة الذین یدعون الی النار فثبتنی الله ابدا ما حییت علی موالاتکم ومحبتکم
ودینکم ووفقنی لطاعتکم ورزقنی شفاعتکم وجعلنی من خیار موالیکم التابعین لما
دعوتم الیه وجعلنی ممن یقتص آثارکم ویسلک سبیلکم ویهتدی بهداکم ویحشر فی
زمرتکم ویکر فی رجعتکم ویملک فی دولتکم ویشرف فی عافیتکم ویمکن فی ایامکم
وتقر عینه غدا برؤیتکم بابی انتم وامی ونفسی واهلی ومالی من اراد الله بدا بکم ومن
وحده قبل عنکم ومن قصده توجه بکم موالی لا احصی ثناءکم ولا ابلغ من المدح کنهکم
ومن الوصف قدرکم وانتم نور الاخیار وهداة الابرار وحجج الجبار بکم فتح الله وبکم
یختم وبکم ینزل الغیث وبکم یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنه وبکم ینفس الهم

ہوتا ہے کہ اگر مومن کا جنازہ
ہے تو آگے آگے چلنا بہتر ہے
اور اگر غیر مومن کا جنازہ ہے
تو پھر اچھا نہیں، کیونکہ ملائکہ
عذاب کے ساتھ اس کا استقبال
کرتے ہیں اور حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہے کہ جو شخص جنازہ
کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے،
اللہ اکبر ھذا ما وعدنا
اللہ ورسولہ وصدق
اللہ ورسولہ اللھم زدنا
ایمانا وتسلیما الحمد
للہ الذی تعزز بالقدرۃ
وقھر العباد بالموت
تو کوئی فرشتہ آسمان میں باقی
نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اس
پر ترحم کرتے ہوئے گریہ
کرے گا اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جنازہ اٹھاتے
وقت یہ دعا پڑھے بسم
اللہ وباللہ اللھم صل
علی محمد وآل محمد اغفر
للمؤمنین والمؤمنات
اور منقول ہے کہ حضرت امام

وَيَكْشِفُ الضُّرَّ وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ وَهَبَطَتْ بِهِ مَلٰٓئِكَتُهُ وَاِلٰى جَدِّكُمْ اور اگر تم
زیارت امیرالمومنین پڑھ رہے ہو تو پھر لفظ جدّکم کی جگہ یوں کہو وَاِلٰى اَخِيْكَ بُعِثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ
اٰتَاكُمُ اللهُ مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ طَاْطَاَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ
لِطَاعَتِكُمْ وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ
وَفَازَ الْفَائِزُوْنَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ وَعَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ بِاَبِيْ
اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِيْنَ وَاَسْمَآؤُكُمْ فِي الْاَسْمَآءِ وَاَجْسَادُكُمْ
فِي الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ وَاَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوْسِ وَاٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ وَقُبُوْرُكُمْ
فِي الْقُبُوْرِ فَمَا اَحْلٰى اَسْمَآئَكُمْ وَاَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ وَاَعْظَمَ شَاْنَكُمْ وَاَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَاَوْفٰى عَهْدَكُمْ
وَاَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُوْرٌ وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ
الْاِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَاْنُكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ
وَرَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهُ وَاَصْلَهُ وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ وَمَاْوَاهُ
وَمُنْتَهَاهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنَآئِكُمْ وَاُحْصِيْ جَمِيْلَ بَلَآئِكُمْ وَبِكُمْ
اَخْرَجَنَا اللهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوْبِ وَاَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ
بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللهُ مَعَالِمَ دِيْنِنَا وَاَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا
وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَبِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ
وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيْعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ وَالْمَكَانُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ وَالشَّاْنُ الْكَبِيْرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُوْلَةُ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا يَا وَلِيَّ اللهِ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ
جَلَّ ذُنُوْبًا لَا يَاْتِيْ عَلَيْهَا اِلَّا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلٰى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكُمْ اَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِيْ وَكُنْتُمْ شُفَعَآئِيْ فَاِنِّيْ لَكُمْ مُطِيْعٌ مَنْ اَطَاعَكُمْ
فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ

آدابِ تشییع جنازہ

زین العابدین علیہ السلام جب جنازہ کو دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ اور عورتوں کیلئے تشییع جنازہ کرنا مستحب نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنازہ کو جلدی جلدی لے جانا مکروہ ہے اور جنازہ پر حاضر ہونے والے شخص کے لئے ہنسنا اور فضول باتیں کرنا بھی مکروہ ہے نیز علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب حلیہ میں فرمایا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے گا تو ستر ہزار فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے اور اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگر میّت کے دفن ہونے تک وہ میّت کے ساتھ رہے تو ہر قدم کے بدلے جو اٹھائے گا اس کو ثواب کا ایک قیراط دیا جائے گا جو ایک قیراط کوہِ احد کے برابر ہو گا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو مومن کسی

فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَآءَ اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَخْيَارِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِیْ فَبِحَقِّهِمُ الَّذِیْ اَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ وَفِیْ زُمْرَةِ الْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفَاعَتِهِمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مؤلف کہتا ہے کہ اس زیارت کو شیخ نے بھی تہذیب میں نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں ایک دعائے وداع بھی ذکر کی ہے لیکن ہم اختصار کے لحاظ سے اسے یہاں نقل نہیں کر رہے یہ زیارت جو نقل ہوئی ہے بقول علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کہ زیارات جامع سے سند اور متن اور فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے بہترین زیارت ہے اور علامہ مجلسی کے والد ماجد نے فقیہہ کی شرح میں فرمایا ہے کہ یہ زیارت تمام زیارتوں سے احسن اور اکمل اور میں جب تک عتبات عالیات میں مشرف رہا ہوں بغیر اس زیارت کے اور کوئی زیارت نہیں پڑھی ہمارے استاد نے نجم الثاقب میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زیارت کو ہمیشہ مواظبت کیساتھ پڑھا جانا چاہیئے اور اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ جناب مستطاب تقی صالح سید احمد بن سید ہاشم بن سید حسن موسوی رشتی ایک تاجر تھے جو رشت میں سکونت پذیر تھے اور سترہ سال پہلے نجف میں زیارت کیلئے مشرف ہوئے اور عالم ربانی فاضل صمدانی شیخ علی رشتی کے ہمراہ میرے گھر بھی آئے جب وہ میرے ہاں سے چلنے لگے تو شیخ علی رشتی نے اس سیّد کی جلالت اور نیک و صالح ہونے کا اشارہ فرمایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ انہیں ایک عجیب و غریب واقعہ بھی پیش آچکا ہے، چوں کہ وہ وقت بیان کرنے کا نہیں تھا اسواسطے چلے گئے اور چند دن کے بعد ان سے میری ملاقات ہوئی تو شیخ مذبور نے فرمایا کہ وہ سید تو چلے گئے ہیں لیکن ان کا واقعہ پورا مجھے بیان کیا، مجھے واقعہ سننے کے بعد بہت افسوس ہوا کہ کیوں میں یہ واقعہ خود ان کی زبانی نہ سن سکا اگرچہ مجھے شیخ مذبور کے مقام و رفعت کے متعلق پورا یقین تھا کہ وہ واقعہ کے نقل میں کچھ بھی کم و بیش نہ کریںگے، میرے ذہن میں یہ واقعہ اسی سال سے تھا، یہاں تک کہ میں امسال جمادی الآخر کے مہینے میں نجف اشرف سے کاظمین آچکا تھا تو میری ملاقات کاظمین میں اسی سیّد سے ہو گئی جو سامرہ کی زیارت سے واپس آچکے تھے اور ایران جانے کا عزم کر چکے تھے میں نے اس واقعہ کو جیسا کہ سنا ہوا تھا پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے پورے واقعہ کو اسی طرح نقل کیا جیسا کہ

جنازہ پر نماز پڑھے، تو بہشت اس پر واجب ہو جاتی ہے، مگر یہ کہ وہ منافق یا ماں باپ کا نافرمان ہو، اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مر جائے اور چالیس مومن اس کے جنازہ پر حاضر ہوں اور یہ کہیں اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا یعنی خداوندا ہم اس سے نیکی کے بغیر کوئی چیز نہیں جانتے اور تو اس کے حالات کو ہم سے بہتر جانتا ہے، جب وہ یہ کہتے ہیں تو خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری شہادت کو قبول کیا اور اس کے ان گناہوں کو جنہیں میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخش دیا، اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ موت کے بعد پہلی چیز جو مومن کے نامہ اعمال کے عنوان پر لکھی جاتی ہے وہ چیز ہے جو لوگ اس کے حق میں کہتے ہیں، اگر

شیخ مرحوم نے مجھے بتلایا تھا اور خلاصہ اس واقعہ کا یوں ہے۔ کہ وہ سیّد مذکور فرماتے ہیں کہ میں ۱۲۸۰ھ میں حج بیت اللہ کے ارادے سے رشت سے تبریز پہنچا اور حاجی صفر علی معروف مشہور تبریزی تاجر کے گھر میں ٹھہرا چونکہ حج جانے کا کوئی قافلہ نہیں مل رہا تھا تو میں اس وجہ سے بہت متحیّر تھا، اتنے میں حاجی جبّار سدھی اصفہانی طرابوزن کی طرف سامان لیکر جارہے تھے تو میں بھی اس کے ساتھ سامان کرایہ پر لیکر چل دیا جب ہم پہلی منزل پہنچے تو تین اور آدمی حاجی صفر علی مذکور کے شوق دلانے پر ہمیں آملے ان میں سے ایک حاجی ملا باقر تبریزی اور دوسرے حاجی سید حسین تبریزی تاجر اور تیسرے حاجی علی تھے ہم سب وہاں سے چل پڑے اور ارزنۃ الرّوم پہنچے اور پھر وہاں سے طرابوزن کی طرف روانہ ہوتے ان آخر دو شہروں کے درمیان ایک منزل پر ہمارے نزدیک حاجی جبّار سالارِ قافلہ آئے اور کہا کہ جو آگے منزل آنے والی ہے وہ بہت خوفناک ہے آج ذرا جلدی تیار ہو جانا تاکہ قافلہ کے ہمراہ اسے طے کیا جائے اگرچہ ہم پہلے ہمیشہ قافلہ سے دور فاصلہ پر پیچھے چلتے آرہے تھے ہم اس دفعہ صبح صادق ہونے سے پہلے دو یا تین گھنٹے وہاں سے چل پڑے ابھی تک ہم نے آدھا یا پونا فرسخ طے نہیں کیا تھا کہ ہوا بہت تاریک اور برف باری شروع ہو گئی ہم سفروں میں سے ہر ایک نے تیز چلنا شروع کر دیا میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے ملا رہوں لیکن یہ میرے لئے ممکن نہ ہو سکا یہاں تک کہ وہ لوگ بہت دور آگے نکل گئے اور میں انسے جدا ہو گیا، میں گھوڑے سے اتر کر راستہ کے کنارے بہت اضطراب و پریشانی کی حالت میں بیٹھ گیا، کیونکہ میرے پاس سفر خرچ تقریباً چھ سو تومان بھی ساتھ تھے میں نے بہت فکر و تامّل کے بعد یوں سوچا کہ مجھے کہیں پر سورج کے نکلنے تک بیٹھ رہنا چاہیئے اور جب سورج نکل آئے تو میں واپس اسی منزل کی طرف لوٹ جاؤں کہ جہاں سے چلے تھے جلدی اور وہاں پر پہنچکر اپنے ساتھ کچھ محافظ لیکر دوبارہ یہاں کا سفر اگلی منزل تک طے کر کے قافلہ کے ساتھ مل جاؤں اتنے میں میں نے اپنے سامنے ایک باغ کہ جس میں مالی درختوں سے بیلچہ کے ساتھ برف کے تودے اتار رہا تھا نظر میں آیا اور پھر وہ میری طرف چلتے چلتے میرے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور مجھ سے فارسی زبان میں پوچھا کہ تم کون ہو، میں نے کہا کہ میرے قافلہ والے مجھ سے آگے نکل گئے ہیں اور میں ان سے جدا ہو گیا ہوں اور مجھے راستے کی خبر نہیں، وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ راستے میں تہجد کی نماز پڑھو تاکہ تمہیں راستہ معلوم ہو جائے میں نافلہ شب میں مشغول ہو گیا اور وہ

آداب تشییع جنازہ

اچھا کہتے ہیں تو اچھا لکھا جاتا ہے اور اگر برا کہتے ہیں تو برا لکھا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ شیخ طوسیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح متہجد میں فرمایا ہے مستحب ہے تربیع جنازہ یعنی اپنے کندھے پر رکھے میت کے دائیں کندھے والی طرف کو اور پھر پاؤں کی طرف آئے اور میت کے پاؤں کی دائیں طرف کو کندھے پر رکھے پھر بائیں طرف کے پاؤں والی سمت کو اور پھر بائیں کندھے کو خلاصہ یہ کہ جنازہ کے چاروں اطراف کو اسی ترتیب کے ساتھ کندھے پر رکھے کہ جس کو دور رحی کیساتھ تعبیر کرتے ہیں یعنی مثل چکی کے پتھروں کے چکر لگانے کے اور جب جنازہ کو قبر کے پاس لے آئیں تو اگر وہ مرد کا جنازہ ہے تو اس کو قبر کے پاؤں کی طرف رکھا جائے اور اس کو قبر تک تین دفعہ لے آئیں اور اگر وہ جنازہ عورت کا ہے تو اس کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھیں پھر میّت کا ولی قبر میں داخل

چلے گئے جب میں نماز شب سے فارغ ہوگیا تو وہ دوبارہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ابھی تک
نہیں گئے تو میں نے کہا کہ ابھی تک راستہ مجھے معلوم نہیں ہوا تو فرمایا کہ زیارت جامعہ پڑھو اور مجھے زیارت
جامعہ نہ اس وقت یاد تھی اور نہ ابھی تک باوجود کئی دفعہ زیارت آنے کے حفظ ہے لیکن اس کے
باوجود میں نے وہاں کھڑے ہو کر پوری زیارت جامعہ حفظ پڑھنی شروع کر دی، وہ تھوڑی دیر بعد
آئے اور فرمایا کہ ابھی تک نہیں گئے اور یہیں بیٹھے ہو تو اس دفعہ مجھے بے اختیار رونا بھی آگیا اور عرض
کی کہ ابھی تک راستہ معلوم نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ زیارت عاشور پڑھو اور مجھے یہ زیارت بھی یاد
نہ تھی اور اب بھی یاد نہیں لیکن میں نے اسے بھی حفظ پڑھنا شروع کر دیا اور میں نے تمام صلوات اور
لعنت اور دعائے علقمہ کو پڑھ ڈالا، آپ پھر آئے اور فرمایا کہ تم ابھی تک نہیں گئے تو میں نے عرض کی کہ
نہ میں یہاں سورج کے نکلنے تک رہوں گا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں قافلہ تک پہنچا آتا ہوں، آپ خچر
پر سوار ہوئے اور اپنا بیلچہ کندھے پر رکھے ہوئے میرے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پیچھے سوار ہو جاؤ
میں آپ کے پیچھے سوار ہوگیا اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی اور اسے کھینچا اور اس سواری کو آگے
چلانے کی کوشش کی لیکن وہ میرے مطیع نہ ہوا اور وہیں کھڑا رہا تو آپ نے خود اس کی لگام اپنے ہاتھ
میں لی اور بیلچہ بائیں کندھے پر رکھ کر اسے چلایا تو وہ چل پڑا چلتے میں آپ نے اپنا ہاتھ میری ران پر رکھا اور
فرمایا کہ تم نافلہ یعنی تہجد کی نماز کیوں نہیں پڑھتے نافلہ نافلہ نافلہ تین دفعہ فرمایا پھر فرمایا کہ زیارت عاشور
کیوں نہیں پڑھتے اور تین دفعہ فرمایا عاشور عاشور عاشور اور پھر فرمایا کہ تم زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے
جامعہ جامعہ جامعہ تین دفعہ فرمایا آپ مسافت کو اس قدر چلا کر طے کر رہے تھے کہ اتنے میں فرمایا
کہ وہ دیکھو تمہارا قافلہ نہر پر اتر کر نماز صبح کیلئے وضو کر رہا ہے تو میں آپ کی سواری سے اتر کر اپنے گھوڑے
پر سوار ہونا چاہا تو سوار نہ ہو سکا آپ نے اپنی سواری سے اتر کر اپنا بیلچہ زمین پر برف میں گاڑ دیا۔ اور
مجھے گھوڑے پر سوار کیا اور گھوڑے کے سر کو قافلہ کی طرف موڑ دیا، میں اسی حالت میں دل میں سوچ
رہا تھا کہ یہ کون شخص ہے کہ جو میرے ساتھ فارسی زبان میں بات کرتا رہا ہے حالانکہ اس علاقہ میں سوائے
ترکی زبان کے اور کوئی نہیں رہتا اور یہاں پر اکثر عیسائی مذہب کے لوگ رہتے ہیں اور پھر مجھے کتنی
جلدی قافلہ تک پہنچا دیا میں نے اسی حالت میں ایک دفعہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی شخص نظر نہ آیا

دفن کرنے کے آداب
ہو یا جس کو وہ حکم دے اور
قبر کے پاؤں کی طرف سے
داخل ہو جو کہ قبر کا دروازہ
ہے اور جب اترے تو یہ کہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَوْضَةً مِنْ
رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهَا
حُفْرَةً مِنْ حُفَرِ النَّارِ اور بہتر
یہ ہے کہ جو شخص قبر میں اترے
وہ سر و پا برہنہ ہو اور بٹن
کھلے ہوتے ہوں، پھر وہ
میت کو اٹھائے اور اس
کے سر کو داخل قبر کرے اور
اس وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ
عَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا
بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا
وَتَسْلِيمًا پھر اس کو دائیں طرف
لٹا دے اور اس کے منہ کو قبلہ
کی طرف کرے اور اس کے
سر و پاؤں کی طرف سے
بند کفن کھول دے اور میت
کا رخسار خاک پر رکھ دے اور
مستحب ہے کہ کچھ مقدار تربت

اور اس کا کوئی نشان تک دکھائی نہ دیا میں وہاں سے چلا اور قافلہ کے ساتھ آملا۔

تیسری زیارت جامعہ

تحفۃ الزائر میں علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیارت کو آٹھویں زیارت جامعہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس زیارت کو سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے عرفہ کی دعاؤں کے ضمن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اسے ہر وقت اور ہر مقام پر اور بالخصوص عرفہ کے دن پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ وَاَمِيْنَهُ عَلٰى وَحْيِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَبَابُ عِلْمِهِ وَوَصِيُّ نَبِيِّهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِيْ اُمَّتِهِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ مَقْعَدَكَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ حَقَّكِ وَمَنَعَتْكِ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكِ حَلَالًا اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكِ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ الزَّكِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِيْ اَمْرِكَ وَشَايَعَتْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اسْتَحَلَّتْ دَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَاحَتْ حَرِيْمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَلَعَنَ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

مختصر تلقین میت

امام حسین علیہ السلام بھی اس کے ساتھ رکھے پھر اینٹیں درست کرے اور اینٹیں درست کرنے والا شخص یہ کہے اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهُ وَارْحَمْ غُرْبَتَهُ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً يَسْتَغْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَاحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اور مستحب ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو اینٹیں درست کرنے سے پہلے اس کو شہادتین اور اسماء ائمہ علیہم السلام کی تلقین کی جائے پس تلقین کرنیوالا یہ کہے یا فلان ابن فلان اور ان الفاظ کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لے اُذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِيْ خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اور نام لے ائمہ معصومین کا ایک ایک کر کے آخر تک اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ الْهُدَى الْاَبْرَارُ

يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ
الطَّيِّبَةِ يَا مَوَالِيَّ كُونُوا شُفَعَائِي فِي حَطِّ وِزْرِي وَخَطَايَايَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَأَتَوَالَى
آخِرَكُمْ بِمَا أَتَوَالَى أَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى يَا مَوَالِيَّ أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ
اللهُ ظَالِمِيكُمْ وَغَاصِبِيكُمْ وَلَعَنَ اللهُ أَشْيَاعَهُمْ وَأَتْبَاعَهُمْ وَأَهْلَ مَذْهَبِهِمْ وَأَبْرَأُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ

چوتھی زیارت جامعہ

وہ زیارت ہے کہ جو زیارت امین اللہ کے نام سے معروف ہے اور جسے ہم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے باب میں ص۳۴۳ پر نقل کیا ہے **پانچویں زیارت** وہ جس کے اوّل میں یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَشْهَدَنَا مَشْهَدَ أَوْلِيَائِهِ فِي رَجَبَ اور یہ رجب کے اعمال میں ص۱۲۵ پر گذر چکی ہے یہ وہ پانچ زیارتیں ہیں جو زیاراتِ جامعہ ہیں اور اس مقام کیلئے اتنی کافی ہیں۔

دوسرا مقام

اس دعا میں ہے جو ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھی جانی چاہیئے۔ سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ ہر ایک ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔
اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ ذُنُوبِي قَدْ أَخْلَقَتْ وَجْهِي عِنْدَكَ وَحَجَبَتْ دُعَائِي عَنْكَ وَحَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَأَسْأَلُكَ
أَنْ تُقْبِلَ عَلَيَّ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَتَنْشُرَ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ بَرَكَاتِكَ وَإِنْ كَانَتْ قَدْ مَنَعَتْ أَنْ
تَرْفَعَ لِي إِلَيْكَ صَوْتًا أَوْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبًا أَوْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيئَةٍ مُهْلِكَةٍ فَهَا أَنَا ذَا مُسْتَجِيرٌ بِكَرَمِ وَجْهِكَ وَ
عِزِّ جَلَالِكَ مُتَوَسِّلٌ إِلَيْكَ مُتَقَرِّبٌ إِلَيْكَ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ وَأَكْرَمِهِمْ عَلَيْكَ وَأَوْلَاهُمْ بِكَ
وَأَطْوَعِهِمْ لَكَ وَأَعْظَمِهِمْ مَنْزِلَةً وَمَكَانًا عِنْدَكَ مُحَمَّدٍ وَبِعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ الْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ
الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلَى خَلْقِكَ طَاعَتَهُمْ وَأَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ وَجَعَلْتَهُمْ وُلَاةَ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِكَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَيَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِينَ بَلَغَ مَجْهُودِي فَهَبْ لِي

آدابِ دفن
جب اینٹیں درست کریں تو قبر پر مٹی ڈالے اور مستحب ہے کہ وہ لوگ جو جنازہ پر حاضر ہوتے ہیں اپنے ہاتھوں کی پشت سے مٹی ڈالیں اور مٹی ڈالتے وقت یہ کہیں إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا پس جب قبر سے باہر نکلنے کا ارادہ کرے تو قبر کی پائنتی طرف سے باہر نکلے پھر قبر کو مٹی وغیرہ سے پر کر دے اور انگلیوں کے برابر قبر کو بلند کیا جائے اور قبر کی مٹی کے علاوہ اور مٹی نہ ڈالی جائے اور اس کے سرہانے اینٹ یا تختی رکھی جائے پھر قبر پر پانی چھڑکا جائے اور ابتداء سر کی طرف کی جائے پھر قبر کے چار طرف چھڑکا جائے اور پانی چھڑکنا وہیں ختم ہو جہاں سے ابتدا کی تھی پس اگر پانی کچھ بچ جائے تو وسط قبر پر ڈالا جائے پس جب قبر بند

نَفْسِیَ السَّاعَۃَ وَرَحْمَۃً مِنْکَ تَمُنُّ بِھَا عَلَیَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اس کے بعد اس امام علیہ السلام کی ضریح مبارک کو بوسہ دے اور دونوں چہرے کے اطراف کو اس پر ملے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا مَشْھَدٌ لَا یَرْجُوْ مَنْ فَاتَتْہُ فِیْہِ رَحْمَتُکَ اَنْ یَنَالَھَا فِیْ غَیْرِہٖ وَلَا اَحَدٌ اَشْقٰی مِنِ امْرِءٍ قَصَدَہٗ مُؤَمِّلًا فَاٰبَ عَنْہُ خَائِبًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ الْاِیَابِ وَخَیْبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمُنَاقَشَۃِ عِنْدَ الْحِسَابِ وَحَاشَاکَ یَارَبِّ اَنْ تَقْرِنَ طَاعَۃَ وَلِیِّکَ بِطَاعَتِکَ وَمُوَالَاتَہٗ بِمُوَالَاتِکَ وَمَعْصِیَتَہٗ بِمَعْصِیَتِکَ ثُمَّ تُؤْیِسَ زَائِرَہٗ وَالْمُتَحَمِّلَ مِنْ بُعْدِ الْبِلَادِ اِلٰی قَبْرِہٖ وَعِزَّتِکَ یَارَبِّ لَا یَنْعَقِدُ عَلٰی ذٰلِکَ ضَمِیْرِیْ اِذْ کَانَتِ الْقُلُوْبُ اِلَیْکَ بِالْجَمِیْلِ تُشِیْرُ اس کے بعد نماز زیارت بجا لائے اور جب وہاں سے وداع کرکے واپس پلٹنا چاہے تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدِنَ الرِّسَالَۃِ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سابقہ دعا کو نقل فرمایا ہے لیکن انہوں نے تُشِیْرُ کے بعد یہ بھی نقل کیا ہے یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ذُنُوْبًا لَا یَاْتِیْ عَلَیْھَا اِلَّا رِضَاکَ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَکَ عَلٰی سِرِّہٖ وَاسْتَرْعَاکَ اَمْرَ خَلْقِہٖ وَقَرَنَ طَاعَتَکَ بِطَاعَتِہٖ وَمُوَالَاتَکَ بِمُوَالَاتِہٖ تَوَلَّ صَلَاحَ حَالِیْ مَعَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاجْعَلْ حَظِّیْ مِنْ زِیَارَتِکَ تَخْلِیْطِیْ بِخَالِصِیْ زُوَّارِکَ الَّذِیْنَ تَسْئَلُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ عِتْقِ رِقَابِھِمْ وَتَرْغَبُ اِلَیْہِ فِیْ حُسْنِ ثَوَابِھِمْ وَھَا اَنَا الْیَوْمَ بِقَبْرِکَ لَائِذٌ وَبِحُسْنِ دِفَاعِکَ عَنِّیْ عَائِذٌ فَتَلَافَنِیْ یَا مَوْلَایَ وَاَدْرِکْنِیْ وَاسْئَلِ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَمْرِیْ فَاِنَّ لَکَ عِنْدَ اللّٰہِ مَقَامًا کَرِیْمًا وَجَاھًا عَظِیْمًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا مؤلف کہتا ہے کہ جب بھی کوئی انسان یا زائر مشاہد مقدسہ میں یا جہاں بھی اپنی حاجات کیلئے دعا مانگے تو اسے سب سے پہلے حضرت حجۃ امام صاحب العصر والزمان کے وجود مقدس کی سلامتی اور حفظ کیلئے دعا کرنی چاہیئے اور یہ بہت ہی اہم مطلب ہے جس کی شرح یہاں بیان نہیں کی جاسکتی لیکن شیخ مرحوم نے نجم الثاقب کے دسویں باب میں اس مطلب کی مفصل شرح بیان کی ہے اور اس مطلب کے لئے بعض دعائیں بھی نقل کی ہیں جس کا دل چاہے اس کتاب کی طرف مراجعہ کرے اور ایک سب سے مختصر دعا وہ ہے جو تیئیسویں رمضان المبارک کی رات کے اعمال میں ص۲۱۳ پر ذکر ہوئی ہے اور ہم نے بھی زائر کے آداب میں ایک دعا نقل کی ہے کہ جسے تمام مشاہد مقدسہ میں پڑھا جاسکتا ہے ۔

دعا برائے میت

ہو جائے تو جو شخص چاہے اپنا ہاتھ قبر پر رکھے اور انگلیاں کھلی رکھے اور ان کو قبر کی مٹی میں داخل کرے اور میت کیلئے دعا کرے پھر یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَاَسْکِنْ رَوْعَتَہٗ وَصِلْ وَحْدَتَہٗ وَاَسْکِنْ اِلَیْہِ مِنْ رَحْمَتِکَ رَحْمَۃً یَسْتَغْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ وَاحْشُرْہُ مَعَ مَنْ کَانَ یَتَوَلَّاہُ پس جب لوگ واپس لوٹیں تو وہ شخص جس کا تعلق میت سے زیادہ ہو وہیں توقف کرے اور میت کے لئے طلب رحمت کرے اور اگر مقام تقیہ نہ ہو تو بآواز بلند یہ کہے یا فلان ابن فلان میت اور اس کے باپ کا نام لے اَللّٰہُ رَبُّکَ وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّکَ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابُکَ وَالْکَعْبَۃُ قِبْلَتُکَ وَعَلِیٌّ اِمَامُکَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ایک ایک امام کا نام لے اَئِمَّتُکَ اَئِمَّۃُ الْھُدَی الْاَبْرَارِ

تیسرا مقام

حجج طاہرین ائمہ علیہم السلام پر صلوات کے متعلق ہے شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں جمعہ کے دن کے اعمال میں فرمایا ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک گروہ نے ابوالفضل شیبانی سے خبر نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو محمد عبداللہ بن محمد عابد بدالیہ نے تبلایا کہ میں نے اپنے مولا جناب امام حسن عسکری علیہ السلام سے سر من رای (سامرہ) میں ان کے مکان پر ۲۵۵ھ میں سوال کیا کہ آپ مجھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوصیاء ائمہ طاہرین ہر کیلئے صلوات لکھوائیں اور میں اپنے ساتھ قلم دوات اور کاغذ لیکر گیا تھا آپ نے مجھے یہ صلوات زبانی لکھوائے اور کسی کتاب تک کو نہ دیکھا۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَدَعَا اِلٰى دِيْنِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيْدِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوْبَ وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَّاءَ وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعَاءَ وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَضْعَفْتَ بِهِ الْاَمْوَالَ وَاَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْاَهْوَالِ وَكَسَرْتَ بِهِ الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِهِ الْاَنَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْاَدْيَانِ وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْاِيْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِهِ الْاَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْاَخْيَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

امیر المومنین علیہ السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخِيْ نَبِيِّكَ وَوَلِيِّهِ وَصَفِيِّهِ وَوَزِيْرِهِ وَمُسْتَوْدَعِ عِلْمِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَبَابِ حِكْمَتِهِ وَالنَّاطِقِ بِحُجَّتِهِ وَالدَّاعِيْ اِلٰى شَرِيْعَتِهِ وَخَلِيْفَتِهِ فِيْ اُمَّتِهِ

مؤلف کہتا ہے کہ وقت احتضار کے علاوہ دو مقام جہاں میت کو تلقین کرنا مستحب ہے ایک اس وقت جب میت کو قبر میں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے میت کے دائیں کندھے کو اور بائیں ہاتھ سے میت کے بائیں کندھے کو پکڑے اور اس کو حرکت دے اور تلقین کرے اور دوسرا وہ مقام ہے کہ جب اس کو دفن کریں تو مستحب ہے کہ ولی میت یعنی جو شخص میت کا زیادہ قریبی ہے جب تمام لوگ قبر سے دور چلے جائیں تو میت کے سرہانے بیٹھ جائے اور باآواز بلند اس کو تلقین کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو قبر پر رکھے اور اپنا منہ قبر کے نزدیک لے جائے اور اگر کسی اور کو اپنا نائب بنائے تو بھی اچھا ہے اور اخبار میں وارد ہوا ہے کہ جب یہ تلقین میت کو کرتے ہیں تو منکر نکیر سے کہتا ہے چلو واپس چلیں اس کو

وَمُفَرِّجِ الْكُرَبِ عَنْ وَجْهِهٖ قَاصِمِ الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ مِنْ نَبِيِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِيَاءِ اَنْبِيَآئِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ علیہا السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ فَاطِمَةَ الزَّكِيَّةِ حَبِيْبَةِ حَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّآئِكَ وَاَصْفِيَآئِكَ الَّتِىْ انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَاخْتَرْتَهَا عَلٰى نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ الثَّائِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا اُمَّ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَحَلِيْلَةَ صَاحِبِ اللِّوَآءِ وَالْكَرِيْمَةَ عِنْدَ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى فَصَلِّ عَلَيْهَا وَعَلٰى اُمِّهَا صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقِرُّ بِهَا اَعْيُنَ ذُرِّيَّتِهَا وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّىْ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ

امام حسن اور حسین علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَبْدَيْكَ وَوَلِيَّيْكَ وَابْنَىْ رَسُوْلِكَ وَسِبْطَىِ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَوَصِىِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِىُّ الْهَادِى الْمَهْدِىُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ عَنِّىْ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ قَتِيْلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِيْحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ مُوْقِنًا اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى الطَّالِبُ بِثَارِكَ وَمُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالتَّاْيِيْدِ فِىْ هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَاِظْهَارِ دَعْوَتِكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ

تلقین محبت کی گئی ہے اب سوال کرنے کی ضرورت نہیں پس وہ واپس چلے جاتے ہیں اور اس سے سوال نہیں کرتے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تلقین کرنے والا یہ تلقین کرے تو یہ زیادہ جامع ہے اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ میت و اس کے باپ کا نام لے هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِىْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِىَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِىٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِىَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِىٍّ وَعَلِىَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِىٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِىَّ

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ لَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً قَتَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً خَذَلَتْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّۃً اَلَبَّتْ عَلَیْکَ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِمَّنْ اَکْذَبَکَ وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّکَ وَاسْتَحَلَّ دَمَکَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ لَعَنَ اللّٰہُ قَاتِلَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ خَاذِلَکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَمِعَ وَاعِیَتَکَ فَلَمْ یُجِبْکَ وَلَمْ یَنْصُرْکَ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَبَا نِسَاءَکَ اَنَا اِلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ بَرِیْءٌ وَمِمَّنْ وَالَاھُمْ وَمَالَاَھُمْ وَاَعَانَھُمْ عَلَیْہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَبَابُ الْھُدٰی وَالْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّۃُ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَاَشْھَدُ اَنِّیْ بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَبِمَنْزِلَتِکُمْ مُوْقِنٌ وَلَکُمْ تَابِعٌ بِذَاتِ نَفْسِیْ وَشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَمُنْقَلَبِیْ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ۔

امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام پرصلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ الَّذِی اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَجَعَلْتَ مِنْہُ اَئِمَّۃَ الْھُدَی الَّذِیْنَ یَھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اخْتَرْتَہٗ لِنَفْسِکَ وَطَھَّرْتَہٗ مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَہٗ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مَھْدِیًّا اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَائِکَ حَتّٰی تَبْلُغَ بِہٖ مَا تَقَرُّ بِہٖ عَیْنُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

امام محمد بن علی علیہما السلام پرصلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمَامِ الْھُدٰی وَقَائِدِ اَھْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ وَکَمَا جَعَلْتَہٗ عَلَمًا لِعِبَادِکَ وَمَنَارًا لِبِلَادِکَ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِکْمَتِکَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْیِکَ وَاَمَرْتَ بِطَاعَتِہٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَعْصِیَتِہٖ فَصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَائِکَ وَاَصْفِیَائِکَ وَرُسُلِکَ وَاُمَنَائِکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

امام جعفر بن محمد علیہما السلام پرصلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ

صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاکَ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاکَ عَنْ رَبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِیْنِکَ وَعَنْ کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِیْ جَوَابِھِمَا اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَۃُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّھِیْدُ بِکَرْبَلَاءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرٌ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْکَاظِمُ

اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْيِكَ وَخَازِنَ عِلْمِكَ وَلِسَانَ تَوْحِيدِكَ وَوَلِيَّ أَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ دِينِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيَائِكَ وَحُجَجِكَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۞

موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَمِينِ الْمُؤْتَمَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَرِّ الْوَفِيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ النُّورِ الْمُبِينِ الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَى الْأَذَىٰ فِيكَ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ آبَائِهِ مَا اسْتُودِعَ مِنْ أَمْرِكَ وَنَهْيِكَ وَحَمَلَ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَكَابَدَ أَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ فِيمَا كَانَ يَلْقَىٰ مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهِ رَبِّ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِمَّنْ أَطَاعَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

علی ابن موسیٰ علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ وَرَضَّيْتَ بِهِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَىٰ خَلْقِكَ وَقَائِمًا بِأَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِينِكَ وَشَاهِدًا عَلَىٰ عِبَادِكَ وَكَمَا نَصَحَ لَهُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَا إِلَىٰ سَبِيلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ ۞

محمد ابن علی علیہما السلام پر صلوات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ عَلَمِ التُّقَىٰ وَنُورِ الْهُدَىٰ وَمَعْدِنِ الْوَفَاءِ وَفَرْعِ الْأَزْكِيَاءِ وَخَلِيفَةِ الْأَوْصِيَاءِ وَأَمِينِكَ عَلَىٰ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ بِهِ مِنَ الْحَيْرَةِ وَأَرْشَدْتَ بِهِ مَنِ اهْتَدَىٰ وَزَكَّيْتَ بِهِ مَنْ تَزَكَّىٰ فَصَلِّ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَبَقِيَّةِ أَوْصِيَائِكَ إِنَّكَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۞

علی بن محمد علیہما السلام پر صلوات

إِمَامِي وَعَلِيٌّ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ إِمَامِي وَعَلِيٌّ الْهَادِي إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَئِمَّتِي وَسَادَتِي وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ أَتَوَلَّىٰ وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (میت کا نام مع والد کے) أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ الرَّسُولُ وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْأَئِمَّةُ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِیِّ الْاَوْصِیَاۗءِ وَاِمَامِ الْاَتْقِیَاۗءِ وَخَلَفِ اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ وَالْحُجَّۃِ عَلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَہٗ نُوْرًا یَّسْتَضِیْءُ بِہِ الْمُؤْمِنُوْنَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِیْلِ مِنْ ثَوَابِكَ وَاَنْذَرَ بِالْاَلِیْمِ مِنْ عِقَابِكَ وَحَذَّرَ بَاْسَكَ وَذَكَّرَ بِاٰیَاتِكَ وَاَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَبَیَّنَ شَرَایِعَكَ فَرَایِضَكَ وَحَضَّ عَلٰی عِبَادَتِكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰی عَنْ مَعْصِیَتِكَ فَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِیَاۗئِكَ وَذُرِّیَّةِ اَنْبِیَاۗئِكَ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ ان صلوات کا راوی کہتا ہے کہ جب امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے اجداد کے صلوات کے ذکر کرنے سے فارغ ہوئے اور اپنی ذات تک نوبت پہنچی تو پھر چپ ہو گئے، میں نے عرض کی باقی ائمہ کے صلوات بھی لکھوائیے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ذکر دین کے معالم میں سے ہے اور خداوند عالم نے امر فرمایا کہ جو اس کا اہل ہو اس تک ہم یہ چیزیں پہنچائیں ورنہ مجھے تو یہی پسند تھا کہ میں ساکت رہوں یعنی اپنے صلوات کا ذکر نہ کروں لیکن چونکہ یہ دین کا معاملہ ہے لہذا آگے لکھیے۔

امام حسن بن علی العسکری علیہما السلام پر صلوات

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرِّ التَّقِیِّ الصَّادِقِ الْوَفِیِّ النُّوْرِ الْمُضِیْءِ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ بِتَوْحِیْدِكَ وَوَلِیِّ اَمْرِكَ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّیْنِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِیْنَ وَالْحُجَّةِ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا فَصَلِّ عَلَیْهِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَصْفِیَاۗئِكَ وَحُجَجِكَ وَاَوْلَادِ رُسُلِكَ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ۔

امام العصر جناب ولی الامر المنتظر علیہ السلام پر صلوات

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّكَ وَابْنِ اَوْلِیَاۗئِكَ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِیْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِیْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِیَاۗئَكَ وَاَوْلِیَاۗئَهٗ وَشِیْعَتَهٗ وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَّمِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ

یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر کہے اَفَهِمْتَ یا فلان حدیث میں ہے کہ میت جواب میں کہتی ہے کہ میں نے سمجھ لیا پھر یہ کہے ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَكَ وَبَیْنَ اَوْلِیَاۗئِكَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ پھر کہے اللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَاَصْعِدْ بِرُوْحِهٖ اِلَیْكَ وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ کلمہ شریفہ عفو پر میں نے اس رسالہ کو ختم کیا ہے رجاء واثق ہے کہ عفو الٰہی اس روسیاہ اور ان لوگوں کے جو اس پر عمل کریں گے شامل حال ہوگی وَکَانَ ذٰلِكَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ التَّاسِعِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ مُحَرَّمِ الْحَرَامِ ۱۳۴۵ھ الف وثلثمائۃ وخمس واربعین فی جوار اِمَامِنَا المسموم مولٰنا الغریب المظلوم ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ

وَامۡنَعۡهُ اَنۡ يُّوۡصَلَ اِلَيۡهِ بِسُوۡٓءٍ وَّاحۡفَظۡ فِيۡهِ رَسُوۡلَكَ وَاٰلَ رَسُوۡلِكَ وَاَظۡهِرۡ بِهِ الۡعَدۡلَ وَاَيِّدۡهُ بِالنَّصۡرِ وَانۡصُرۡ نَاصِرِيۡهِ وَاخۡذُلۡ خَاذِلِيۡهِ وَاقۡصِمۡ بِهٖ جَبَابِرَةَ الۡكُفۡرِ وَاقۡتُلۡ بِهِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنَافِقِيۡنَ وَجَمِيۡعَ الۡمُلۡحِدِيۡنَ حَيۡثُ كَانُوۡا مِنۡ مَشَارِقِ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحۡرِهَا وَامۡلَاۡ بِهِ الۡاَرۡضَ عَدۡلًا وَّاَظۡهِرۡ بِهٖ دِيۡنَ نَبِيِّكَ عَلَيۡهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجۡعَلۡنِيَ اللّٰهُمَّ مِنۡ اَنۡصَارِهٖ وَاَعۡوَانِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ وَشِيۡعَتِهٖ وَاَرِنِيۡ فِيۡ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا يَاۡمُلُوۡنَ وَفِيۡ عَدُوِّهِمۡ مَا يَحۡذَرُوۡنَ اِلٰهَ الۡحَقِّ اٰمِيۡنَ۔

خاتمہ امام انبیآ عظام علیہم السلام اور امام زادگان عالیمقام اور قبور مومنین مغفورین کی زیارت میں ہے اور اس میں تین مطلب ہیں **پہلا مطلب**۔ واضح رہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم اور تکریم شرعاً اور عقلاً واجب اور لازم ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ اور ان کی زیارت کرنی راجح اور پسندیدہ فعل ہے اور علما کرام نے ان کی زیارت کرنے کو بصراحت مستحب فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے لیکن جن کی قبریں معلوم ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اور جن کی قبروں کا اس وقت ہمیں پتہ ہے وہ یہ بزرگوار ہیں۔

زیارت قبور انبیا علیہم السلام

حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ جناب امیرالمومنینؑ کے روضہ میں دفن ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس کے نزدیک قدس خلیل میں دفن ہیں اور ان کے قرب و جوار میں جناب سارہ آپکی زوجہ مبارکہ اور جناب اسحٰق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام بھی دفن ہیں اور جناب اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ جناب ہاجرہ مسجد الحرام میں حجر کے پاس دفن ہیں اور یہیں پر اور انبیاء کی قبریں بھی ہیں، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رکن اور مقام کا درمیانہ حصہ انبیا علیہم السلام کی قبروں سے پر ہے، اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رکن یمانی اور حجر الاسود کے درمیان ستر پیغمبر دفن ہیں اور بیت المقدس میں پیغمبروں کی ایک جماعت دفن ہے مثل حضرت داؤد اور سلیمان وغیرہ علیہم السلام اور یہ قبور طاہرہ وہاں کے لوگوں کے درمیان معروف ہیں اور جناب زکریا علیہ السلام کی قبر حلب میں مشہور ہے، اور جناب یونس علیہ السلام کیلئے کوفہ کی نہر کے کنارے قبہ اور بقعہ معروف ہے اور جناب ہودؑ اور صالح علیہما السلام

وعلی اٰبائہ السلام من الحی القیوم و الحمد للہ اولاً و اٰخراً و صلی اللہ علی محمد و اٰلہ

کتبہ بیمناہ الوازرۃ عباس بن محمد رضا القمی عفی عنہما۔

ملحقات
باقیات صالحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند مختصر دعاؤں اور عوذات کا بیان جو کتاب بحار الانوار سے ذکر ہوئے ہیں اور جنہیں کتاب باقیات صالحات سے ملحق کیا گیا ہے، پہلی دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک دفتر سے ایک طولانی دعا پڑھ رہا ہے حضرت نے فرمایا اے شخص وہ خدا جو زیادہ کو سنتا ہے وہ تھوڑی چیز کا بھی جواب دیتا ہے وہ شخص کہنے لگا اے میرے مولا آپ فرمائیں میں

کی قبر نجف اشرف کی وادی السلام میں معروف ہے اور جناب ذی الکفل کی قبر کوفہ سے چند ایک فرسخ پر مشہور ہے اور اس شہر کا نام بھی ذی الکفل ہے اور موصل میں جناب جرجیسؑ اور شہر سے باہر جناب شیث ہبتہ اللہ اور شوش میں جناب دانیال اور براثا مسجد کے قریب جو کاظمین میں ہے جناب یوشع علیہ السلام کی قبریں ہیں **کیفیت زیارت** احادیث میں ان بزرگواروں کی مخصوص زیارت وارد نہیں ہوئی البتہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کی زیارت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کے ساتھ وارد ہوئی ہے لیکن زیارت جامعہ کی پہلی روایت جو ہم نے نقل کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی زیارت میں اسی زیارت جامعہ کو پڑھا جا سکتا ہے اور اس مطلب کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ شیخ جلیل محمد بن المشہدی نے مزار میں اور سید اجل علی بن طاؤس نے مصباح الزائر کے آداب کوفہ کے باب میں جناب یونس علیہ السلام کی زیارت بھی زیارتِ جامعہ ذکر کی ہے۔ اور گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ ان کا اس زیارت کو جناب یونس علیہ السلام کے لئے نقل کرنا اس قاعدہ کلیہ کے ماتحت ہے جو سابقہ روایت سے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا جو شخص انبیاء علیہم السلام کی زیارت میں زیارت جامعہ کو پڑھے تو بہت ہی مناسب ہے اور چونکہ زیارتِ جامعہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ لہٰذا دوبارہ اس کا یہاں پر نقل کرنا چنداں ضروری نہیں۔ **دوسرا مطلب** امام زدگان اور شہزادگان عالی مقام کی زیارت میں کہ جن کی قبور محل فیض اور برکت اور نزولِ رحمت الٰہیہ اور عنایت خداوند ہیں علماء اعلام نے ان کی زیارت کو مستحب فرمایا ہے اور الحمد للہ کہ کوئی شہر بلکہ کوئی دیہات بلکہ پہاڑوں کے دامن تک ان قبور بیچاروں اور عاجزین اور مظلومین کے لئے پناہ گاہ اور پریشان دلوں کے لئے موجب تسلی ہیں اور قیامت تک رہیں گی اور اکثر ان قبور سے معجزات اور خارق عادات دیکھے گئے ہیں لیکن مخفی نہ رہے کہ امام زادگان کہ جن کے لئے دور و دراز سے سفر کرکے اطمینان قلب اور درک فیض کے لئے جانا چاہیئے اس سے پہلے دو چیزوں کو نظر میں رکھکر اس مقصد کے لئے ارادہ کرے۔ پہلے حسب و نسب کے علاوہ اس صاحب قبر کی عظمت اور جلالت جو کتب تاریخ اور رجال سے ظاہر ہوتی ہے اسے معلوم کرے دوسرے اس امام زادہ کی اس قبر کا فی الواقع ہونا بھی معلوم ہو اگرچہ ان دونوں چیزوں کا کسی ایک میں جمع ہونا بہت ہی مشکل ہے اور ہم نے ہدیۃ الزائرین میں ان میں سے بعض بزرگوں کا ذکر کیا ہے اور نفثۃ

کیا کروں حضرت نے فرمایا یہ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَۃٍ وَ اَسْئَلُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ کُلِّ شَرٍّ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ دوسری دعا یہ وہ دعا ہے جو حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو تعلیم فرمائی تاکہ وہ ہول و غم کو دور کرنے کیلئے پڑھے اَعْدَدْتُ لِکُلِّ عَظِیْمَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لِکُلِّ ہَمٍّ وَ غَمٍّ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ النُّوْرُ الْاَوَّلُ وَ عَلِیُّ النُّوْرُ الثَّانِیْ وَ الْاَئِمَّۃُ الْاَبْرَارُ عُدَّۃٌ لِلِقَاءِ اللّٰہِ وَ حِجَابٌ مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰہِ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَ اَسْئَلُ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ الْکِفَایَۃَ تیسری دعا وہ دعا ہے جو بلاؤں اور سختیوں کو دور کرنے کیلئے ہے سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اس کو ایک رقعہ میں لکھے یَا مَنِ اسْمُہٗ

المصدور اور منتہی الامال میں محسن بن حسین کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہاں پر ان چیزوں کے ذکر کا موقع نہیں لہٰذا میں ان میں سے صرف دو بزرگواروں کا یہاں پر ذکر کرتا ہوں پہلے سیّدۃ جلیلہ معظمہ حضرت فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر علیہا وعلیہم السلام ہیں اور جو حضرت معصومہ قم کے اسم گرامی سے معروف اور مشہور ہیں اور ایران کے شہر قم میں مدفون ہیں اور جن کے لئے ایک بہت بہترین گنبد طلائی اور ضریح نقرائی اور صحن وسیع بنایا گیا ہے اور بہت کافی خادم اس روضہ مبارک کے موجود ہیں اور بہت کافی وقف اس کے لئے کئے جا چکے ہیں۔ یہ بارگاہ تمام مخلوق اور بالخصوص اہل قم کیلئے پناہ گاہ ہے اور سال کے دوران میں لوگ بہت دور دور سے سفر کر کے ان کی زیارت کیلئے اور درک فیض کے لئے آتے رہتے ہیں (اور خصوصاً اس زمانہ سنہ ۱۳۷۹ھ میں یہ شہر عالم شیعت کیلئے مرکز علم بن چکا ہے اور بہت کافی مدارس دینیہ بنائے گئے ہیں اور موثق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آج کل آٹھ ہزار دینی طالب علم وہاں پر چشمۂ علم اہلبیت سے سیراب ہو کر ہر سال اطرافِ عالم میں جا کر علوم آلِ محمد کی ترویج کرتے ہیں اور اس مرکز کے اعلم دوراں کی اجازت سے لاہور میں جامع المنتظر وسن پورہ کی تاسیس اس مترجم حقیر نے ڈال رکھی ہے دعا ہے کہ علوم آل محمد کے حوزہ علمیہ روز بروز ترقی کریں آمین۔ معصومہ قم کی فضیلت اور جلالت احادیث سے بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ شیخ صدوق نے بسند حسن جو صحیح کی طرح ہے میں سعد بن سعد سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ بنت موسیٰ الکاظم علیہما السلام سے پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ جو شخص معصومہ کی زیارت کیلئے جائے تو اس کے لئے جنت ہوگی۔ بسند معتبر امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص میری پھوپھی جناب معصومہ کی زیارت قم میں کرے اس کے لئے جنّت ہوگی علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض زیارت کی کتب سے علی بن ابراہیم اور انہوں نے اپنے والد سعد اشعری قمی سے اور انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے سعد۔ تمہارے قریب ہماری ایک قبر ہے میں نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا آپ جناب فاطمہ بنت موسیٰ الکاظم کی قبر فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں، جو شخص ان کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے تو اس کے لئے جنت ہوگی جب تم ان کی قبر مبارک پر پہنچو تو سرہانے کی طرف قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جایئے اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ پڑھیئے اور اس کے بعد یہ زیارت

دفع امراض کی دُعا

دَوَآءٌ وَذِكْرُهُ شِفَآءٌ يَا مَنْ يَجْعَلُ الشِّفَاءَ فِيمَا يَشَآءُ مِنَ الْاَشْيَآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ شِفَآئِيْ مِنْ هٰذَا الدَّآءِ فِي اسْمِكَ هٰذَا پھر دس مرتبہ یا اللہ لکھے دس دفعہ یاربّ دس دفعہ یا ارحم الراحمین چوتھی دعا ابریزی کیلئے یعنی چھوٹے دانے جو انسان کے جسم پر نکل آتے ہیں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تو ان کو محسوس کرے تو انگشت شہادت اس کے اوپر رکھ کے اس کو چکر دے اور سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم اور ساتویں دفعہ اس انگلی شہادت کو اس دانہ کے اوپر چپا دے اور اس کو فشار دے، پانچویں دعا روایت میں ہے کہ خناز کیلئے مکرر یہ کہے یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّ یَا سَیِّدِیْ چھٹی دعا درد کمر کے متعلق روایت میں ہے کہ درد والی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے وَمَا كَانَ

پڑھیں اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمَ
النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ سَیِّدَةَ نِسَاۤءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا سِبْطَیْ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَقُرَّةَ عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَآرَّ
الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا
الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِیَّ النَّاصِحَ
الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ
وَسِرَاجِكَ وَوَلِیِّ وَلِیِّكَ وَوَصِیِّ وَصِیِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَخَدِیْجَةَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكِ یَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُخْتَ
وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا عَمَّةَ وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ فِی الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِیْ زُمْرَتِكُمْ وَاَوْرَدَنَا
حَوْضَ نَبِیِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ یَدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكُمْ
اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ یُرِیَنَا فِیْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ یَجْمَعَنَا وَاِیَّاكُمْ فِیْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ لَا یَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِیٌّ قَدِیْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَاۤئَةِ
مِنْ اَعْدَاۤئِكُمْ وَالتَّسْلِیْمِ اِلَی اللّٰہِ رَاضِیًا بِهٖ غَیْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰی یَقِیْنِ مَا اَتٰی بِهٖ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ یَا سَیِّدِیْ اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ یَا فَاطِمَةُ
اشْفَعِیْ لِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللّٰہِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِیْ بِالسَّعَادَةِ
فَلَا تَسْلُبْ مِنِّیْ مَا اَنَا فِیْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَتَقَبَّلْهُ

ناف اور ہر درد کی دعا
لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰہِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ
یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ
پھر سات مرتبہ انا انزلناہ پڑھے
تو انشاء اللہ عافیت پائے گا
ساتویں دعا درد ناف کیلئے
روایت میں ہے کہ درد والی
جگہ پر ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ
یہ کہے وَاِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِیْزٌ
لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ
تَنْزِیْلٌ مِنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ
انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا
آٹھواں وہ تعویذ ہے جو حضرت
امام رضا علیہ السلام سے ہر درد
کیلئے وارد ہوا ہے اُعِیْذُ نَفْسِیْ
بِرَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاۤءِ
اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ دَاۤءٌ اُعِیْذُ نَفْسِیْ
بِاللّٰہِ الَّذِیْ اسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّ
شِفَاۤءٌ نویں چیز درد خاصرہ یعنی
بیٹھنے کے وقت بدن کا جو
حصہ نیچے ہوتا ہے روایت
میں ہے کہ جب تو نماز سے فارغ

بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ دوسرے امام زادہ لازم التعظیم جناب شاہزادہ عبد العظیم ہیں آپ کا سلسلہ
نسب چار واسطوں سے جناب امام حسن علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور وہ یوں عبد العظیم بن عبد اللہ بن
علی بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام آپ کی قبر مبارک رائ یعنی طہران کے محلہ
میں ہے جو آجکل شاہ عبد العظیم کے شہر سے مشہور ہے طہران سے وہاں تک بسیں وغیرہ ہر وقت جاتی
رہتی ہیں، آپ کی قبر مبارک پناہ گاہ عوام و خواص ہے، آپ کا علو مقام اور جلالت شان بہت ہی واضح
محتاج بیان نہیں کیونکہ آپ علاوہ خاندان نبوت ہونے کے ایک بہت بڑے محدثین اور اعاظم علماء
کرام میں سے تھے اور زاہد صاحب تقوی اور ورع تھے اور جناب جواد اور ہادی علیہما السلام کے صحابہ
میں سے تھے اور آپکی خدمت میں انہیں ایک خاص ربط و توسل تھا بہت زیادہ احادیث ان دو اماموں
سے انہوں نے روایت کی ہیں اور یہی بزرگوار خطب امیر المومنین کے نام سے معروف کتاب کے
مؤلف ہیں اور کتاب یوم ولیلہ انہوں نے اپنے عقائد کے بیان میں لکھکر اپنے امام زمانہ جناب علی الہادی
علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تو آپنے اس کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ یہی وہ دین اور عقیدہ ہے کہ
جسے خداوند عالم نے اپنے بندوں کیلئے معین کیا خداوند عالم تجھے اس عقیدہ و دین پر دنیا اور آخرت میں
ثابت قدم رکھے۔ صاحب بن عباد نے ایک مختصر رسالہ آپکے حالات میں لکھا ہے کہ جسے ہمارے استاد
محترم علامہ نوری مرحوم نے مستدرک الوسائل کے آخر میں لکھ دیا ہے اسی رسالہ میں اور رجال نجاشی
میں یہ واقعہ موجود ہے کہ جناب شاہ عبد العظیم بادشاہ وقت کے خوف سے بھاگے اور شہر بشہر اپنے
آپ کو قاصد ظاہر کر کے پھرتے رہے یہاں تک کہ آپ شہر رائ پہنچے اور سارہانوں میں اپنے آپ کو چھپا
کر کے رکھا اور بقول نجاشی سکتہ الموالی کے بعض شیعوں کے پاس سرداب میں چھپے رہے دن کو روزہ
اور رات کو اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور چھپ کر کبھی باہر آتے اور اس قبر کی زیارت کرتے تھے جو
اب آپ کی قبر کے مقابل ہے اور فرماتے تھے کہ یہ قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک فرزند کی ہے، آپکو
پہلے تو ایک دو شیعہ پہچانتے تھے لیکن کچھ مدت کے بعد لوگوں نے آپ کو پہچان لیا، ایک شیعہ نے جناب
رسالت پناہ کو خواب میں دیکھا کہ میرے فرزند کو سکتہ الموالی سے جاکر عبد الجبار کے باغ میں سیب کے

ہو تو اپنا ہاتھ سجدہ کی جگہ پر رکھ
پھر اس کو خاصرہ پر پھیر اور
سورہ قد افلح کے آخری حصہ
یعنی افحسبتم انما خلقناکم عبثا
سے لیکر آخر سورہ مبارکہ تک
پڑھ، دسویں چیز درد شکم
اور قولنج وغیرہ کیلئے یہ پڑھ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذَا
النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
آخر آیت تک پھر سات
مرتبہ سورہ الحمد کے پڑھ یہ مجرب
ہے گیارہویں دعا شخص مہموم
کی دعا ہے اور وہ اس شخص
کو کہتے ہیں کہ جس پر کوئی بلا و مصیبت
آپڑی ہو اور اس کے حیلے منقطع
ہو چکے ہوں تو جمعہ کی رات
نماز عشا سے فارغ ہونے
کے بعد یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ، بارھویں دعا
حضرت موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام
کی دعا ہے جو زندان سے چھوٹنے
کیلئے ہے يَا مُخَلِّصَ الشَّجَرِ مِنْ
بَيْنِ رَمْلٍ وَطِيْنٍ وَمَاءٍ
وَيَا مُخَلِّصَ اللَّبَنِ مِنْ بَيْنِ
فَرْثٍ وَدَمٍ وَيَا مُخَلِّصَ الْوَلَدِ
مِنْ بَيْنِ مَشِيْمَةٍ وَرَحِمٍ وَيَا

درخت کے نزدیک دفن کریں گے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں اب شاہ عبد العظیم دفن ہیں وہ شخص اس باغ کے مالک کے پاس گیا کہ وہ باغ اور درخت خرید کرے تو مالک نے پوچھا کہ یہ کس لئے خرید کرتے ہو تو اس نے اپنا خواب ان سے بیان کیا، مالک باغ نے کہا کہ میں نے بھی اس قسم کا خواب دیکھا ہے اور میں نے اس درخت کی اور اس سب باغ کو اس سید مذبور کیلئے اور دوسرے شیعوں کیلئے وقف کر دیا ہے کہ وہ اپنے مردے وہاں دفن کریں۔ شاہ عبد العظیم بیمار ہوئے اور چند دن کے بعد رحمت خداوندی سے جا ملے اور جب انہیں غسل دینے کیلئے کپڑے اتارے گئے تو ایک رقعہ ان کی جیب میں سے ملا کہ جس میں انہوں نے اپنا اسم گرامی اور حسب و نسب تحریر کیا ہوا تھا کہ میں ابو القاسم عبد العظیم ہوں اور میں فرزند عبد اللہ جو فرزند حسن اور جو فرزند زید فرزند امام حسن علیہ السلام ہیں صاحب بن عباد نے عبد العظیم کے علم کے متعلق لکھا ہے کہ ابو تراب رویانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو حماد رازی سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں سر من رائی حاضر ہوا اور کافی حلال اور حرام کے مسئلے آپ سے پوچھے اور آپ نے ان کے جوابات فرمائے جب میں آپ سے رخصت ہونے لگا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے حماد، جب تمہیں اپنے شہر (رائی) کوئی دینی مشکل مسئلہ پیش آئے تو جا کر جناب عبد العظیم بن عبد اللہ حسنی سے پوچھنا اور میرا انہیں سلام بھی کہہ دینا، محقق داماد نے کتاب رواشح میں لکھا ہے کہ بہت کافی احادیث جناب عبد العظیم کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی روایت میں ہے کہ جو شخص ان کی زیارت کرے بہشت اس کیلئے واجب ہے شیخ شہید ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں اسی خبر کا خلاصہ بعض نسابین سے نقل فرمایا ہے۔ ابن بابویہ اور ابن قولویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ رائی کا ایک شخص جناب امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں تھے تو اس نے جواب دیا کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو گیا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عبد العظیم کی قبر کی زیارت کرتے جو تمہارے نزدیک ہے تو مثل اس کے ہوتے جس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔ فقیر کہتا ہے کہ علماء کرام نے اس بزرگوار کے لئے کوئی مخصوص زیارت نقل نہیں کی البتہ فخر المحققین آقا جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیارت کی کتاب میں فرمایا ہے کہ شاہ عبد العظیم کی یوں زیارت بجا لانا مناسب ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ

قید سے رہائی کی دُعا

مُخَلِّصَ النَّارِ مِنْ بَيْنِ الْحَدِيْدِ وَالْحَجَرِ وَيَا مُخَلِّصَ الرُّوْحِ مِنْ بَيْنِ الْاَحْشَاءِ وَالْاَمْعَاءِ (اور تم ہارون کی جگہ اس ظالم کا نام بھی لو جس کی قید میں ہو) خَلِّصْنِيْ مِنْ يَدَيْ هٰرُوْنَ

روایت میں ہے کہ حضرت نے جب یہ دعا ہارون کی قید میں پڑھی بعد اس کے کہ رات ہو چکی تھی اور آپ نے تجدید وضو کی اور چار رکعت نماز پڑھی تو ہارون نے ایک ہولناک خواب دیکھا اور ڈرا اور حکم دیا کہ آنحضرت کو زندان سے رہا کیا جائے، تیرھویں دعا دعا فرج ہے وہ یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور جاننا چاہئے کہ فرج کی دعائیں بہت سی ہیں اور منجملہ ان کے ایک دعا الٰہی طُمُوْحُ الْاٰمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَيْكَ جس کا اول اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور یہ دعا مفاتیح میں شب جمعہ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
وَصِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَةُ سَیِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا سِبْطَیِ
الرَّحْمَةِ وَسَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَقُرَّةَ
عَیْنِ النَّاظِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَعْفَرَ
بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَآرَّ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ التَّقِیَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلِیَّ
بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِیَّ النَّاصِحَ الْاَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ وَسِرَاجِكَ وَوَلِیِّ وَلِیِّكَ وَوَصِیِّ وَصِیِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
اَیُّهَا السَّیِّدُ الزَّکِیُّ وَالطَّاهِرُ الصَّفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ السَّادَةِ الْاَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بْنَ
الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی ذُرِّیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْعَبْدِ الصَّالِحِ الْمُطِیْعِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ ابْنَ السِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ الْمُجْتَبٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ بِزِیَارَتِهٖ ثَوَابُ زِیَارَةِ سَیِّدِ
الشُّهَدَآءِ یُرْتَجٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ فِی الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِیْ زُمْرَتِكُمْ
وَاَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِیِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ جَدِّكُمْ مِنْ یَدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْكُمْ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ یُرِیَنَا فِیْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ یَجْمَعَنَا وَاِیَّاكُمْ فِیْ زُمْرَةِ جَدِّكُمْ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ لَا یَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهٗ وَلِیٌّ قَدِیْرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ
بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَالتَّسْلِیْمِ اِلَی اللّٰهِ رَاضِیًا بِهٖ غَیْرَ مُنْكِرٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَعَلٰی
یَقِیْنِ مَا اَتٰی بِهٖ مُحَمَّدٌ نَطْلُبُ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ یَا سَیِّدِیْ اَللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ یَا سَیِّدِیْ
وَابْنَ سَیِّدِی اشْفَعْ لِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ
لِیْ بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّیْ مَا اَنَا فِیْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ

نمازِ وتر کے لیے دُعا

صفحہ ۳۶ کے اعمال میں گذر چکی ہے چودھویں دعا وہ دعا شریفہ ہے جو نماز وتر میں پڑھی جاتی ہے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بحار میں کتاب اختیار میں نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر اور یہ کہہ اِلٰهِیْ کَیْفَ اَصْدُرُ عَنْ بَابِكَ بِخَیْبَةٍ مِنْكَ وَقَدْ قَصَدْتُهٗ عَلٰی ثِقَةٍ بِكَ اِلٰهِیْ كَیْفَ تُؤْیِسُنِیْ مِنْ عَطَآئِكَ وَقَدْ اَمَرْتَنِیْ بِدُعَآئِكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِیْ اِذَا اشْتَدَّ الْاَنِیْنُ وَحُظِرَ عَلَیَّ الْعَمَلُ وَانْقَطَعَ مِنِّی الْاَمَلُ وَاَفْضَیْتُ اِلَی الْمَنُوْنِ وَبَكَتْ عَلَیَّ الْعُیُوْنُ وَوَدَّعَنِی الْاَهْلُ وَالْاَحْبَابُ وَحُثِیَ عَلَیَّ التُّرَابُ وَنُسِیَ اسْمِیْ وَبَلِیَ جِسْمِیْ وَانْطَمَسَ ذِكْرِیْ وَهُجِرَ قَبْرِیْ فَلَمْ یَزُرْنِیْ زَآئِرٌ وَلَمْ یَذْكُرْنِیْ ذَاكِرٌ وَظَهَرَتْ مِنِّی الْمَاٰثِمُ وَاسْتَوْلَتْ عَلَیَّ الْمَظَالِمُ

لَنَا وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَبِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فخر المحققین نے فرمایا ہے کہ بعض اخبار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جناب عبد العظیم رای میں اقامت پذیر تھے بعض اوقات چھپکر باہر آتے اور اس قبر کی زیارت کرتے تھے جو آپکی قبر مبارک کے مقابل کہ جس کے سامنے راستہ پڑتا ہے اور خود فرماتے تھے کہ یہ قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک بزرگوار کی ہے اور آج کل وہاں پر جو یہ قبر ہے وہ امام زادہ حمزہ فرزند امام موسیٰ الکاظم کے نام سے مشہور اور منسوب ہے اور بظاہر بھی وہ قبر ہوگی کہ جس کی زیارت جناب شاہ عبد العظیم کیا کرتے تھے لہٰذا مومنین بھی ان کی زیارت اسی سابقہ زیارت سے پڑھ سکتے ہیں فقط فقرہ السلام یا ابا القاسم اور اس کے بعد والا فقرہ نہ پڑھیں، کیونکہ یہ فقرے جناب عبد العظیم کے نام سے مختص ہیں یہ بھی واضح رہے کہ امام زادہ حمزہ کے صحن مبارک میں جناب شیخ جلیل سید قدوۃ المفسرین جمال الدین ابو الفتوح حسین بن علی خزاعی مشہور تفسیر ابو الفتوح رازی کے مصنّف اور مؤلّف کی قبر بھی ہے اور جناب شیخ صدوق رئیس المحدثین المعروف ابن بابویہ کی قبر عبد العظیم شہر کے نزدیک ہے ان حضرات کی زیارت سے بھی غفلت نہ کی جائے، تیسرا مطلب مومنین کی قبروں کی زیارت میں ہے، جناب شیخ ثقہ جلیل القدر جعفر بن قولویہ قمی نے عمرو بن عثمان رازی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سنا ہے کہ جو شخص ہماری زیارت کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں صالح مومنوں کی زیارت کرے تو اس کیلئے وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہماری زیارت کا ثواب ہے اور جو شخص ہمارے ساتھ صلہ اور نیکی کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ ہمارے دوستداروں صالح انسانوں کے ساتھ صلہ اور نیکی کرے تاکہ اس کے لئے وہی ثواب جو ہمارے ساتھ صلہ اور نیکی کرنے کا ہے لکھا جائے یہ بھی بسند صحیح انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مکّہ معظمہ میں فید نامی مکان سے علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بن بزیع کی قبر کی طرف گیا مجھے علی بن بلال نے کہا کہ اسی قبر والے نے امام رضا علیہ السلام سے مجھے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا تھا کہ جو شخص برادر مومن کی قبر پر آئے اور اپنا ہاتھ اس کی قبر پر رکھکر سات دفعہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے تو وہ فزع اکبر یعنی قیامت کے دن بہت بڑے خوف سے محفوظ رہے گا ایک

وَطَالَتْ شِكَايَةُ الْحَصُوْرِ وَاتَّصَلَتْ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَرْضِ خُصُوْمِيْ عَنِّيْ بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ اِلٰهِيْ ذَهَبَتْ اَيَّامُ لَذَّاتِيْ وَبَقِيَتْ مَاٰثِمِيْ وَتَبِعَاتِيْ وَقَدْ اَتَيْتُكَ مُنِيْبًا تَائِبًا فَلَا تَرُدَّنِيْ مَحْرُوْمًا وَّاخَائِبًا اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پندرھویں دعا حزیں یہ وہ دعا ہے کہ جو نماز تہجد کے بعد پڑھی جاتی ہے اور یہ دعا مصباح المتہجد کے مطابق یوں ہے . . . . . .

. . . . . .

اُنَاجِيْكَ يَا مَوْجُوْدُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَائِيْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِيْ وَقَلَّ حَيَائِيْ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَيَّ الْاَهْوَالِ اَتَذَكَّرُ وَاَيَّهَا اَنْسٰى

روایت میں بھی یہی کیفیت نقل کی ہے لیکن اس میں صرف یہ زیادہ کیا ہے کہ وُہ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے، مؤلف کہتا ہے کہ یہ محفوظ رہنا جو روایت میں ہے شاید مراد وہ پڑھنے والا ہو جیسا کہ ظاہر روایت بھی یہی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صاحب قبر یعنی مردہ مراد ہو جیسا کہ اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے جسے سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور بعد میں آئے گی۔ کامل الزیارۃ میں بسند معتبر منقول ہے کہ عبدالرحمان بن ابی عبداللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں مومنین کی قبروں پر ہاتھ کس طرح رکھوں تو آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کرکے زمین پر ہاتھ رکھا اور خود قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔ بسند صحیح منقول ہے کہ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مومنین کی قبروں پر سلام کس طرح کرنا چاہیئے تو آپ نے فرمایا کہ یوں کرو اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو تو یوں کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھِمْ رَوْحًا مِنْکَ وَسَلَامًا مِنِّیْ اور خداوند عالم حضرت آدم سے لیکر قیامت تک کی مخلوق کے برابر اس کیلئے حسنات لکھے گا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا اَھْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ خداوند عالم اس کیلئے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے مٹادے گا ایک روایت میں ہے کہ جب قبرستان سے گذرے تو سب سے بہتر کلام جو کہا جاسکتا ہے اَللّٰھُمَّ وَلِّھِمْ مَا تَوَلَّوْا وَاحْشُرْھُمْ مَعَ مَنْ اَحَبُّوْا سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائر میں کہا ہے کہ جب تم مومنین کی زیارت کا قصد کرو تو بہتر یہی ہے کہ جمعرات کا دن ہو ورنہ جب بھی چاہو جاؤ اور ان کی زیارت کی کیفیت یوں ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنے ہاتھ کو قبر پر رکھے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَصِلْ وَحْدَتَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہٗ وَاَسْکِنْ اِلَیْہِ مِنْ رَّحْمَتِکَ

وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَکَفٰی کَیْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَاَدْھٰی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ حَتّٰی مَتٰی وَاِلٰی مَتٰی اَقُوْلُ لَکَ الْعُتْبٰی مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِیْ صِدْقًا وَّلَا وَفَاءً فَیَا غَوْثَاہُ ثُمَّ وَاغَوْثَاہُ بِکَ یَا اَللّٰہُ مِنْ ھَوًی قَدْ غَلَبَنِیْ وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ وَمِنْ دُنْیَا قَدْ تَزَیَّنَتْ لِیْ وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَۃٍ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِیْ فَارْحَمْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِیْ فَاقْبَلْنِیْ یَا قَابِلَ السَّحَرَۃِ اقْبَلْنِیْ یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْہُ الْحُسْنٰی یَا مَنْ یُغَذِّیْنِیْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً ارْحَمْنِیْ یَوْمَ اٰتِیْکَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَیْکَ بَصَرِیْ مُقَلِّدًا عَمَلِیْ قَدْ تَبَرَّءَ جَمِیْعُ الْخَلْقِ مِنِّیْ نَعَمْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَمَنْ کَانَ لَہٗ

رَحْمَةً يَسْتَغْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَ اَلْحِقْهُ بِمَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ اس کے بعد سورہ انا انزلناہ سات مرتبہ پڑھے۔ قبور مؤمنین کی زیارت اور ثواب زیارت میں ایک حدیث فضیل سے روایت ہوتی ہے کہ جو شخص کسی مومن کی قبر کے نزدیک سات دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھے تو خداوند عالم اس قبر کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس قبر کے نزدیک عبادت کرتا ہے تو خداوند عالم اس فرشتے کی عبادت کے ثواب کو اس میت کیلئے لکھے گا اور جب وہ قبر سے اٹھے گا تو کوئی ہول اسے قیامت کے اہوال سے نہیں پہنچے گا مگر خداوند عالم اس سے اس ہول اور خوف کو اس فرشتے کی وجہ سے جب تک جنت میں داخل نہ ہو جائے دور کر دے گا اور سورہ انّا انزلناہ کے سات دفعہ کے بعد سورہ الحمد اور سورہ قل اعوذ بربّ الفلق و سورۂ قل اعوذ بربّ النّاس اور سورہ قل ہو اللہ اور ایت الکرسی ہر ایک کو تین دفعہ بھی پڑھے نیز مومنین کی قبور کی زیارت میں محمد بن مسلم سے روایت ہوتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ہم مُردوں کی زیارت کریں۔ آپنے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کہ کیا ان کو یہ خبر ہوتی ہے کہ ہم ان کی زیارت کو آئے ہیں تو آپنے فرمایا قسم بخدا انہیں خبر ہوتی ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اور آپ لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں میں نے کہا کہ ان کی زیارت کے وقت کیا کہیں تو آپنے فرمایا کہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِهِمْ وَصَاعِدْ اِلَيْكَ اَرْوَاحَهُمْ وَلَقِّهِمْ مِنْكَ رِضْوَانًا وَّ اَسْكِنْ اِلَيْهِمْ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تَصِلُ بِهٖ وَحْدَتَهُمْ وَتُؤْنِسُ بِهٖ وَحْشَتَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے بعد سید نے فرمایا کہ جب بھی مومنین کے قبرستان جائے تو گیارہ دفعہ قل ہو اللہ پڑھکر ان کی طرف ہدیہ کرے کیونکہ روایت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کی برابر انہیں ثواب دیتا ہے۔ کامل الزیارۃ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوتی ہے کہ سورج کے نکلنے سے پہلے جب مُردوں کی زیارت کرے تو وہ سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور اگر سورج نکلنے کے بعد زیارت کرے تو وہ سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے، دعوات راوندی میں ایک حدیث حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رات کو زیارت کرنے کی کراہت میں وارد ہوئی ہے جیساکہ آپنے حضرت اباذر غفاری کو فرمایا تھا کہ مومنین کی قبور کی رات کے وقت زیارت نہ کرے۔ شیخ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کوئی شخص بھی

كَدِّىْ وَسَعْيِىْ فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِىْ فَمَنْ يَرْحَمُنِىْ وَمَنْ يُؤْنِسُ فِى الْقَبْرِ وَحْشَتِىْ وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِىْ اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِىْ وَسَاَلْتَنِىْ عَمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَاِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ قُلْتَ اَلَمْ اَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَاىَ قَبْلَ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَاىَ قَبْلَ جَهَنَّمَ وَ النِّيْرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَاىَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَيْدِىْ اِلَى الْاَعْنَاقِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ سولہویں عالم جلیل ثقہ عابد عبد اللہ بن جندب جو امام موسیٰ کاظم اور امام رضا علیہ السلام کے صحابی اور وکیل تھے نے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ کہ

کسی میّت کی قبر پر تین دفعہ یہ نہ کہے گا مگر خداوند عالم اس سے عذاب کو قیامت کے دن دور کرے گا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَّا تُعَذِّبَ ھٰذَا الْمَیِّتَ جامع الاخبار میں رسولِ مقبول کے صحابہ میں سے بعض سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے مردوں کیلئے ہدیہ دیا کیجئے ہم نے عرض کی کہ ان کیلئے کونسا ہدیہ ہے تو آپ نے فرمایا صدقہ اور دعا ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمنین کی روحیں ہر جمعہ کو آسمانِ دنیا پر اپنے گھروں کے مقابل آتی ہیں اور حزین آواز رُوتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میری اہل و اولاد اے میرے ماں اور باپ اور عزیز و رشتہ دار ہم پر اس مال وغیرہ کی وجہ سے جو ہمارے ہاتھ میں تھا مہربانی کیجئے اس مال کا حساب اور عذاب تو ہم پر ہے اور اس کا فائدہ ہمارے غیر کیلئے، ہر ایک روح اپنے خویش وغیرہ کو فریاد کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم پر ایک درہم یا ایک روٹی یا ایک پاجامہ وغیرہ اللہ کی راہ میں دیکر مہربانی کیجئے اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی گریہ کیا اور ہم بھی روئے اور آپ زیادہ رونے کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے دینی بھائی ہیں کہ جنہیں مٹی نے ڈھانپ رکھا ہے بعد اس کے کہ وہ نعمت و سرور میں تھے۔ وہ اپنی جان پر جو عذاب اور ہلاکت وارد ہو رہی ہے اس سے آوازیں بلند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وای ہم پر کاش اس چیز کو جو ہمارے ہاتھ میں تھی اللہ کی اطاعت اور رضامندی میں خرچ کرتے تو آج تمہاری طرف محتاج نہ ہوتے بالآخر حسرت و پشیمانی کے ساتھ واپس پلٹ جاتے ہیں (آپ نے فرمایا) مردوں کیلئے صدقہ جلدی دیا کرو نیز آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو صدقہ کسی میّت کیلئے دیا جائے اسے ایک فرشتہ نوری طشت کہ جس کی شعاعیں چمک رہی ہوتی ہیں رکھکر سات آسمان تک پہنچاتا ہے اور قبر کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ تمہارے اہل و عیال نے یہ ہدیہ تمہیں بھیجا ہے پس وہ اسے لیکر قبر کے اندر داخل کر لیتا ہے اور اس کی سونے کی جگہ وسیع و فراخ ہو جاتی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے کسی میّت پر صدقہ دیکر مہربانی کرے تو اس کیلئے خود خداوند عالم کی طرف احد پہاڑ کے برابر ثواب ہو گا اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہو گا حالانکہ اس دن سوائے عرشِ خدا کے اور کہیں سایہ نہ ہو گا اور اس صدقہ کی وجہ زندے اور میّت نجات حاصل کرتے ہیں۔ حکایت ہوئی ہے کہ خراسان کے گورنر کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ میرے لئے صدقہ بھیجو اگرچہ وہ چیز بھی کیوں نہ ہو جو تم اپنے کتوں کو پھینکتے

جس میں عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور مجھ میں ان چیزوں کے بجالانے کی بوجہ ضعف کمزوری طاقت نہیں رہی لہٰذا مجھے کوئی ایسی کلام تعلیم فرمایئے جس سے مجھے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو اور میرے فہم و علم کی زیادتی کا موجب بنے تو آپ نے جواب میں انہیں حکم دیا کہ اس ذکر کو بہت زیادہ پڑھا کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سترھویں دعا حدیث قدسی میں ہے کہ اے محمدؐ کہہ دے ان لوگوں کو جو میرا تقرب چاہتے ہیں کہ وہ یقین کے ساتھ جان لیں کہ یہ کلام فرائض کے بعد افضل ہے ہر اس چیز سے کہ جس سے میرا تقرب طلب کیا جا سکتا ہے اور وہ کلام یہ ہے کہ تو کہے

ہو کیونکہ مجھے اس کی بھی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ مومنین کی قبروں کی زیارت کا بہت کافی ثواب ہے اور بہت زیادہ فوائد کے علاوہ عبرت حاصل کرنے کا بھی سبب ہے اس سے زہد اور دنیا کی طرف کم توجہی اور آخرت کی طرف میلان وغیرہ بھی حاصل ہوتے ہیں۔ عقلمند کو قبرستان جاکر مردوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے تاکہ دنیا کی چاہت اس کے دل سے نکلے اور دنیوی مال و متاع کی شہد اس کے حلقوم کو کڑوی معلوم ہو اور دنیا کے فانی ہونے اور مختلف الحال ہونے پر فکر و تفکر کرے اور یہ دل میں سے آئے کہ عنقریب میں بھی انہیں کی طرح سے ہو جاؤں گا۔ پھر اس کا ہاتھ عمل سے خالی ہوگا اور ایک دن دوسروں کیلئے عبرت کا باعث ہوگا اور نظامی نے اس مضمون کو بہت ہی اچھا لکھا ہے

رفت بہسایگی مردگان ! ✽ زندہ دلی در صف افسردگان

روح بقا جست ز ہر روح پاک ✽ حرف فنا خواند ز ہر لوح پاک

کرد از او بر سر راہی سؤال ✽ کارشناسی پی تفتیش حال

رخت سوی مردہ کشیدن چراست ✽ کین ہمہ از زندہ رمیدن چراست

پاک نہادان نہ بخاک اندرند ✽ گفت پلیدان بمغاک اندرند

بھر چہ با مردہ شوم ہم نشین ✽ مردہ دلانند بروی زمین

صحبت افسردہ دل افسردگی ✽ ہمدمی مردہ دہد مردگی

گرچہ بتن مردہ بدل زندہ اند ✽ زیر گل آنانکہ پراگندہ اند

بستہ ہر چون و چرا پیش ازاین ✽ مردہ دلی بود مرا پیش ازاین

آب حیاتست مرا خاکشان ✽ زندہ شدم از نظر پاکشان

رُوِیَ اَنَّہٗ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی یَا عِیْسٰی ھَبْ لِیْ مِنْ عَیْنَیْکَ الدُّمُوْعَ وَمِنْ قَلْبِکَ الْخُشُوْعَ وَاکْحَلْ عَیْنَیْکَ بِمِیْلِ الْحُزْنِ اِذَا ضَحِکَ الْبَطَّالُوْنَ وَقُمْ عَلٰی قُبُوْرِ الْاَمْوَاتِ فَنَادِھِمْ بِالصَّوْتِ الرَّفِیْعِ لَعَلَّکَ تَاْخُذُ مَوْعِظَتَکَ مِنْھُمْ وَقُلْ اِنِّیْ لَاحِقٌ بِھِمْ فِی اللَّاحِقِیْنَ

تمہارے ساتھ آملنے والوں میں سے ایک ہوں (ملحقات اوّل) مؤلف کہتا ہے کہ جب میں مفاتیح الجنان لکھ چکا تو وہ اطراف عالم میں پھیل گئی تو میرے دل میں خیال آیا کہ آٹھ مطلب اور ضروری ہیں، کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَمْ یُمْسِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ اَنْتَ اِلَیْہِ اَحْسَنُ صَنِیْعًا وَلَا لَہٗ اَدْوَمُ کَرَامَۃً وَلَا عَلَیْہِ اَبْیَنُ فَضْلًا وَلَا بِہٖ اَشَدُّ تَرَفُّقًا وَلَا عَلَیْہِ اَشَدُّ حِیَاطَۃً وَلَا عَلَیْہِ اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِنْکَ عَلَیَّ وَاِنْ کَانَ جَمِیْعُ الْمَخْلُوْقِیْنَ یُعَدِّدُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلَ تَعْدِیْدِیْ فَاشْھَدْ یَا کَافِیَ الشَّھَادَۃِ بِاَنِّیْ اُشْھِدُکَ بِنِیَّۃِ صِدْقٍ بِاَنَّ لَکَ الْفَضْلَ وَالطَّوْلَ فِیْ اِنْعَامِکَ عَلَیَّ مَعَ قِلَّۃِ شُکْرِیْ لَکَ فِیْھَا یَا فَاعِلَ کُلِّ اِرَادَۃٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَطَوِّقْنِیْ اَمَانًا مِنْ حُلُوْلِ السَّخَطِ لِقِلَّۃِ الشُّکْرِ وَاَوْجِبْ لِیْ زِیَادَۃً مِنْ اِتْمَامِ النِّعْمَۃِ بِسَعَۃِ الْمَغْفِرَۃِ اَمْطِرْنِیْ خَیْرَکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَلَا تُقَایِسْنِیْ بِسُوْءِ سَرِیْرَتِیْ وَامْتَحِنْ قَلْبِیْ لِرِضَاکَ وَاجْعَلْ مَا تَقَرَّبْتُ

جنہیں مفاتیح میں لکھنا چاہیئے تھا لیکن معاً خیال آیا کہ اس قسم کے اضافہ سے یہ جرأت ہوجائے گی کہ جو بھی اُٹھے گا وہ کچھ اپنی طرف سے اضافہ کرکے مفاتیح کے نام سے چھاپ دے گا اور پھر اس میں کئی ایک غیر مستند مطالب اور دعائیں آجائیں گی جیساکہ مفتاح الجنان کا یہی حال کر دیا گیا ہے تو میں نے اس کو مدِّنظر رکھتے ہوئے مفاتیح تو وہی رہنے دی جو ہو چکی ہے لیکن ان آٹھ مطالب کو ملحقات کے نام سے مفاتیح کے ساتھ چھاپ دیا خدا اور رسول ائمہ طاہرین کی اس شخص پر لعنت اور نفرین ہے جو اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرکے مفاتیح الجنان کے نام سے اس میں داخل کرے۔ وہ آٹھ مطالب جو ملحق مفاتیح الجنان ہیں یہ ہیں۔ پہلے رمضان المبارک کے وداع کرنے کی دعا ہے شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کافی میں ابوبصیر سے روایت کی ہے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے رمضان المبارک کے وداع کیلئے یہ دعا روایت کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ وَهٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ تَصَرَّمَ فَاَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ اِنْ كَانَ بَقِيَ عَلَيَّ ذَنْبٌ لَمْ تَغْفِرْهُ لِي اَوْ تُرِيْدُ اَنْ تُعَذِّبَنِي عَلَيْهِ اَوْ تُقَايِسَنِي بِهِ اَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اَوْ يَتَصَرَّمَ هٰذَا الشَّهْرُ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَهُ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَحَامِدِكَ كُلِّهَا اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا مَا قُلْتَ لِنَفْسِكَ مِنْهَا وَمَا قَالَ الْخَلَآئِقُ الْحَامِدُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ الْمَعْدُوْدُوْنَ الْمُوَقِّرُوْنَ ذِكْرَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ الَّذِيْنَ اَعَنْتَهُمْ عَلٰى اَدَآءِ حَقِّكَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَصْنَافِ النَّاطِقِيْنَ وَالْمُسَبِّحِيْنَ لَكَ مِنْ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى اَنَّكَ بَلَّغْتَنَا شَهْرَ رَمَضَانَ وَعَلَيْنَا مِنْ نِعَمِكَ وَعِنْدَنَا مِنْ قِسَمِكَ وَاِحْسَانِكَ وَتَظَاهُرِ امْتِنَانِكَ فَبِذٰلِكَ لَكَ مُنْتَهَى الْحَمْدِ الْخَالِدِ الدَّآئِمِ الرَّاكِدِ الْمُخَلَّدِ السَّرْمَدِ الَّذِي لَا يَنْفَدُ طُوْلَ الْاَبَدِ جَلَّ ثَنَآؤُكَ اَعَنْتَنَا عَلَيْهِ حَتّٰى قَضَيْتَ عَنَّا صِيَامَهُ وَقِيَامَهُ مِنْ صَلٰوةٍ وَمَا كَانَ مِنَّا فِيْهِ مِنْ بِرٍّ اَوْ شُكْرٍ اَوْ ذِكْرٍ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا بِاَحْسَنِ قَبُوْلِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَعَفْوِكَ وَصَفْحِكَ وَغُفْرَانِكَ وَحَقِيْقَةِ رِضْوَانِكَ حَتّٰى تُظْفِرَنَا فِيْهِ بِكُلِّ خَيْرٍ مَطْلُوْبٍ وَجَزِيْلِ عَطَآءٍ مَوْهُوْبٍ وَتُوَقِّيَنَا فِيْهِ مِنْ كُلِّ مَرْهُوْبٍ اَوْ بَلَآءٍ مَجْلُوْبٍ اَوْ ذَنْبٍ مَكْسُوْبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعَظِيْمِ مَا سَئَلَكَ بِهِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ مِنْ كَرِيْمِ اَسْمَآئِكَ وَجَمِيْلِ

بِهٖ اِلَيْكَ فِي دِيْنِكَ لَكَ خَالِصًا وَلَا تَجْعَلْهُ لِلُزُوْمِ شُبْهَةٍ اَوْ فَخْرٍ اَوْ رِيَآءٍ يَا كَرِيْمُ فقیر کہتا ہے کہ یہ دعا ان قدسی دعاؤں میں سے ہے کہ جن کو ادعیہ سر کہا جاتا ہے اور وہ اکتیس دعائیں ہیں کہ جو حوائج دنیا و آخرت کیلئے ہیں اور جن کو مشائخ نے اسانید متصلہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان میں سے بعض دعائیں مصباح متہجد اور مصباح کفعمی میں ذکر ہوئی ہیں جو ان کا طالب ہو وہ کتاب بلد الامین یا کتاب دعائے بحار یا جواہر السنیہ کی طرف رجوع کرے اور ہم ان میں سے صرف ایک دعا نقل کرتے ہیں۔ اٹھارھویں دعا جو کہ ادعیہ سر میں سے ہے کہ جو شخص چاہے کہ اپنے اہل سے باہر کسی حاجت سفر کیلئے جائے اور وہ چاہتا ہے کہ میں (خدا) اس کو صحیح و سالم حاجت کی

ثنائك وخاصة دعائك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل شهرنا هذا اعظم شهر رمضان مرّ علينا منذ انزلتنا الى الدنيا بركة في عصمة ديني وخلاص نفسي وقضاء حوائجي وتشفعني في مسائلي وتمام النعمة علي وصرف السوء عني ولباس العافية لي فيه وان تجعلني برحمتك ممن خرت له ليلة القدر وجعلتها له خيرا من الف شهر في اعظم الاجر وكرائم الذخر وحسن الشكر وطول العمر ودوام اليسر اللهم واسئلك برحمتك وطولك وعفوك ونعمائك وجلالك وقديم احسانك وامتنانك ان لا تجعله آخر العهد منا لشهر رمضان حتى تبلغناه من قابل على احسن حال وتعرفني هلاله مع الناظرين اليه والمعترفين له في اعفى عافيتك وانعم نعمتك واوسع رحمتك واجزل قسمك يا ربي الذي ليس لي رب غيره لا يكون هذا الوداع مني له وداع فناء ولا آخر العهد مني للقاء حتى ترينيه من قابل في اوسع النعم وافضل الرجاء وانا لك على احسن الوفاء انك سميع الدعاء اللهم اسمع دعائي وارحم تضرعي وتذللي لك واستكانتي وتوكلي عليك وانا لك مسلم لا ارجو نجاحا ولا معافاة ولا تشريفا ولا تبليغا الا بك ومنك وامنن علي جل ثناؤك وتقدست اسمائك بتبليغي شهر رمضان وانا معافى من كل مكروه ومحذور ومن جميع البوائق الحمد لله الذي اعاننا على صيام هذا الشهر وقيامه حتى بلغني آخر ليلة منه دوسرے۔ عیدالفطر کا خطبہ جسے امام جماعت نمازِ عید پڑھانے کے بعد پڑھتا ہے، شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے من لایحضرہ الفقیہ میں (اس خطبہ کو) امیر المومنین علیہ السلام سے اس طرح نقل کیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيًّا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ كَذٰلِكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاعْمُمْنَا بِمَغْفِرَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا مَقْنُوْطٌ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَلَا مَخْلُوٌّ مِنْ

مسافر کی دعا
ادائیگی کے ساتھ پلٹائے وہ گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ مَخْرَجِيْ وَبِاِذْنِهٖ خَرَجْتُ وَقَدْ عَلِمَ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ خُرُوْجِيْ وَقَدْ اَحْصٰى عِلْمُهٗ مَا فِيْ مَخْرَجِيْ وَمَرْجِعِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْاِلٰهِ الْاَكْبَرِ تَوَكُّلَ مُفَوِّضٍ اِلَيْهِ اَمْرَهٗ وَمُسْتَعِيْنٍ بِهٖ عَلٰى شُؤُوْنِهٖ مُسْتَزِيْدٍ مِنْ فَضْلِهٖ مُبْرِئٍ نَفْسَهٗ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ وَمِنْ كُلِّ قُوَّةٍ اِلَّا بِهٖ خُرُوْجَ ضَرِيْرٍ خَرَجَ بِضُرِّهٖ اِلٰى مَنْ يَكْشِفُهٗ وَخُرُوْجَ فَقِيْرٍ خَرَجَ بِفَقْرِهٖ اِلٰى مَنْ يَسُدُّهٗ وَخُرُوْجَ عَائِلٍ خَرَجَ بِعَيْلَتِهٖ اِلٰى مَنْ يُغْنِيْهَا وَخُرُوْجَ مَنْ رَبُّهٗ اَكْبَرُ ثِقَتِهٖ وَاَعْظَمُ رَجَائِهٖ وَاَفْضَلُ اُمْنِيَّتِهٖ اَللّٰهُ ثِقَتِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا بِهٖ فِيْهَا جَمِيْعًا اَسْتَعِيْنُ وَلَا شَيْءَ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ فِيْ عِلْمِهٖ اَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ وَالْمَدْخَلِ

نعمته ولا مؤیس من روحه ولا مستنکف عن عبادته بکلمته قامت السموات السبع
واستقرت الارض المهاد وثبتت الجبال الرواسی وجرت الریاح اللواقح وسار فی جو السماء
السحاب وقامت علی حدودها البحار وهو اله لها وقاهر یذل له المتعززون ویتضائل
له المتکبرون ویدین له طوعا وکرها العالمون نحمده کما حمد نفسه وکما
هو اهله ونستعینه ونستغفره ونستهدیه ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له
یعلم ما تخفی النفوس وما تجن البحار وما توارى منه ظلمة ولا تغیب عنه غائبة وما
تسقط من ورقة من شجرة ولا حبة فی ظلمة الا یعلمها لا اله الا هو ولا رطب ولا یابس الا فی
کتاب مبین ویعلم ما یعمل العاملون وای مجری یجرون والی ای منقلب ینقلبون
ونستهدی الله بالهدی ونشهد ان محمدا عبده ونبیه ورسوله الی خلقه وامینه علی وحیه
وانه قد بلغ رسالات ربه وجاهد فی الله الحائدین عنه العادلین به وعبد الله حتی
اتاه الیقین صلی الله علیه واله وسلم اوصیکم بتقوى الله الذی لا تبرح منه نعمة ولا تنفد
منه رحمة ولا یستغنی العباد عنه ولا یجزی انعمه الاعمال الذی رغب فی التقوى وزهد
فی الدنیا وحذر المعاصی وتعزز بالبقاء وذلل خلقه بالموت والفناء والموت غایة
المخلوقین وسبیل العالمین ومعقود بنواصی الباقین لا یعجزه اباق الهاربین وعند
حلوله یاسر اهل الهوى یهدم کل لذة ویزیل کل نعمة ویقطع کل بهجة والدنیا
دار کتب الله لها الفناء ولاهلها منها الجلاء فاکثرهم ینوی بقائها ویعظم بنائها
وهی حلوة خضرة قد عجلت للطالب والتبست بقلب الناظر ویضنی ذو الثروة الضعیف
ویجتویها الخائف الوجل فارتحلوا منها یرحمکم الله باحسن ما بحضرتکم ولا تطلبوا
منها اکثر من القلیل ولا تسالوا منها فوق الکفاف وارضوا منها بالیسیر ولا تمدن
اعینکم منها الی ما متع المترفون به واستهینوا بها ولا توطنوها واضروا بانفسکم
فیها وایاکم والتنعم والتلهی والفاکهات فان فی ذلک غفلة واغترارا الا ان
الدنیا قد تنکرت وادبرت واحلولت وآذنت بوداع الا وان الاخرة قد رحلت

شب زفاف کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

انیسواں امر نماز اور دعائے شب زفاف کے بیان میں ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دلہن کو تیرے پاس لے آئیں تو اس کو کہہ کہ پہلے وہ وضو کرے اور تو بھی وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور اسکو بھی کہے کہ وہ بھی دو رکعت نماز پڑھے پھر تو حمد الہی بجا لا اور محمد وآل محمد پر صلوات بھیج پھر دعا کر اور حکم دے ان عورتوں کو جو دلہن کے ساتھ آئی ہیں وہ آمین کہیں اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ اِلْفَهَا وَوُدَّهَا وَرِضَاهَا وَاَرْضِنِيْ بِهَا وَاجْمَعْ بَيْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاٰنَسِ ائْتِلَافٍ فَاِنَّكَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتَكْرَهُ الْحَرَامَ اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تو شب زفاف دلہن کے پاس جائے تو اس کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر اس کو

فَاَقْبَلَتْ وَاَشْرَفَتْ وَاٰذَنَتْ بِاطِّلَاعٍ اَلَا وَاِنَّ الْمِضْمَارَ الْيَوْمَ وَالسِّبَاقَ غَدًا اَلَا وَاِنَّ السُّبْقَةَ الْجَنَّةُ وَالْغَايَةُ النَّارُ اَلَا اَفَلَا تَائِبٌ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ قَبْلَ يَوْمِ مَنِيَّتِهٖ اَلَا عَامِلٌ لِنَفْسِهٖ قَبْلَ يَوْمِ بُؤْسِهٖ وَفَقْرِهٖ جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ يَخَافُهٗ وَيَرْجُوْ ثَوَابَهٗ اَلَا وَاِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَهٗ اَهْلًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيْضَةٌ وَاجِبَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَلْيُؤَدِّهَا كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ عَنْ نَفْسِهٖ وَعَنْ عِيَالِهٖ كُلِّهِمْ ذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ وَصَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ وَحُرِّهِمْ وَمَمْلُوْكِهِمْ عَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ فِيْمَا فَرَضَ عَلَيْكُمْ وَاَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۤءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى نِسَاۤئِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ فِيْمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ مِنْ قَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَاِتْيَانِ الْفَاحِشَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَبَخْسِ الْمِكْيَالِ وَنَقْصِ الْمِيْزَانِ وَشَهَادَةِ الزُّوْرِ وَالْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ عَصَمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بِالتَّقْوٰى وَجَعَلَ الْاٰخِرَةَ خَيْرًا لَنَا وَلَكُمْ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغَ مَوْعِظَةِ الْمُتَّقِيْنَ كِتَابُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پہلے خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی سی دیر بیٹھے لیکن اس شخص کی طرح کہ جسے اٹھنے میں جلدی ہوتی ہے اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور دوسرا خطبہ پڑھے اور یہ دوسرا خطبہ وہی خطبہ ہے کہ جسے امیر المومنین علیہ السلام جمعہ کے دن پہلے خطبے کے بیٹھنے کے بعد اٹھ کر پڑھتے تھے اور وہ خطبہ یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ صَلٰوةً نَامِيَةً زَاكِيَةً تَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتَهٗ وَتُبَيِّنُ بِهَا فَضْلَهٗ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ

دعائے رجبیہ

قبلہ کی طرف کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ بِاَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ مُبَارَكًا تَقِيًّا مِنْ شِيْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ شِرْكًا وَلَا نَصِيْبًا بیسویں دعا دعائے رجبیہ ہے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ جب رات کو محراب عبادت میں کھڑے ہوتے تھے تو اسے پڑھتے تھے اور یہ صحیفہ کی پچاسویں دعا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِيْ سَوِيًّا وَرَبَّيْتَنِيْ صَغِيْرًا وَرَزَقْتَنِيْ مَكْفِيًّا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ وَجَدْتُ فِيْمَا اَنْزَلْتَ مِنْ كِتَابِكَ وَبَشَّرْتَ بِهٖ عِبَادَكَ اَنْ قُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَقَدْ تَقَدَّمَ مِنِّيْ مَا قَدْ

وَيَجْحَدُونَ آيَاتِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَلْقِ الرُّعْبَ فِي قُلُوبِهِمْ
وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَنَقِمَتَكَ وَبَاْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوشَ
الْمُسْلِمِينَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيهِمْ فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى زَادَهُمْ
وَالْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يَشْكُرُوا نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَ
اَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ اِلٰهَ الْحَقِّ وَخَالِقَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَلِمَنْ هُوَ لَاحِقٌ بِهِمْ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْهُمْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ فَاِنَّهُ ذَاكِرٌ لِمَنْ
ذَكَرَهُ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ رَحْمَتِهِ وَفَضْلِهِ فَاِنَّهُ لَا يُخَيِّبُ عَلَيْهِ دَاعٍ دَعَاهُ رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تیسرے وہ زیارت جامعہ ہے کہ جس
سے ہر ایک امام علیہ السلام کی ہر وقت دنوں اور مہینوں میں زیارت کی جاسکتی ہے اور اس زیارت
کو سیّد بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائرین میں ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہے اور اس
کے کچھ مقدمات زیارت کے جانے کے وقت دعا اور غسل وغیرہ بھی بتائے ہیں پس آپ نے فرمایا
کہ جب تم زیارت کیلئے غسل کرو تو غسل کرنے کے وقت یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ
عَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي دَرَنَ الذُّنُوبِ وَوَسَخَ الْعُيُوبِ وَطَهِّرْنِي بِمَاءِ التَّوْبَةِ
وَاَلْبِسْنِي رِدَاءَ الْعِصْمَةِ وَاَيِّدْنِي بِلُطْفٍ مِنْكَ يُوَفِّقُنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيمِ اور جب حرم مطہر کے دروازے کے نزدیک جاپہنچو تو یہ پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَنِي
لِقَصْدِ وَلِيِّهِ وَزِيَارَةِ حُجَّتِهِ وَاَوْرَدَنِي حَرَمَهُ وَلَمْ يَبْخَسْنِي حَظِّي مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالنُّزُولِ بِعَقْوَةِ
مُغَيَّبِهِ وَسَاحَةِ تُرْبَتِهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَسِمْنِي بِحِرْمَانِ مَا اَمَّلْتُهُ وَلَا صَرَفَ عَنِّي مَا
رَجَوْتُهُ وَلَا قَطَعَ رَجَائِي فِيمَا تَوَقَّعْتُهُ بَلْ اَلْبَسَنِي عَافِيَتَهُ وَاَفَادَنِي نِعْمَتَهُ وَآتَانِي كَرَامَتَهُ
اور جب حرم مبارک میں داخل ہو تو ضریح مبارک کے مقابل کھڑے ہو کر یوں زیارت پڑھے۔

عَلِمْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي فَيَا سَوْاَتَاهُ مِمَّا
اَحْصَاهُ عَلَيَّ كِتَابُكَ
فَلَوْلَا الْمَوَاقِفُ الَّتِي
اُؤَمِّلُ مِنْ عَفْوِكَ الَّذِي
شَمِلَ كُلَّ شَيْءٍ لَاَلْقَيْتُ
بِيَدِي وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا
اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ
رَبِّهِ لَكُنْتُ اَنَا اَحَقَّ
بِالْهَرَبِ مِنْكَ وَاَنْتَ
لَا تَخْفٰى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
اِلَّا اَتَيْتَ بِهَا وَكَفٰى بِكَ
جَازِيًا وَكَفٰى بِكَ حَسِيبًا
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ طَالِبِي اِنْ اَنَا
هَرَبْتُ وَمُدْرِكِي اِنْ
اَنَا فَرَرْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ رَاغِمٌ
اِنْ تُعَذِّبْنِي فَاِنِّي لِذٰلِكَ
اَهْلٌ وَهُوَ يَا رَبِّ مِنْكَ
عَدْلٌ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّي
فَقَدِيمًا شَمِلَنِي عَفْوُكَ
وَاَلْبَسْتَنِي عَافِيَتَكَ
فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالْمَخْزُونِ
مِنْ اَسْمَائِكَ وَبِمَا وَارَتْهُ
الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ اِلَّا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَادَةَ الْمُتَّقِیْنَ وَكُبَرَآءَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَاُمَرَآءَ الصَّالِحِیْنَ
وَقَادَةَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاَعْلَامَ الْمُهْتَدِیْنَ وَاَنْوَارَ الْعَارِفِیْنَ وَوَرَثَةَ الْاَنْبِیَآءِ وَصَفْوَةَ الْاَوْصِیَآءِ وَ
شُمُوْسَ الْاَتْقِیَآءِ وَبُدُوْرَ الْخُلَفَآءِ وَعِبَادَ الرَّحْمٰنِ وَشُرَكَآءَ الْقُرْاٰنِ وَمَنْهَجَ الْاِیْمَانِ وَمَعَادِنَ
الْحَقَائِقِ وَشُفَعَآءَ الْخَلَآئِقِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَبْوَابُ اللّٰهِ وَمَفَاتِیْحُ رَحْمَتِهٖ
وَمَقَالِیْدُ مَغْفِرَتِهٖ وَسَحَائِبُ رِضْوَانِهٖ وَمَصَابِیْحُ جِنَانِهٖ وَحَمَلَةُ فُرْقَانِهٖ وَخَزَنَةُ عِلْمِهٖ وَحَفَظَةُ
سِرِّهٖ وَمَهْبِطُ وَحْیِهٖ وَعِنْدَكُمْ اَمَانَاتُ النُّبُوَّةِ وَوَدَائِعُ الرِّسَالَةِ اَنْتُمْ اُمَنَآءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاؤُهٗ وَعِبَادُهٗ وَ
اَصْفِیَآؤُهٗ وَاَنْصَارُ تَوْحِیْدِهٖ وَاَرْكَانُ تَمْجِیْدِهٖ وَدُعَاتُهٗ اِلٰی كُتُبِهٖ وَحَرَسَةُ خَلَآئِقِهٖ وَحَفَظَةُ
وَدَائِعِهٖ لَا یَسْبِقُكُمْ ثَنَآءُ الْمَلٰٓئِكَةِ فِی الْاِخْلَاصِ وَالْخُشُوْعِ وَلَا یُضَادُّكُمْ ذُوْ ابْتِهَالٍ وَخُضُوْعٍ
اَنّٰی وَلَكُمُ الْقُلُوْبُ الَّتِیْ تَوَلَّی اللّٰهُ رِیَاضَتَهَا بِالْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ وَجَعَلَهَا اَوْعِیَةً لِلشُّكْرِ وَالثَّنَآءِ
وَاٰمَنَهَا مِنْ عَوَارِضِ الْغَفْلَةِ وَصَفَّاهَا مِنْ سُوْٓءِ الْفَتْرَةِ بَلْ یَتَقَرَّبُ اَهْلُ السَّمَآءِ بِحُبِّكُمْ
وَبِالْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَتَوَاتُرِ الْبُكَآءِ عَلٰی مُصَابِكُمْ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِشِیْعَتِكُمْ وَمُحِبِّیْكُمْ
فَاَنَا اُشْهِدُ اللّٰهَ خَالِقِیْ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِیَآئَهٗ وَاُشْهِدُكُمْ یَا مَوَالِیَّ اَنِّیْ مُؤْمِنٌ بِوِلَایَتِكُمْ
مُعْتَقِدٌ لِاِمَامَتِكُمْ مُقِرٌّ بِخِلَافَتِكُمْ عَارِفٌ بِمَنْزِلَتِكُمْ مُوْقِنٌ بِعِصْمَتِكُمْ خَاضِعٌ لِوِلَایَتِكُمْ
مُتَقَرِّبٌ اِلَی اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ وَبِالْبَرَآئَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ عَالِمٌ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ طَهَّرَكُمْ مِنَ الْفَوَاحِشِ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ كُلِّ رِیْبَةٍ وَنَجَاسَةٍ وَدَنِیَّةٍ وَرَجَاسَةٍ وَمَنَحَكُمْ رَایَةَ الْحَقِّ
الَّتِیْ مَنْ تَقَدَّمَهَا ضَلَّ وَمَنْ تَاَخَّرَ عَنْهَا زَلَّ وَفَرَضَ طَاعَتَكُمْ عَلٰی كُلِّ اَسْوَدَ وَاَبْیَضَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكُمْ قَدْ وَفَیْتُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَذِمَّتِهٖ وَبِكُلِّ مَا اشْتَرَطَ عَلَیْكُمْ فِیْ كِتَابِهٖ وَدَعَوْتُمْ اِلٰی
سَبِیْلِهٖ وَاَنْفَدْتُمْ طَاقَتَكُمْ فِیْ مَرْضَاتِهٖ وَحَمَلْتُمُ الْخَلَآئِقَ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ وَمَسَالِكِ
الرِّسَالَةِ وَسِرْتُمْ فِیْهِمْ بِسِیْرَةِ الْاَنْبِیَآءِ وَمَذَاهِبِ الْاَوْصِیَآءِ فَلَمْ یُطَعْ لَكُمْ اَمْرٌ وَلَمْ تُصْغَ
اِلَیْكُمْ اُذُنٌ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰی اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ اس کے بعد اپنے آپ کو قبر مبارک سے
چمٹا اور پڑھے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ لَقَدْ اُرْضِعْتَ بِثَدْیِ الْاِیْمَانِ وَفُطِمْتَ بِنُوْرِ الْاِسْلَامِ
وَغُذِّیْتَ بِبَرْدِ الْیَقِیْنِ وَاُلْبِسْتَ حُلَلَ الْعِصْمَةِ وَاصْطُفِیْتَ وَوُرِّثْتَ عِلْمَ الْكِتَابِ وَلُقِّنْتَ

رَحِمْتَ هٰذِهِ النَّفْسَ
الْجَزُوْعَةَ وَهٰذِهِ الرِّمَّةَ
الْهَلُوْعَةَ الَّتِیْ لَا تَسْتَطِیْعُ
حَرَّ شَمْسِكَ فَكَیْفَ تَسْتَطِیْعُ
حَرَّ نَارِكَ وَالَّتِیْ لَا تَسْتَطِیْعُ
صَوْتَ رَعْدِكَ فَكَیْفَ
تَسْتَطِیْعُ غَضَبَكَ فَارْحَمْنِیْ
اَللّٰهُمَّ فَاِنِّیْ امْرُءٌ حَقِیْرٌ وَ
خَطَرِیْ یَسِیْرٌ وَلَیْسَ عَذَابِیْ
مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ مُلْكِكَ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَلَوْ اَنَّ عَذَابِیْ
مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ مُلْكِكَ
لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَیْهِ
وَاَحْبَبْتُ اَنْ یَكُوْنَ
ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ سُلْطَانُكَ
اَللّٰهُمَّ اَعْظَمُ وَمُلْكُكَ
اَدْوَمُ مِنْ اَنْ تَزِیْدَ فِیْهِ
طَاعَةُ الْمُطِیْعِیْنَ اَوْ تَنْقُصَ
مِنْهُ مَعْصِیَةُ الْمُذْنِبِیْنَ
فَارْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

فَصْلَ الْخِطَابِ وَاَوْضَحَ بِمَكَانِكَ مَعَارِفَ التَّنْزِيلِ وَغَوَامِضَ التَّاْوِيلِ وَسَلَّمَتْ اِلَيْكَ رَايَةَ
الْحَقِّ وَكُلِّفْتَ هِدَايَةَ الْخَلْقِ وَنُبِذَ اِلَيْكَ عَهْدُ الْاِمَامَةِ وَاُلْزِمْتَ حِفْظَ الشَّرِيعَةِ وَاَشْهَدُ
يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِشَرَائِطِ الْوَصِيَّةِ وَقَضَيْتَ مَا لَزِمَكَ مِنْ حَدِّ الطَّاعَةِ وَنَهَضْتَ
بِاَعْبَاءِ الْاِمَامَةِ وَحْتَذَيْتَ مِثَالَ النُّبُوَّةِ فِي الصَّبْرِ وَالْاِجْتِهَادِ وَالنَّصِيحَةِ لِلْعِبَادِ وَكَظْمِ
الْغَيْظِ وَالْعَفْوِ عَنِ النَّاسِ وَعَزَمْتَ عَلَى الْعَدْلِ فِي الْبَرِيَّةِ وَالنَّصَفَةِ فِي الْقَضِيَّةِ وَوَكَّدْتَ
الْحُجَجَ عَلَى الْاُمَّةِ بِالدَّلَائِلِ الصَّادِقَةِ وَالشَّرِيعَةِ النَّاطِقَةِ وَدَعَوْتَ اِلَى اللهِ بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَمُنِعْتَ مِنْ تَقْوِيمِ الزَّيْغِ وَسَدِّ الثَّلْمِ وَاِصْلَاحِ الْفَاسِدِ وَكَسْرِ الْمُعَانِدِ
وَاِحْيَاءِ السُّنَنِ وَاِمَاتَةِ الْبِدَعِ حَتّٰى فَارَقْتَ الدُّنْيَا وَاَنْتَ شَهِيدٌ وَلَقِيتَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَنْتَ حَمِيدٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ تَتَرَادَفُ وَتَزِيدُ پھر پاؤں کی طرف
جائے اور یہ پڑھے يَا سَادَتِي يَا آلَ رَسُولِ اللهِ اِنِّي بِكُمْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْخِلَافِ
عَلَى الَّذِينَ غَدَرُوا بِكُمْ وَنَكَثُوا بَيْعَتَكُمْ وَجَحَدُوا وِلَايَتَكُمْ وَاَنْكَرُوا مَنْزِلَتَكُمْ
وَخَلَعُوا رِبْقَةَ طَاعَتِكُمْ وَهَجَرُوا اَسْبَابَ مَوَدَّتِكُمْ وَتَقَرَّبُوا اِلَى فَرَاعِنَتِهِمْ بِالْبَرَاءَةِ
مِنْكُمْ وَالْاِعْرَاضِ عَنْكُمْ وَمَنَعُوكُمْ مِنْ اِقَامَةِ الْحُدُودِ وَاسْتِيصَالِ الْجُحُودِ وَشَعْبِ الصَّدْعِ
وَلَمِّ الشَّعَثِ وَسَدِّ الْخَلَلِ وَتَثْقِيفِ الْاَوَدِ وَاِمْضَاءِ الْاَحْكَامِ وَتَهْذِيبِ الْاِسْلَامِ وَقَمْعِ الْآثَامِ
وَاَرْهَجُوا عَلَيْكُمْ نَقْعَ الْحُرُوبِ وَالْفِتَنِ وَاَنْحَوْا عَلَيْكُمْ سُيُوفَ الْاَحْقَادِ وَهَتَكُوا مِنْكُمُ السُّتُورَ
وَابْتَاعُوا بِخُمُسِكُمُ الْخُمُورَ وَصَرَفُوا صَدَقَاتِ الْمَسَاكِينِ اِلَى الْمُضْحِكِينَ وَالسَّاخِرِينَ
وَذٰلِكَ بِمَا طَرَّقَتْ لَهُمُ الْفَسَقَةُ الْغُوَاةُ وَالْحَسَدَةُ الْبُغَاةُ اَهْلُ النَّكْثِ وَالْغَدْرِ وَالْخِلَافِ
وَالْمَكْرِ وَالْقُلُوبِ الْمُنْتِنَةِ مِنْ قَذَرِ الشِّرْكِ وَالْاَجْسَادِ الْمُشْحَنَةِ مِنْ دَرَنِ الْكُفْرِ الَّذِينَ
اَضَبُّوا عَلَى النِّفَاقِ وَاَكَبُّوا عَلَى عَلَائِقِ الشِّقَاقِ فَلَمَّا مَضَى الْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
اخْتَطَفُوا الْغِرَّةَ وَانْتَهَزُوا الْفُرْصَةَ وَانْتَهَكُوا الْحُرْمَةَ وَغَادَرُوهُ عَلَى فِرَاشِ الْوَفَاةِ وَاَسْرَعُوا
لِنَقْضِ الْبَيْعَةِ وَمُخَالَفَةِ الْمَوَاثِيقِ الْمُؤَكَّدَةِ وَخِيَانَةِ الْاَمَانَةِ الْمَعْرُوضَةِ عَلَى الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ
وَاَبَتْ اَنْ تَحْمِلَهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ الظَّلُومُ الْجَهُولُ ذُو الشِّقَاقِ وَالْعِزَّةِ بِالْآثَامِ الْمُؤْلِمَةِ

توبہ کے لئے دُعا

علیہ السّلام وکان من دعائہ
علیہ السلام فی ذکر التوبۃ
وطلبہا یعنی یہ دعا حضرت
توبہ کے ذکر کرنے اور طلب
کرنے میں پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ
يَا مَنْ لَا يَصِفُهُ نَعْتُ الْوَاصِفِينَ
وَيَا مَنْ لَا يُجَاوِزُهُ رَجَاءُ
الرَّاجِينَ وَيَا مَنْ لَا يَضِيعُ
لَدَيْهِ اَجْرُ الْمُحْسِنِينَ وَيَا
مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى خَوْفِ الْعَابِدِينَ
وَيَا مَنْ هُوَ غَايَةُ خَشْيَةِ
الْمُتَّقِينَ هٰذَا مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ
اَيْدِي الذُّنُوبِ وَ
قَادَتْهُ اَزِمَّةُ الْخَطَايَا وَ
اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ
فَقَصَّرَ عَمَّا اَمَرْتَ بِهِ تَفْرِيطًا
وَتَعَاطٰى مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَغْرِيرًا
كَالْجَاهِلِ بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهِ
اَوْ كَالْمُنْكِرِ فَضْلَ اِحْسَانِكَ
اِلَيْهِ حَتّٰى اِذَا انْفَتَحَ لَهُ بَصَرُ
الْهُدٰى وَتَقَشَّعَتْ عَنْهُ
سَحَائِبُ الْعَمٰى اَحْصٰى مَا
ظَلَمَ بِهِ نَفْسَهُ وَفَكَّرَ فِيمَا
خَالَفَ بِهِ رَبَّهُ فَرَاٰى كَبِيرَ
عِصْيَانِهِ كَبِيرًا وَجَلِيلَ
مُخَالَفَتِهِ جَلِيلًا فَاَقْبَلَ

وَالْاَنَفَۃِ عَنِ الْاِنْقِیَادِ لِحَمِیْدِ الْعَاقِبَۃِ فَحَشَدَ سِفْلَۃَ الْاَعْرَابِ وَبَقَایَا الْاَحْزَابِ اِلٰی دَارِ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ
وَمَهْبِطِ الْوَحْیِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَمُسْتَقَرِّ سُلْطَانِ الْوِلَایَۃِ وَمَعْدِنِ الْوَصِیَّۃِ وَالْخِلَافَۃِ وَالْاِمَامَۃِ
حَتّٰی نَقَضُوْا عَهْدَ الْمُصْطَفٰی فِیْ اَخِیْهِ عَلَمِ الْهُدٰی وَالْمُبَیِّنِ طَرِیْقَ النَّجَاۃِ مِنْ طُرُقِ الرَّدٰی وَجَرَحُوْا
کَبِدَ خَیْرِ الْوَرٰی فِیْ ظُلْمِ ابْنَتِهٖ وَاضْطِهَادِ حَبِیْبَتِهٖ وَاهْتِضَامِ عَزِیْزَتِهٖ بَضْعَۃِ لَحْمِهٖ وَفِلْذَۃِ کَبِدِهٖ
وَخَذَلُوْا بَعْلَهَا وَصَغَّرُوْا قَدْرَهٗ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهٗ وَقَطَعُوْا رَحِمَهٗ وَاَنْکَرُوْا اُخُوَّتَهٗ وَهَجَرُوْا مَوَدَّتَهٗ
وَنَقَضُوْا طَاعَتَهٗ وَجَحَدُوْا وِلَایَتَهٗ وَاَطْمَعُوْا (نسخہ: اَطْمَعُوْا) الْعَبِیْدَ فِیْ خِلَافَتِهٖ وَقَادُوْهُ اِلٰی بَیْعَتِهِمْ مُصْلِتَۃً سُیُوْفَهَا
مُقْذِعَۃً اَسِنَّتَهَا وَهُوَ سَاخِطُ الْقَلْبِ هَائِجُ الْغَضَبِ شَدِیْدُ الصَّبْرِ کَاظِمُ الْغَیْظِ یَدْعُوْنَهٗ اِلٰی بَیْعَتِهِمُ
الَّتِیْ عَمَّ شُؤْمُهَا الْاِسْلَامَ وَزَرَعَتْ فِیْ قُلُوْبِ اَهْلِهَا الْاٰثَامَ وَعَقَّتْ سَلْمَانَهَا وَطَرَدَتْ مِقْدَادَهَا وَنَفَتْ
جُنْدُبَهَا وَفَتَقَتْ بَطْنَ عَمَّارِهَا وَحَرَّفَتِ الْقُرْاٰنَ وَبَدَّلَتِ الْاَحْکَامَ وَغَیَّرَتِ الْمَقَامَ وَاَبَاحَتِ
الْخُمُسَ لِلطُّلَقَآءِ وَسَلَّطَتْ اَوْلَادَ اللُّعَنَآءِ عَلَی الْفُرُوْجِ وَالدِّمَآءِ وَخَلَطَتِ الْحَلَالَ بِالْحَرَامِ وَاسْتَخَفَّتْ
بِالْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَهَدَمَتِ الْکَعْبَۃَ وَاَغَارَتْ عَلٰی دَارِ الْهِجْرَۃِ یَوْمَ الْحَرَّۃِ وَاَبْرَزَتْ بَنَاتِ الْمُهَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ لِلنَّکَالِ وَالسَّوْرَۃِ وَاَلْبَسَتْهُنَّ ثَوْبَ الْعَارِ وَالْفَضِیْحَۃِ وَرَخَّصَتْ لِاَهْلِ الشُّبْهَۃِ فِیْ قَتْلِ اَهْلِ
بَیْتِ الصَّفْوَۃِ وَاِبَادَۃِ نَسْلِهٖ وَاسْتِئْصَالِ شَافَتِهٖ وَسَبْیِ حَرَمِهٖ وَقَتْلِ اَنْصَارِهٖ وَکَسْرِ مِنْبَرِهٖ وَقَلْبِ
مَفْخَرِهٖ وَاِخْفَآءِ دِیْنِهٖ وَقَطْعِ ذِکْرِهٖ یَا مَوَالِیَّ فَلَوْ عَایَنَکُمُ الْمُصْطَفٰی وَسِهَامُ الْاُمَّۃِ مُغْرَقَۃٌ فِیْ اَکْبَادِکُمْ
وَرِمَاحُهُمْ مُشْرَعَۃٌ فِیْ نُحُوْرِکُمْ وَسُیُوْفُهَا مُوْلَغَۃٌ فِیْ دِمَآئِکُمْ یَشْفِیْ اَبْنَآءُ الْعَوَاهِرِ غَلِیْلَ الْفِسْقِ مِنْ
وَرَعِکُمْ وَغَیْظَ الْکُفْرِ مِنْ اِیْمَانِکُمْ وَاَنْتُمْ بَیْنَ صَرِیْعٍ فِی الْمِحْرَابِ قَدْ فَلَقَ السَّیْفُ هَامَتَهٗ وَشَهِیْدٍ
فَوْقَ الْجَنَازَۃِ قَدْ شُکَّتْ اَکْفَانُهٗ بِالسِّهَامِ وَقَتِیْلٍ بِالْعَرَآءِ قَدْ رُفِعَ فَوْقَ الْقَنَاۃِ رَاْسُهٗ وَمُکَبَّلٍ
فِی السِّجْنِ قَدْ رُضَّتْ بِالْحَدِیْدِ اَعْضَآؤُهٗ وَمَسْمُوْمٍ قَدْ قُطِّعَتْ بِجُرَعِ السَّمِّ اَمْعَآؤُهٗ وَشَمْلُکُمْ عَبَادِیْدُ
تُفْنِیْهِمُ الْعَبِیْدُ وَاَبْنَآءُ الْعَبِیْدِ فَهَلِ الْمِحَنُ یَا سَادَتِیْ اِلَّا الَّتِیْ لَزِمَتْکُمْ وَالْمَصَآئِبُ اِلَّا الَّتِیْ عَمَّتْکُمْ وَالْفَجَآئِعُ
اِلَّا الَّتِیْ خَصَّتْکُمْ وَالْقَوَارِعُ اِلَّا الَّتِیْ طَرَقَتْکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَاَجْسَادِکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ پھر قبر مبارک کو بوسہ دے اور یہ کہے بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ یَا اٰلَ الْمُصْطَفٰی اِنَّا لَا
نَمْلِکُ اِلَّا اَنْ نَطُوْفَ حَوْلَ مَشَاهِدِکُمْ وَنُعَزِّیْ فِیْهَا اَرْوَاحَکُمْ عَلٰی هٰذِهِ الْمَصَآئِبِ الْعَظِیْمَۃِ

نَحْوَکَ مُؤَمِّلًا لَکَ مُسْتَحْیِیًا
مِنْکَ وَوَجَّهَ رَغْبَتَهٗ اِلَیْکَ
ثِقَۃً بِکَ فَاَمَّکَ بِطَمَعِهٖ
یَقِیْنًا وَقَصَدَکَ بِخَوْفِهٖ
اِخْلَاصًا قَدْ خَلَا طَمَعُهٗ
مِنْ کُلِّ مَطْمُوْعٍ فِیْهِ
غَیْرِکَ وَاَفْرَخَ رَوْعُهٗ مِنْ
کُلِّ مَحْذُوْرٍ مِنْهُ سِوَاکَ
فَمَثَلَ بَیْنَ یَدَیْکَ مُتَضَرِّعًا
وَغَمَّضَ بَصَرَهٗ اِلَی الْاَرْضِ
مُتَخَشِّعًا وَطَاْطَاَ رَاْسَهٗ
لِعِزَّتِکَ مُتَذَلِّلًا وَاَبَثَّکَ
مِنْ سِرِّهٖ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْهُ
خُضُوْعًا وَعَدَّدَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ
مَا اَنْتَ اَحْصٰی لَهَا خُشُوْعًا
وَاسْتَغَاثَ بِکَ مِنْ عَظِیْمِ مَا
وَقَعَ بِهٖ فِیْ عِلْمِکَ وَقَبِیْحِ
مَا فَضَحَهٗ فِیْ حُکْمِکَ مِنْ
ذُنُوْبٍ اَدْبَرَتْ لَذَّاتُهَا
فَذَهَبَتْ وَاَقَامَتْ تَبِعَاتُهَا
فَلَزِمَتْ لَا یُنْکِرُ یَا اِلٰهِیْ عَدْلَکَ
اِنْ عَاقَبْتَهٗ وَلَا یَسْتَعْظِمُ
عَفْوَکَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ وَرَحِمْتَهٗ
لِاَنَّکَ الرَّبُّ الْکَرِیْمُ الَّذِیْ
لَا یَتَعَاظَمُهٗ غُفْرَانُ الذَّنْبِ
الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ فَهَا اَنَا ذَا قَدْ

الحآئر لتربة فنائكم والرزية الجليلة النازلة بساحتكم التي اثبتت في قلوب شيعتكم القروح واورثت
اكبادهم الجروح وزرعت في صدورهم الغصص فنحن نشهد الله انا قد شاركنا اوليآئكم
وانصاركم المتقدمين في اراقة دماء الناكثين والقاسطين والمارقين وقتلة ابي عبد الله
سيد شباب اهل الجنة عليه السلام يوم كربلاء بالنيات والقلوب والتاسف على فوت تلك المواقف
التي حضروا لنصرتكم وعليكم منا السلام ورحمة الله وبركاته **پھر قبر مبارک کو اپنے اور قبلہ کے**
درمیان قرار دے اور یہ پڑھے اللهم يا ذا القدرة التي صدر عنها العالم مكونا مبروءا عليها
مفطورا تحت ظل العظمة فنطقت شواهد صنعك فيه بانك انت الله لا اله الا انت مكونه
وبارئه وفاطره ابتدعته لا من شيء ولا على شيء ولا في شيء ولا لوحشة دخلت عليك اذ لا
غيرك ولا حاجة بدت لك في تكوينه ولا لاستعانة منك على الخلق بعده بل انشاته ليكون
دليلا عليك بانك بائن من الصنع فلا يطيق المنصف لعقله انكارك والموسوم بصحة المعرفة
جحودك اسئلك بشرف الاخلاص في توحيدك وحرمة التعلق بكتابك واهل بيت نبيك ان
تصلي على ادم بديع فطرتك وبكر حجتك ولسان قدرتك والخليفة في بسيطتك وعلى محمد
الخالص من صفوتك والفاحص عن معرفتك والغائص المامون على مكنون سريرتك
بما اوليته من نعمتك بمعونتك وعلى من بينهما من النبيين والمكرمين والاوصيآء و
الصديقين وان تهبني لامامي هذا **پھر اپنے چہرے کی طرف کو ضریح مبارک پر رکھے اور یہ پڑھے**
اللهم بمحل هذا السيد من طاعتك وبمنزلته عندك لا تمتني فجاة ولا تحرمني توبة وارزقني
الورع عن محارمك دينا ودنيا واشغلني بالاخرة عن طلب الاولى ووفقني لما تحب وترضى
وجنبني اتباع الهوى والاغترار بالاباطيل والمنى اللهم اجعل السداد في قولي والصواب
في فعلي والصدق والوفآء في ضماني ووعدي والحفظ والايناس مقرونين بعهدي ووعدي والبر والاحسان من شاني وخلقي واجعل السلامة
لي شاملة والعافية بي محيطة ملتفة ولطيف صنعك وعونك مصروفا الي وحسن توفيقك و
يسرك موفورا علي واحيني يا رب سعيدا وتوفني شهيدا وطهرني للموت وما بعده اللهم
واجعل الصحة والنور في سمعي وبصري والجدة والخير في طرقي والهدى والبصيرة في ديني

توبہ کے لیے دعا

جئتك مطيعا لامرك فيما
امرت به من الدعاء
متنجزا وعدك فيما وعدت
به من الاجابة اذ تقول
ادعوني استجب لكم اللهم
فصل على محمد واله و
القني بمغفرتك كما لقيتك
باقراري وارفعني عن
مصارع الذنوب كما
وضعت لك نفسي واسترني
بسترك كما تانيتني عن
الانتقام مني اللهم وثبت
في طاعتك نيتي واحكم
في عبادتك بصيرتي ووفقني
من الاعمال لما تغسل به
دنس الخطايا عني وتوفني
على ملتك وملة نبيك محمد
عليه السلام اذا توفيتني اللهم
اني اتوب اليك في مقامي هذا
من كبائر ذنوبي وصغائرها
وبواطن سيئاتي وظواهرها
وسوالف زلاتي وحوادثها
توبة من لا يحدث نفسه
بمعصية ولا يضمر ان يعود
في خطيئة وقد قلت
يا الهي في محكم كتابك
انك تقبل التوبة عن

وَمَذْهَبِي وَالْمُنْيَةَ اَنْ اَبَدًا نُصْبَ عَيْنِي وَالذِّكْرَ وَالْمَوْعِظَةَ شِعَارِي وَدِثَارِي وَالْفِكْرَةَ وَالْعِبْرَةَ
اُنْسِي وَعِمَادِي وَمَكِّنِ الْيَقِيْنَ فِي قَلْبِي وَاجْعَلْهُ اَوْثَقَ الْاَشْيَاءِ فِي نَفْسِي وَاَغْلِبْهُ عَلٰى رَأْيِي وَعَزْمِي
وَاجْعَلِ الْاِرْشَادَ فِي عَمَلِي وَالتَّسْلِيْمَ لِاَمْرِكَ مِهَادِي وَسَنَدِي وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ وَقَدَرِكَ اَقْصٰى
عَزْمِي وَنِهَايَتِي وَاَبْعَدَ هَمِّي وَغَايَتِي حَتّٰى لَا اَتَّقِيَ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ بِدِيْنِي وَلَا اَطْلُبَ بِهِ غَيْرَ اٰخِرَتِي
وَلَا اَسْتَدْعِيَ مِنْهُ اِطْرَائِي وَمَدْحِي وَاجْعَلْ خَيْرَ الْعَوَاقِبِ عَاقِبَتِي وَخَيْرَ الْمَصَائِرِ مَصِيْرِي وَاَنْعَمَ الْعَيْشِ
عَيْشِي وَاَفْضَلَ الْهُدٰى هُدَايَ وَاَوْفَرَ الْحُظُوْظِ حَظِّي وَاَجْزَلَ الْاَقْسَامِ قِسْمِي وَنَصِيْبِي وَكُنْ لِي يَا رَبِّ
مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلِيًّا وَاِلٰى كُلِّ خَيْرٍ دَلِيْلًا وَقَائِدًا وَمِنْ كُلِّ بَاغٍ وَحَسُوْدٍ ظَهِيْرًا وَمَانِعًا اَللّٰهُمَّ بِكَ
اعْتِدَادِي وَعِصْمَتِي وَثِقَتِي وَتَوْفِيْقِي وَحَوْلِي وَقُوَّتِي وَلَكَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَفِي قَبْضَتِكَ سُكُوْنِي
وَحَرَكَتِي وَاِنَّ بِعُرْوَتِكَ الْوُثْقٰى اسْتِمْسَاكِي وَوُصْلَتِي وَعَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا اعْتِمَادِي وَتَوَكُّلِي
وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمَسِّ سَقَرَ نَجَاتِي وَخَلَاصِي وَفِي دَارِ اَمْنِكَ وَكَرَامَتِكَ مَثْوَايَ وَمُنْقَلَبِي وَعَلٰى اَيْدِي
سَادَتِي وَمَوَالِيَّ اٰلِ الْمُصْطَفٰى فَوْزِي وَفَرَجِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَاَهْلِ بَيْتِي وَجِيْرَانِي وَلِكُلِّ
مَنْ قَلَّدَنِي يَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ چوتھے وہ دعا ہے جو مضامین
عالیہ پر مشتمل ہے اور جسے ہر ایک امام علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھا جائے اور اس دعا کو سید
بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزائرین میں اسی سابقہ زیارت جامعہ کے بعد ذکر کیا ہے اور وہ
دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي زُرْتُ هٰذَا الْاِمَامَ مُقِرًّا بِاِمَامَتِهِ مُعْتَقِدًا الْفَرْضَ طَاعَتِهِ فَقَصَدْتُ
مَشْهَدَهُ بِذُنُوْبِي وَعُيُوْبِي وَمُوْبِقَاتِ اٰثَامِي وَكَثْرَةِ سَيِّئَاتِي وَخَطَايَايَ وَمَا تَعْرِفُهُ مِنِّي مُسْتَجِيْرًا
بِعَفْوِكَ مُسْتَعِيْذًا بِحِلْمِكَ رَاجِيًا رَحْمَتَكَ لَاجِئًا اِلٰى رُكْنِكَ عَائِذًا بِرَاْفَتِكَ مُسْتَشْفِعًا
بِوَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيَائِكَ وَصَفِيِّكَ وَابْنِ اَصْفِيَائِكَ وَاَمِيْنِكَ وَابْنِ اُمَنَائِكَ وَخَلِيْفَتِكَ وَابْنِ
خُلَفَائِكَ الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَالذَّرِيْعَةَ اِلٰى رَاْفَتِكَ وَغُفْرَانِكَ
اَللّٰهُمَّ وَاَوَّلُ حَاجَتِي اِلَيْكَ اَنْ تَغْفِرَ لِي مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِي عَلٰى كَثْرَتِهَا وَاَنْ تَعْصِمَنِي فِيْمَا
بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَتُطَهِّرَ دِيْنِي مِمَّا يُدَنِّسُهُ وَيَشِيْنُهُ وَيُزْرِي بِهِ وَتَحْمِيَهُ مِنَ الرَّيْبِ وَالشَّكِّ وَالْفَسَادِ

عِبَادِكَ وَتَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ
وَتُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ فَاقْبَلْ تَوْبَتِي
كَمَا وَعَدْتَ وَاعْفُ عَنْ
سَيِّئَاتِي كَمَا ضَمِنْتَ وَاَوْ
جِبْ لِي مَحَبَّتَكَ كَمَا شَرَطْتَ
وَلَكَ يَا رَبِّ شَرْطِي اَلَّا اَعُوْدَ
فِي مَكْرُوْهِكَ وَضَمَانِي
اَلَّا اَرْجِعَ فِي مَذْمُوْمِكَ
وَعَهْدِي اَنْ اَهْجُرَ جَمِيْعَ مَعَاصِيْكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا عَمِلْتُ
فَاغْفِرْ لِي مَا عَلِمْتَ وَاصْرِفْنِي
بِقُدْرَتِكَ اِلٰى مَا اَحْبَبْتَ اَللّٰهُمَّ
وَعَلَيَّ تَبِعَاتٌ قَدْ حَفِظْتُهُنَّ
وَتَبِعَاتٌ قَدْ نَسِيْتُهُنَّ وَكُلُّهُنَّ
بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَعِلْمِكَ
الَّذِي لَا يَنْسٰى فَعَوِّضْ مِنْهَا
اَهْلَهَا وَاحْطُطْ عَنِّي وِزْرَهَا
وَخَفِّفْ عَنِّي ثِقْلَهَا وَاعْصِمْنِي
مِنْ اَنْ اُقَارِفَ مِثْلَهَا اَللّٰهُمَّ
وَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِي بِالتَّوْبَةِ اِلَّا
بِعِصْمَتِكَ وَلَا اسْتِمْسَاكَ بِي
عَنِ الْخَطَايَا اِلَّا عَنْ قُوَّتِكَ
فَقَوِّنِي بِقُوَّةٍ كَافِيَةٍ وَتَوَلَّنِي
بِعِصْمَةٍ مَانِعَةٍ اَللّٰهُمَّ اَيُّمَا
عَبْدٍ تَابَ اِلَيْكَ وَهُوَ فِي عِلْمِ
الْغَيْبِ عِنْدَكَ فَاسِخٌ لِتَوْبَتِهِ

وَالشِّرْكِ وَتُثَبِّتَنِي عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَذُرِّيَّتِهِ النُّجَبَاءِ السُّعَدَاءِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ
وَرَحْمَتُكَ وَسَلَامُكَ وَبَرَكَاتُكَ وَتُحْيِيَنِي مَا اَحْيَيْتَنِي عَلٰى طَاعَتِهِمْ وَتُمِيتَنِي اِذَا اَمَتَّنِي عَلٰى طَاعَتِهِمْ
وَاَنْ لَا تَمْحُوَ مِنْ قَلْبِي مَوَدَّتَهُمْ وَمَحَبَّتَهُمْ وَبُغْضَ اَعْدَائِهِمْ وَمُرَافَقَةَ اَوْلِيَائِهِمْ وَبِرَّهُمْ وَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ
اَنْ تَقَبَّلَ ذٰلِكَ مِنِّي وَتُحَبِّبَ اِلَيَّ عِبَادَتَكَ وَالْمُوَاظَبَةَ عَلَيْهَا وَتُنَشِّطَنِي لَهَا وَتُبَغِّضَ اِلَيَّ مَعَاصِيَكَ وَمَحَارِمَكَ
وَتَدْفَعَنِي عَنْهَا وَتُجَنِّبَنِي التَّقْصِيرَ فِي صَلَوَاتِي وَالْاِسْتِهَانَةَ بِهَا وَالتَّرَاخِيَ عَنْهَا وَتُوَفِّقَنِي لِتَاْدِيَتِهَا كَمَا
فَرَضْتَ وَاَمَرْتَ بِهِ عَلٰى سُنَّةِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ خُضُوعًا وَ
خُشُوعًا وَتَشْرَحَ صَدْرِي لِاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاِعْطَاءِ الصَّدَقَاتِ وَبَذْلِ الْمَعْرُوفِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى
شِيعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمُوَاسَاتِهِمْ وَلَا تَتَوَفَّانِي اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَرْزُقَنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَزِيَارَةَ
قَبْرِ نَبِيِّكَ وَقُبُورِ الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ تَوْبَةً نَصُوحًا تَرْضَاهَا وَنِيَّةً تَحْمَدُهَا
وَعَمَلًا صَالِحًا تَقْبَلُهُ وَاَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي اِذَا تَوَفَّيْتَنِي وَتُهَوِّنَ عَلَيَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَتَحْشُرَنِي
فِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَتَجْعَلَ دَمْعِي غَزِيرًا فِي
طَاعَتِكَ وَعَبْرَتِي جَارِيَةً فِيمَا يُقَرِّبُنِي مِنْكَ وَقَلْبِي عَطُوفًا عَلٰى اَوْلِيَائِكَ وَتَصُونَنِي فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا
مِنَ الْعَاهَاتِ وَالْاٰفَاتِ وَالْاَمْرَاضِ الشَّدِيدَةِ وَالْاَسْقَامِ الْمُزْمِنَةِ وَجَمِيعِ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ وَالْحَوَادِثِ
وَتَصْرِفَ قَلْبِي عَنِ الْحَرَامِ وَتُبَغِّضَ اِلَيَّ مَعَاصِيَكَ وَتُحَبِّبَ اِلَيَّ الْحَلَالَ وَتَفْتَحَ لِي اَبْوَابَهُ وَتُثَبِّتَ نِيَّتِي
وَفِعْلِي عَلَيْهِ وَتَمُدَّ فِي عُمْرِي وَتُغْلِقَ اَبْوَابَ الْمِحَنِ عَنِّي وَلَا تَسْلُبَنِي مَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيَّ وَلَا تَسْتَرِدَّ
شَيْئًا مِمَّا اَحْسَنْتَ بِهِ اِلَيَّ وَلَا تَنْزِعَ مِنِّي النِّعَمَ الَّتِي اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ وَتَزِيدَنِي فِيمَا خَوَّلْتَنِي وَتُضَاعِفَهُ
اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَتَرْزُقَنِي مَالًا كَثِيرًا وَاسِعًا سَائِغًا هَنِيئًا نَامِيًا وَافِيًا وَعِزًّا بَاقِيًا كَافِيًا
وَجَاهًا عَرِيضًا مَنِيعًا وَنِعْمَةً سَابِغَةً عَامَّةً تُغْنِيَنِي بِذٰلِكَ عَنِ الْمَطَالِبِ الْمُنَكَّدَةِ وَالْمَوَارِدِ
الصَّعْبَةِ وَتُخَلِّصَنِي مِنْهَا مُعَافًا فِي دِينِي وَنَفْسِي وَوَلَدِي وَمَا اَعْطَيْتَنِي وَمَنَحْتَنِي وَتَحْفَظَ عَلَيَّ مَالِي
وَجَمِيعَ مَا خَوَّلْتَنِي وَتَقْبِضَ عَنِّي اَيْدِيَ الْجَبَابِرَةِ وَتَرُدَّنِي اِلٰى وَطَنِي وَتُبَلِّغَنِي نِهَايَةَ اَمَلِي فِي دُنْيَايَ
وَاٰخِرَتِي وَتَجْعَلَ عَاقِبَةَ اَمْرِي مَحْمُودَةً حَسَنَةً سَلِيمَةً وَتَجْعَلَنِي رَحِيبَ الصَّدْرِ وَاسِعَ الْحَالِ حَسَنَ
الْخُلُقِ بَعِيدًا مِنَ الْبُخْلِ وَالْمَنْعِ وَالنِّفَاقِ وَالْكِذْبِ وَالْبَهْتِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَتُرَسِّخَ فِي قَلْبِي مَحَبَّةَ مُحَمَّدٍ

وَعَائِدٌ فِي ذَنْبِهِ وَخَطِيئَتِهِ فَاِنِّي
اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَكُونَ كَذٰلِكَ فَاجْعَلْ
تَوْبَتِي هٰذِهِ تَوْبَةً لَا اَحْتَاجُ بَعْدَهَا
اِلٰى تَوْبَةٍ تَوْبَةً مُوجِبَةً لِمَحْوِ
مَا سَلَفَ وَالسَّلَامَةِ فِيمَا بَقِيَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنْ
جَهْلِي وَاَسْتَوْهِبُكَ سُوءَ فِعْلِي
فَاضْمُمْنِي اِلٰى كَنَفِ رَحْمَتِكَ
تَطَوُّلًا وَاسْتُرْنِي بِسِتْرِ عَافِيَتِكَ
تَفَضُّلًا اَللّٰهُمَّ وَاِنِّي اَتُوبُ
اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَ
اِرَادَتَكَ اَوْ زَالَ عَنْ
مَحَبَّتِكَ مِنْ خَطَرَاتِ قَلْبِي
وَلَحَظَاتِ عَيْنِي وَحِكَايَاتِ
لِسَانِي تَوْبَةً تَسْلَمُ بِهَا كُلُّ
جَارِحَةٍ عَلٰى حِيَالِهَا مِنْ
تَبِعَاتِكَ وَتَاْمَنُ مِمَّا
يَخَافُ الْمُعْتَدُونَ مِنْ
اَلِيمِ سَطَوَاتِكَ اَللّٰهُمَّ
فَارْحَمْ وَحْدَتِي بَيْنَ يَدَيْكَ
وَوَجِيبَ قَلْبِي مِنْ خَشْيَتِكَ
وَاضْطِرَابَ اَرْكَانِي
مِنْ هَيْبَتِكَ فَقَدْ اَقَامَتْنِي
يَا رَبِّ ذُنُوبِي مَقَامَ الْخِزْيِ
بِفِنَائِكَ فَاِنْ سَكَتُّ لَمْ
يَنْطِقْ عَنِّي اَحَدٌ وَاِنْ شَفَعْتُ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ وَتَحْرُسُنِي يَا رَبِّ فِي نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِ حُزَانَتِي وَإِخْوَانِي وَأَهْلِ مَوَدَّتِي

وَذُرِّيَّتِي بِرَحْمَتِكَ وَجُودِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَاجَاتِي عِنْدَكَ وَقَدِ اسْتَكْثَرْتُهَا لِلُؤْمِي وَشُحِّي وَهِيَ عِنْدَكَ

صَغِيرَةٌ حَقِيرَةٌ وَعَلَيْكَ سَهْلَةٌ يَسِيرَةٌ فَأَسْأَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَكَ

وَبِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ وَبِمَا أَوْجَبْتَ لَهُمْ وَبِسَائِرِ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَصْفِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ

وَبِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ لَمَّا قَضَيْتَهَا كُلَّهَا وَأَسْعَفْتَنِي بِهَا وَلَمْ تُخَيِّبْ أَمَلِي وَرَجَائِي

اَللّٰهُمَّ وَشَفِّعْ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ فِيَّ يَا سَيِّدِي يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا أَمِينَ اللّٰهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي إِلَى اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْحَاجَاتِ كُلِّهَا بِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ وَبِحَقِّ أَوْلَادِكَ الْمُنْتَجَبِينَ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ

اللّٰهِ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ الْمَنْزِلَةَ الشَّرِيفَةَ وَالْمَرْتَبَةَ الْجَلِيلَةَ وَالْجَاهَ الْعَرِيضَ اَللّٰهُمَّ لَوْ عَرَفْتُ

مَنْ هُوَ أَوْجَهُ عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا الْإِمَامِ وَمِنْ آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالصَّلٰوةُ

لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي وَقَدَّمْتُهُمْ أَمَامَ حَاجَتِي وَطَلِبَاتِي هٰذِهِ فَاسْمَعْ مِنِّي وَاسْتَجِبْ لِي وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ

أَهْلُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ وَمَا قَصُرَتْ عَنْهُ مَسْأَلَتِي وَعَجَزَتْ عَنْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ فِطْنَتِي مِنْ صَالِحِ دِينِي وَ

دُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَامْنُنْ بِهِ عَلَيَّ وَاحْفَظْنِي وَاحْرُسْنِي وَهَبْ لِي وَاغْفِرْ لِي وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ أَوْ مَكْرُوهٍ

مِنْ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ أَوْ سُلْطَانٍ عَنِيدٍ أَوْ مُخَالِفٍ فِي دِينٍ أَوْ مُنَازِعٍ فِي دُنْيَا أَوْ حَاسِدٍ عَلَيَّ نِعْمَةً أَوْ

ظَالِمٍ أَوْ بَاغٍ فَاقْبِضْ عَنِّي يَدَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَاشْغَلْهُ عَنِّي بِنَفْسِهِ وَاكْفِنِي شَرَّهُ وَ

شَرَّ أَتْبَاعِهِ وَشَيَاطِينِهِ وَأَجِرْنِي مِنْ كُلِّ مَا يَضُرُّنِي وَيُجْحِفُ بِي وَأَعْطِنِي جَمِيعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مِمَّا

أَعْلَمُ وَمِمَّا لَا أَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِإِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي

وَأَعْمَامِي وَعَمَّاتِي وَأَخْوَالِي وَخَالَاتِي وَأَجْدَادِي وَجَدَّاتِي وَأَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ وَأَزْوَاجِي وَذُرِّيَّاتِي

وَأَقْرِبَائِي وَأَصْدِقَائِي وَجِيرَانِي وَإِخْوَانِي فِيكَ مِنْ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَلِجَمِيعِ أَهْلِ مَوَدَّتِي مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَلِجَمِيعِ مَنْ عَلَّمَنِي خَيْرًا أَوْ تَعَلَّمَ مِنِّي عِلْمًا

اَللّٰهُمَّ أَشْرِكْهُمْ فِي صَالِحِ دُعَائِي وَزِيَارَتِي لِمَشْهَدِ حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ وَأَشْرِكْنِي فِي صَالِحِ أَدْعِيَتِهِمْ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَبَلِّغْ وَلِيَّكَ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

(یہاں پر اس امام کا جس کی زیارت کی ہے مع والد نام لے)

يَا سَيِّدِي يَا مَوْلَايَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَنْتَ وَسِيلَتِي إِلَى اللّٰهِ

فَلَسْتُ بِأَهْلِ الشَّفَاعَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَشَفِّعْ فِي خَطَايَايَ كَرَمَكَ
وَعُدْ عَلَى سَيِّئَاتِي بِعَفْوِكَ
وَلَا تَجْزِنِي جَزَائِي مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَابْسُطْ عَلَيَّ طَوْلَكَ وَجَلِّلْنِي
بِسِتْرِكَ وَافْعَلْ بِي فِعْلَ
عَزِيزٍ تَضَرَّعَ إِلَيْهِ عَبْدٌ
ذَلِيلٌ فَرَحِمَهُ أَوْ غَنِيٍّ تَعَرَّضَ
لَهُ عَبْدٌ فَقِيرٌ فَنَعَشَهُ اَللّٰهُمَّ
لَا خَفِيرَ لِي مِنْكَ فَلْيَخْفُرْنِي
عِزُّكَ وَلَا شَفِيعَ لِي إِلَيْكَ
فَلْيَشْفَعْ لِي فَضْلُكَ وَقَدْ
أَوْجَلَتْنِي خَطَايَايَ فَلْيُؤْمِنِّي
عَفْوُكَ فَمَا كُلُّ مَا نَطَقْتُ
بِهِ عَنْ جَهْلٍ مِنِّي بِسُوءِ أَثَرِي وَلَا نِسْيَانٍ
لِمَا سَبَقَ مِنْ ذَمِيمِ فِعْلِي
لٰكِنْ لِتَسْمَعَ سَمَاؤُكَ وَمَنْ
فِيهَا وَأَرْضُكَ وَمَنْ عَلَيْهَا
مَا أَظْهَرْتُ لَكَ مِنَ النَّدَمِ
وَلَجَأْتُ إِلَيْكَ فِيهِ مِنَ
التَّوْبَةِ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ يَرْحَمُنِي لِسُوءِ
مَوْقِفِي أَوْ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ
عَلَيَّ لِسُوءِ حَالِي فَيَنَالَنِي
مِنْهُ بِدَعْوَةٍ هِيَ أَسْمَعُ

وَذَرِیعَتِیْ اِلَیْہِ وَلِیْ حَقُّ مُوَالَاتِیْ وَتَاْمِیْلِیْ فَکُنْ شَفِیْعِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْوُقُوْفِ عَلٰی قِصَّتِیْ
ھٰذِہٖ وَصَرْفِیْ عَنْ مَوْقِفِیْ ھٰذَا بِالنُّجْحِ بِمَا سَئَلْتُہٗ کُلِّہٖ بِرَحْمَتِہٖ وَقُدْرَتِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَقْلًا
کَامِلًا وَلُبًّا رَاجِحًا وَعِزًّا بَاقِیًا وَقَلْبًا زَکِیًّا وَعَمَلًا کَثِیْرًا وَاَدَبًا بَارِعًا وَاجْعَلْ ذٰلِکَ کُلَّہٗ
لِیْ وَلَا تَجْعَلْہُ عَلَیَّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پانچویں وہ وداع ہے کہ جو ہر ایک امام علیہ السلام کا
وداع اس سے کیا جا سکتا ہے واضح رہے کہ زیارت کے اداب میں سے جو اپنے محل میں ذکر ہو چکے ہیں
اس امام کا وداع کرنا بھی ہے کہ جن کی زیارت کرنے کے بعد ان کے شہر سے واپس لوٹنا چاہئے اور ہم
نے بھی ہر ایک امام کی زیارت کے وقت ان کے وداع کا بھی ذکر کیا ہے اور امام حسین علیہ السلام کے
وداع کیلئے اس زیارت وداع پر جو بیسویں ادب میں گذر چکا ہے اکتفا کیا ہے الحاصل یہاں پر اس
وداع کو ذکر کرتے ہیں کہ جسے شیخ محمد بن المشہدی نے اپنی مزار کبیر میں وداع کے باب میں نقل کیا
ہے اور سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اسے زیارت جامعہ سابقہ کے بعد ذکر کیا ہے اور ہم اسے
مصباح الزائر میں سے نقل کرتے ہیں۔ پس جب تم چاہو کہ اس امام کے شہر سے
لوٹ آؤ تو لوٹنے کے وقت یوں وداع پڑھو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدِنَ
الرِّسَالَۃِ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا سَئِمٍ وَلَا قَالٍ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ
سَلَامَ وَلِیٍّ غَیْرِ رَاغِبٍ عَنْکُمْ وَلَا مُنْحَرِفٍ عَنْکُمْ وَلَا مُسْتَبْدِلٍ بِکُمْ وَلَا مُؤْثِرٍ عَلَیْکُمْ وَلَا زَاھِدٍ
فِیْ قُرْبِکُمْ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَۃِ قُبُوْرِکُمْ وَاِتْیَانِ مَشَاھِدِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَحَشَرَنِیَ اللّٰہُ فِیْ زُمْرَتِکُمْ وَاَوْرَدَنِیْ حَوْضَکُمْ وَاَرْضَاکُمْ عَنِّیْ وَمَکَّنَنِیْ فِیْ دَوْلَتِکُمْ وَاَحْیَانِیْ
فِیْ رَجْعَتِکُمْ وَمَلَّکَنِیْ فِیْ اَیَّامِکُمْ وَشَکَرَ سَعْیِیْ لَکُمْ وَغَفَرَ ذُنُوْبِیْ بِشَفَاعَتِکُمْ وَاَقَالَ عَثْرَتِیْ
بِحُبِّکُمْ وَاَعْلٰی کَعْبِیْ بِمُوَالَاتِکُمْ وَشَرَّفَنِیْ بِطَاعَتِکُمْ وَاَعَزَّنِیْ بِھُدٰیکُمْ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ
یَنْقَلِبُ مُفْلِحًا مُنْجِحًا سَالِمًا غَانِمًا مُعَافًا غَنِیًّا فَائِزًا بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَفَضْلِہٖ وَکِفَایَتِہٖ
بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِہٖ اَحَدٌ مِنْ زُوَّارِکُمْ وَمَوَالِیْکُمْ وَمُحِبِّیْکُمْ وَشِیْعَتِکُمْ وَرَزَقَنِیَ اللّٰہُ الْعَوْدَ
ثُمَّ الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ مَا اَبْقَانِیْ رَبِّیْ بِنِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ وَاِیْمَانٍ وَتَقْوٰی وَاِخْبَاتٍ وَرِزْقٍ وَاسِعٍ حَلَالٍ
طَیِّبٍ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَتِھِمْ وَذِکْرِھِمْ وَالصَّلٰوۃِ عَلَیْھِمْ وَاَوْجِبْ لِیَ

لَدَیْکَ مِنْ دُعَاۗئِیْ اَوْ شَفَاعَۃٍ
اَوْکَدُ عِنْدَکَ مِنْ شَفَاعَتِیْ
تَکُوْنُ بِھَا نَجَاتِیْ مِنْ غَضَبِکَ
وَفَوْزِیْ بِرِضَاکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ
یَکُنِ النَّدَمُ تَوْبَۃً اِلَیْکَ
فَاَنَا اَنْدَمُ النَّادِمِیْنَ وَاِنْ
یَکُنِ التَّرْکُ لِمَعْصِیَتِکَ اِنَا
بَۃً فَاَنَا اَوَّلُ الْمُنِیْبِیْنَ وَ
اِنْ یَکُنِ الْاِسْتِغْفَارُ حِطَّۃً
لِلذُّنُوْبِ فَاِنِّیْ لَکَ مِنَ
الْمُسْتَغْفِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا
اَمَرْتَ بِالتَّوْبَۃِ وَضَمِنْتَ
الْقَبُوْلَ حَثَثْتَ عَلَی الدُّعَاۗءِ
وَوَعَدْتَ الْاِجَابَۃَ فَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَلَا تَرْجِعْنِیْ
مَرْجِعَ الْخَیْبَۃِ مِنْ رَحْمَتِکَ
اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ عَلَی
الْمُذْنِبِیْنَ وَالرَّحِیْمُ لِلْخَا
طِئِیْنَ الْمُنِیْبِیْنَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کَمَا
ھَدَیْتَنَا بِہٖ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کَمَا اسْتَنْقَذْ
تَنَا بِہٖ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
صَلٰوۃً تَشْفَعُ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَیَوْمَ الْفَاقَۃِ اِلَیْکَ اِنَّکَ

الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْخَيْرَ وَالْبَرَكَةَ وَالنُّوْرَ وَالْاِيْمَانَ وَحُسْنَ الْاِجَابَةِ كَمَا اَوْجَبْتَ لِاَوْلِيَائِكَ الْعَارِفِيْنَ بِحَقِّهِمُ الْمُوْجِبِيْنَ طَاعَتَهُمْ وَالرَّاغِبِيْنَ فِيْ زِيَارَتِهِمُ الْمُتَقَرِّبِيْنَ اِلَيْكَ وَاِلَيْهِمْ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ اِجْعَلُوْنِيْ مِنْ هَمِّكُمْ وَصَيِّرُوْنِيْ فِيْ حِزْبِكُمْ وَاَدْخِلُوْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِكُمْ وَاذْكُرُوْنِيْ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْ اَرْوَاحَهُمْ وَاَجْسَادَهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ چھٹے، تحفۃ الزائر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی امر سے تجھے خوف ہو تو کاغذ پر یہ لکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَيْكَ وَاَعْظَمِهَا لَدَيْكَ وَاَتَقَرَّبُ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِمَنْ اَوْجَبْتَ حَقَّهٗ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِكْفِنِيْ كَذَا وَكَذَا اور لفظ کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرے۔ اس کے بعد اس کاغذ کو مٹی میں لپیٹ کر جاری پانی یا کوئیں میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ خداوند عالم جلدی کشائش کرے گا۔ ساتویں معتبر سند سے مروی ہے کہ شیخ ابو عمرو امام صاحب العصر کے پہلے وکیل نے یہ دعا ابو علی محمد بن ہمام کو لکھوائی اور اس کے پڑھنے کا حکم بھی دیا۔ سید بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے جمال الاسبوع میں عصر جمعہ کی نماز کے بعد کی دعائیں نقل کی ہیں اور اس دعا کو بھی ان میں ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ اگر تمہیں ان سب دعاؤں کے پڑھنے سے کہ جسے ہم نے نقل کیا ہے کوئی عذر ہو تو اس دعا کے ترک کرنے سے ڈرنا کیونکہ ہم نے اس کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل سمجھا ہے جو کہ اس نے ہمارے لئے مخصوص کیا ہے پس اس پر اعتماد کرنا (اور پڑھنا) اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ بِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ۔

ملحقات مترجم

زیارات ناحیہ چونکہ یہ زیارت نایاب تھی لہٰذا اسے یہاں پر قارئین کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ (مترجم)

اَلسَّلَامُ عَلٰى اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَيْثٍ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِدْرِيْسَ الْقَائِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْحٍ الْمُجَابِ فِيْ دَعْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَهُ اللّٰهُ بِكَرَامَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِسْمَاعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِنْ جَنَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِسْحَاقَ الَّذِيْ جَعَلَ

حتّٰی والیتُ وُلاۃَ اَمرِکَ اَمیرَ المؤمنینَ علیَّ بنَ اَبی طالبٍ والحسنَ والحسینَ وعلیًّا ومحمّدًا و
جعفرًا وموسٰی وعلیًّا ومحمّدًا وعلیًّا والحسنَ والحجّۃَ القائمَ المھدیَّ صلواتُکَ علیہم اجمعینَ
اللّٰھُمَّ فثبّتنی علٰی دینِکَ واستعملنی بطاعتِکَ ولیّن قلبی لولیِّ امرِکَ وعافنی ممّا امتحنتَ
بہ خلقَکَ وثبّتنی علٰی طاعۃِ ولیِّ امرِکَ الّذی سترتَہ عن خلقِکَ وباذنِکَ غابَ عن
بریّتِکَ وامرَکَ ینتظرُ وانتَ العالمُ غیرُ المعلَّمِ بالوقتِ الّذی فیہ صلاحُ امرِ ولیِّکَ فی الاذنِ
لہ باظھارِ امرِہ وکشفِ سترِہ فصبّرنی علٰی ذٰلکَ حتّٰی لا اُحبَّ تعجیلَ ما اخّرتَ ولا تاخیرَ
ما عجّلتَ ولا اکشفَ ما سترتَ ولا ابحثَ عمّا کتمتَ ولا اُنازعَکَ فی تدبیرِکَ ولا اقولَ
لِمَ وکیفَ وما بالُ ولیِّ الامرِ لا یظھرُ وقد امتلأتِ الارضُ منَ الجورِ واُفوّضُ اُموری کلّھا
الیکَ اللّٰھُمَّ انّی اسئلُکَ ان تُرینی ولیَّ امرِکَ ظاھرًا نافذَ الامرِ مع علمی بانّ لکَ السّلطانَ
والقدرۃَ والبرھانَ والحجّۃَ والمشیّۃَ والحولَ والقوّۃَ فافعل ذٰلکَ بی وبجمیعِ المؤمنینَ حتّٰی ننظرَ
الٰی ولیِّ امرِکَ صلواتُکَ علیہ ظاھرَ المقالۃِ واضحَ الدّلالۃِ ھادیًا منَ الضّلالۃِ شافیًا منَ
الجھالۃِ ابرِز یا ربِّ مشاھدتَہ وثبّت قواعدَہ واجعلنا ممّن تقرُّ عینُہ برؤیتِہ واقمنا بخدمتِہ
وتوفّنا علٰی ملّتِہ واحشرنا فی زمرتِہ اللّٰھُمَّ اعذہ من شرِّ جمیعِ ما خلقتَ وذرأتَ وبرأتَ
وانشأتَ وصوّرتَ واحفظہ من بینِ یدیہ ومن خلفِہ وعن یمینِہ وعن شمالِہ ومن
فوقِہ ومن تحتِہ بحفظِکَ الّذی لا یضیعُ من حفظتَہ بہ واحفظ فیہ رسولَکَ ووصیَّ رسولِکَ
علیہ وآلہ السّلامُ اللّٰھُمَّ ومُدَّ فی عمرِہ وزد فی اجلِہ واعنہ علٰی ما ولّیتَہ واسترعیتَہ وزد فی
کرامتِکَ لہ فانّہ الھادی المھدیُّ والقائمُ المھتدی والطّاھرُ التّقیُّ الزّکیُّ النّقیُّ الرّضیُّ
المرضیُّ الصّابرُ الشّکورُ المجتھدُ اللّٰھُمَّ ولا تسلبنا الیقینَ لطولِ الامدِ فی غیبتِہ وانقطاعِ خبرِہ
عنّا ولا تنسنا ذکرَہ وانتظارَہ والایمانَ بہ وقوّۃَ الیقینِ فی ظھورِہ والدّعاءَ لہ والصّلٰوۃَ
علیہ حتّٰی لا یقنّطنا طولُ غیبتِہ من قیامِہ ویکونَ یقینُنا فی ذٰلکَ کیقینِنا فی قیامِ
رسولِکَ صلواتُکَ علیہ وآلہ وما جاءَ بہ من وحیِکَ وتنزیلِکَ فقوِّ قلوبَنا علی الایمانِ
بہ حتّٰی تسلکَ بنا علٰی یدیہ منھاجَ الھدٰی والمحجّۃَ العظمٰی والطّریقۃَ الوسطٰی وقوّنا علٰی

اللّٰہُ النّبوّۃَ فی ذرّیّتِہ
السّلامُ علٰی یعقوبَ
الّذی ردَّ اللّٰہُ علیہ
بصرَہ برحمتِہ السّلامُ
علٰی یوسفَ الّذی نجّاہُ
اللّٰہُ منَ الجبِّ بعظمتِہ
السّلامُ علٰی موسٰی
الّذی فلقَ اللّٰہُ البحرَ لہ
بقدرتِہ السّلامُ علٰی
ھرونَ الّذی خصّہ
اللّٰہُ بنبوّتِہ السّلامُ
علٰی شعیبَ الّذی نصرہ
اللّٰہُ علٰی اُمّتِہ السّلامُ
علٰی داؤدَ الّذی تابَ
اللّٰہُ من بعدِ خطیئتِہ
السّلامُ علٰی سلیمانَ
الّذی ذلّت لہ الجنُّ
بعزّتِہ السّلامُ علٰی
ایّوبَ الّذی شفاہُ اللّٰہُ
من علّتِہ السّلامُ علٰی
یونسَ الّذی انجزَ اللّٰہُ
مضمونَ عدتِہ السّلامُ
علٰی عزیرٍ الّذی احیاہُ
اللّٰہُ بعدَ میتتِہ السّلامُ

طاعته وثبتنا على متابعته واجعلنا في حزبه واعوانه وانصاره والراضين بفعله ولا
تسلبنا ذلك في حيوتنا ولا عند وفاتنا حتى تتوفانا ونحن على ذلك لا شاكين ولا ناكثين
ولا مرتابين ولا مكذبين اللهم عجل فرجه وايده بالنصر وانصر ناصريه واخذل خاذليه
ودمدم على من نصب له وكذب به واظهر به الحق وامت به الجور واستنقذ به عبادك
المؤمنين من الذل وانعش به البلاد واقتل به جبابرة الكفر واقصم به رؤوس الضلالة
وذلل به الجبارين والكافرين وابر به المنافقين والناكثين وجميع المخالفين والملحدين
في مشارق الارض ومغاربها وبرها وبحرها وسهلها وجبلها حتى لا تدع منهم ديارا
ولا تبقي لهم آثارا اطهر منهم بلادك واشف منهم صدور عبادك وجدد به ما امتحى من
دينك واصلح به ما بدل من حكمك وغير من سنتك حتى يعود دينك به وعلى يديه
غضا جديدا صحيحا لا عوج فيه ولا بدعة معه حتى تطفئ بعدله نيران الكافرين فانه
عبدك الذي استخلصته لنفسك وارتضيته لنصر دينك واصطفيته بعلمك وعصمته
من الذنوب وبراته من العيوب واطلعته على الغيوب وانعمت عليه وطهرته من الرجس
ونقيته من الدنس اللهم فصل عليه وعلى آبائه الائمة الطاهرين وعلى شيعته المنتجبين
وبلغهم من آمالهم ما يأملون واجعل ذلك منا خالصا من كل شك وشبهة ورياء
وسمعة حتى لا نريد به غيرك ولا نطلب به الا وجهك اللهم انا نشكو اليك فقد نبينا وغيبة
امامنا وشدة الزمان علينا ووقوع الفتن بنا وتظاهر الاعداء علينا وكثرة عدونا وقلة
عددنا اللهم فافرج ذلك عنا بفتح منك تعجله ونصر منك تعزه وامام عدل تظهره اله الحق
آمين اللهم انا نسئلك ان تاذن لوليك في اظهار عدلك في عبادك وقتل اعدائك في بلادك
حتى لا تدع للجور يا رب دعامة الا قصمتها ولا بقية الا افنيتها ولا قوة الا اوهنتها ولا ركنا
الا هدمته ولا حدا الا فللته ولا سلاحا الا كللته ولا راية الا نكستها ولا شجاعا الا قتلته
ولا جيشا الا خذلته وارمهم يا رب بحجرك الدامغ واضربهم بسيفك القاطع وبأسك الذي
لا ترده عن القوم المجرمين وعذب اعداءك واعداء وليك واعداء رسولك صلواتك عليه

على زکریا الصابر
في محنته السلام على
يحيى الذي ازلفه
الله بشهادته السلام
على عيسى روح
الله وكلمته السلام
على محمد حبيب الله
وصفوته السلام
على امير المؤمنين
علي ابن ابي طالب
المخصوص باخوته
السلام على فاطمة
الزهراء ابنته السلام
على ابي محمد الحسن
وصي ابيه وخليفته
السلام على الحسين
الذي سمحت نفسه
بمهجته السلام على
من اطاع الله في سره
وعلانيته السلام
على من جعل الله
الشفاء في تربته
السلام على من

وَآلِهِ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَأَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَكَيْدَ مَنْ أَرَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءً وَاقْطَعْ عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَأَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ وَأَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَصْلِهِمْ نَاراً وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَاراً وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَضَلُّوا عِبَادَكَ وَأَخْرَبُوا بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَداً لَا لَيْلَ فِيهِ وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ وَاشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَالْمُسَلِّمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ وَأَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَةً فِي أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنْ خُصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِي وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجِرْنِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي بِهِمْ فَائِزاً عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

آٹھویں کسی کی نیابت میں زیارت کرنے کے آداب میں سے ہے معلوم رہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار کی زیارت کے ثواب کو خود ان کی طرف بھی ہدیہ کیا جا سکتا ہے اور مومنین کی ارواح کی طرف بھی ہدیہ کیا جا سکتا ہے اور مومنین کی نیابت میں ان ائمہ طاہرین کی زیارت بھی کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ داؤد صرمی نے امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے آپ کے والد ماجد کی زیارت کی اور اس کے بعد ثواب کو آپ کیلئے ہدیہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم ملے گا اور ہماری طرف سے اس کا شکریہ ہے۔ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام نے ایک شخص کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیلئے کربلا معلّی کی طرف روانہ کیا کہ وہ آنحضرت کے لئے

زیارت ناحیہ

الْإِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنِ الْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَأْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْتُوكِ الْخِبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى خَامِسِ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى غَرِيبِ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى قَتِيلِ الْأَدْعِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ كَرْبَلَاءَ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ بَكَتْهُ مَلٰئِكَةُ السَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى

وہاں زیارت اور دعا کرے۔ بسند معتبر امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقد مبارک کی زیارت کو جائے اور جب زیارت سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھے اور بالا سر مبارک کھڑے ہو کر یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَزَوْجَتِيْ وَوَلَدِيْ وَحَامَّتِيْ وَمِنْ جَمِيْعِ اَهْلِ بَلَدِيْ حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ وَاَبْيَضِهِمْ وَاَسْوَدِهِمْ اور جب اپنے شہر آئے تو شہر والوں سے کہے کہ میں تمہاری طرف سے زیارت کر آیا ہوں تو تم اس بات میں سچے ہو گے۔ بعض روایات میں وارد ہے کہ بعض ائمہ طاہرین سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو دو رکعت نماز بجا لاتا ہے یا ایک دن روزہ رکھتا ہے یا حج اور عمرہ بجا لاتا ہے یا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین میں سے کسی امام علیہ السلام کی زیارت بجا لاتا ہے اور پھر اس کے ثواب کو اپنے والدین یا برادر مومن کے لئے ہدیہ کرتا ہے تو کیا اس کے لئے بھی ثواب ہو گا تو آپ نے فرمایا کہ اس عمل کا ثواب جس کیلئے ہدیہ کیا ہے پہنچے گا اور اس عمل کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب بغیر اس سے کچھ کم کئے ملے گا۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب میں فرمایا کہ جب کوئی شخص اجرت اور مزدوری لیکر کسی برادر مومن کی نیابت میں زیارت کو جائے جس وقت غسل زیارت سے فارغ ہو اور بعض روایات میں ہے کہ عمل زیارت سے فارغ ہو تو وہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ مَا اَصَابَنِيْ مِنْ تَعَبٍ اَوْ نَصَبٍ اَوْ شَعَثٍ اَوْ لُغُوْبٍ فَاْجُرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْهِ وَاْجُرْنِيْ فِيْ قَضَائِيْ عَنْهُ اور جب زیارت کرے تو زیارت کے آخر میں یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اَتَيْتُكَ زَائِرًا عَنْهُ فَاشْفَعْ لَهٗ عِنْدَ رَبِّكَ اور لفظ فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام مع والد کے لے اور اس کے بعد جو دعا چاہے اس کے لئے کرے۔ نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کسی کی نیابت میں زیارت پڑھے یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَوْفَدَنِيْ اِلٰى مَوَالِيْهِ وَمَوَالِيَّ لِاَزُوْرَ عَنْهُ رَجَاءً لِجَزِيْلِ الثَّوَابِ وَفِرَارًا مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ يَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِاَوْلِيَائِهِ الدَّالِّيْنَ عَلَيْكَ فِيْ غُفْرَانِكَ ذُنُوْبَهٗ وَحَطِّ سَيِّئَاتِهٖ وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِهِمْ عِنْدَ مَشْهَدِ اِمَامِهٖ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَاقْبَلْ شَفَاعَةَ اَوْلِيَائِهٖ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ جَازِهٖ عَلٰى حُسْنِ نِيَّتِهٖ وَصَحِيْحِ عَقِيْدَتِهٖ وَصِحَّةِ مُوَالَاتِهٖ اَحْسَنَ مَا جَازَيْتَ اَحَدًا مِنْ عَبِيْدِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَدِمْ لَهٗ

زیارت ناحیہ

مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْاَذْكِيَاءُ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوْبِ الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

مَا خَوَّلْتَهُ وَاسْتَعْمِلْهُ صَالِحًا فِيمَا آتَيْتَهُ وَلَا تَجْعَلْنِي آخِرَ وَافِدٍ لَهُ يُوفِدُهُ اللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتَهُ مِنَ
النَّارِ وَأَوْسِعْ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَاجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
لَهُ فِي وُلْدِهِ وَمَالِهِ وَأَهْلِهِ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحُلْ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ حَتّٰى لَا يَعْصِيَكَ وَأَعِنْهُ عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَوْلِيَائِكَ حَتّٰى لَا تَفْقِدَهُ حَيْثُ
أَمَرْتَهُ وَلَا تَرَاهُ حَيْثُ نَهَيْتَهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ
وَعَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِذْهُ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ
وَمِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ وَمِنْ مَوَاقِفِ الْخِزْيِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ جَائِزَتَهُ فِي مَوْقِفِي هٰذَا غُفْرَانَكَ
وَتُحْفَتَهُ فِي مَقَامِي هٰذَا عِنْدَ إِمَامِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ تُقِيلَ عَثْرَتَهُ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتَهُ وَتَتَجَاوَزَ
عَنْ خَطِيئَتِهِ وَتَجْعَلَ التَّقْوٰى زَادَهُ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرًا لَهُ فِي مَعَادِهِ وَتَحْشُرَهُ فِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَغْفِرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ فَإِنَّكَ خَيْرُ مَرْغُوبٍ إِلَيْهِ وَأَكْرَمُ
مَسْئُولٍ اعْتَمَدَ الْعِبَادُ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ وَلِكُلِّ مُوفِدٍ جَائِزَةٌ وَلِكُلِّ زَائِرٍ كَرَامَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَ
تَهُ فِي مَوْقِفِي هٰذَا غُفْرَانَكَ وَالْجَنَّةَ لَهُ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اللّٰهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ
الْخَاطِئُ الْمُذْنِبُ الْمُقِرُّ بِذُنُوبِهِ فَأَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ لَا تَحْرِمَنِي بَعْدَ
ذٰلِكَ الْأَجْرَ وَالثَّوَابَ مِنْ فَضْلِ عَطَائِكَ وَكَرَمِ تَفَضُّلِكَ پھر ضریح مقدس کے نزدیک
جائے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف قبلہ کی طرف منہ کر کے اٹھائے اور یہ کہے یَا مَوْلَايَ يَا
إِمَامِي عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَوْفَدَنِي زَائِرًا لِمَشْهَدِكَ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ وَإِلٰى
رَسُولِهِ وَإِلَيْكَ يَرْجُو بِذٰلِكَ فَكَاكَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ مِنَ الْعُقُوبَةِ فَاغْفِرْ لَهُ
وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
يَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ أَسْأَلُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَسْتَجِيبَ لِي فِيهِ وَفِي جَمِيعِ إِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي
وَوُلْدِي وَأَهْلِي بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ؞

وَعَلَى أَبْنَائِكَ الْمُسْتَشْهَدِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
الْمَلَائِكَةِ الْمُضْطَجِعِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ
اَلسَّلَامُ عَلَى أَخِيهِ الْمَسْمُومِ
اَلسَّلَامُ عَلَى عَلِيٍّ الْكَبِيرِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ
الصَّغِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْأَبْدَانِ السَّلِيبَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَدَّلِينَ
فِي الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ
الْأَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْمَدْفُونِينَ بِلَا أَكْفَانٍ
اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ
الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ
الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الْمَظْلُومِ بِلَا نَاصِرٍ
اَلسَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ
التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ

ملحقات دوم مفاتیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مؤلف نے چند ایک دعاؤں کا اوّل تو ذکر کر دیا لیکن آخر تک انہیں نقل نہیں کیا لہٰذا ہم ان کو اوّل سے آخر تک یہاں نقل کر دیتے ہیں تاکہ انسان کسی دوسری کتاب کی طرف محتاج نہ ہو اور ساتھ مؤلف نے امام زادگان کیلئے کوئی خاص زیارت نقل نہیں کی ہم یہاں پر انکی ایک زیارت نقل کرتے ہیں تو اس واسطے یہ چیزیں ملحقات دوم کے نام سے یہاں پر اضافہ ہو رہی ہیں دعائیں۔ پہلی دعا وہ کہ جس کا اوّل مفاتیح الجنان کے ص۴۵ پر ہوا لیکن وہ سب دعا نقل نہیں ہوئی تو وہ پوری دعا یوں ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِیْ اسْتَجَبْتَ لِاٰدَمَ وَحَوَّاءَ اِذْ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ وَنَادَاكَ نُوْحٌ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَنَجَّيْتَهٗ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ وَاَطْفَاْتَ نَارَ نَمْرُوْدَ عَنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ فَجَعَلْتَهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَاَنْتَ الَّذِی اسْتَجَبْتَ لِاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَكَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَاٰتَيْتَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ وَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ وَاَنْتَ الَّذِیْ اسْتَجَبْتَ لِذِی النُّوْنِ حِيْنَ نَادَاكَ فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَنَجَّيْتَهٗ مِنَ الْغَمِّ وَاَنْتَ الَّذِیْ اسْتَجَبْتَ لِمُوْسٰی وَهَارُوْنَ دَعْوَتَهُمَا حِيْنَ قُلْتَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ وَغَفَرْتَ لِدَاوٗدَ ذَنْبَهٗ وَتُبْتَ عَلَيْهِ رَحْمَةً مِنْكَ وَذِكْرٰی وَفَدَيْتَ اِسْمٰعِيْلَ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ فَنَادَيْتَهٗ بِالْفَرَجِ وَالرَّوْحِ وَاَنْتَ الَّذِیْ نَادَاكَ زَكَرِيَّا نِدَاءً خَفِيًّا فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَقُلْتَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ وَاَنْتَ الَّذِیْ اسْتَجَبْتَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِتَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَهْوَنِ الدَّاعِيْنَ لَكَ وَالرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ وَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهُمْ بِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ فَطَهِّرْنِیْ بِتَطْهِيْرِكَ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَدُعَائِیْ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَطَيِّبْ بَقِيَّةَ حَيٰوتِیْ وَطَيِّبْ وَفَاتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِيْمَنْ اَخْلُفُ وَاحْفَظْنِیْ يَا رَبِّ بِدُعَائِیْ وَاجْعَلْ ذُرِّيَّتِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً تَحُوْطُهَا بِحِيَاطَتِكَ بِكُلِّ مَا حُطْتَ بِهٖ ذُرِّيَّةَ اَحَدٍ مِنْ

زیارت ناحیہ

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ جَبْرَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نَاغَاهُ فِی الْمَهْدِ مِيْكَائِيْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اُرِيْقَ بِالظُّلْمِ دَمُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَنْحُوْرِ فِی الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ دَفَنَهٗ اَهْلُ الْقُرٰی اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَقْطُوْعِ الْوَتِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحَامِیْ بِلَا مُعِيْنٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی

اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيْبٌ وَلِكُلِّ دَاعٍ مِنْ خَلْقِكَ مُجِيْبٌ وَمِنْ كُلِّ سَائِلٍ قَرِيْبٌ اَسْئَلُكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِكُلِّ اسْمٍ رَفَعْتَ بِهٖ سَمَائَكَ وَفَرَشْتَ بِهٖ اَرْضَكَ وَاَرْسَيْتَ بِهِ الْجِبَالَ وَاَجْرَيْتَ بِهِ الْمَاءَ وَسَخَّرْتَ بِهِ السَّحَابَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَاللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَخَلَقْتَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا اَسْئَلُكَ بِعَظَمَةِ وَجْهِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَضَائَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ اِلَّا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَكَفَيْتَنِيْ اَمْرَ مَعَاشِيْ وَمَعَادِيْ وَاَصْلَحْتَ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَمْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلَحْتَ اَمْرِيْ وَاَمْرَ عِيَالِيْ وَكَفَيْتَنِيْ هَمَّهُمْ وَاَغْنَيْتَنِيْ وَاِيَّاهُمْ مِنْ كَنْزِكَ وَخَزَائِنِكَ وَسَعَةِ فَضْلِكَ الَّذِيْ لَا يَنْفَدُ اَبَدًا وَاَثْبِتْ فِيْ قَلْبِيْ يَنَابِيْعَ الْحِكْمَةِ الَّتِيْ تَنْفَعُنِيْ بِهَا مَنِ ارْتَضَيْتَ مِنْ عِبَادِكَ وَاجْعَلْ لِيْ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِمَامًا كَمَا جَعَلْتَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ اِمَامًا فَاِنَّ بِتَوْفِيْقِكَ يَفُوْزُ الْفَائِزُوْنَ وَيَتُوْبُ التَّائِبُوْنَ وَيَعْبُدُكَ الْعَابِدُوْنَ وَبِتَسْدِيْدِكَ يَصْلَحُ الصَّالِحُوْنَ الْمُحْسِنُوْنَ الْمُخْبِتُوْنَ الْعَابِدُوْنَ لَكَ الْخَائِفُوْنَ مِنْكَ وَبِاِرْشَادِكَ نَجَا النَّاجُوْنَ مِنْ نَارِكَ وَاَشْفَقَ مِنْهَا الْمُشْفِقُوْنَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِخِذْلَانِكَ خَسِرَ الْمُبْطِلُوْنَ وَهَلَكَ الظَّالِمُوْنَ وَغَفَلَ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰيهَا فَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰيهَا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَهَا هُدَاهَا وَاَلْهِمْهَا تَقْوٰيهَا وَبَشِّرْهَا بِرَحْمَتِكَ حِيْنَ تَتَوَفّٰيهَا وَنَزِّلْهَا مِنَ الْجِنَانِ عُلْيَاهَا وَطَيِّبْ وَفَاتَهَا وَمَحْيَاهَا وَاَكْرِمْ مُنْقَلَبَهَا وَمَثْوٰيهَا وَمُسْتَقَرَّهَا وَمَاْوٰيهَا فَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلِيْهَا ۞ دوسری دعا وہ ہے جو امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کے بعد پڑھی جاتی ہے سالم دعا یوں ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْمَرْبُوْبُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّائِلُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ وَاَنَا الْعَاجِزُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْمُغِيْثُ وَاَنَا الْمُسْتَغِيْثُ وَاَنْتَ الدَّائِمُ وَاَنَا الزَّائِلُ وَاَنْتَ الْكَبِيْرُ وَاَنَا الْحَقِيْرُ وَاَنْتَ الْعَظِيْمُ وَاَنَا الصَّغِيْرُ وَاَنْتَ الْمَوْلٰى وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الرَّفِيْعُ وَاَنَا الْوَضِيْعُ وَاَنْتَ الْمُدَبِّرُ وَاَنَا الْمُدَبَّرُ

الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاْسِ الْمَرْفُوْعِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمَرْفُوْفِيْنَ حَوْلَ قُبَّتِكَ الْحَافِّيْنَ بِتُرْبَتِكَ الطَّائِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِيْنَ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِيْ وِلَايَتِكَ الْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ

وَاَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَاَنْتَ الدَّیَّانُ وَاَنَا الْمُدَانُ وَاَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ وَاَنْتَ الْحَیُّ وَاَنَا الْمَیِّتُ تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ یَا رَبِّ غَیْرِیْ وَلَا اَجِدُ مَنْ یَرْحَمُنِیْ غَیْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَرِّبْ فَرَجَهُمْ وَارْحَمْ ذُلِّیْ بَیْنَ یَدَیْكَ وَتَضَرُّعِیْ اِلَیْكَ وَوَحْشَتِیْ مِنَ النَّاسِ وَاُنْسِیْ بِكَ یَا كَرِیْمُ ثُمَّ تَصَدَّقْ عَلَیَّ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ بِرَحْمَةٍ مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ وَتُبَیِّضُ بِهَا وَجْهِیْ وَتُكْرِمُ بِهَا مَقَامِیْ وَتَحُطُّ بِهَا عَنِّیْ وِزْرِیْ وَتَغْفِرُ بِهَا مَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَتَعْصِمُنِیْ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمْرِیْ وَتَسْتَعْمِلُنِیْ فِیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِطَاعَتِكَ وَمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَتَخْتِمُ عَمَلِیْ بِاَحْسَنِهٖ وَتَجْعَلُ لِیْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَتَسْلُكُ بِیْ فِیْ سَبِیْلِ الصّٰلِحِیْنَ وَتُعِیْنُنِیْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ مَّا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحًا اَبَدًا وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ سُوْءٍ اسْتَنْقَذْتَنِیْ مِنْهُ اَبَدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَبَدًا وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا فَاَتَّبِعَهُ وَالْبَاطِلَ بَاطِلًا فَاَجْتَنِبَهُ وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَیَّ مُتَشَابِهًا فَاَتَّبِعَ هَوَایَ بِغَیْرِ هُدًی مِّنْكَ وَاجْعَلْ هَوَایَ تَبَعًا لِطَاعَتِكَ وَخُذْ رِضٰی مِنْكَ مِنْ نَفْسِیْ وَاهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اس کے بعد اپنی حاجات کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے انشاء اللہ پوری ہونگیں امام جواد علیہ السّلام کی ایک اور زیارت اسی جناب سے روایت میں آئی ہے یوں ہے اَلسَّلَامُ عَلَی الْبَابِ الْاَقْصَدِ وَالطَّرِیْقِ الْاَرْشَدِ وَالْعَالِمِ الْمُؤَیَّدِ یَنْبُوْعِ الْحِكَمِ وَمِصْبَاحِ الظُّلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ الْهَادِیْ اِلَی الرَّشَادِ الْمُوَفَّقِ بِالتَّاْیِیْدِ وَالسَّدَادِ مَوْلَایَ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْجَوَادِ اَشْهَدُ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ فَعِشْتَ سَعِیْدًا وَمَضَیْتَ شَهِیْدًا یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس کے بعد تربت شریف کا بوسہ دے اور اپنے چہرے کو اس پر رکھے اور پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے اور پھر جو دعا چاہے طلب کرے۔ تیسری دعا وہ ہے کہ جسے سیّد اجل علی بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح الزّائرین میں نقل کیا

زیارت ناحیہ

اَلسَّرِیِّ مِنْ اَعْدَآئِكَ سَلَامَ مَنْ قَلْبُهٗ بِمُصَابِكَ مَقْرُوْحٌ وَدَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ سَلَامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِیْنِ الْوَالِهِ الْمُسْتَكِیْنِ سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ لَوَقَاكَ بِنَفْسِهٖ حَدَّ السُّیُوْفِ وَبَذَلَ حُشَاشَتَهٗ دُوْنَكَ لِلْحُتُوْفِ وَجَاهَدَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَنَصَرَكَ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْكَ وَفَدَاكَ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَرُوْحُهٗ لِرُوْحِكَ فِدَآءٌ وَاَهْلُهٗ لِاَهْلِكَ وِقَآءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُوْرُ وَعَاقَنِیْ عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ وَلَمْ اَكُنْ لِمَنْ

ہے اور دو زیارتیں بھی امام زادوں کیلئے نقل کی ہیں کہ ان سے ان کی زیارت کی جاسکتی ہے لہٰذا اس کا یہاں پر نقل کر دینا مناسب ہے جب تمہارا ارادہ ہو کہ امام زادوں میں سے کسی ایک کی زیارت کرے مثل قاسم فرزند موسی الکاظم علیہ السلام یا حضرت عباس علمدار فرزند امیر المومنین علیہ السلام یا علی بن الحسین المعروف بعلی الاکبر جو کربلا میں شہید ہوئے یا ہر وہ بزرگوار جوان جیسے ہیں تمہیں ان کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یوں زیارت پڑھنی چاہیئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ الطَّاهِرُ الْوَلِيُّ وَالدَّاعِي الْحَفِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قُلْتَ حَقًّا وَنَطَقْتَ حَقًّا وَصِدْقًا وَدَعَوْتَ اِلٰى مَوْلَايَ وَمَوْلَاكَ عَلَانِيَةً وَسِرًّا فَازَ مُتَّبِعُكَ وَنَجَى مُصَدِّقُكَ وَخَابَ وَخَسِرَ مُكَذِّبُكَ وَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ اِشْهَدْ لِي بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَكَ لِاَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَعْرِفَتِكَ وَطَاعَتِكَ وَتَصْدِيْقِكَ وَاتِّبَاعِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ وَابْنَ سَيِّدِيْ اَنْتَ بَابُ اللّٰهِ الْمُؤْتٰى مِنْهُ وَالْمَاْخُوْذُ عَنْهُ اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَحَاجَاتِي لَكَ مُسْتَوْدِعًا وَهَا اَنَاذَا اُسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ وَاَمَانَتِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَجَوَامِعَ اَمَلِيْ اِلٰى مُنْتَهٰى اَجَلِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ایک اور زیارت ائمہ علیہم السلام کی اولاد کیلئے یوں بھی ہے اَلسَّلَامُ عَلٰى جَدِّكَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِيْكَ الْمُرْتَضَى الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ اُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَةِ شُفَعَائِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَوْلِيَائِيْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَى الْعِظَامِ النَّاخِرَةِ اَئِمَّةِ الْخَلْقِ وَوُلَاةِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّخْصُ الشَّرِيْفُ الطَّاهِرُ الْكَرِيْمُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَمُصْطَفَاهُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ وَمُجْتَبَاهُ وَاَنَّ الْاِمَامَةَ فِيْ وُلْدِهِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ نَعْلَمُ ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَنَحْنُ لِذٰلِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِيْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ ؁

دعا مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَبَلِّغْ بِاِيْمَانِيْ اَكْمَلَ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَانْتَهِ بِنِيَّتِيْ اِلٰى اَحْسَنِ النِّيَّاتِ وَبِعَمَلِيْ اِلٰى اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِيْ وَصَحِّحْ

حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَمًا حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا حَتّٰى اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهُ وَتَمَسَّكْتَ بِهٖ فَاَرْضَيْتَهُ وَخَشِيْتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَحْيَيْتَهُ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَاَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ

بِمَا عِنْدَكَ يَقِيْنِيْ وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا فَسَدَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ
مَا يَشْغَلُنِي الْاِهْتِمَامُ بِهٖ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا تَسْئَلُنِيْ غَدًا عَنْهُ وَاسْتَفْرِغْ اَيَّامِيْ فِيْمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ
وَاَغْنِنِيْ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِكَ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالنَّظَرِ وَاَعِزَّنِيْ وَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ بِالْكِبْرِ وَعَبِّدْنِيْ لَكَ
وَلَا تُفْسِدْ عِبَادَتِيْ بِالْعُجْبِ وَاَجْرِ لِلنَّاسِ عَلٰى يَدَيَّ الْخَيْرَ وَلَا تَمْحَقْهُ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِيْ مَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ
وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْفَخْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَلَا تَرْفَعْنِيْ فِي النَّاسِ دَرَجَةً اِلَّا حَطَطْتَنِيْ
عِنْدَ نَفْسِيْ مِثْلَهَا وَلَا تُحْدِثْ لِيْ عِزًّا ظَاهِرًا اِلَّا اَحْدَثْتَ لِيْ ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِيْ
بِقَدَرِهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَتِّعْنِيْ بِهُدًى صَالِحٍ لَا اَسْتَبْدِلُ بِهٖ وَطَرِيْقَةِ
حَقٍّ لَا اَزِيْغُ عَنْهَا وَنِيَّةِ رُشْدٍ لَا اَشُكُّ فِيْهَا وَعَمِّرْنِيْ مَا كَانَ عُمُرِيْ بِذْلَةً فِيْ طَاعَتِكَ فَاِذَا
كَانَ عُمُرِيْ مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَسْبِقَ مَقْتُكَ اِلَيَّ اَوْ يَسْتَحْكِمَ غَضَبُكَ
عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ خَصْلَةً تُعَابُ مِنِّيْ اِلَّا اَصْلَحْتَهَا وَلَا عَائِبَةً اُؤَنَّبُ بِهَا اِلَّا حَسَّنْتَهَا وَلَا
اُكْرُوْمَةً فِيَّ نَاقِصَةً اِلَّا اَتْمَمْتَهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْدِلْنِيْ مِنْ بِغْضَةِ
اَهْلِ الشَّنَاٰنِ الْمَحَبَّةَ وَمِنْ حَسَدِ اَهْلِ الْبَغْيِ الْمَوَدَّةَ وَمِنْ ظِنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ الثِّقَةَ وَمِنْ
عَدَاوَةِ الْاَدْنَيْنَ الْوَلَايَةَ وَمِنْ عُقُوْقِ ذَوِي الْاَرْحَامِ الْمَبَرَّةَ وَمِنْ خِذْلَانِ الْاَقْرَبِيْنَ
النُّصْرَةَ وَمِنْ حُبِّ الْمُدَارِيْنَ تَصْحِيْحَ الْمِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمُلَابِسِيْنَ كَرَمَ الْعِشْرَةِ وَ
مِنْ مَرَارَةِ خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ حَلَاوَةَ الْاَمَنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِيْ يَدًا
عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَلِسَانًا عَلٰى مَنْ خَاصَمَنِيْ وَظَفَرًا بِمَنْ عَانَدَنِيْ وَهَبْ لِيْ مَكْرًا عَلٰى
مَنْ كَايَدَنِيْ وَقُدْرَةً عَلٰى مَنِ اضْطَهَدَنِيْ وَتَكْذِيْبًا لِمَنْ قَصَبَنِيْ وَسَلَامَةً مِمَّنْ
تَوَعَّدَنِيْ وَوَفِّقْنِيْ لِطَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِيْ وَمُتَابَعَةِ مَنْ اَرْشَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَسَدِّدْنِيْ لِاَنْ اُعَارِضَ مَنْ غَشَّنِيْ بِالنُّصْحِ وَاَجْزِيَ مَنْ هَجَرَنِيْ بِالْبِرِّ وَاُثِيْبَ مَنْ حَرَمَنِيْ
بِالْبَذْلِ وَاُكَافِيَ مَنْ قَطَعَنِيْ بِالصِّلَةِ وَاُخَالِفَ مَنِ اغْتَابَنِيْ اِلٰى حُسْنِ الذِّكْرِ وَ
اَنْ اَشْكُرَ الْحَسَنَةَ وَاُغْضِيَ عَنِ السَّيِّئَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَحَلِّنِيْ بِحِلْيَةِ
الصَّالِحِيْنَ وَاَلْبِسْنِيْ زِيْنَةَ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ بَسْطِ الْعَدْلِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَاِطْفَاءِ النَّائِرَةِ وَ

زیارت ناحیہ

السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ
فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ
وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعًا
وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تَابِعًا
وَلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا
وَاِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ
مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّيْنِ
رَافِعًا وَلِلطُّغْيَانِ
قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ
مُقَارِعًا وَلِلْاُمَّةِ نَاصِحًا
وَفِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ
سَابِحًا وَلِلْفُسَّاقِ
مُكَافِحًا وَبِحُجَجِ اللّٰهِ
قَائِمًا وَلِلْاِسْلَامِ
وَلِلْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا
وَلِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ
الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّيْنِ
كَالِئًا وَعَنْ حَوْزَتِهٖ
مُرَامِيًا تَحُوْطُ الْهُدٰى
وَتَنْصُرُهٗ وَتَبْسُطُ
الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهٗ
وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ

ضَمِّ اَهْلِ الْفُرْقَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَاِفْشَاۤءِ الْعَارِفَةِ وَسَتْرِ الْعَائِبَةِ وَلِيْنِ الْعَرِيْكَةِ
وَخَفْضِ الْجَنَاحِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَسُكُوْنِ الرِّيْحِ وَطِيْبِ الْمُخَالَقَةِ وَالسَّبْقِ اِلَى الْفَضِيْلَةِ
وَاِيْثَارِ التَّفَضُّلِ وَتَرْكِ التَّعْيِيْرِ وَالْاِفْضَالِ عَلٰى غَيْرِ الْمُسْتَحِقِّ وَالْقَوْلِ بِالْحَقِّ وَاِنْ عَزَّ
وَاسْتِقْلَالِ الْخَيْرِ وَاِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ وَاَكْمِلْ ذٰلِكَ لِيْ بِدَوَامِ الطَّاعَةِ وَلُزُوْمِ
الْجَمَاعَةِ وَرَفْضِ اَهْلِ الْبِدَعِ وَمُسْتَعْمِلِي الرَّاْيِ الْمُخْتَرَعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ
اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ اِذَا كَبِرْتُ وَاَقْوٰى قُوَّتِكَ فِيَّ اِذَا نَصِبْتُ وَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ بِالْكَسَلِ عَنْ عِبَادَتِكَ
وَلَا الْعَمٰى عَنْ سَبِيْلِكَ وَلَا بِالتَّعَرُّضِ لِخِلَافِ مَحَبَّتِكَ وَلَا مُجَامَعَةِ مَنْ تَفَرَّقَ عَنْكَ وَلَا
مُفَارَقَةِ مَنِ اجْتَمَعَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَصُوْلُ بِكَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَاَسْئَلُكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ
وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ عِنْدَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالْاِسْتِعَانَةِ بِغَيْرِكَ اِذَا اضْطُرِرْتُ وَلَا بِالْخُضُوْعِ
لِسُؤَالِ غَيْرِكَ اِذَا افْتَقَرْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ اِلٰى مَنْ دُوْنَكَ اِذَا رَهِبْتُ فَاَسْتَحِقَّ بِذٰلِكَ
خِذْلَانَكَ وَمَنْعَكَ وَاِعْرَاضَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
فِيْ رَوْعِيْ مِنَ التَّمَنِّيْ وَالتَّظَنِّيْ وَالْحَسَدِ ذِكْرًا لِعَظَمَتِكَ وَتَفَكُّرًا فِيْ قُدْرَتِكَ وَتَدْبِيْرًا
عَلٰى عَدُوِّكَ وَمَا اَجْرٰى عَلٰى لِسَانِيْ مِنْ لَفْظَةِ فُحْشٍ اَوْ هُجْرٍ اَوْ شَتْمِ عِرْضٍ اَوْ شَهَادَةِ بَاطِلٍ اَوِ اغْتِيَابِ
مُؤْمِنٍ غَائِبٍ اَوْ سَبِّ حَاضِرٍ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ نُطْقًا بِالْحَمْدِ لَكَ وَاِغْرَاقًا فِي الثَّنَاۤءِ عَلَيْكَ
وَذَهَابًا فِيْ تَمْجِيْدِكَ وَشُكْرًا لِنِعْمَتِكَ وَاعْتِرَافًا بِاِحْسَانِكَ وَاِحْصَاۤءً لِمِنَنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَلَا اُظْلَمَنَّ وَاَنْتَ مُطِيْقٌ لِلدَّفْعِ عَنِّيْ وَلَا اَظْلِمَنَّ وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى الْقَبْضِ
مِنِّيْ وَلَا اَضِلَّنَّ وَقَدْ اَمْكَنَتْكَ هِدَايَتِيْ وَلَا اَفْتَقِرَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وُسْعِيْ وَلَا اَطْغَيَنَّ وَمِنْ
عِنْدِكَ وُجْدِيْ اَللّٰهُمَّ اِلٰى مَغْفِرَتِكَ وَفَدْتُ وَاِلٰى عَفْوِكَ قَصَدْتُ وَاِلٰى تَجَاوُزِكَ اشْتَقْتُ
وَبِفَضْلِكَ وَثِقْتُ وَلَيْسَ عِنْدِيْ مَا يُوْجِبُ لِيْ مَغْفِرَتَكَ وَلَا فِيْ عَمَلِيْ مَا اَسْتَحِقُّ بِهٖ
عَفْوَكَ وَمَا لِيْ بَعْدَ اَنْ حَكَمْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا فَضْلُكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَتَفَضَّلْ
عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ وَاَنْطِقْنِيْ بِالْهُدٰى وَاَلْهِمْنِي التَّقْوٰى وَوَفِّقْنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَزْكٰى وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا
هُوَ اَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِيَ الطَّرِيْقَةَ الْمُثْلٰى وَاجْعَلْنِيْ عَلٰى مِلَّتِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا اَللّٰهُمَّ

وَتُطَهِّرُهٗ وَتَكُفُّ
الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهٗ
وَتَاْخُذُ لِلدَّانِيْ مِنَ
الشَّرِيْفِ وَتُسَاوِيْ فِي
الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ
وَالضَّعِيْفِ كُنْتَ
رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ
الْاَنَامِ وَعِزَّ الْاِسْلَامِ
وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ
وَحَلِيْفَ الْاِنْعَامِ
سَالِكًا طَرَآئِقَ
جَدِّكَ وَاَبِيْكَ مُشْبِهًا
فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ
وَفِيَّ الذِّمَمِ رَضِيَّ
الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ
مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ
قَوِيْمَ الطَّرَآئِقِ كَرِيْمَ
الْخَلَآئِقِ عَظِيْمَ السَّوَابِقِ
شَرِيْفَ النَّسَبِ مُنِيْفَ
الْحَسَبِ رَفِيْعَ الرُّتَبِ
كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ
مَحْمُوْدَ الضَّرَآئِبِ
جَزِيْلَ الْمَوَاهِبِ
حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَتِّعْنِي بِالاقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ السَّدَادِ وَمِنْ أَدِلَّةِ الرَّشَادِ وَ
مِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَارْزُقْنِي فَوْزَ الْمَعَادِ وَسَلاَمَةَ الْمِرْصَادِ اللَّهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي
مَا يُخَلِّصُهَا وَأَبْقِ لِنَفْسِي مِنْ نَفْسِي مَا يُصْلِحُهَا فَإِنَّ نَفْسِي هَالِكَةٌ أَوْ تَعْصِمَهَا اللَّهُمَّ أَنْتَ
عُدَّتِي إِنْ حَزِنْتُ وَأَنْتَ مُنْتَجَعِي إِنْ حُرِمْتُ وَبِكَ اسْتِغَاثَتِي إِنْ كَرِثْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا
فَاتَ خَلَفٌ وَلِمَا فَسَدَ صَلاَحٌ وَفِيمَا أَنْكَرْتَ تَغْيِيرٌ فَامْنُنْ عَلَيَّ قَبْلَ الْبَلاَءِ بِالْعَافِيَةِ وَ
قَبْلَ الطَّلَبِ بِالْجِدَةِ وَقَبْلَ الضَّلاَلِ بِالرَّشَادِ وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ مَعَرَّةِ الْعِبَادِ وَهَبْ
لِي أَمْنَ يَوْمِ الْمَعَادِ وَامْنَحْنِي حُسْنَ الإِرْشَادِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَادْرَأْ عَنِّي بِلُطْفِكَ
وَاغْذُنِي بِنِعْمَتِكَ وَأَصْلِحْنِي بِكَرَمِكَ وَدَاوِنِي بِصُنْعِكَ وَأَظِلَّنِي فِي ذَرَاكَ وَجَلِّلْنِي
رِضَاكَ وَوَفِّقْنِي إِذَا اشْتَكَلَتْ عَلَيَّ الأُمُورُ لأَهْدَاهَا وَإِذَا تَشَابَهَتِ الأَعْمَالُ لأَزْكَاهَا
وَإِذَا تَنَاقَضَتِ الْمِلَلُ لأَرْضَاهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوِّجْنِي بِالْكِفَايَةِ وَسُمْنِي
حُسْنَ الْوِلاَيَةِ وَهَبْ لِي صِدْقَ الْهِدَايَةِ وَلاَ تَفْتِنِّي بِالسَّعَةِ وَامْنَحْنِي حُسْنَ الدَّعَةِ وَلاَ
تَجْعَلْ عَيْشِي كَدّاً كَدّاً وَلاَ تَرُدَّ دُعَائِي عَلَيَّ رَدّاً فَإِنِّي لاَ أَجْعَلُ لَكَ ضِدّاً وَلاَ أَدْعُو مَعَكَ نِدّاً
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْنَعْنِي مِنَ السَّرَفِ وَحَصِّنْ رِزْقِي مِنَ التَّلَفِ وَوَفِّرْ مَلَكَتِي
بِالْبَرَكَةِ فِيهِ وَأَصِبْ بِي سَبِيلَ الْهِدَايَةِ لِلْبِرِّ فِيمَا أُنْفِقُ مِنْهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَاكْفِنِي مَؤُونَةَ الاكْتِسَابِ وَارْزُقْنِي مِنْ غَيْرِ احْتِسَابٍ فَلاَ أَشْتَغِلَ عَنْ عِبَادَتِكَ بِا
لطَّلَبِ وَلاَ أَحْتَمِلَ إِصْرَ تَبِعَاتِ الْمَكْسَبِ اللَّهُمَّ فَأَطْلِبْنِي بِقُدْرَتِكَ مَا أَطْلُبُ وَأَجِرْنِي
بِعِزَّتِكَ مِمَّا أَرْهَبُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصُنْ وَجْهِي بِالْيَسَارِ وَلاَ تَبْتَذِلْ جَاهِي
بِالإِقْتَارِ فَأَسْتَرْزِقَ أَهْلَ رِزْقِكَ وَأَسْتَعْطِيَ شِرَارَ خَلْقِكَ فَأَفْتَتِنَ بِحَمْدِ مَنْ أَعْطَانِي
وَأُبْتَلَى بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِي وَأَنْتَ مِنْ دُونِهِمْ وَلِيُّ الإِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَارْزُقْنِي صِحَّةً فِي عِبَادَةٍ وَفَرَاغاً فِي زَهَادَةٍ وَعِلْماً فِي اسْتِعْمَالٍ وَوَرَعاً فِي إِجْمَالٍ اللَّهُمَّ
اخْتِمْ بِعَفْوِكَ أَجَلِي وَحَقِّقْ فِي رَجَاءِ رَحْمَتِكَ أَمَلِي وَسَهِّلْ إِلَى بُلُوغِ رِضَاكَ سُبُلِي وَحَسِّنْ
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي عَمَلِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَنَبِّهْنِي لِذِكْرِكَ فِي أَوْقَاتِ الْغَفْلَةِ

مُنِيبٌ جَوَادٌ شَدِيدٌ
عَلِيمٌ إِمَامٌ شَهِيدٌ
أَوَّاهٌ مُنِيبٌ حَبِيبٌ
مَهِيبٌ كُنْتَ
لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَلَداً وَلِلْقُرْآنِ
سَنَداً وَلِلأُمَّةِ عَضُداً
وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِداً
حَافِظاً لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
نَاكِباً عَنْ سُبُلِ
الْفُسَّاقِ بَاذِلاً
لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ زَاهِداً فِي
الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ
عَنْهَا نَاظِراً إِلَيْهَا
بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِينَ
مِنْهَا آمَالُكَ عَنْهَا
مَكْفُوفَةٌ وَهِمَّتُكَ
عَنْ زِينَتِهَا مَصْرُوفَةٌ
وَأَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا
مَطْرُوفَةٌ وَرَغْبَتُكَ
فِي الآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ
حَتَّى إِذَا الْجَوْرُ مَدَّ

وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ فِي أَيَّامِ الْمُهْلَةِ وَانْهَجْ لِي إِلَى مَحَبَّتِكَ سَبِيلًا سَهْلَةً أَكْمِلْ لِي بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَأَنْتَ مُصَلٍّ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدَهُ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنِي بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ ۔ الحمد للہ کہ اس کا ترجمہ اپنے گھر عصر کے وقت سہ شنبہ کو یازدہم ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ تمام ہوا۔ خدایا میرے اور میرے والدین کے گناہوں کو عفو فرمانا اور مجھے اور والدین کو ائمہ طاہرین کے ساتھ محشور فرمانا اور میری اولاد کو عالم باعمل قرار دینا اور میرے بھائی مرحوم عابد حسین کو بخش دینا اور جامع المنتظر وسّن پورہ جو ایک دینی درس گاہ ہے اسے تا ظہور امام منتظر قائم اور باقی رکھنا اور میرے لئے اسے صدقہ جاریہ قرار دینا خدایا ہمیں اور مؤمنین کو اس کتاب کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور جن لوگوں نے اس کتاب کی تصحیح میں میری مدد کی ہے انہیں موفق فرما خصوصًا میرے شاگرد رشید مولانا محمد حسین صاحب اور حافظ مولانا سیّد ریاض حسین صاحب اور مولانا سیّد مرتضٰی حسین وغیرہ کو علم و عمل کی توفیق عنایت فرما۔ خدایا میرے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے تا ظہور قائم آل محمد عاملین کے لئے مرجع قرار دے بحق ائمۃ الطاہرین المعصومین آمین

انا الاحقر المترجم اختر عبّاس بن صدیق محمد کورائی بلوچ

ختم شد

بَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى الْغَيُّ أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَلِلظَّالِمِينَ مُبَايِنٌ جَلِيسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلٰى حَسَبِ طَاقَتِكَ وَإِمْكَانِكَ ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكَارِ وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِي أَوْلَادِكَ وَأَهَالِيكَ وَشِيعَتِكَ وَمَوَالِيكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَأَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالطَّاعَةِ لِلْمَعْبُودِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْخَبَائِثِ وَالطُّغْيَانِ وَوَاجَهُوكَ بِالظُّلْمِ

ملحقات مفاتیح الجنان از مترجم

رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ
السَّلَامُ قَالَ إِنِّي أَجِدُ فِي بَدَنِي ضَعْفًا فَقُلْتُ لَهُ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضَّعْفِ فَقَالَ يَا
فَاطِمَةُ ائْتِينِي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطِّينِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطَّيْتُهُ بِهِ
وَصِرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأْلَأُ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِي لَيْلَةِ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ فَمَا كَانَتْ
إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ
اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا
سَاعَةً وَإِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا
رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ وَأَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ
الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ
مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ
مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي
أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ
تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ
مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي وَيَا وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَصَاحِبَ لِوَائِي

وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ
بَعْدَ الْإِيعَازِ إِلَيْهِمْ
وَتَأْكِيدِ الْحُجَّةِ
عَلَيْهِمْ فَنَكَثُوا ذِمَامَكَ
وَبَيْعَتَكَ وَأَسْخَطُوا رَبَّكَ
وَجَدَّكَ وَبَدَءُوكَ
بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ
وَالضَّرْبِ وَطَحَنْتَ جُنُودَ
الْفُجَّارِ وَاقْتَحَمْتَ
قَسْطَلَ الْغُبَارِ مُجَالِدًا
بِذِي الْفَقَارِ كَأَنَّكَ
عَلِيٌّ الْمُخْتَارُ فَلَمَّا
رَأَوْكَ ثَابِتَ الْجَاشِ
غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ
نَصَبُوا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ
وَقَاتَلُوكَ بِكَيْدِهِمْ
وَشَرِّهِمْ وَأَمَرَ اللَّعِينُ
جُنُودَهُ فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ
وَوُرُودَهُ وَنَاجَزُوكَ
الْقِتَالَ وَعَاجَلُوكَ
النِّزَالَ وَرَشَقُوكَ
بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ
وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكُفَّ

قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ
وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ
اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاءِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ
اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّيْ
وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ
وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوٰتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيْرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً
وَلَا فَلَكًا يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ
الْكِسَاءِ فَقَالَ الْاَمِيْنُ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ
النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِيْ
اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ
جِبْرَائِيْلُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ
وَالْاِكْرَامِ وَيَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا
مُنِيْرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَلَا فَلَكًا يَدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ
وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ وَحْيِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا

الْاِصْطِلَامِ وَلَمْ
يَرْعَوْا لَكَ ذِمَامًا
وَلَا رَاقَبُوْا فِيْكَ
اٰثَامًا فِيْ قَتْلِهِمْ
اَوْلِيَائَكَ وَنَهْبِهِمْ
رِحَالَكَ وَاَنْتَ مُقَدَّمٌ
فِي الْهَبَوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ
لِلْاَذِيَّاتِ قَدْ عَجِبَتْ
مِنْ صَبْرِكَ مَلٰئِكَةُ
السَّمٰوٰتِ فَاَحْدَقُوْا
بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ
وَاَثْخَنُوْكَ بِالْجِرَاحِ
وَحَالُوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الرَّوَاحِ وَلَمْ يَبْقَ لَكَ
نَاصِرٌ وَاَنْتَ صَابِرٌ
مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ
عَنْ نِسْوَتِكَ وَاَوْلَادِكَ
حَتّٰى نَكَسُوْكَ عَنْ
جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ
اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحًا
تَطَؤُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا
وَتَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ
بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ

وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا عَلِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا وَفِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ؕ

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ جماعت کے بغیر نہیں ہوسکتی ۔ جماعت کے لئے کم از کم پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو نمازِ ظہر کا وقت فضیلت ہے نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھے اور اس میں پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ایک بار قنوت پڑھے ۔ اس نماز میں پہلے پیش نماز ان دو خطبوں کو پڑھے یا ان کی مثل دو خطبے پڑھے جس میں حمد و ثنائے پروردگار اور درود و سلام محمد و آلِ محمد اور وعظ و نصیحت مومنین کے لئے ہو پہلے خطبہ کو کسی مختصر سورہ یا آیت کے ساتھ ختم کرے ۔ نمازی ان خطبوں کو ضرور سنیں ؛

خطبۂ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَسَبِيْلِهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ وَنَصَرَنَا لِمَا يُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَيْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَيْهِ فَاَمَرَنَا لِاَدَاءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبْتَ عَلَيَّ

زیارتِ ناحیہ

لِلْمَوْتِ جَبِيْنُكَ
وَاخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ
وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ
وَيَمِيْنُكَ تُدِيْرُ
طَرْفًا خَفِيًّا اِلٰى
رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ
وَقَدْ شُغِلْتَ
بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ
وَاَهَالِيْكَ وَاَسْرَعَ
فَرَسُكَ شَارِدًا اِلٰى
خِيَامِكَ مُحَمْحِمًا بَاكِيًا
فَلَمَّا رَاَيْنَ النِّسَاءُ
جَوَادَكَ مَخْزِيًّا وَ
نَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَيْهِ
مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ
الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ
الشُّعُوْرِ عَلَى الْخُدُوْدِ
لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ
وَبِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ
وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰى مَصْرَعِكَ
مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ
جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِكَ

فِيهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِأَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِي يَوْمِ الْجَزَاءِ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ أَيْمَنَ يَوْمٍ عَهِدْنَاهُ وَأَفْضَلَ صَاحِبٍ صَحِبْنَاهُ
وَخَيْرَ وَقْتٍ ظَلِلْنَا فِيهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضٰى مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مِنْ جُمْلَةِ خَلْقِكَ
أَشْكَرَهُمْ لِمَا أَوْلَيْتَ مِنْ نِعَمِكَ وَأَقْوَمَهُمْ بِمَا شَرَعْتَ مِنْ شَرَائِعِكَ وَأَوْقَفَهُمْ عَمَّا
حَذَّرْتَ مِنْ نَهْيِكَ عَلٰى سَائِرِ خَلْقِكَ فِي يَوْمِي هٰذَا وَسَاعَتِي هٰذِهِ وَمُسْتَقَرِّي هٰذَا إِنِّي أَشْهَدُ
أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ عَدْلٌ فِي الْحُكْمِ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ حَمَّلْتَهُ رِسَالَتَكَ فَأَدَّاهَا وَأَمَرْتَهُ
لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ لِأُمَّتِهِ فَنَصَحَ بِهَا اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ
مِنْ خَلْقِكَ وَاجْزِهِ عَنَّا أَفْضَلَ وَأَكْرَمَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَنْبِيَائِكَ عَنْ أُمَّتِهِ إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ بعد پڑھنے اس خطبہ پیش نماز تھوڑی دیر بیٹھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ
کر اٹھے اور پھر یہ خطبہ پڑھے۔

خطبہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ رَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلٰهَ كُلِّ مَأْلُوهٍ وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ
الْمُتَفَرِّدُ وَأَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ الْمُتَكَرِّمُ الْعَظِيمُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَحَسَنِ الْمُجْتَبٰى حُجَّةِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ الْمَظْلُومِ
وَارِثِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الصِّدِّيقِ وَالْمُقْتَدٰى بِآبَائِهِ الصَّالِحِينَ وَمُوسٰى

وَمُولِعٌ سَيْفَهُ عَلٰى نَحْرِكَ
قَابِضٌ عَلٰى شَيْبَتِكَ
بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ
بِمُهَنَّدِهِ قَدْ سَكَنَتْ
حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ
أَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى
الْقَنَاةِ رَأْسُكَ وَسُبِيَ
أَهْلُكَ كَالْعَبِيدِ
وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِيدِ
فَوْقَ أَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ
تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ
الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ
فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ
أَيْدِيهِمْ مَغْلُولَةٌ
إِلَى الْأَعْنَاقِ يُطَافُ
بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ
فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوا بِقَتْلِكَ
الْإِسْلَامَ وَعَطَّلُوا
الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ
وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْأَحْكَامَ
وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْإِيمَانِ
وَحَرَّفُوا آيَاتِ
الْقُرْآنِ وَهَمَجُوا فِي

ابْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ مِنْ أَوْلَادِ النَّبِيِّينَ وَعَلِيِّ ابْنِ مُوسَى الرِّضَا مِنْ عِتْرَةِ بَرَرَةِ الْمُتَّقِينَ وَ
مُحَمَّدَ ابْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ إِمَامِ الْخَاشِعِينَ
وَالْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ الْمُنْتَجَبِينَ وَالْخَلَفِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ الْحُجَّةِ بَعْدَ
آبَائِهِ عَلَى خَلْقِكَ الْمُؤَدِّي عَنْ نَبِيِّكَ وَوَارِثِ عِلْمِ الْمَاضِينَ مِنَ الْوَصِيِّينَ الَّذِي
بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَى وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ
يَمْلَأُ اللهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعَجِّلْ لَنَا اللَّهُمَّ ظُهُورَهُ
إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ فَتِّحْ لِي أَبْوَابَ
تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ إِنِّي إِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِينَ وَأَتْمِمْ لِي إِنْعَامَكَ
إِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بَاقِيَ عُمْرِي فِي أَدَاءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
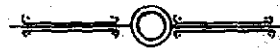
خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ إِقْرَارًا بِنِعْمَتِهِ وَلَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ إِخْلَاصًا بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهِ وَعَلَى الْأَصْفِيَاءِ مِنْ عِتْرَتِهِ
أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَى الْأَنَامِ أَنْ أَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ
فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ
إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوا وَتَنَاسَلُوا تَكْثُرُوا فَإِنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَصَلَّى
اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ
لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ مِنْ أَجْلِكَ
مَوْتُورًا وَعَادَ كِتَابُ
اللهِ مَهْجُورًا وَغُودِرَ
الْحَقُّ إِذْ قُهِرْتَ مَقْهُورًا
وَفُقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيرُ
وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ
وَالتَّحْلِيلُ وَالتَّنْزِيلُ
وَالتَّأْوِيلُ وَظَهَرَ
بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ
وَالتَّبْدِيلُ وَالْإِلْحَادُ
وَالتَّعْطِيلُ وَالْأَهْوَاءُ
وَالْأَضَالِيلُ وَالْفِتَنُ
وَالْأَبَاطِيلُ فَقَامَ
نَاعِيكَ عِنْدَ قَبْرِ
جَدِّكَ الرَّسُولِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَنَعَاكَ
إِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُولِ
قَائِلًا يَا رَسُولَ اللهِ
قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ
وَاسْتُبِيحَ أَهْلُكَ
وَحِمَاكَ

عقدِ نکاح دائمی کے صیغے

جب مرد اور عورت خود اپنا نکاح پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ پھر مرد بلا فاصلہ یوں کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیجَ اور اگر دونوں کی طرف سے دونوں کے وکیل نکاح پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِی مُوَكِّلَكَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ۔

عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِی مُوَكِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

عورت کا وکیل کہے أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِی مُوَكِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِیجَ لِمُوَكِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

اگر ایک ہی آدمی مرد اور عورت کا وکالت میں نکاح پڑھے تو پہلے عورت کی وکالت میں یہ کہے أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِی مِنْ مُوَكِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فوراً مرد کی وکالت میں یہ کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

نکاح متعہ کے صیغے

اگر مرد اور عورت آپس میں نکاح متعہ خود پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت یہ کہے زَوَّجْتُكَ نَفْسِی فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر مرد خود بلا فاصلہ یہ کہے قَبِلْتُ هٰكَذَا اور اگر مرد اور عورت کے درمیان نکاح متعہ دونوں کے علیحدہ وکیل پڑھنا چاہیں تو پہلے عورت کا وکیل یہ کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِی مُوَكِّلَكَ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِی هٰكَذَا اور اگر ایک ہی آدمی مرد اور عورت کے درمیان نکاح متعہ پڑھے تو پہلے عورت کی وکالت میں یہ کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِی مِنْ مُوَكِّلِی فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر مرد کی وکالت میں بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِی هٰكَذَا۔

وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيُّكَ وَوَقَعَ الْمَحْذُورُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيكَ فَانْزَعَجَ الرَّسُولُ وَبَكَى قَلْبُهُ الْمَهُولُ وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَفُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ الزَّهْرَاءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ تُعَزِّي أَبَاكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُقِيمَتْ لَكَ الْمَآتِمُ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُورُ الْعِينُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا وَالْهِضَابُ وَأَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيتَانُهَا وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ

ہر مہینے کی نیک و بد تاریخوں کی تفصیل

جناب علی بن طاؤس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ مبارک ہے اس روز خداوند عالم نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور طلب حاجات کے واسطے اور بادشاہ کی قربت حاصل کرنے، طلب علم کے لئے عورت کی خواستگاری اور سفر کرنے اور باہمی خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں ہاتھ آئے گا۔ اگر بیمار ہو جائے شفا پائے گا۔ اگر فرزند اس دن پیدا ہوگا۔ تو بابرکت اور فراخ روزی ہوگا۔ اور خواب پہلی شب کا صحیح نہیں، دوسری تاریخ نیک ہے۔ حضرت حوّا پیدا ہوئیں۔ شائستہ ہے۔ خواستگاری عورت کرنا۔ گھر بنا کر نا تمسکات و قبالہ جات لکھنا۔ طلب حاجات کرنا اور اختیار کرنا کار و بار کا بہتر ہے۔ اور جو اس دن کے اوّل روز بیمار ہو جائے۔ سُبک ہوگی بیماری بنسبت آخر روز کے اور جو فرزند اس دن پیدا ہوگا نیک تربیت پائے گا۔ اور خواب دوسری شب کا صحیح نہیں ہے۔ تیسری تاریخ نحس ہے۔ جناب آدم و حوّا جنت سے زمین پر اتارے گئے۔ حتی الامکان ہر کام سے پرہیز کرے جو بندہ کہ اس دن بھاگے ہاتھ آئے گا۔ جو بیمار ہوگا مشقت میں پڑے گا۔ اگر فرزند پیدا ہوگا روزی اس کی فراخ و عمر دراز ہوگی۔ یہ روز گراں ہے۔ کسی کام کے لئے خوب نہیں۔ اور خواب اس شب کی تعبیر برعکس ہے۔ چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ہابیل بن آدم پیدا ہوئے ہیں نیک ہے برائے زراعت و بنائے عمارت، و شکار و جانور لینے کے۔ اور سفر کرنا مکروہ ہے۔ خوفِ قتل ہے۔ یا مال اس کا چورسے جاویں گے یا کوئی بلا نازل ہو، اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو۔ شائستہ و مبارک ہوگا۔ تا زندگی۔ اور جو کہ بھاگ جاوے ملنا اس کا دشوار ہوگا۔ ایسی جگہ پناہ لے گا۔ کہ ہاتھ نہ آئے گا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔ مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہوتی ہے۔ پانچویں تاریخ نحس ہے کہ قابیل اسی روز پیدا ہوا اور اسی روز قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ کوئی کام اس روز نہ کرے نہ گھر سے نکلے اور اگر اس روز قسم جھوٹی کھائے گا۔ سزا پائے گا۔ اور جو اس روز پیدا ہوگا۔ حال اس کا نیک ہوگا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی چھٹی تاریخ شائستہ ہے واسطے بر آنے

وَالْحِلُّ وَالْاِحْرَامُ اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَبِاَخِيْهِ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۗءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَبِاَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ

حاجات کے اور خواستگاری کرنا عورت کا اور سفر کرنا دریا و صحرا کا خوب ہے۔ پھر آئے گا طرف اپنے اہل کے جن کو کہ دوست رکھتا ہے۔ اور نیک ہے خرید جانور کے لئے جو حیوان ہو اور جو کہ اس روز پیدا ہو نیک تربیت پائے گا۔ آفات سے سلامت رہے گا۔ اور برائے شکار و طلب معاش و ہر حاجت کے شائستہ ہے۔ اور اگر خواب دیکھے بعد ایک روز یا دو روز کے اثر ظاہر ہو گا۔ کیوں کہ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے۔ ساتویں تاریخ ہمہ کار کو شائستہ ہے۔ جو کہ مشق کتابت اس روز شروع کرے۔ یہ نیکی کمال کو پہنچے اور جو بنائے عمارت اور عروسی کرے گا۔ عاقبت و انجام نیکو تر ہو گا۔ اور جو لڑکا پیدا ہو گا۔ تربیت نیک پائے گا۔ روزی فراخ ہو گی۔ شکار اور طلب روزی کرنا بھی وارد ہے۔ اور اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے۔ آٹھویں تاریخ شائستہ ہے ہر حاجت کے لئے خرید و فروخت کے لئے بھی اگر بادشاہ کے پاس جائے۔ حاجت روا ہو گی۔ اور مکروہ ہے اس روز سفر دریا و خشکی کرنا۔ لڑائی پر جانا اور جو لڑکا پیدا ہو شائستہ ہو گا۔ اور جو بھاگے گا۔ اس کو کوئی نہ پا سکے گا۔ مگر بمشقت بسیار اور جو کہ راہ بھول جائے۔ نہ پائے گا۔ مگر بمشقت بسیار اور جو کہ اس روز بیمار ہو گا سختی اٹھاوے گا۔ اور اس شب کا خواب سچا ہے۔ نویں تاریخ نیک ہے جس امر کے لئے ارادہ کرے خوب ہو گی پس ابتدا کرے اس دن کا مونثی قرض دے زراعت کرے درخت لگائے۔ اور اگر دشمن سے لڑے غالب آئے گا۔ جو کہ سفر کرے مال بہت پائے گا۔ اور خیر و نیکی دیکھے گا۔ اگر دشمن سے گریز کرے تو نجات پائے گا۔ اور جو کہ بیمار ہو گا۔ بیماری اس کی سنگین ہو گی۔ جو کہ اس روز کھو جاوے بزودی ہاتھ آوے اور جو فرزند پیدا ہو شائستہ ہو گا۔ اور ہمہ حال توفیق پائے گا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے و بروایتے اس شب کے خواب کی تعبیر اسی روز ظاہر ہو گی دسویں تاریخ نیک ہے برائے خرید و فروخت۔ اور سفر کرنا خوب ہے اس روز حضرت نوح متولد ہوئے۔ جو لڑکا پیدا ہو گا بہت معمر اور فراخ روزی ہو گا۔ اور گم شدہ پیدا ہو گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اور جو کہ اس روز بیمار ہووے سزاوار ہے۔ کہ وصیت کرے اور زراعت اور خریدنا اور بیج کا بونا نیک ہے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے اور بروایتے اس شب کے خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہو گی۔ گیارھویں تاریخ شائستہ ہے ہر کام کے لئے۔ حضرت شیث علیہ السلام کے تولد کا روز ہے۔ پس خرید و فروخت و

وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ
الْاَوَّابِيْنَ وَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ
وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ
الْبَرَاهِيْنَ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى
نَاصِرِ الدِّيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَ
عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ
الزَّاهِدِيْنَ وَالْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ
وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ
الْاَبَرِّيْنَ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسِيْنَ
وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيَامَةِ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ
الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ
الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اكْتُبْنِيْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْاٰخِرِيْنَ وَانْصُرْنِيْ
عَلَى الْبَاغِيْنَ وَاكْفِنِيْ

سفر کرنا بہتر ہے مگر پرہیز کرے۔ جانے سے بادشاہ کے پاس۔ اور جو بھاگ جاوے بزودی ہاتھ آئے گا۔ اور جو کہ بیمار ہوگا۔ امید ہے کہ بزودی شفا پائے گا۔ اور جو لڑکا پیدا ہو بہ نیکی زندگی کرے گا۔ لیکن نہ مرے گا جب تک پریشانی نہ دیکھے۔ اور خواب اس شب کا صحیح ہے۔ مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہو۔ اور بروایتے تین روز میں ظاہر ہو۔ بارہویں تاریخ شائستہ ہے خواستگاری عورت کے لئے دوکان کھولنا شریک ہونا سفر دریا کرنا۔ اور اس روز دو آدمی آپس سے جدا نہ ہوں اور بیمار جو ہو امید شفا ہے۔ جو لڑکا پیدا ہو۔ بآسانی تربیت پائے گا اور بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اور لڑکا جو پیدا ہو عمر اس کی دراز ہوگی اور پریشان نہ ہوگا۔ اور خواب اس شب کا صحیح ہے۔ مگر تعبیر اس کی دیر میں ظاہر ہوگی تیرھویں تاریخ نحس ہے پرہیز کر لڑنے سے اور بادشاہ کے پاس جانے سے و سر تراشی و روغن سر میں ملنے سے اور جو بھاگے ہاتھ آئے گا۔ اور بیمار سختی میں پڑے گا۔ اور فرزند جو پیدا ہو۔ چنداں زندگانی نہ کرے گا۔ اور خواب جو دیکھے اثر اس کا نو روز میں ظاہر ہوگا۔ اور بروایتے خواب اس رات کا جھوٹا ہوتا ہے۔ چودھویں تاریخ نیک ہے برائے ہر کام جو فرزند اس روز پیدا ہو ظالم ہوگا۔ اور طلب علم اور خرید و فروخت اور سفر کرنا اور قرض کرنا اور کشتی پر سوار ہونا نیک ہے۔ اور بھاگا ہاتھ آئے گا۔ بیمار صحت پائے گا اور فرزند جو پیدا ہوگا اس کی عمر دراز ہوگی۔ اور طلب علم میں رغبت کرے گا۔ اور آخر عمر میں بہت مالدار ہوگا۔ خوشنویس و عقلمند ہوگا۔ اور خواب جو دیکھے بعد چھبیس دن یا چالیس روز کے اثر ظاہر ہوگا۔ اور بروایتے خواب ۳ شب کا جھوٹا ہوگا ہے۔ پندرھویں تاریخ نیک ہے ہر امر کے لئے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے جو کہ بیمار ہووے جلد صحت پاوے گا۔ جو کہ بھاگے جلد ہاتھ آئے جو فرزند پیدا ہوگا گونگا یا زبان میں اس کی کچھ عیب ہوگا۔ اور جو خواب دیکھے۔ تین روز کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ اور بروایتے تعبیر اس کی برعکس ظاہر ہوگی سولہویں تاریخ نحس ہے کسی کام کیلئے خوب نہیں۔ مگر عمارت بنا کرنا خوب ہے جو کہ سفر کرے ہلاک ہوگا۔ اور جو بھاگے بزودی پھرے گا جو کہ راہ گم کرے سلامت رہے گا جو کہ بیمار ہو شفا پائے گا۔ جو فرزند پیش از زوال پیدا ہو۔ تو دیوانہ ہوگا۔ اگر بعد زوال پیدا ہو۔ تو انجام اس کا اچھا ہوگا۔ اور جو خواب دیکھے دو روز کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ سترھویں تاریخ میانہ ہے۔ پرہیز کرنا منازعت اور قرض دینے لینے سے اگر قرض دے گا وصول نہ ہوگا۔ جو فرزند پیدا ہوگا۔ حال اس کا نیکو

زیارت ناحیہ

كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ الظَّالِمِيْنَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ اَنْ تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّيْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ

ہوگا۔ اور روایت میں ہے۔ کہ روز گراں ہے طلب حاجت نہ کرے بروایتے شاخ لگانا اس دن موجب
شفا ہے، اور اس شب کا خواب سچا ہے، مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی اٹھارہویں تاریخ مبارک ہے، جمیع
کام کے لئے خرید و فروخت و زراعت و سفر کرنا۔ بہتر ہے، اور جو کہ دشمن سے دشمنی کرے غالب آئیگا
اس پر اگر کچھ مال قرض دے گا، وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ جو فرزند پیدا ہو حال اس کا نیک ہوگا
اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔ انیسویں تاریخ مبارک ہے، حضرت اسحاق پیدا ہوئے
شائستہ ہے۔ سفر کے لئے۔ اور طلب روزی اور سعی کارہا۔ اور حصول علم کیلئے بھی اور بد ہے۔ خرید غلام
کے لئے، اور بھاگا اور گمشدہ بعد پندرہ روزہ کے پھرے گا۔ فرزند جو پیدا ہوگا۔ توفیق خیر پائے گا۔ اور اس
شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔ بیسویں تاریخ میانہ ہے نیک ہے واسطے سفر کرنے کے اور برآنے
حاجات کے اور عمارت بنا کرنا اور درخت لگانا اور جانور کا لینا اور جو کہ بھاگے اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے
جو کہ راہ بھول جائے۔ ہلاکت اٹھائے گا۔ جو کہ بیمار ہوگا، بیماری اس کی سخت گزرے گی، جو کہ فرزند ہوگا
بامشقت زندگانی کرے گا اور اس شب کا خواب صحیح اور موثر ہے۔ اکیسویں تاریخ نحس اور بہت
بد ہے اس روز طلب حاجت نہ کرے، بادشاہ کے روبرو نہ جائے۔ جو کہ سفر کرے خوفِ ہلاکت ہے
جو فرزند پیدا ہو فقیر و پریشان ہوگا۔ حیوانات کا ذبح کرنا۔ خوب ہے اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے
بائیسویں تاریخ شائستہ ہے۔ واسطے برآنے حاجات و خرید و فروخت کے اور بادشاہ کے پاس جانا
اور تصدّق کرنا مقبول ہے اور بیمار بزودی شفا پائے گا۔ اور مسافر بعافیّت پھرے گا۔ اور اس شب کا
خواب سچّا ہے اور تعبیر اس کی بہت نیک ظاہر ہوگی۔ تئیسویں تاریخ، حضرت یوسف علیہ السلام
کا روز تولّد ہے۔ نیک ہے برائے طلب حوائجؑ عورت کو چاہنا۔ تجارت کرنا بادشاہ کے پاس جانا
خوب ہے، اور جو کہ اس روز سفر کرے، غنیمت پائے گا۔ خیر بہت ہوگی جو فرزند پیدا ہوگا نیک تربیّت
پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے، چوبیسویں تاریخ بہت نحس ہے، فرعون پیدا ہوا
ہے پس کوئی کسی کام کا ارادہ نہ کرے، جو فرزند پیدا ہوگا۔ سختی میں بسر کرے گا، اور توفیق خیر نہ پائے گا اور
آخر عمر میں مارا جائے گا یا غرق ہوگا یا بیمار رہوگا یا بیماری طول کھینچے گی اور اس شب کے خواب کی تعبیر
برعکس ہے پچیس ویں تاریخ نحس ہے پس حفظ کر کسی کا ارادہ نہ کر کہ حق تعالٰے نے اہلِ مصر کو فرعون کیساتھ

وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ
بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ
بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِيْ
بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
وَبَاعِدْنِيْ مِنْ مَكْرِكَ
وَنَقِمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ
مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ
فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَ
افْسَحْ لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ
وَاَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ
وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ بِمَوَالِيَّ
وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ
الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاقْبَلْ
تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ
وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَنَفِّسْ
كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ
خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ
لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ
وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا عَيْبًا
اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا

مبتلائے بلا گیا۔ اور بیمار کا حال بد ہوگا۔ اور جو فرزند پیدا ہوگا۔ اس کی روزی فراخ ہوگی، لیکن ببلائے سخت مبتلا ہوگا۔ آخر میں نجات پائے گا۔ ایک روایت میں آیا ہے جو کہ اس روز بیمار ہو صحت نہ پائے گا یا بمشکل صحت پائے گا، اور بروایت سلمانؑ شر سے اس روز کے پناہ بخدا، نماز و دعا و تصدق دے اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے، چھبیسویں تاریخ شائستہ ہے برائے سفر لیکن بعض روایات سے سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی پس اس تاریخ کو ترکِ سفر کرنا مناسب ہے اور ہر کام کا ارادہ کرے، مگر عورت کا چاہنا بد ہے اور اس روز جو کہ تزویج کرے، درمیان زوجہ و شوہر کے جدائی پڑے گی، اس واسطے کہ اس روز دریا پھٹ گیا ہے واسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔ اور اگر سفر سے کوئی پھرے تو گھر میں داخل نہ ہوگا جو کہ بیمار ہو۔ حال اس کا بد ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا عمر اس کی دراز ہوگی۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے، ستائیسویں تاریخ برائے ہر کار خوب ہے، جو فرزند کہ اس روز پیدا ہوگا خوش روزی اور طویل با خیریت ہوگا اور محبوب دلہائے مردم ہوگا اور برائے سفر بہت نیک ہے۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے، کہ سفر کرنا زمانہ محاق میں کہ جب چاند تحتِ شعاع آفتاب ہو، یعنی ۲۸ ۲۹ بلکہ ۳۰ کو بھی مکروہ ہے، اور بد ہے، پس ترکِ سفر کرنا چاہیئے۔ اس روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے، جو فرزند ہو، غم ہائے عظیم اس کو پہنچیں گے، اور کسی مرض یا ضعف چشم میں مبتلا ہوگا۔ جو خواب دیکھے اثر اس کا اسی روز ظاہر ہو۔ انتیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند کہ پیدا ہوگا بُرد بار ہوگا۔ جو سفر کرے مال پائے گا۔ اور اس روز وصیت نامہ نہ لکھے، دوستوں کو دیکھنے جائے۔ جو خواب دیکھے اثر اس کا اسی روز ظاہر ہو، بروایت خواب اس شب کا جھوٹا ہے، تیسویں تاریخ۔ نیک ہے خرید و فروخت شادی نکاح کرنا خوب ہے جو فرزند پیدا ہو، برد بار و مبارک ہوگا جو بھاگے ہاتھ آئے گا۔ جو کوئی چیز کھوئے گا ہاتھ آئے گی جو قرض دے گا جلد وصول ہوگا۔ اور اس شب کا خواب راست و صحیح و مؤثر ہے۔

اِلَّا کَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقًا
اِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا جَاهًا
اِلَّا عَمَّرْتَهُ وَلَا فَسَادًا
اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا اَمَلًا
اِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءً
اِلَّا اَجَبْتَهُ وَلَا مُضِيْقًا
اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا شَمْلًا
اِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا اَمْرًا
اِلَّا اَتْمَمْتَهُ وَلَا مَالًا
اِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا
اِلَّا حَسَّنْتَهُ وَلَا اِنْفَاقًا
اِلَّا اَخْلَفْتَهُ وَلَا حَالًا
اِلَّا اَخَّرْتَهُ وَلَا سُوْءًا
اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُوْدًا
اِلَّا قَمَعْتَهُ وَلَا عَدُوًّا
اِلَّا اَرْدَيْتَهُ وَلَا شَرًّا
اِلَّا كَفَيْتَهُ وَلَا مَرَضًا
اِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا بَعِيْدًا
اِلَّا اَدْنَيْتَهُ وَلَا شَعَثًا
اِلَّا لَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالًا
اِلَّا اَعْطَيْتَهُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ
وَثَوَابَ الْاٰجِلَةِ اَللّٰهُمَّ

حالات ایام ہفتہ

حالات ایام ہفتہ - جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے، اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنّت ہے، نکاح کا یہ خاص دن ہے سب کاموں کے واسطے مبارک و سعید ہے، نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں، استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک۔

شنبہ (ہفتہ) شنبہ کا روز مبارک ہے اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جدا ہوتا ہے، خداوند عالم اس کو اپنی جگہ پر پھر لاتا ہے، لیکن اس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے دن چڑھے تک پھر زوال آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے، جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور یک شنبہ کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہوجاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کیلئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

دوشنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس دن ہے اسی روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی اور یہ روز بنی امیہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسینؑ کے انہوں نے اس روز کو عید قرار دیا اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ نحس ہے اسی طرح ہفتہ میں دوشنبہ کا دن نحس ہے کسی کام کیلئے مبارک نہیں، البتہ لباس قطع کرنے کیلئے بہتر ہے، اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے۔

اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنِ
الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ
جَمِیْعِ الْاَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا
وَقَلْبًا خَاشِعًا وَیَقِیْنًا
شَافِیًا وَعَمَلًا زَاكِیًا
وَصَبْرًا جَمِیْلًا وَاَجْرًا
جَزِیْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَزِدْ
فِیْ اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ
اِلَیَّ وَاجْعَلْ قَوْلِیْ فِی النَّاسِ
مَسْمُوْعًا وَعَمَلِیْ عِنْدَكَ
مَرْفُوْعًا وَاَثَرِیْ فِی الْخَیْرَاتِ
مَتْبُوْعًا وَعَدُوِّیْ مَقْمُوْعًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدِنِ الْاَخْیَارِ فِیْ اٰنَاءِ
اللَّیْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ
وَاكْفِنِیْ شَرَّ الْاَشْرَارِ
وَطَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِیْ مِنَ
النَّارِ وَاَحِلَّنِیْ دَارَ الْقَرَارِ
وَاغْفِرْلِیْ وَلِجَمِیْعِ اِخْوَانِیْ
فِیْكَ وَاَخَوَاتِی الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَ
كَرَمِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کیلئے میانہ ہے سفر اور طلب حاجت کیلئے بہتر ہے خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کردیا، اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے، ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشا تک ہے

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کیلئے نحس ہے نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتدا کیلئے بہتر ہے، اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے شاخ لگانا، مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشا تک ہے

پنجشنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کیلئے بہتر اور خوب ہے، منقول ہے کہ جو شخص اس روز لباس قطع کرے، تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں مکرّم ہوتا ہے اس روز سر تراشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے مگر چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشا تک ہے اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے جانا مستحب ہے مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے، ہر رکعت میں سورہ الحمد سات مرتبہ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درود پڑھے اور سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ کہے حق تعالیٰ اس کو جنّت میں ستر ہزار قصر عطا فرمائے گا

نقشہ تاریخہائے بد و نیک و ولادت و شہادت ائمہ طاہرین وغیرہ

تاریخ	ماہ محرم	تاریخ	ماہ صفر المظفر	تاریخ	ماہ ربیع الاوّل
١	نیک	١	نحس اکبر	١	نیک
٢	نیک	٢	نیک	٢	نحس بقولے وفات رسولخدا ہے
٣	نحس	٣	نحس	٣	نحس
٤	نیک	٤	نیک مگر سفر کیلئے بد	٤	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
٥	نحس	٥	نحس	٥	نحس
٦	نیک	٦	نیک	٦	نیک
٧	نیک	٧	نیک ولادت امام موسیٰ کاظمؑ	٧	نیک تعمیر مکان کو نیک
٨	نیک مگر سفر کیلئے بد	٨	نیک مگر بد ہے سفر کو	٨	نحس شہادت امام حسن عسکریؑ
٩	نیک	٩	نیک	٩	نیک عید شجاع
١٠	شہادت امام حسینؑ روز عاشورا	١٠	نحس اکبر	١٠	نحس اکبر
١١	نحس اکبر	١١	نیک	١١	نیک
١٢	نیک	١٢	نیک	١٢	نحس
١٣	نحس	١٣	نحس	١٣	〃
١٤	نحس اکبر	١٤	نیک	١٤	نیک روز مرگ یزید
١٥	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	١٥	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	١٥	نیک مگر لینے دینے کو بد
١٦	نحس	١٦	نحس	١٦	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
١٧	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	١٧	نحس شہادت امام رضا علیہ السلام	١٧	روز ولادت رسولخدا و امام جعفر صادقؑ
١٨	نیک	١٨	نیک	١٨	نیک
١٩	نیک	١٩	نیک	١٩	〃
٢٠	میانہ	٢٠	نحس اکبر روز اربعین امام حسینؑ	٢٠	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
٢١	نحس	٢١	نحس	٢١	نحس
٢٢	نحس اکبر	٢٢	نیک	٢٢	نیک
٢٣	نیک	٢٣	نیک	٢٣	〃
٢٤	نحس	٢٤	نحس	٢٤	نحس
٢٥	نحس شہادت امام زین العابدینؑ	٢٥	〃	٢٥	〃
٢٦	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	٢٦	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	٢٦	روز وفات حضرت ابو طالبؑ نکاح و سفر کیلئے بد
٢٧	نیک	٢٧	〃	٢٧	نیک
٢٨	نیک مگر نکاح کیلئے بد	٢٨	نحس وفات جناب رسولخدا و شہادت امام حسنؑ	٢٨	نیک مگر نکاح کیلیے بد
٢٩	〃 〃 〃 〃	٢٩	نیک مگر نکاح کیلئے بد	٢٩	〃 〃 〃 〃
٣٠	〃 〃 〃 〃	٣٠	〃 〃 〃 〃 〃	٣٠	〃 〃 〃 〃

تاریخ	ماہ ربیع الثانی	تاریخ	ماہ جمادی الاولی	تاریخ	ماہ جمادی الآخر
۱	نحس اکبر	۱	نیک ہلاکت ہارون رشید	۱	نحس
۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک ہے	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس	۳	نحس وفات جناب سیدہؑ
۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد
۹	نیک	۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام حسن عسکریؑ	۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک فتح جنگ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک	۱۲	〃 〃
۱۳	نحس	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے کیلئے بد	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ و فتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	〃	۱۹	نیک	۱۹	〃
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نیک تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	〃	۲۳	〃	۲۳	〃
۲۴	نحس	۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	〃	۲۵	〃	۲۵	〃
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۹	〃 〃 〃
۳۰	〃 〃	۳۰	〃 〃	۳۰	〃 〃 〃

تاریخ	ماہ رجب المرجب	تاریخ	ماہ شعبان المعظم	تاریخ	ماہ رمضان المبارک
۱	نیک ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک
۳	نحس شہادت امام علی نقی ع	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام	۳	نحس اکبر
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نیک ولادت امام علی نقی ع	۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک
۹	نیک	۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقی ع	۱۰	″	۱۰	″
۱۱	نحس اکبر	۱۱	″	۱۱	″
۱۲	″	۱۲	″	۱۲	″
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نحس اکبر	۱۴	نیک
۱۵	عمل ام داؤد و بقول شہادت امام جعفر صادق ع	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامر	۱۵	نیک ولادت امام حسن علیہ السلام
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	″	۱۹		۱۹	روز غم کہ جناب امیرؑ زخمی ہوئے و شبقدر
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس	۲۱	روز شہادت جناب امیر روز غم و شبقدر
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ	۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	روز غم کہ امام حسن زخمی ہوتے	۲۳	نیک	۲۳	نیک شبقدر
۲۴	نیک روز فتح خیبر	۲۴	″	۲۴	نحس اکبر
۲۵	نحس شہادت امام موسیٰ کاظم ع	۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کیلئے بد	۲۶	نحس اکبر	۲۶	نیک مگر سفر کیلئے بد
۲۷	نیک عید بعثت و شب معراج	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	″ ″ ″	۲۹	″ ″ ″	۲۹	″ ″ ″
۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″	۳۰	″ ″ ″

نقشہ تاریخہا ہر ماہ

تاریخ	ماہ شوال	تاریخ	ماہ ذی القعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک	۱	نیک
۲	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۲	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک
۳	نحس	۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر سفر کیلئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کیلئے نیک
۵	نحس	۵	نحس	۵	نحس
۶	نحس اکبر	۶	نحس اکبر	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کیلئے نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نحس شہادت امام محمد باقرؑ تعمیر مکان کو نیک
۸	نحس اکبر یوم غم جنت البقیع	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد	۸	نحس اکبر
۹	نیک	۹	نیک	۹	نحس شہادت حضرت مسلم بن عقیلؑ
۱۰	″	۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک یوم عید الاضحیٰ
۱۱	″	۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	″	۱۲	نیک	۱۲	″
۱۳	نحس	۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	بقول شہادت امام جعفر صادقؑ	۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	″
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۱۷	میانہ	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸	نیک عید غدیر
۱۹	″	۱۹	″	۱۹	″
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کیلئے نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۲۱	نیک	۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲		۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	″	۲۳	″	۲۳	″
۲۴	نحس	۲۴	نحس	۲۴	نیک عید مباہلہ
۲۵	″	۲۵	عید دحو الارض، ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰؑ	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر
۲۹	″ ″	۲۹	نحس شہادت امام محمد تقیؑ	۲۹	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۳۰	″ ″	۳۰	نیک مگر نکاح کیلئے بد	۳۰	″ ″ ″

نقشہ زیارات

نقشۂ زیارات جو زیارات یا جو قابل دید مقامات ہیں ہم نے یہاں درج کر دیئے ہیں جن کی زیارات مفاتیح الجنان میں درج نہیں ہوئیں وہاں سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھ دیجئے اور جن کی زیارات نقل ہوئی ہیں ان کی کیفیت مفاتیح الجنان کی فہرست سے نکال کر معلوم کیجئے۔ اور انہیں زیارات کو پڑھئے۔

مترجم

(۱) زیارات ایران (۱) زیارت خواجہ ابوالصلت ہروی دربان حضرت امام رضا علیہ السلام

(۱) مشہد مقدس (۲) زیارت امام رضا علیہ السلام (۳) کتب خانہ و عجائب خانہ امام رضاؑ (۴) مہمان خانہ امام رضا علیہ السلام (۵) مسجد گوہر شاد (۶) مدارس دینیہ (۷) گلی پیر پلدن دوز زہرالود بھی اور وہی قید خانہ امام رضا علیہ السلام بھی ہے (۸) خواجہ ربیع (۹) شیخ بہائی صحن نو میں مدفون ہیں۔

۲ قدم گاہ (۱) ایک شہر طہران اور مشہد کے درمیان قدم گاہ امیر المومنین علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے وہاں قدم حضرت کا نشان موجود ہے

(۳) طہران (۱) شاہ عبدالعظیم الحسنی (۲) حضرت حمزہ، قبرستان خاندان شاہی جس میں قبر ناصرالدین شاہ بھی ہے (۳) قبور علما اعلام شیعہ (۴) قبر شیخ صدوق علیہ الرحمۃ (۵) کوہ بی بی شہر بانو (۶) قبرستان عبدالعظیم۔

(۴) قم (۱) معصومۂ قم کا روضہ جو جناب امام رضا علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں (۲) قبرستان علما اعلام و محدثین عظام (۳) مدارس دینیہ دیکھنے کے قابل ہیں (۴) مسجد امام الزمان جو شہر سے تین چار میل قم سے دور ہے۔

عراق

کاظمین (۱) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام (۲) امام محمد تقی علیہ السلام دونوں امام ایک ہی ضریح میں مدفون ہیں (۳) شیخ مفید علیہ الرحمتہ رواق میں مدفون ہیں (۴) علم الہدیٰ سید مرتضیٰ (۵) جناب سید رضی علیہ الرحمتہ (۶) سید اسمٰعیل مجتہد (۶) سید حسن اعلی اللہ قدم (۷) خواجہ نصیر الدین طوسی۔

بغداد (۱) نواب اربعہ یعنی جناب حسین بن روح مسجد جامع المرجان کے متصل سوق العطاطیر میں مدفون ہیں (۲) جناب حضرت علی ابن محمد سامری سوق الحراج مسجد جامع قبلانیہ میں مدفون ہیں (۳) جناب ابو عمر الاسدی عثمان سوق المیدان عقب ہیڈ پوسٹ آفس مدفون ہیں،

(۴) جناب شیخ محمد خلافی باب الشیخ میں مدفون۔

(۱) حضرت قنبر علیہ السلام بازار قنبر علی میں مدفون ہیں۔

(۳) جناب سید محمد طاہر بن علی جو امام طٰہٰ بازار عطار خانہ میں مدفون ہیں۔

(۴) پنجہ علی امام طٰہٰ

۵ جناب ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی، محلہ جسر مسجد جامع داؤد کی ایک طرف مدفون ہیں۔

(۶) دیوار جس میں سادات زندہ چنوائے جاتے تھے۔ پل کے بعد ایک چونگی خانہ کے یہ نزدیک ہے۔

(۷) مسجد براثا جو بغداد اور کاظمین کے درمیان سڑک پر واقع ہے۔

مدائن (۱) روضہ جناب سلمان فارسی (۲) مقبرہ جناب حذیفہ یمانی (۳) مقبرہ جناب عبداللہ بن جابر انصاری ان دونوں بزرگواروں کی قبریں روضہ سلمان فارسی کے ذرا آگے ایک احاطہ میں ہیں (۴) قصر کسریٰ و قیصر نوشیرواں

سامرہ (سرمن رائی) (۱) امام علی نقی علیہ السلام (۲) امام حسن عسکری علیہ السلام (۳) جناب نرجس خاتون والدہ امام صاحب العصر عج (۴) جناب حلیمہ خاتون یہ سب ایک بڑی ضریح میں مدفون ہیں (۵) سرداب حضرت امام العصر جہاں سے آپ کی غیبت ہوئی (۶) مسجد امام صاحب العصر والزمان (۷) مینار معتصم باللہ جو شہر سے باہر واقع ہے۔ (۸) قیدخانہ امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام جو مینار سے ۱ ½ میل کے فاصلہ پر ہے

بلد (۱) سامرہ اور کاظمین کے درمیان ایک اسٹیشن ہے جس کا نام بلد ہے۔ اس سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر روضہ جناب سیّد محمد فرزند امام علی نقی علیہ السلام جو صاحب معجزات مشہورہ ہیں۔

مسیّب (۱) کاظمین سے کربلا معلّٰی جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے وہاں پر طفلان حضرت مسلم بن عقیل علیہما السلام محمدؑ اور ابراہیمؑ کا روضہ ہے (۲) حاتم ابوذر روضہ طفلان سے جنوب میں ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

کربلا معلّٰی (۱) روضہ جناب امام حسین علیہ السلام جس میں جناب علی اکبر اور جناب علی اصغر مدفون ہیں (۲) گنج شہیداں جہاں سب شہدار کربلا ایک جگہ دفن ہیں اور جناب امام حسین علیہ السلام کی پائنتی طرف دفن ہیں (۳) جناب حبیب بن مظاہرؓ جو رواق میں دفن ہیں۔ (۴) قتل گاہ (۵) حضرت ابراہیم مجاب فرزند امام موسیٰ کاظم جو رواق میں مدفون ہیں۔ (۶) مقام جون جہاں پر حضرت جون شہید ہوئے (۷) کوچہ شیر وفضہ (۸) مقام زعفر جن (۹) مقام امیر جہاں جناب امیر نے صفین سے واپسی پر قیام کیا۔ (۱۰) مقام صاحب الزمان نہر پر واقع ہے (۱۱) باغ امام جعفر صادق علیہ السلام (۱۲) مقام زینبیہ (۱۳) خیمہ گاہ جو مسافر خانہ سید حیدر شاہ پنجابی کے قریب ہے۔ (۱۴) حضرت حُرّ علیہ السلام جو کربلا سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے (۱۵) روضہ حضرت عباس علیہ السلام (۱۶) دو مقام جہاں بازوئے حضرت عباس قلم ہوئے۔

نجف اشرف (۱) روضۂ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام (۲) حضرت آدم علیہ السلام (۳) حضرت نوح علیہ السلام یہ سب ایک ضریح میں مدفون ہیں۔
(۴) وادی السلام اور اسی میں جناب ہود اور جناب صالح علیہما السلام کا روضہ بھی ہے (۵) مقام امام صاحب الزمان بھی وادی میں ہے جس کے قریب جنوب مغرب میں اس مترجم حقیر کے چھوٹے بھائی عابد حسین عالم اجل جو نجف اشرف میں تحصیل علم کے زمانہ میں وفات کر گئے تھے مدفون ہیں۔ مؤمنین سے التماس ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا اور فاتحہ پڑھ دیں اور دعا کریں کہ اس حقیر کو بھی جوارِ امیر المؤمنین میں جائے قبر نصیب ہو۔ آمین۔
(۶) مقابر علماء کرام (۷) مدارس دینیّہ کیونکہ نجف اشرف جناب شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے مرکز علم اہل شیعہ چلا آرہا ہے (۸) مقام امام زین العابدین علیہ السلام (۹) مسجد حنانّہ وادی السلام کے باہر کوفہ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ (۱۰) روضہ جناب کمیل بن زیاد یہ مسجد حنانہ کے قریب ہے جس میں جناب احنف بن قیس اور رشید ہجری صحابی امیر المؤمنین بھی دفن ہیں۔

کوفہ (۱) مسجد کوفہ (۲) حضرت مسلم بن عقیل (۳) حضرت ہانی بن عروہ (۴) امیر المؤمنین علیہ السلام کے مکانات (۵) روضہ خدیجہ بنت امیر المؤمنین (۶) روضہ جناب میثم تمّار (۷) روضہ جناب یونس علیہ السلام جو نہر کوفہ پر واقعہ ہے۔ (۸) مسجد سہلہ جو مسجد کوفہ سے مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے (۹) مسجد صعصعہ بن صوحان (۱۰) مسجد زید بن صوحان یہ دونوں مسجدیں مسجد سہلہ کے قریب ہیں (۱۱) قبر سید ابراہیم جو مسجد سہلہ سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے (۱۲) حلّہ میں علماء اعلام کی قبریں ہیں اور حلّہ کے قریب مسجد علیؑ بھی ہے (۱۳) ذوالکفل پیغمبر جو کوفہ سے کافی دور نہر کوفہ پر واقع ہے اور ذی الکفل کے نام سے مشہور ہے، شہر موصل میں قبر

جرجیس پیغمبر ہے شہر موصل سے باہر قبر شیث پیغمبر ہے۔

شام (۱) جناب زینب خاتون کا روضہ جو سنہ زینبیہ سے مشہور ہے اور شام شہر سے تھوڑی دور ہے (۲) مسجد بنی اُمیّہ (قید خانہ اہل بیت (۴) مقام امام زین العابدینؑ (۵) مقام سر امام حسین علیہ السلام (۶) روضہ حضرت یحییٰ علیہ السلام (۷) قبرستان شام (۸) روضہ جناب سکینہ خاتون اور اُمّ کلثومؓ بنتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۹) مقام دفن سر شہداء (۱۰) روزہ عبداللہ بن جعفر و بلال موذن رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم (۱۱) ازواج النبیؐ (۱۲) کوہ رقیم۔ غار اصحاب کہف، چہل ابدال۔

بیتُ المقدّس بیت المقدس، مسجدِ اقصیٰ ودیگر انبیاء کرام مثلاً داؤد اور سلیمان علیہما السلام بھی وہیں ہیں

مدینہ منورہ

روضہ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روضہ جناب فاطمۃ الزّہراء جنت البقیع، امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام یہ سب جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ جناب فاطمہ بنتِ اسد جناب حضرت حمزہ و شہداء در مقام احد۔ مسجد قبا۔ محلہ بنی ہاشم۔ فدک۔ مقام غدیر جو مدینہ منورہ سے دور مکّہ معظّمہ کے درمیان موجود ہے۔ مقام مباہلہ و دیگر تاریخی مقامات ہیں۔

عریضہ پندرہ شعبان

عریضہ جو پندرہ شعبان کو حضرت ولی العصر امام الزمان عجل اللہ فرجہ کی خدمت میں لکھا جاتا ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ كَتَبْتُ اِلَيْكَ يَا مَوْلَائِيْ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ اَهَمَّنِيْ وَاَشْغَلَ قَلْبِيْ وَاَطَالَ فِكْرِيْ وَسَلَبَنِيْ بَعْضَ لُبِّيْ وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللهِ عِنْدِيْ وَاسلمنی عند تخیل ورودہ الخلیل وتبرأ منّی عند ترائی اقبالہ الی الحمیم وعجزت عن دفاعہ حیلتی وخاننی فی تحملہ صبری وقوتی فلجأت فیہ الیك وتوکّلت وتوسّلت فی المسئلۃ للہ جلّ ثناؤہ علیہ وعلیك فی دفاعہ عنّی علما بمکانك من اللہ ربّ العالمین ولی التدبیر ومالك الامور واثقا بك فی المسارعۃ فی الشّفاعۃ الیہ جلّ ثناءہ فی امری متیقّنا لاجابتہ تبارك وتعالی ایاك باعطاء سؤلی وانت یا مولای صلوات اللہ علیك جدیر بتحقیق ظنّی وتصدیق املی فیك فی ام

یہاں اپنا مطلب لکھئے

فیما لا طاقۃ لی بحملہ ولا صبر لی علیہ وان کنت مستحقّا لہ ولاضعافہ بقبیح افعال وتفریطی فی الواجبات التی اللہ عزّوجلّ فاغثنی یا مولای صلوات اللہ وسلامہ علیك عند اللّھف وقدّم المسئلۃ للہ عزّوجلّ فی امری قبل حلول التّلف وشماتۃ الاعداء فبك بسطۃ النّعمۃ علیّ واسئل اللہ جلّ جلالہ لی نصرا عزیزا وفتحا قریبا فیہ بلوغ الآمال وخیر المبادی وخواتیم الاعمال والامن من المخاوف کلّھا فی کلّ حال انہ جلّ ثناؤہ لما یشاء فعّال لما یرید وھو حسبی ونعم الوکیل فی المبدا والمآل ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم . . . . یہاں اپنا نام لکھئے۔

عریضہ میں جو جگہ خالی ہے وہاں اپنی حاجت لکھئے پھر اس عریضہ کو پاک مٹی یا آٹے کے گولے میں بند کرکے عطر لگا کر دریا یا نہر میں صبح اوّل وقت ڈال دیجئے اور ڈالتے وقت بتوجہ تمام پکارئے کہ یا حُسَيْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَكَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ اللهِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُكَ فِيْ حَيَاتِكَ الَّتِيْ لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ رُقْعَتِيْ وَحَاجَتِيْ اِلٰى مَوْلَانَا صَاحِبِ الْعَصْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا اِلَيْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِيْنُ ۔

کتبہ شیخ احمد تلمیذ ملک الخطاطین جناب قبلہ حافظ محمد یوسف سدیدی چشتی مدظلہ العالی